اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب

الحمدللہ این کتابیست در طب روحانی و در حکمت و موعظت لاثانی یعنی

فیض سبحانی

(ترجمہ اردوئے)

فتح ربانی

مؤلفہ قطب الاقطاب شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی باہتمام ابناء مولوی عبدالاحد غفرلہم الصمد

سنہ ۱۳۴۵ ہجری

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

27818
1570
28/3/59

ALLAMA IQBAL LIBRARY
27818
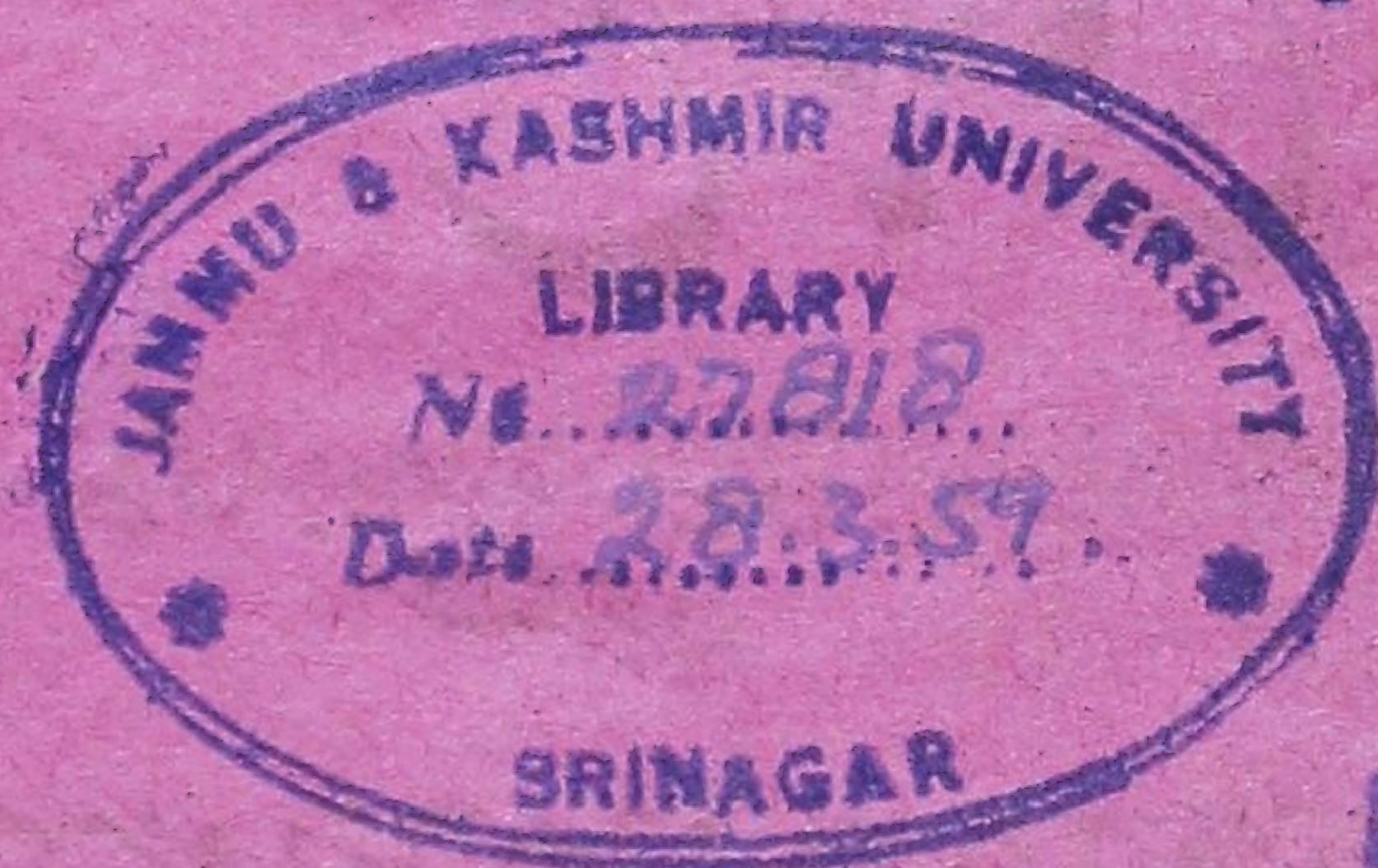
بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی مجلس

سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر (جیلانی) رضی اللہ عنہ نے تیسری شوال ۵۴۵ھ میں اتوار کی صبح کو رباط میں فرمایا

نزول حکم الٰہی کے وقت اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا۔ دین کی موت ہے توحید کی موت ہے توکل، اخلاص اور دل کی موت ہے۔ مومن چون و چرا کو نہین جانتا ہرگز نہین جانتا بلکہ لفظ بلی کہکر خدا کے احکام کو مان لیتا ہے آدمیون کے نفس، مخالف اور جھگڑالو واقع ہوئے ہین۔ جو شخص اسکی اصلاح کا ارادہ کرے اُسے چاہئے کہ مجاہدہ کرتا رہے۔ اُسکے شر سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ نفس سر بسر شر ہے مجاہدہ کے باعث مطمئنہ بنکر خیر مجسم بنجاتا ہے اور بجا آوری طاعات و ترک معاصی کی بابت موافقت کرنے لگتا ہے اسوقت اسے حکم ہوتا ہے یا ایھا النفس المطمئنۃ الآیہ (اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اس سے رضامند ہے اور وہ تجھسے) اسکی خواہشین صحیح ہو جاتی ہین شر زائل ہو جاتا ہے۔ مخلوقات سے کچھ علاقہ نہین رہتا اور اسکے باپ ابراہیم ؑ سے اسے صحیح نسبت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ نفس سے الگ ہو کر بلا خواہش چلتے پھرتے تھے اور دل مطمئن تھا انواع مخلوقات نے حاضر ہو کر انکی امداد کے لئے اپنی خدمتین پیش کین مگر آپ نے یہی کہا کہ مین تمہاری مدد نہین چاہتا میرے حال کے متعلق خدا کا علم مجھے سوال کرنے سے بے پروا کر رہا ہے چونکہ آپکا تسلیم و توکل صحیح تھا اسلئے آگ کو حکم ہوا کہ سلامتی کے ساتھ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا۔ صابر کیلئے دنیا مین خدا کی بیحساب اعانت اور آخرت مین بیحساب نعمت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یوفی الصابرون الآیہ (صابرون کو بیحساب اجر ملے گا۔ خدا کیلئے جو لوگ تکلیف اُٹھاتے ہین وہ اُس پر مخفی نہین۔ گھڑی بھر اسکے لئے صبر کرو کیونکہ تم نے برسون اُسکے لطف و انعام دیکھے ہین شجاعت گھڑی بھر کا صبر ہے اور خدا امداد و فتح سے صابرین کے ساتھ ہے اسکے لئے صبر کرو۔ بیدار رہو غفلت نہ کرو۔ اپنی بیداری کو مابعد الموت کے لئے نچھوڑو کیونکہ اسوقت کی بیداری مفید نہ ہوگی۔ اسکی ملاقات سے پہلے بیدار ہو جاؤ۔ اور بلا حکم خود بیدار کئے جانے سے پہلے جاگ

اُٹھو۔ ورنہ اسوقت بے فائدہ ندامت ہوگی۔ اپنے دلون کو سنوار دو یہ سنور گیا تو تمہارے تمام حالات درست
ہوجائینگے۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے جسم مین ایک لوتھڑا ہے جب وہ سنور جاتا ہی
تو تمام بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ بگڑجاتا ہے تو تمام بدن خراب ہوجاتا ہی اُسکا نام دل ہے دلکی
اصلاح تقوی توکل توحید اور اعمال مین اخلاص سے حاصل ہوتی ہی۔ اور ان اوصاف کے نہونے سے
اسکی خرابی متصور ہے قفس جسم مین دل ایک طائر ہے یا ایسا ہی جیسا ڈبہ مین موتی یا خزانے مین مال بس
تو طائر یا موتی یا مال کا اعتبار ہے قفس یا ڈبہ یا خزانہ کا اعتبار نہین۔ الٰہی ہمارے اعضا کو اپنی طاعات اور دلونکو
اپنی معرفت مین مشغول رکھ۔ اور ہمین عمر بھر کے لئے راتدن اپنے مراقبہ مین لگا۔ اے **قوم** جس طرح
اور نیک بندے خدا کے لئے ہوگئے تھے۔ تم بھی اُسی کے لئے ہوجاؤ۔ خدا جسطرح اُن کا حامی و مددگار تھا
اسیطرح تمہارا ہوجائیگا۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہوجائے تو اسکی طاعت اسکے ساتھ صبر اور اُسکے
افعال پر خواہ تم سے متعلق ہون یا تمہارے غیر سے رضامندی ظاہر کرنے مین مشغول رہو۔ اگلی قوم نے
دنیا مین زہد اختیار کیا۔ اور پرہیزگاری و ورع کے ہاتھ سے دنیوی حصہ لیا۔ پھر آخرت چاہی۔ اور اُس کے
لئے عمل کئے۔ اپنے نفس کا کہنا نہ مانا۔ خدا کی اطاعت کی۔ اپنے آپ کو نصیحت دیکر دوسرونکو نصیحت کی
اے لڑکے پہلے اپنے نفس کو نصیحت دے پھر اور کو سمجھا۔ تجھپر خصوصیت کے ساتھ اپنے نفس کا بچاؤ
لازم ہے۔ اپنے آپ کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف کو نہ بڑھ کیونکہ تیرے پاس ابھی ایسی شے (نفس امارہ)
باقی ہے کہ تو خود اُسکی اصلاح کا محتاج ہے۔ تجھپر افسوس۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ تو غیر کو کیونکر نجات دلا سکتا ہی
تو خود اندھا ہے پھر غیر کو کیونکر رستہ پر چلے گا۔ بینا آدمی لوگون کا رہبر ہوا کرتا ہے۔ لوگون کو دریا مین
ڈوبنے سے وہی بچا سکتا ہے۔ جو خود اچھا تیراک ہو۔ آدمیون کو خدا کی طرف وہی پھیر لاتا ہے جو اسے
پہچانتا ہو۔ نادان آدمی کیونکر رہبری کرسکتا ہے جب تک تو خدا کو نہ پہچانے اُس سے محبت نہ رکھے
خالص اُسکے لئے عمل نکرے اور اُسکے سوا کسی اور سے نہ ڈرے تصرفات الٰہی مین کلام نہین کرسکتا۔ یہ
باتین دل سے ہوتی ہین۔ زبانی بک بک سے نہین ہوتین۔ خلوت مین ہوتی ہین جلوت مین نہین ہوتین
اگر توحید گھر کے دروازہ پر ہے اور شرک گھر کے اندر تو یہ بعینہ نفاق ہے۔ تجھ پر افسوس کہ تیری زبان
پرہیزگار ہے اور دل گنہگار۔ زبان شکر گذار ہے اور دل معترض۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اے ابن آدم
میری طرف سے تجھپر خیر اُترتی ہے۔ اور تیری طرف سے شر چڑھتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ بندہ الٰہی ہونے کا
مدعی ہو۔ اور ماسوا کی اطاعت کرے۔ اگر تو فی الواقع ہوتا تو اُسی کے رستہ مین دشمنی رکھتا۔ اور اسی کے
رستہ مین دوستی۔ یقین رکھنے والا مومن۔ اپنے نفس و شیطان اور خواہشون کا مطیع نہین ہوا کرتا۔ وہ
شیطان کو پہچانتا ہی نہین کہ اسکی اطاعت کرے۔ دنیا کی پروا ہی نہین کرتا کہ اُسکے لئے ذلیل ہوتا پھرے
بلکہ اُسکی اہانت کرتا اور آخرت کا طالب رہتا ہے اور جب آخرت حاصل ہوجاتی ہے تو اُسے چھوڑ کر خدا سے

واصل ہوجاتا ہے۔ اُسکی عبادت ہر وقت خدا ہی کے لئے ہوتی ہے اُس نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول وَمَآ اُمِرُوْٓا
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ الآیہ (اُن کو اسی بات کا حکم ہوا ہے کہ اپنے دین کو خالص کہکر صرف خدا کی عبادت کریں
کہ جھوٹے دین سے الگ رہیں) پیدائش کے متعلق شرک کو چھوڑ دے اور خدا کو ایک جان۔ وہ تمام اشیاء
کا خالق ہے اور سب چیزیں اُسی کے قبضہ میں ہیں۔ اے غیر اللہ سے اشیاء کے طالب تو عقلمند نہیں ہے
کیا کوئی چیز ایسی ہے جو خدا کے خزانوں میں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ
(ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں) اے لڑکے صبر کا تکیہ لگا کر موافقت کا قلادہ ڈالکر کشائش کے
انتظار میں عابد بنکر تقدیر کے پرنالے نلے سوجا۔ جب تو ایسا ہوجائے گا تو اُسکے فضل و احسانات کا چھپر
اسقدر مینہ برسے گا۔ تو اُسکی طلب و تمنا اچھی طرح کرہی نہیں سکتا اے قوم تقدیر سے موافقت کرو
اور عبد القادر کی (جو موافقت تقدیر کی بابت کوشش کر رہا ہے) نصیحت قبول کرو مجکو تقدیر کی موافقت نے
قادر تک پہنچا دیا ہے اے قوم آؤ ہم خدا کے سامنے ذلیل ہوجائیں اُسکی تقدیر و فعل کے آگے پست
رہیں اپنا ظاہری و باطنی سر جھکائیں۔ تقدیر سے موافقت رکھیں اور اُسکی رکاب میں چلیں۔ کیونکہ وہ
بادشاہ کا ایلچی ہے اور ہم بھیجنے والے کے سبب اُس کا اکرام کرتے ہیں جب ہم ایسا کرینگے تو وہ ہمیں اپنے
ساتھ رکھکر قادر تک پہنچا دیگی۔ وہاں صرف خدا ہی کی واقعی سلطنت ہے ہمارے لئے اُسکے دریائے
علم سے پینا فضل کے دسترخوان سے کھانا۔ اُسکی محبت سے اُنس حاصل کرنا اسکی رحمت میں چھپ رہنا
مبارک ہو۔ یہ مرتبہ ہر دس لاکھ میں سے ایک اور تمام کنبوں قبیلوں میں سے کسی کو نصیب ہوجاتا ہے
اے لڑکے تقوے کیا کر۔ حدود شرع نفس ہوا شیطان۔ اور بُرے دوستوں کی مخالفت کو لازم کرلے
مؤمن ان چیزوں سے جہاد کرنے میں خود سر سے نہیں اُتارتا۔ تلوار کو میان۔ گھوڑے کی پیٹھ کو ننگا نہیں
کرتا بلکہ اپنی کاٹھی کی لکڑی پر سو رہتا ہے۔ اس قوم کی نیند غلبہ ہے اور کھانا فاقہ۔ اور کلام ازروے
ضرورت گنگ رہنا اُنکا شیوہ ہے۔ حالانکہ خدا نے اُن کو نطق پر قادر کر رکھا ہے۔ خدا کا فعل اُنکو
گویا کرتا اور دنیا میں اُنکی گویائی کو اس طرح حرکت دیتا ہے جسطرح قیامت میں تمام اعضا کو حرکت دیگا
جو خدا ہر چیز کو نطق عنایت فرماتا ہے۔ وہی اِن کو گویائی دیتا ہے وہ انکو اسطرح گویا کرتا ہے جسطرح
جمادات کو۔ انکے لئے گویائی کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ اسلئے بولنے لگتے ہیں جب اُن سے کوئی کام
لینا چاہتا ہے۔ تو اُسکے لئے اُنھیں تیار کر دیتا ہے۔ خدا نے یہ چاہا کہ اتمام حجت کیلئے مخلوق کو جہنم کا خوف
اور جنت کی خوشخبری پہنچائے اس لئے انبیاء و مرسلین کو گویا کر دیا اور اُنکی وفات کے بعد علماء عاملین کو
انکا نائب بنایا۔ اور اُنھیں ازروے نیابت اصلاح مخلوق کی متعلق گویائی عنایت فرمائی پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اے قوم نعمتوں پر خدا کا شکر کرو۔ اور اُسی کا عطیہ سمجھو کیونکہ
وہ خود فرماتا ہے۔ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللهِ تمہارے پاس ہر نعمت خدا ہی کیطرف سے ہے اے خدا کی

نعمتوں مین تصرف کرنے والو شکر کہان گیا۔ اے اُسکی نعمتوں کو غیر کیطرف سے خیال کرنے والو تم کبھی اُسکی نعمتوں کو غیر کا عطیہ سمجھتے ہو اور کبھی اُنھین قلیل جانتے اور جو تمہارے پاس نہین ہی اُسکے منتظر رہتے ہو۔ اور کبھی نعمتوں سے معصیت پر مدد لیتے ہو۔ اے لڑکے تو اپنی خلوت مین پرہیز گاری کا محتاج ہے جو تجکو معاصی اور لغزشوں سے نکالے۔ پھر مراقبہ کا محتاج ہے جو تجکو تیری طرف نظر حق کی یاد دہانی کرے۔ تو خلوت مین اس مرتبہ پر پہنچنے کے لئے محتاج اور مجبور ہی۔ اور پھر نفس و ہوا اور شیطان کی مخالفت کا محتاج ہے۔ بڑے لوگوں کی خرابی لغزشوں کے ساتھ زاہدوں کی شہوت کے ساتھ ابدال کی خلوت مین فکروں اور وسوسوں کے ساتھ ہے اور صدیقین کی خرابی کنکھنیوں سی ایکبار دیکھنے مین ہے۔ دل کی حفاظت اُن کا شغل ہے۔ کیونکہ وہ بادشاہ کے دروازہ پر سونے والے اور مقام دعوت مین کھڑے ہو کر مخلوق کو معرفت الٰہی کی طرف بلانے والے ہین۔ وہ ہمیشہ دونکو بلاتے اور یہ کہا کرتے ہین۔ کہ اے دلو۔ اے روحو۔ اے انس و جن۔ اے بادشاہ کے مریدو۔ بادشاہ کے دروازہ کیطرف آؤ۔ اپنے دلوں۔ اپنے تقوے۔ اپنی توحید و معرفت۔ اور ورع سامی۔ اور زہد دنیا و آخرت اور ترک ماسوائے اللہ کے قدموں سے اُسکی طرف دوڑو۔ یہ اس قسم کا شغلہ ہی۔ اُنکی ہمتین اصلاح خلق سے متعلق ہین۔ اُنکی ہمتین عرش سے لیکر فرش خاک تک تمام آسمان و زمین کو شامل ہین اے لڑکے نفس و ہوا کو چھوڑ۔ اُن لوگوں کے پانو کی خاک بنجا۔ اُن کے آگے مٹی ہوجا۔ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرتا ہے۔ ابراہیمؑ کو کافر باپ کے گھر پیدا کیا۔ مومن زندہ ہے کافر مردہ۔ موحد زندہ ہے مشرک مردہ۔ اسلئے اللہ تعالیٰ اپنے بعض کلام مین فرماتا ہے کہ میری مخلوق مین سب سے پہلے جس کو موت آئی شیطان ہے۔ کیونکہ اُسنے میری نافرمانی کی اسلئے ہلاک ہوگیا یہ آخر زمانہ ہے۔ نفاق اور جھوٹ کے بازار کُھل گئے ہین۔ منافقوں جھوٹوں۔ دجالوں کے پاس نہ بیٹھ۔ تجھپر افسوس کہ تیرا نفس منافق کاذب کافر فاجر اور مشرک ہے۔ تو کیونکر اُسکے پاس بیٹھتا ہے اُسکی مخالفت کر موافقت نکر اُسے قید کر آزاد نرکھ۔ قید خانہ مین نہ ڈال اور اُسپر ضروری حقوق جاری کر اُسے مجاہدات سے مغلوب کر۔ اپنی خواہش پر سوار ہوجا۔ اور اتنی ڈھیل ندے کہ وہ تجھپر سوار ہوجے طبیعت کا مصاحب نہ بن۔ کیونکہ وہ بے عقل اور صغیر سن بچا ہے تو بچہ سے کیا سیکھے گا اور کیا حاصل کرسکے گا۔ شیطان تیرا اور تیرے باپ آدم کا دشمن ہے۔ تو اُسکے پاس جاکر اُس کا کہا کیوں مانتا ہے۔ حالانکہ اُس مین اور تجھ مین خون ہوچکا ہے۔ پرانی عداوت ہے۔ تو اس کیطرف سے بیدھڑک ہوکر نجا۔ کیونکہ وہ تیرے ماں باپ کا قاتل ہے موقع پاکر انکی طرح تجھے بھی قتل کرڈالیگا۔ تقوے کو اپنا ہتھیار۔ اور توحید۔ مراقبہ۔ خلوت مین ورع۔ راستبازی اور خدا سے مدد مانگنے کو اپنا لشکر بنالے وہ ہتھیار اور یہ لشکر اُسکو ہزیمت دے گا۔ گرائے گا اور اُسکے لشکر کو توڑ ڈالے گا۔ تو اُسے کسطرح

ہزیمت نہ دے گا۔ حالانکہ حق تیرے ساتھ ہے اے لڑکے دنیا و آخرت کو ایک جگہ اکٹھا کرے اور بلحاظ
دل دونوں سے الگ ہو کر (نہ دنیا ساتھ ہو نہ آخرت) صرف خدا کا ہوجا۔ ماسوے سے خالی ہو کر اُسکی طرف
متوجہ ہو۔ اور خالق سے بے پروا ہو کر مخلوق مین گرفتار رہو۔ ان اسباب کو قطع کر۔ اور ان معبودون کو چھوڑ
دے۔ اور جب تو قادر ہو جائے تو دنیا کو اپنے نفس کے۔ آخرت کو اپنے دل کے اور مولے کو اپنے سِر
کے لئے اختیار کرے۔ اے لڑکے نفس و ہوا۔ اور دنیا و آخرت کا ساتھی نہ بن۔ اور بجز خدا کے
کسی شئے کیطرف بار بار نہ جا۔ تجھے ایسا خزانہ ملیگا ہے جو کبھی فنا نہو گا۔ اس وقت خدا کیطرف سے
ایسی ہدایت ہوگی جسکے بعد گمراہی متصور نہین۔ گناہون سے توبہ کر۔ اور اُن سے اپنے خدا کیطرف بھاگ
جب تو توبہ کرے تو ظاہر و باطن سے توبہ کر۔ توبہ گویا زمانہ کا بدلجانا ہے۔ خالص توبہ کیساتھ خدا سے
شرما کر گناہون کا لباس اُتار۔ مگر یہ توبہ با شرم حقیقی ہو مجازی نہو۔ یہ اعمال شرع کے ساتھ طہارت
اعضا رکے بعد دلکی طہارت ہے۔ جسم کا عمل الگ ہے اور دل کا عمل اور۔ دل جب اسباب اور
تعلقات مخلوق کے جنگل سے نکل جاتا ہے تو توکل اور معرفۃ اور علم الٰہی کے دریا مین سوار ہو جاتا ہی
سبب کو چھوڑ کر مسبّب کو ڈھونڈھنے لگتا ہے۔ اس دریا کے وسط مین پہنچکر سالک کہتا ہی کہ جس نے
مجکو پیدا کیا ہے۔ وہی رہبری کرے گا۔ چنانچہ وہ ایک کنارہ سے دوسرے کنارے اور ایک جگہہ
سے دوسری جگہ لیجا کر سیدھے رستہ پر جا ٹھیراتا ہے۔ پھر جس قدر وہ یاد الٰہی کرتا ہے رستہ کھلتا جاتا ہے
اور تباہی دور ہوتی جاتی ہے۔ طالب حق کا دل مسافتین طے کر کے ہر چیز کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہی
پھر اگر کسی رستہ مین خوف ہلاک طاری ہوگیا تو ایمان ظاہر ہو کر اُسے دلیر کر دیتا ہے وحشت و
خوف کی آگ بجھکر اُسکی جگہ نور اُنس اور قرب کے باعث فرحت آجاتی ہے۔ اے لڑکے جب بیماری
آئے تو صبر کے ہاتھ سے اُسکا استقبال کر اور دوا حاصل ہونے تک ٹھیرا رہ۔ پھر جب دوا ملجائے
تو اُسے شکر کے ہاتھوں سے لے۔ اسحالت پر رہنے سے تجھے عیش عاجل نصیب ہوگا دوزخ کا خوف
مؤمنین کے جگر کاٹتا۔ چہرے زرد۔ اور دل غمگین کر دیتا ہے اور جب یہ صورت قرار پا جاتی ہے۔ تو اللہ
تعالیٰ اُن کے دلون پر رحمت و لطف کا پانی ڈالتا اور آخرت کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ اور وہ اپنا
ماٰمن دیکھہ لیتے ہین۔ پھر جب وہ چندے ٹھیرتے اطمینان حاصل کرتے اور راحت پاتے ہین تو انکے لئے
جلال کا دروازہ کھلجاتا ہے۔ اور اُن کے دلون اور اسرار کو پاک کر دیتا ہی اُسوقت انکا خوف پہلے سے
بڑھ جاتا ہے پھر جب یہ تمام ہو جاتا ہے تو جمال کا دروازہ کھلتا ہی اس سے وہ سکون و اطمینان حاصل
کرتے اور بیدار ہو جاتے ہین۔ اور ایسے مراتب مین ٹھکانا پاتے ہین۔ جو کسی شئے کے لئے درجہ بدرجہ
ہوتے ہین اے لڑکے اپنا ارادہ محض کھانے پینے پہننے نکاح کرنے رہنے سہنے اور جمع کرنے سے
متعلق نرکھ۔ یہ سب نفس اور طبیعت کا ارادہ ہے۔ دل اور سِر کا ارادہ کیا ہوا جس کا نام طلب حق ہی

تیرے ارادہ نے تجھے کس قدر غمگین کر رکھا ہے اسلئے تیرا دلی مقصود خدا ہونا چاہیئے یا جو کچھ اسکے پاس ہے دنیا کا بدل آخرت ہے۔ اور مخلوق کا بدل خالق۔ اے لڑکے فانی اشیا میں سے تو جس چیز کو چھوڑے گا اسکا بدل آخرت مین اُس سے بہتر پائے گا۔ اس بات کا اندازہ کرے کہ تیری عمر کا بس یہی ایکدن رہگیا ہے۔ آخرت کے لئے تیار ہو اور ملک الموت کی آمد کا نشانہ بن۔ دنیا قوم کے لئے کہانا پکانیوالی ماما اور آخرت اُن کے لئے آباد کی گئی ہے۔ پھر جب غیرت الٰہی آئیگی تو قوم اور دنیا کے مابین حائل ہو جائے گی اور تکوین قائم مقام آخرت کر دیجائے گی۔ اسوقت لوگ نہ دنیا کے محتاج رہینگے نہ آخرت کے۔ اے جھوٹے مدعی تو عیش کی حالت مین خدا کو دوست رکھتا ہے۔ اور جب بلا آتی ہی بھاگجاتا ہے گویا خدا تیرا محبوب ہی نہ تھا۔ بندہ امتحان ہی کے وقت ظاہر ہوا کرتا ہے۔ جب خدا کی طرف سے کوئی بلا آئے اور تو ثابت قدم رہے تو محب ہے اور اگر متغیر ہو جائے تو جھوٹ ظاہر ہو گیا اور پہلا دعویٰ ٹوٹ گیا جاتا رہا۔ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر کہا کہ مین آپ کو دوست رکھتا ہون۔ فرمایا فقر کی چادر تیار کرے۔ ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور یہ کہا کہ مین خدا کو دوست رکھتا ہون حضور نے فرمایا کہ بلا کی چادر تیار کرے۔ خدا اور رسول کی محبت کو فقر و بلا لازم ہے۔ اسلئے بعض صالحین نے کہا ہے وُکِّلَ الْبَلَاءُ بِالْوَلَاءِ (دوستی کے ساتھ بلا مقرر کیگئی ہی) تاکہ جو ایسا نہو وہ مدعی نہ بنے۔ ورنہ ہر شخص خدا کی محبت کا دعویٰ کرنے لگے گا۔ لہذا بلا و فقر پر ثابت قدم رہنا اس محبت کیلئے بمنزلہ تنبیہ کیا گیا ہے۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

دوسری مجلس

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچوین شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا

تیرا خدا پر بھولنا تجھے اُس سے دور اور غائب کر دے گا۔ مارے جانے ذلیل کئے جانے اور بلاؤن کے سانپ بچھو مسلط کئے جانے سے پہلے دھوکا کھانے سے باز آ۔ تو نے بلا کا ذائقہ نہین چکھا اسلئے دھوکا کھا رہا ہے۔ اپنے اُن تمام سامانون سے جنمین تو مشغول ہے خوش نہو۔ کیونکہ وہ عنقریب زائل ہو جائینگے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا الآیہ یعنی جب وہ اُن سامانون مین خوش ہوئے جو ہماری طرف سے دئے گئے تھے تو یکایک ہم نے اُن کو پکڑ لیا۔ خدا کی نعمتین صبر ہی سے حاصل ہوتی ہین اس لئے اللہ تعالیٰ نے صبر کی بابت تاکید فرمائی ہے۔ فقر و صبر مومن ہی مین جمع ہوتے ہین محب آزمائے جاتے ہین۔ اور صبر کرتے ہین اور باوجود بلا اُنھین نیکیون کا الہام ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے جدید مصائب پر صبر کرتے ہین۔ اگر صبر نہوتا تو تم مجکو اپنے مین بیٹھا نہ دیکھتے مین جال مین پھنسا ہوا صید ہون کہ میرے وسیلہ سے پرند شکار کئے جاتے ہین۔ رات کو میری آنکھین کھولی جاتی ہین

اور پاؤنکی قید کاٹ دیجاتی ہے۔ دن کو آنکھین بند رہتی ہین اور پانو دام مین باندہ دیا جاتا ہے۔ یہ تمہاری مصلحت کے لئے کیا گیا ہے۔ اگر موافقت الٰہی نہو تو تم پہچان نہین سکتے ورنہ اس شہر مین کونسا عاقل بیٹھ سکتا اور شہر والون کے ساتھ معاشرت کر سکتا ہے۔ اسمین ریا و نفاق ظلم عام ہے شبہہ اور حرام کی کثرت ہے کفران نعمت آلہی اور اُس سے فسق و فجور پر مدد لینا بہت ہے۔ اسمین ایسے بہت ہین جو گھرین بدکار ہین دکان مین پرہیزگار نہ خانون مین زندیق ہین کرسی پر صدیق۔ اگر حکمتین نہ ہوتین تو مین تمہارے گھرون کے حالات بتا دیتا۔ لیکن میری بنیاد دیوار کی اور میرے بچہ پرورش کے محتاج ہین۔ اگر مین اپنی بعض معلومات کا پردہ اُٹھا دون تو یہ مجھمین تم مین فراق کا سبب ہو جائے۔ مین اپنی اس موجودہ حالت مین نبیون اور پیغمبرون کی قوت کا محتاج ہون آدم سے لیکر اس زمانہ تک تمام متقدمین کے صبر کا محتاج ہون۔ قوت ربانی کا محتاج ہون۔ آلہی تجھ سے تیر الطف و امداد اور رضامندی مانگتا ہون آمین۔ اے لڑکے آخرت اور اُسمین فائدہ اُٹھانے کے لئے دنیا مین جو چیزین پیدا کی گئی ہین۔ وہ خدا کی بھیجی ہوئین مشقتین اور تکلیفین ہین۔ کہ تو اُن سے الگ ہے۔ تو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر طاعت حق سے قانع ہو گیا ہے جبتک اسکے ساتھ کچھ اور نہ لائے گا۔ یہ قول نفع نہ دیگا۔ ایمان قول و عمل کا نام ہے اگر تو معاصی اور لغزشون کا مرتکب۔ اور خدا کا مخالف ہوگا اور ان پر اصرار کرتا رہے گا۔ نماز روزہ صدقہ اور نیک افعال چھوڑ دے گا تو یہ قول قبول نہوگا اور تجھے نفع نہ دیگا۔ ہر دو شہادتین کیا نفع دیسکتی ہین جب تو نے لا آلہ الا اللہ کہا تو گویا دعوی کیا۔ تجھسے پوچھا جائے گا کہ کوئی گواہ ہی گواہ کون ہین امتثال اوامر اجتناب نواہی۔ آفات پر صبر۔ اور تسلیم بجانب تقدیر۔ یہ اُس دعوی کے گواہ ہین جب تو یہ سب اعمال بجا لایا تو بلا اخلاص کوئی عمل قبول نہو گا۔ کیونکہ کوئی قول بلا عمل اور کوئی عمل بلا اخلاص و طریقہ سنت قبول نہین ہوتا۔ کسی قدر مال سے فقیرون پر مہربانی کرو۔ تھوڑا بہت دینے پر قادر ہو کر سائل کو نہ پھیرو خدا عطا کو محبوب رکھتا ہے۔ اسمین اُسکی موافقت کرو۔ اور اس کا شکر کرو کہ اُسنے تمکو اہل اور عطا پر قادر کیا ہی تجھپر افسوس کہ جبکہ سائل خدا کا ہدیہ ہے اور تو دینے پر قادر ہے تو ہدیہ کو بھیجنے والے کیطرف واپس کیون کرتا ہے۔ تو میری باتین سنکر روتا ہے اور جب فقیر آتا ہے تو تیرا دل سخت ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ تیرا سننا اور رونا خالص اللہ کے لئے نہین ہے۔ میرے نزدیک سننا اول سر کے ساتھ پھر دل کے ساتھ پھر اعضار کی نیکی کے ساتھ۔ اپنے علم و عمل۔ زبان۔ اور حسب و نسب سے الگ ہو کر اور مال و اہل و عیال کو بھولکر میرے پاس آیا کر۔ اور جمیع ماسوے اللہ سے دل کو ننگا کر کے میرے ساتھ کھڑا ہوا کر۔ وہ اپنے قرب اور فضل و احسان سے اسے خلعت پہنائے گا جب میرے پاس آتے وقت تو نے ایسا کیا تو تیرا حال اُس پرندہ کا سا ہو گیا جو صبح کو بھوکا جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر آتا ہے دل کا نور خدا کے نور مین سے ہے اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مومن کی فراست سے

ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ اے فاسق مومن سے ڈر اور نجاست گناہ سے ملوث ہو کر
اسکے پاس نہ جا۔ وہ خدا کے نور سے تیرے حالات کو دیکھتا ہے۔ تیرا شرک و نفاق دیکھتا ہے۔ تیرے
کپڑون کے نیچے تیرا چھپا ہوا کھوٹ معلوم کر لیتا ہے۔ تیری فضیحت و رسوائی کو جانتا ہے جو نجات یافتہ کو
نہین دیکھتا خود نجات نہین پاتا۔ تو مجسم ہوش ہے اور اہل ہوش سے ملتا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ اندہا
پن کب تک۔ دوسرے نے جواب دیا کہ جب تک تو کسی طبیب کے پاس نہ پہنچے اُسکی چوکھٹ کو اپنا تکیہ بنا لے
اُس سے حسن ظن رکھے۔ تیرے دل مین اُسکی نسبت کوئی تہمت نہ رہے اور تو اپنے بال بچون کو لیکر اسکے دروازہ
پر آ پڑے۔ اُسکی تلخ دوا پر صبر کرے۔ تو البتہ تیری دو آنکھون کا اندہا پن جاتا رہے گا خدا کے لئے
ذلیل رہ۔ اور اپنی حاجتین اُس پر چھوڑ دے۔ اپنے نفس کے لئے کوئی کام نکر۔ افلاس کے پانو مین
گر پڑ۔ خلقت کیطرف سے دروازے بند کرلے۔ اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کہول۔ اپنے گناہون کا
اقرار کر۔ تقصیرون کی معذرت کرتا رہ۔ اور یقیناً جان لے کہ ضرر اور نفع دینے۔ اور نہ دینے والا
وہی ہے۔ اس وقت تیرے دل کی آنکھ کا اندہا پن زائل ہو کر بصر و بصیرت حاصل ہو جائیگی اے لڑکے
موٹے کپڑے اور موٹے کھانے سے فقیرانہ شان نہین بڑہتی۔ بلکہ شان دلی زہد سے بڑہتی ہے۔ سچا
کمل پوش اول باطن پر کملی ڈالتا ہے پھر وہ ظاہر کی طرف متعدی ہو جاتی ہے۔ بس تو پہلے اُسکا
سر۔ قلب۔ نفس سب کملی پہن لیتا ہے۔ پھر اعضا پہنتے ہین۔ پھر جب وہ سراپا کمل پوش ہو جاتا ہے
تو رحمت اور احسان خداوندی کا ہاتھ اسکے حالات کو نہین مصائب کے اندازہ سے بدل دیتا ہے
اُس سے غم کے کپڑے اُتار لیتا ہے اور لباس فرحت کی طرف لیجاتا ہے۔ رنج کو نعمت۔ بغض کو فرحت
خوف کو امن۔ بعد کو قرب اور فقر کو غنا سے بدل دیتا ہے اے لڑکے حصون کو زہد کے ہاتھ سے
لے رغبت کے ہاتھ سے نہ لے ایک کھاتا اور روتا ہے وہ ایسا نہین جیسا کہ ایک کہاتا اور ہنستا ہے
اپنا حصہ خدا سے دل لگا کر کھا یا کر اسکے شر سے سالم رہے گا۔ اگر تو طبیب کے ہاتھ سے کھائے گا۔ تو اس سے
بہتر ہے۔ کہ تنہا ایسی چیز کھا جائے۔ جسکی اصلیت تجھے معلوم نہو۔ تمہارے دل کس قدر سخت ہین تم مین
سے امانت جاتی رہی مہربانی تم مین بالکل نہین رہی احکام شرع تمہارے پاس امانت تھی۔ تم نے
اُن کو چھوڑ دیا اور انمین خیانت کی۔ تجھپر افسوس۔ اگر تو امانت کو لازم نکریگا تو عنقریب تیری آنکھون مین
پانی اُتر آئے گا ہاتھ پانو شل ہو جائین گے اور خدا تجھپر اپنی رحمت کا دروازہ بند کر لیگا۔ مخلوق کے
دلون مین تیری طرف سے سختی ڈالدے گا اور اُن کو تجھپر احسان کرنیسے روک لے گا۔ خدا کے ساتھ
اپنے سرون کی حفاظت کرو۔ اُس سے ڈرتے رہو۔ اسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔ وہ تمکو تمہارے
مامن تمہاری عاقبت تمہاری شادمانی تمہاری نافرمانی کے سبب پکڑ لے گا۔ اس سے ڈرو۔
وہ آسمانون اور زمینون کا معبود ہے۔ شکر کے ساتھ اسکی نعمتونکی حفاظت کرو۔ سمع وطاعت سے

اسکے امر و نہی کا مقابلہ کرو۔ تنگی کے مقابلہ مین صبر کرو۔ اور فراخی کے مقابلہ مین شکر۔ تم سے پہلے نبیون
پیغمبرون صالحون کا یہی طریقہ تھا۔ نعمتون پر شکر اور مصیبتون پر صبر کیا کرتے تھے معاصی کے دسترخوان سے
اٹھو کھڑے ہو اور طاعت کے دسترخوان پر کھاؤ۔ اسکی حدون کو نگاہ رکھو۔ فراخی آئے تو شکر کرو۔ اور
تنگی آئے تو گناہون سے توبہ اور اپنے نفس سے مناقشہ کرو۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا موت اور اسکے
مابعد کے حالات کو یاد رکھو۔ خدا۔ اور اسکے حساب اور اسکی نظر کو جو تمہاری طرف ہے یاد رکھو۔ بیدار ہو جاؤ
یہ نیند کہان تک۔ یہ جہل۔ اور باطل مین تردد۔ یہ نفس و ہوا کی پابندی اور عادات پر قائم رہنا تا کجا۔
حق کی عبادت اور متابعت شریعت کے ادب کیون نہین حاصل کرتے۔ ترک عادت عبادت ہی۔ تم
قرآن اور کلام نبوت کے ساتھ مؤدب کیون نہین ہوتے اے لڑکے اندھے ہین جہل غفلت اور
نیند کے ساتھ لوگون سے نہ مل۔ بلکہ بصیرت علم اور بیداری کیساتھ ان سے اختلاط کر۔ انکی کوئی اچھی
بات ہاتھ لگے تو اس کا اتباع کر۔ اور جو بری معلوم ہو اسے چھوڑ دے۔ اور ان کو اس سے روک
تم اللہ تعالی کیطرف سے بالکل غافل ہو۔ بیداری لزوم مساجد اور پیغمبر علیہ السلام پر بہ کثرت درود کو
لازم کر لو کیونکہ آپنے فرمایا ہے۔ اگر آسمان سے آگ برسے تو اس سے صرف مسجدون والے ہی نجات پائینگے
جب تم نمازون مین سستی کروگے تو حق کے ساتھ تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔ اسی لئے پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سجدہ کیحالت مین بندہ اپنے خدا سے بہت قریب ہوتا ہے تجھپر افسوس
کہ تو کس قدر تاویل کرتا اور آسانی کر لیتا ہے تاویل کرنے والا غدار ہے۔ کاش جب ہم عزمیت پر
عمل کرتے اجماع سے تعلق پکڑتے اور اعمال مین اخلاص حاصل کرتے ہین تو گویا خدا سے بھاگتے
ہین۔ پس تو جب ہم تاویل کر کے آسانی کر لیتے ہین تو ہمارا کیا حال ہوگا عزمیت اور اہل عزمیت
رخصت ہوئے۔ یہ آسانی کا زمانہ ہے نہ کہ عزمیت کا۔ یہ ریا و نفاق کا اور ناحق مال مار لینے کا
زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ مخلوق کے لئے نماز روزہ کرتے حج کو جاتے زکوۃ دیتے اور نیک افعال
کرتے ہین۔ خالق کے لئے نہین کرتے۔ اس عالم کا بڑا کام خلق در خلق بلا خالق ہے۔ تم سب
مردہ دل ہو البتہ نفس اور خواہشون کے اعتبار سے زندہ ہو تم سب طالب دنیا ہو خلق سے
نکلجانا اور حق کے ساتھ قائم رہنا معنوی طور پر دلکی زندگی ہے۔ اس مقام مین صورت کا اعتبار
نہین۔ خدا کے احکام کو بجالانا۔ منہیات سے باز رہنا۔ اسکی بھیجی ہوئی بلاؤن اور قضا و قدر پر
صبر کرنا حیات قلبی ہے۔ اے لڑکے تقدیری معاملات مین خدا کی طرف جھک جا۔ پھر اسکے
بعد اسکے ساتھ قائم رہ۔ ہر کام پہلے بنیاد کا محتاج ہوتا ہے پھر عمارت کا اور اس پر ہر وقت
یعنی رات دن مداومت کر۔ تجھپر افسوس اپنے کام کو سوچا کر۔ کیونکہ سوچنا امر قلبی ہے۔ پھر اگر تو
اپنے لئے نیکی دیکھے تو خدا کا شکر ادا کر۔ اور اگر بدی دیکھے تو اس سے توبہ کر۔ اس سوچنے سے

تیرا دین زندہ ہوجائے گا۔ اور شیطان مر رہے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک ساعت کا تفکر رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اے اُمت محمدیہ خدا کا شکر کر دکہ اُس نے بہ نسبت پہلے عمل کرنے والون کے تمہارے تھوڑے سے عملون پر قناعت کر لی ہے۔ تم دنیا مین پیچھے ہو اور قیامت مین سب سے آگے۔ تم مین سے جو شخص تندرست ہے۔ اُسکی برابر کوئی تندرست نہین۔ تم سردار۔ اور دیگر اُمتین رعیت۔ تو جبتک اپنے نفس و ہوا اور طبیعت کے گھر مین قائم رہے گا تندرست نہوگا۔ تو جب تک اپنے ریا و نفاق کے سبب مخلوق کے ساتھ جھگڑنے اور اِن کا مال چھیننے کی فکر مین رہے گا صحت نہوگی۔ جب تک دنیا پر راغب رہے گا صحت نہوگی۔ جب تک ماسوائے اللہ پر دلی بھروسہ رکھے گا صحت نہ ہوگی۔ الٰہی تو ہمین اپنے ساتھ رکھکر صحت عطا کر۔ اور دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیسری مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھوین شوال ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ معمورہ مین فرمایا

اے فقیر۔ غنا کی تمنا نکر۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا سبب ہوجائے۔ اور اے مریض صحت کا آرزومند نہو۔ شاید وہ تیری ہلاکت کا باعث ہوجائے۔ غافل بن۔ اپنے مال و اولاد کی حفاظت کر تاکہ انجام اچھا ہو۔ اپنے مقدر پر جو تیرے ساتھ ہے قناعت کر۔ اِس سے زیادہ نہ مانگ۔ اللہ تعالیٰ تیرے سوال کے باعث جو کچھ تجکو دے گا۔ وہ مکدر اور بری حالت مین ہوگا مین نے اسے آزمایا ہے۔ ہان جب بندہ کو دل کی جانب سے سوال کا حکم کیا جائے تو ایسے سوال کے باعث مسئول مین برکت ہوگی۔ اور کدورت زائل کردیجائیگی۔ تو عفو و عافیت۔ اور دین و دنیا و آخرت کی بابت معافاۃ دائمی کا سوال اکثر کیا کر۔ اور بس اسی پر قانع رہا کر۔ خدا پر کسی شئے کو پسند نکر۔ اور نہ اُس سے گردن کش ہو۔ وہ تجھے ہلاک کردے گا۔ اپنی جوانی اور قوت و مال کے باعث خدا اور اُسکی مخلوق پر گردن کشی نہ کر۔ کیونکہ وہ تجکو پکڑے گا۔ اور اسطرح پکڑے گا۔ جسطرح دیگر ماخوذین کو پکڑا ہے۔ اسکی پکڑ دردناک اور سخت ہے تجھپر افسوس کہ تیری زبان مسلم ہے دل مسلمان نہین۔ قول مسلمان ہے فعل مسلمان نہین۔ تو جلوت مین مسلمان ہے خلوت مین نہین۔ کیا تو نہین جانتا کہ اگر تیری نماز روزہ اور دیگر تمام نیک افعال خالص اللہ کیلئے نہین تو تو منافق اور خدا سے بہت دور پڑا ہوا ہے۔ اپنے تمام افعال و اقوال اور ذلیل مقاصد سے اِسی وقت خدا کے آگے توبہ کر۔ اللہ والے وہ ہین جن کے اعمال مین ظاہرداری نہین ہے۔ یہ لوگ کامیاب یقین رکھنے والے۔ موحد۔ مخلص۔ اللہ کی بھیجی ہوئی بلاؤن اور آفتون پر صابر۔ اور اُسکی نعمتون اور احسانات پر شاکر ہین۔ اللہ کو زبان سے پھر دل سے پھر اسرار سے

یاد کرتے ہین۔ جب اُن کو مخلوق سے تکلیفین پہنچتی ہین تو اُن کے روبرو ہنس دیتے ہین۔ دنیوی بادشاہ اُنکی
نزدیک ہیچ ہین۔ اور اہل زمین ہیبت۔ عاجز مریض فقیر جنت اُن کی طرف مضاف کی جائے تو گویا
اُجاڑ ہے۔ اور دوزخ اُن کی جانب منسوب ہو تو سرد ہے۔ اُن کے نزدیک نہ زمین ہے نہ آسمان اور نہ اُنہین
کوئی رہنے والا اُن کی جہتین متحد ہو کر ایک ہو جاتی ہین پہلے دنیا و اہل دنیا کیساتھ رہے پھر عقبیٰ
اہل عقبےٰ کے ساتھ ہوئے۔ پھر دنیا و آخرت کے پروردگار کے ساتھ ہو گئے۔ وہ خدا اور اُسکے
دوستون سے ملے۔ دلون سے اُسکے ساتھ سیر کرتے رہے یہان تک کہ اُس سے جا ملے اور اُنہون نے
راہ چلنے سے پہلے رفیق حاصل کیا۔ فکر الٰہی کے باعث اپنے اور خدا کے مابین دروازہ کھول لیا۔ ہمیشہ
اُس کی یاد مین رہے۔ یہان تک کہ یاد الٰہی نے اُن کے گناہ دور کر دیئے۔ غیر سے اُن کا مفقود رہنا
خدا کے ساتھ موجود رہنے کی دلیل ہے۔ اُنہون نے خدا کا یہ قول فَاذْکُرُونِیْ اَذْکُرْکُمْ الآیہ (تم مجھے
یاد رکھو مین تم کو یاد رکھون گا۔ میرا شکر ادا کرو اور ناشکر نہ ہو) سن لیا ہے۔ اسلئے بطور لزوم اُس کا
ذکر کرتے ہین اِس لالچ سے کہ خدا اُن کو یاد رکھے۔ اور بعض کلمات مین سے اُنہون نے خدا کا یہ قول سن
رکھا ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (مین اپنے ذاکر کا ہمنشین ہون) اسلئے مخلوق کیساتھ مجالست چھوڑ دی ہے
اور مجالست الٰہی حاصل ہونے تک ذکر الٰہی پر قانع ہین۔ اے قوم ہوسناک نہ ہو تم سراپا ہوس ہو
یہ علم بلا عمل تم کو نفع نہ دے گا۔ تم اِسکے محتاج ہو کہ اس سیاہی (جو سفیدی پر قائم ہے) جسکا نام حکم
ہے پر عمل کرو۔ یوم بعد یوم اور سال بعد سال اسپر عمل کرتے رہو۔ تاکہ اِسکا ثمرہ ہاتھ لگے اے لڑکے تیرا
عمل تجھے ندا دے رہا ہے۔ کہ اگر تو بے عمل رہا تو مین تجھپر حجت ہون اور اگر تو نے عمل کیا تو تیرے لئے دلیل
ہون پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ آپنے فرمایا۔ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُسنے جواب دیا تو
فبہا ورنہ چلدیتا ہے۔ یعنے اُسکی برکت رخصت ہو جاتی ہے۔ اور محنت باقی رہتی ہے تیرے لئے
خدا سے اُسکی سفارش جاتی رہتی ہے۔ اور تیری ضرورتون مین اُس کا کام آنا منقطع ہو جاتا ہے اُسکا خلاصہ
غائب ہو جاتا ہے۔ اور چھلکا باقی رہتا ہے کیونکہ علم کا خلاصہ عمل ہے۔ تو پیغمبر علیہ السلام کا تابع ہو ہی
نہین سکتا جب تک آپکے قول پر عمل نکرے۔ جب تو آپکے حکم پر عمل کریگا تو تیرا عمل تیرے دل اور
سر کے آگے آکر دونون کو خدا کے روبرو پیش کر دے گا۔ تیرا عمل تجھکو پکارا کرتا ہے لیکن تو سن نہین سکتا
کیونکہ تو صاحبدل نہین۔ اُسے دل اور سر کے کان سے سن۔ اور اُس کا کہا مان۔ تجھے نفع ہوگا۔ علم معہ
عمل تجھے اُس عالم کا مقرب بنا دے گا جسنے اُسے نازل کیا ہے۔ جب تو اس حکم یعنی علم اول پر عمل کرے گا
تو تیرے لئے دوسرے علم کا چشمہ جاری ہو جائے گا۔ تیری دو بہنے والی آنکھین ہو جائینگی۔ تیرا دل
حکم اور علم ظاہر و باطن سے پُر ہو جائے گا۔ اُسوقت تجھپر اسکی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ کہ بھائیون اور
مریدون پر مہربانی کرے۔ علم کی زکوٰۃ اُسکا پھیلانا اور خلق کو حق کی طرف بلانا ہے۔ اے لڑکے

جسنے صبر کیا وہ قادر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صابرون کو بیحساب اجر ملے گا۔ اپنے کسب سے کہا دین سے
نہ کہا۔ کما اور کھا۔ اور اُس سے غیر پر مہربانی کر۔ مؤمنون کی کمائیان صدیقون کے طبق ہین بجستر
فقیرون اور مسکینون کی طرف مضاف کرنے کے اُن کو اپنے پیشون سے اور کچھ حصہ نہین ملتا۔ وہ
مخلوق پر مہربانی کرنے کے آرزومند اور اس سے رضا و محبت الٰہی کے طالب ہین۔ انہون نے پیغمبر
علیہ السلام کا یہ قول سُن رکھا ہے۔ کہ مخلوق خدا کا کنبا ہے اور خدا کا پیارا وہی ہے جو اُسکے کنبے کو نفع
پہنچائے اولیا اللہ بہ نسبت دیگر مخلوق گونگے بہرے اندہے ہین جب اُن کے دل خدا کے نزدیک ہوتے
ہین تو نہ کسی غیر کی سنتے ہین۔ اور نہ کسی اور کو دیکھتے ہین۔ قرب اُن کو حلال کرتا ہے ہیبت اُنکو ڈہانک
لیتی ہے۔ اور محبت محبوب کے پاس اُنھین قید کردیتی ہے۔ جلال وجمال مین محو ہوکر نہ دہنی طرف جھکتے
ہین نہ بائین طرف۔ اُن کا ایک امام ہے جس کا پچھا یا معلوم نہین ہوتا۔ انس وجن اور انواع مخلوقات
اُنکی خادم ہے۔ حکم وعلم اُنکی خدمت کرتا ہے۔ فضل اُن کو کھانا دیتا اور اُنس اُن کو پانی پلاتا ہے۔
طعام فضل کہاتے اور شراب اُنس پیتے ہین۔ وہ کلام حق سننے مین مشغول ہین۔ بس تو وہ اور جنگل مین
ہین اور مخلوق اور جنگل مین۔ مخلوق کو خدا کے احکام بتاتے اور منہیات سے روکتے ہین۔ یہ پیغمبر علیہ السلام
کی نیابت ہے۔ وہ حقیقی وارث ہین۔ خلق کو حق کیطرف لیجانا اُن کا کام ہے۔ اُن کو محبت الٰہی سمجہاتے
تمام اشیار کو اُنکے موقعون پر رکھتے اور ہر بزرگ کو اُسکی بزرگی دیتے ہین۔ اپنا حق نہین لیتے اور اپنے
نفوس وطبیعت کو پورا حصہ نہین دیتے۔ محبت بھی خدا ہی کے لئے رکھتے ہین اور بغض بھی خدا ہی کیلئے
کرتے ہین۔ انہین یہ سب باتین اُسی کے لئے ہین غیر کے لئے نہین جسکو یہ خوبی حاصل ہوگئی۔ اُسے پوری
صحت۔ نجات اور کامیابی حاصل ہوئی۔ انس وجن فرشتے۔ اور زمین وآسمان اُسے چاہنے لگتے ہین
اے منافق۔ مخلوق واسباب کے عابد حق کے بھولنے والے۔ تو باوجود اس حالت کے جس مین گرفتار
ہے یہ چاہتا ہے کہ مجھے یہ رتبہ ملجائے تیرے لئے نہ کرامت ہے۔ نہ عزت۔ اسلام لا پھر توبہ کر پھر علم پڑہ
اور خالص طور پر عمل کر۔ ورنہ ہدایت نہ ہوگی۔ تجہپر افسوس تجہ مین اسکے سوا اور کوئی عداوت نہین کہ مین
حق کہتا اور خدا کے دین مین تجھسے فروگذاشت نہین کرتا مین نے مشائخ کے کلام کی سختی سفر اور فقر
کی سختی مین پرورش پائی ہے۔ جب میری جانب سے کوئی کلام صادر ہو اُسے خدا کی طرف سے سمجہ
اُسی نے مجھکو گویا کیا ہے۔ جب تو میرے پاس آئے تو اپنے سے اور اپنے نفس وہوا سے الگ ہوکر
آیا کر۔ اگر تجہ مین بصیرت ہوتی تو مجھے بھی اِن چیزون سے الگ دیکھتا۔ مگر فہم سقیم تیرے لئے باعث
آفت ہے۔ اے مرید میری صحبت اور مجھے نفع حاصل کرنا میری ایک حالت ہے جس مین نہ خلق ہے
نہ دنیا وآخرت۔ جو میرے ہاتھ پر توبہ کرے۔ میری صحبت مین رہے۔ مجھ سے نیک گمان رکھے اور
میرے کہے پر عمل کرے۔ وہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ انبیا کی اپنے کلام سے اور

کیونکہ وہ انبیاء کے وصی خلیفہ
اولیاء کی اپنی حدیث سے تربیت کرتا ہے (حدیث سے الہام قلبی مراد ہے) کیونکہ وہ انبیاء کے وصی خلیفہ
اور اُن کے غلام ہین اللہ تعالے متکلم ہے۔ اُسنے موسیٰؑ سے کلام کیا۔ خود بلاواسطہ مخلوق کلام کیا
خالق نے کلام کیا۔ علام الغیوب نے کلام کیا۔ اور ایسا کلام کیا۔ کہ موسیٰؑ اُسے سمجھ گئے۔ اور بلاواسطہ اُنکی
عقل تک پہنچ گیا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام سے بلاواسطہ کلام کیا۔ یہ قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے
جو تمہارے اور پروردگار کے مابین ہے۔ اسے جبرئیلؑ نے آسمان سے اُتارا۔ خدا کے پاس سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ چنانچہ آپنے اسی طرح فرمایا ہے اور ایسی ہی خبر دی ہے۔ اِس کا
انکار ناجائز ہے۔ الٰہی کل کو ہدایت دے۔ سب پر رجوع برحمت ہو۔ کل پر رحم کر۔ **حکایت**
امیر المومنین معتصم باللہ نے وفات کے وقت کہا کہ ہین نے احمدؒ بن حنبل کے حق ہین جو کچھ کیا اُس سے
خدا کے آگے توبہ کرتا ہون۔ حالانکہ اُن کا کام ہین نے اپنے ذمے نہین لیا تھا بلکہ اُس کا ذمہ دار اور شخص تھا
اے مسکین غیر مفید کلام کو چھوڑ تعصب مذہبی کو ترک کر۔ اور ایسی چیز مین مشغول ہو جا جو دنیا و آخرت
مین نفع دے۔ تو عنقریب اپنی بہتری دیکھکر میری بات کو یاد کیا کرے گا۔ تو نیزہ بازی کے وقت
جبکہ تیرے پر خود نہ ہوگا۔ جلد معلوم کرے گا کہ کونسی چیز پر زخم کاری لگ سکتا ہے۔ اپنے دل کو غم دنیا سے
خالی کر۔ تو عنقریب اس سے اُٹھالیا جائے گا۔ دنیا مین اچھا عیش نہ مانگ وہ تیرے ہاتھ نہ لگیگا
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین عیش آخرت ہی کا ہے۔ اپنی امیدین کوتاہ کر تیرے پاس زہد موجود ہے
کیونکہ کوتاہی امید کا نام زہد ہے۔ بُرے دوستون کو چھوڑ۔ اپنے اور انکے مابین رشتہ محبت کو قطع
کردے۔ اور دور کے دوست سے مل بشرطیکہ اُن مین نیکی ہو جس سے تو دوستی کرتا ہے اُنہین اور تجھمین
قرابت ہو جاتی ہے۔ پس تو اسپر غور کر کہ تو کس سے دوستی کر رہا ہے۔ بعض صالحین سے سوال کیا
گیا کہ قرابت کیا چیز ہے۔ جواب دیا باہم دوستی۔ مقدر شدہ اور غیر مقدر شدہ کی طلب کو چھوڑ۔ کیونکہ
مقدر شدہ کی طلب مفت کا رنج ہے۔ اور غیر مقدر شدہ کی طلب غصہ اور محرومی کا باعث ہے اسی لئے
پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے غیر مقدر شدہ کا طلب کرنا بندہ کے لئے منجملہ عقوبات الٰہی ہے اے
لڑکے خدا کی صنعتون سے اسکے وجود پر دلیل قائم کر۔ صنعتون کو سوچ اسوقت تو صانع تک پہنچ
جائیگا۔ یقین رکھنے والے مومن عارف کی دو ظاہری آنکھین ہوتی ہین دو باطنی۔ ظاہری آنکھون سے
خدا کی زمینی مخلوق کو دیکھتا ہے اور باطنی آنکھوں سے آسمانی مخلوق پر نظر ڈالتا ہے پھر اُس کے
قلب سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اسوقت اسے بلا تشبیہ و بلا کیفیت دیکھ لیتا ہے۔ اور خدا کا مقرب و
محبوب بنجاتا ہے۔ اور محبوب سے کوئی شے پوشیدہ نہین رہتی۔ حجاب اُسی قلب سے اُٹھتے ہین۔ جو خلق
نفس۔ طبیعت۔ ہوا۔ اور شیطان سے معرا ہوا ور زمین کے خزانون کی کنجیان اپنے ہاتھ سے پھینکدے
پتھر اور ڈھیلا اِسکے نزدیک ایک ہو۔ سمجھ پیدا کر۔ سوچ۔ مین کیا کہہ رہا ہون۔ فہم سے کام لے

ہین خلاصۂ کلام کی فکر مین ہون - جو اہر و باطن کلام کے ساتھ متکلم ہوتا ہون جسکے معنی سراسر نصیحت ہین
اے لڑکے خالق کی شکایت مخلوق کیطرف نہ لیجا - بلکہ مین اسی کی جانب شکایت لے جاتا ہون - اس کی
سوا اور کوئی کسی شئے کو مقدر نہین کر سکتا - بھید اور مصیبتون اور مرضون اور صدقہ کا چھپانا نیکی مین
داخل ہے - دہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ بائین کو خبر نہو - دریائے دنیا -
سے خوف کر اسمین مخلوق بکثرت ڈوب چکی ہے - اس سے خلقت کے بعض افراد نجات پا سکتے ہین - یہ
دریائے عمیق ہے - کل کو ڈبو دیتا ہے - مگر ہان خدا اپنے بندون مین سے جس کو چاہے نجات دے
جیساکہ قیامت مین مؤمنون کو دوزخ سے نجات دیدے گا - کیونکہ سب اُسپر سے عبور کرین گے - اور
وہ اپنے بندون مین سے جس کو چاہے گا نجات دیگا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا الآ
اور تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو - یہ بات تیرے پروردگار پر فرض ہو چکی ہی) اُس دن خدا
فرمائے گا اے آگ سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا تا کہ مجھپر ایمان لانے والے - خالص بندے جو میری
رغبت رکھنے والے اور غیر سے نفرت کرنے والے ہین عبور کر سکین - یہ حکم اُسیطرح کا ہو گا جسطرح کا
نمرود کی آگ کو ہوا تھا - جو ابراہیم علیہ السلام کے جلاڈالنے کو بھڑکائی گئی تھی - اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ
اے دریائے دنیا الامان - اس بندہ کو جو ہماری مراد اور ہمارا محبوب ہے غرق نہ کیجو - چنانچہ وہ نجات پا جاتا ہی
اور بھید چھپانے پر صبر کرتا ہے - جیساکہ موسیٰ اور اُن کی قوم نے دریائے نیل سے نجات پائی - وہ جس کو
چاہے اپنا فضل عطا کرے اور جسے چاہے بحساب روزی عنایت فرمائے - تمام خیر اسکے قبضہ مین ہی
دینا ندینا اُسکے قبضہ مین ہے - غنا و فقر اسکے قبضہ مین ہے عزت و ذلت اسکے قبضہ مین ہے - کسیکے
قبضہ مین کچھ نہین عقلمند وہ ہے جو اُسکے دروازہ پر پڑا رہے - اور دوسرے کے دروازے سے
اعراض کرے - اے بدنصیب مین تجکو دیکھتا ہون کہ تو مخلوق کو رضامند اور خالق کو ناراض کیا
کرتا ہے - دنیا کو آباد کر کے آخرت کو اُجاڑ رہا ہے - تو عنقریب ماخوذ ہو گا - اور تجھے وہی پکڑے گا -
جس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے - اُسکی پکڑ طرح طرح کی ہے تجکو حکومت سے معزول کر کے پکڑے گا
مرض سے پکڑے گا - ذلت و فقر سے پکڑے گا - شدائد و غموم و ہموم مسلط کر کے پکڑے گا - تجھپر لوگونکی
زبانون اور ہاتھون کو غلبہ دیکر پکڑے گا - اپنی کل مخلوقات کو تجھپر مسلط کر دیگا - اے غافل بیدار ہو
الٰہی ہمین اپنے ساتھ اور اپنے لئے بیدار کر دے اے لڑکے دُنیا حاصل کرنے مین ایسا نہو جیسا
رات کو لکڑیان چننے والا جو اس کو نہین سمجھتا کہ میرا ہاتھ کہان جا پڑیگا - مین تجکو تیرے تصرفات
مین رات کو لکڑیان چننے والے کیطرح دیکھتا ہون کہ اندھیری رات مین نہ چاند ہے نہ روشنی اور ایسی
ریتلی زمین مین ہے جسمین کثرت سے گھنگے درخت اور ہلاک کرنے والے حشرات الارض موجود ہین قریب
ہے کہ کوئی جانور اسے ہلاک کر ڈالے - تو دن کو لکڑیان چُن - کیونکہ سورج کی روشنی کسی ضرر پہنچانے

والی چیز پر ہاتھ ڈالنے سے تجھے روک دے گی۔ اپنے جمیع تصرفات مین توحید و شرع اور تقوے کے آفتاب
کے ساتھ رہ یہ آفتاب تجکو ہوا و نفس اور شیطان و شرک بالمخلوق کے جال مین پھنسنے سے باز رکھیگا۔
اور سلوک مین جلدی کرنے سے روک دے گا۔ تجھپر افسوس۔ جلدی نکر۔ جلد باز خطا کرتا ہے یا اسکے قریب
ہوجاتا ہے۔ اور درنگ کرنے والا حق بات کرتا ہے۔ یا اسکے قریب پہنچ جاتا ہے جلد بازی شیطان کیطرفسے
ہے۔ اور آہستگی رحمان کی طرفسے۔ دنیا جمع کرنے کی حرص تجکو اکثر جلد بازی پر برانگیختہ کرتی ہے۔ قناعت کر۔
قناعت کا خزانہ فنا نہین ہوتا۔ جو تیرے مقدر نہین اسکا طالب کیون بنتا ہے۔ وہ کبھی تیرے ہاتھ نہ لگے گی۔
اپنے نفس کو روک۔ اور مقدر پر رضامند رہ۔ غیر سے بچ قناعت کو لازم کر لے تاکہ تو عارف باللہ ہوجائے
اسوقت ہر چیز سے بے پروا ہوجائے گا۔ تیرا دل مضبوط۔ اور سِر صاف ہوگا۔ اور خدا تجکو تعلیم دے گا۔
تیری ظاہری آنکھون مین دنیا ذلیل ہوجائے گی۔ اور باطنی آنکھون مین آخرت۔ اور سری آنکھون مین ماسوائے
اللہ۔ خدا کے سوا اور کوئی شے تجھے بڑی نظر نہ آئے گی۔ اسوقت تو تمام مخلوق کے نزدیک معظم ہوجائیگا
اے لڑکے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے آگے کوئی دروازہ بند نرہے تو خدا سے ڈر۔ یہ ہر دروازہ کی
کنجی ہے۔ خدا فرماتا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا الآیہ (جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اسکے لئے نجات کا سامان
کرتا اور اسکو ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے۔ کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا) اپنے نفس۔ اہل۔ مال اور
اہل زمانہ کے باب مین خدا سے معاوضہ نکر۔ کیا تجھے اس سے شرم نہین آتی کہ خدا کو کسی شے کے تغیر و
تبدل کا حکم کرے کیا تو اُس سے بڑا حاکم یا زیادہ عالم یا زیادہ رحم کرنیوالا ہے تو اور تمام مخلوق اُسکی بندے
ہین۔ وہ تیرا اور اُن کا مدبر ہے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اُس کی محبت چاہتا ہے تو سکون و سکوت اور گنگ
رہنے کو اختیار کرلے۔ اولیاء اللہ اُسکے آگے باادب رہتے ہین بغیر اُسکے اذن صریح کے جو دلون کو پہنچتا ہے
کوئی حرکت نہین کرتے۔ ایک قدم آگے نہین رکھتے وہ مباح چیزین نہین کھاتے لباس نہین پہنتے۔
نکاح اور اپنے اسباب مین کسی قسم کا تصرف نہین کرتے جبتک اُنکے دلون کو صریح اذن نہین ملتا
وہ اپنے خدا اور مقلب القلوب والابصار کے ساتھ قائم ہین۔ انہین جب تک دنیا مین دلون کیساتھ
اور آخرت مین بدنونکے ساتھ خدا سے ملاقات نکرلین بجز خدا کے کسی شئے کے ساتھ قرار ہی نہین آتا
الٰہی دنیا و آخرت مین اپنی ملاقات ہمین نصیب کر اپنے قرب و دیدار کی لذت عنایت فرما ہمین اُنمین کردے
جو ماسوی سے الگ ہوکر تجھسے رضامند ہین اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

چوتھی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو بمقام رباط فرمایا

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جس کسی کے لئے خیر کا دروازہ کھولدیا جائے

وہ اسے غنیمت سمجھے کیونکہ اُسے یہ معلوم نہین کہ کب بند کر دیا جائے گا۔ اے **قوم** جبتک زندگی کا دروازہ
کھلا رہے اسے بہت ہی غنیمت جانو۔ کیونکہ یہ دروازہ عنقریب بند ہو جائے گا۔ جب تک قدرت ہو افعال
نیک کو غنیمت جانو۔ توبہ کا دروازہ جب تک کھلا رہے غنیمت سمجھو اور اسمین داخل ہو جاؤ۔ دعا کو دروازہ
کو غنیمت جانو۔ کہ تمہارے لئے کھلا ہوا ہے۔ اپنے نیک بھائیون کے باب مزاحمت کو جو تمہارے لئے
کشادہ ہے غنیمت خیال کرو۔ اے **قوم** جس کو تم نے توڑا ہے بناؤ۔ جسے ناپاک کر دیا ہے اُسے
دھو ڈالو جسے بگاڑا ہے اُسے سنوارو جسے گدلا کیا ہے۔ اُسے صاف کرو جسے لیا ہے اُسے واپس کرو
اپنے گریز کو چھوڑ کر مولے کیطرف چلے آؤ۔ اے لڑکے یہان خالق کے سوا اور کوئی نہین۔ اگر تو
خالق کے ساتھ ہے تو اُس کا بندہ ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو اُنکا تو جبتک دل کے اعتبار سے
بہت سے جنگل اور میدان قطع نکرے اور سر کے اعتبار سے کل کو نچھوڑے کلام ہی نہین کر سکتا۔ کیا تو
نہین جانتا کہ طالب سب کو چھوڑ دیتا اور یقین رکھتا ہے کہ مخلوقات مین سے ہر شے اُسکے اور خدا کے
مابین حجاب ہے۔ وہ جس چیز کے پاس ٹھیرے گا۔ اُسی کے باعث محجوب ہو جائے گا۔ اے لڑکے سست
نہو۔ کیونکہ سست ہمیشہ محروم رہتا ہے اور ندامت اُسکے گلے کا طوق ہو جاتی ہے۔ کھرے عمل کر۔
اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت مین تجھپر بخشش کی ہے۔ ابو محمد عجمی کہا کرتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جَیِّدِیْنَ (الٰہی
ہمین کھرا کر دے) جیدین کی جگہہ جیادًا کہنا چاہتے تھے مگر زبان یاری ندیتی تھی جسنے چکھ لیا اُسنے پہچان
لیا۔ مخلوق کے ساتھ حسن معاشرت و موافقت مع پابندی حد شرع و رضائے الٰہی مبارک خوبی ہے
لیکن اگر یہ حد شرع کو چھوڑ کر عدم رضا کے ساتھ ہو تو مبارک نہین اور نہ اُن کے لئے کرامت ہے
قبول و عدم قبول طاعات کے لئے اہل صفا اور برگزیدہ لوگون کے نزدیک علامتین مقرر ہین
اے لڑکے دعا کا جال پھیلا۔ اور رضا کی طرف آ۔ ایسی حالت مین زبان سے دعا نکر۔ کہ تیرا
دل معترض ہو۔ قیامت کے دن بندہ دنیا کے نیک و بد اعمال یاد کرے گا۔ مگر اُس جگہہ ندامت
نفع ندے گی۔ ذکر فائدہ مند نہو گا بات تو آج یعنی موت سے پہلے یاد کرتے ہین ہے۔ کاٹنے کے
وقت کھیتی اور بیج کا ذکر نفع نہین دیتا پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے
جو نیکی بوئے گا۔ قابل رشک ہو گا۔ اور جو بدی بوئے گا۔ ندامت حاصل کرے گا۔ تو موت کیوقت
بیدار ہو جائے گا۔ مگر اسوقت بیداری نفع ندے گی۔ الٰہی ہمین غافلون اور جاہلونکی نیند سے بیدار کر دے
آمین اے لڑکے شریرون کی صحبت تجکو نیکونکی نسبت بدگمانی مین ڈالدے گی۔ کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کے نیچے چل۔ نجات پا جائے گا۔ اے **قوم** خدا سے شرمانے
کا حق شرماؤ غفلت نکرو۔ تمہارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ تم جسے نہ کھا سکو گے اُس کے جمع کرنے مین
مشغول ہو۔ جسے نہ پا سکو گے اُسکے اُمیدوار ہو۔ جہان نہ رہ سکو گے اُسے بنا رہے ہو۔ یہ مقام

خداوندی سے تمہارے لئے حجاب ہے۔ ذکر اللہ عارفون کے دلونمین خیمہ لگاتا۔ اُن کا احاطہ کرتا اور ان سے ہر شے کا ذکر بھلا دیتا ہے جب یہ پورا ہو جاتا ہے۔ تو جنت کے سوا اور کوئی ٹھکانا نہین۔ ایک جنت منقودہ ہے۔ دوسری جنت موعودہ۔ دنیا مین جنت منقودہ رضا بالقضاء۔ اور خدا سے دل لگانا۔ اور مناجات اور رفع حجاب مین ہے۔ ایسے دل کا آدمی بہر حال بلا کیفیت و تشبیہہ خلوت مین خدا کیساتھ ہوتا ہے خدا کی مثل کوئی شئے نہین۔ اور وہ سُنتا دیکھتا ہے۔ اور جنت موعودہ وہ ہے جسکا خدانے مؤمنون سے وعدہ کیا ہے۔ تیرا دیدار الٰہی بلا حجاب جنت موعودہ ہے اسمین شک نہین کہ ہر طرح کی خیر خدا کے پاس اور شر غیر کے پاس ہے۔ اسکی طرف متوجہ ہونے مین خیر۔ اور اُس سے پشت پھیرنے مین شر ہے تو جس عمل کا عوض چاہتا ہے وہ تیرے لئے ہے۔ اور جسکو اللہ کے لئے کرتا ہے وہ خدا کا ہے۔ اگر تو عمل کرکے بدلا مانگے گا۔ تو اسکی جزا مخلوق سے متعلق ہو جائے گی۔ اور اگر خدا کے لئے کرے گا۔ تو تیرا بدلا اسکا قرب اور اسکی طرف نظر ہوگی۔ اعمال پر کسی طرح کا عوض نہ مانگ۔ دنیا اور آخرت۔ اور بہ نسبت خدائے عزوجل۔ ماسوی کیا شئے ہے۔ کچھ بھی نہین۔ منعم کو مانگ نعمت کا طالب نہ بن۔ گھر سے پہلے ہمسایہ طلب کر۔ وہ ہر چیز سے پہلے۔ اور ہر شے کا موجود کرنے والا ہے۔ اور ہر شئے کے بعد رہیگا ذکر موت۔ اور مصیبت پر صبر۔ اور توکل علی اللہ کو ہر حالت مین لازم کرلے۔ یہ تینون خصلتین پوری ہو جائینگی تو تیرے پاس فرشتہ آنے لگے گا۔ ذکر موت سے تیرا زہد درست ہو جائے گا۔ اور صبر سے وہ شئے حاصل ہوگی جس کا تو خدا سے ارادہ رکھتا ہے۔ اور توکل کے باعث اشیاء تیرے دلسے الگ ہونگی۔ اور تو خدا سے علاقہ پیدا کرے گا۔ تیرے دل سے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سب دور ہو جائینگی تیری پاس ہر جانب سے راحت اور ہر طرف سے حراست و حجابت آجائے گی۔ چھوٹون جانبون سے خدا تیری حفاظت کریگا۔ مخلوق مین سے کوئی تجھ پر غالب نہ آسکے گا تیری جانب سے مصائب کے نا کے اور تکالیف کے دروازے بند کردئے جائینگے۔ تو اُن لوگون مین ہو جائے گا۔ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ (تجکو میرے خاص بندون پر غلبہ نہوگا) شیطان کو اُن موحدین مخلصین پر جو مخلوق کے دکھاوے کو عمل نہین کرتے کیونکہ غلبہ ہو سکتا ہے۔ نطق انتہا مین ہوتا ہے ابتدا مین نہین ہوتا۔ ابتدا سر بسر گنگ اور انتہا سراپا گویائی ہے۔ مخلص کی بادشاہت دل مین اور قوت سر مین ہوتی ہے۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ اُن مین سلطنت ظاہر و باطن کے جامع بہت کم ہین۔ ہمیشہ اپنے حال کو چھپائے رکھ۔ کامل ہونے و دل کے خدا سے واصل ہونے تک اسی طرح رہ۔ جب تو کامل و واصل ہو جائے گا۔ تو اسوقت بے پرواہ ہوگا۔ تجھے اسوقت پرواکیون ہونے لگی تھی۔ تونے اپنے حال کو درست کرلیا ہے۔ اپنے مقام پر جا ٹھیرا ہے۔ تیرے نگہبانون نے تجھے گناہیون سے دیکھ لیا ہے۔ اور مخلوق تیرے نزدیک ستونون اور درختو نکی

مانند ہوگئی ہے۔ انکی تعریف اور مذمت تیرے نزدیک یکساں ہی۔ اقبال وادبار برابر ہے۔ تو انکا درست
کرنے اور توڑنے والا ہے۔ خدا کے حکم سے انمیں تصرف کرسکتا ہے۔ خدانے تجکو حل وعقد کا منصب عطا
کیا ہے۔ شاہی نشان تیرے دل کے ہاتھ کی طرف اور علامت تیرے ہنر کے ہاتھ کی طرف رد
کرتا ہے۔ جب تک یہ تمام معاملات درست نہو جاوین کلام نکر۔ اور یہ عقل سے کام ہے۔ ہوش کر
تو اندہا ہے۔ اس کو ڈہونڈ جو تجھے کھینچے۔ تو جاہل ہے اُسے طلب کر جو تجھے سکھائے جب کوئی ایسا
ملجائے تو اُس کا دامن پکڑ لے اُسکے قول اور رائے کو مان۔ اُسکے ذریعہ سے سیدہا رستہ تلاش کر۔ پھر جب تو
اُس تک پہنچ جائے تو وہین بیٹھ جا۔ تاکہ اُسے اچھی طرح پہچان لے اسوقت ہر گم کردہ راہ تیری طرف رجوع
کرے گا۔ اور تو فقراء مساکین کے لئے طبق بنجائے گا۔ خدا کے بھید کو چھپانا اور لوگوں سے باخلاق پیش
آنا جوانمردی مین داخل ہے۔ تو طلب حق اور ماسوی سے ہوکر آپکی رضائے قریب کہاں ہے
کیا تو نے اللہ تعالی کا قول نہین سنا مِنکُم مَن یُّرِیدُ الدُّنیَا الآیہ (بعض تم مین دنیا کا ارادہ رکھتا ہی۔ اور بعض
آخرت کا) اور دوسری جگہہ فرماتا ہے یُرِیدُونَ وَجھَہٗ (نیک بندے ذات الٰہی کا ارادہ رکھتے ہین)
اگر تو نیک نصیب ہے تو غیرت کا ہاتھ آئے گا۔ اور تجھے ماسوی اللہ کے ہاتھ سے نجات دیگا۔ اور تو دروازۂ
قرب حق کی طرف چلنا شروع کریگا۔ اس جگہہ خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہی جب یہ پورا ہوجائیگا۔ تو
بلا ضرر و بلا تعب دنیا و آخرت خادم بنکر آموجود ہونگی۔ خدا کا دروازہ کھٹکھٹا اور اسی پر ثابت قدم رہ
اس جگہہ تجھے بہت سے وسوسے آئینگے اور تو نفس ہوا۔ قلب۔ شیطان اور فرشتے کے خطرہ کو پہچان
لے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ خطرۂ حق ہے اور یہ خطرۂ باطل۔ تو ہر ایک کو اسکی علامت سے پہچان لیگا
اور جب تو اُس مقام پر پہنچ جائے گا۔ تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آئیگا۔ کہ خدا اُس سے تجھے ادب دیگا
ثابت رکھے گا۔ کھڑا کرے گا۔ بٹھائے گا۔ حرکت دے گا۔ ٹھیرائے گا۔ امر کرے گا روکے گا۔ **اے قوم**
زیادتی و نقصان اور تقدم و تاخر کو طلب نکرو۔ تقدیر نے علیحدہ علیحدہ تم سب پر احاطہ کر رکھا ہے۔
تم مین سے ہر ایک کیلئے ایک کتاب اور خاص تاریخ مقرر ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ تمہارا
پروردگار مخلوق کے پیدا کرنے۔ روزی اور اجل سے فارغ ہوچکا ہے۔ قلم ہونیوالی چیز کو لکھکر خشک ہوگیا
ہے خدا ہر چیز سے فارغ اور اُسکی قضا سابق ہے لیکن تمہارے پاس حکم آیا۔ اور اسپر امر و نہی اور اکرام
والزام کا پردہ ڈالا گیا۔ اب کسی کے لئے یہ جائز نہین کہ گذشتہ قضا کے ساتھ حکم پر حجت پکڑے
بلکہ یہ کہے کہ وہ اپنے فعل سے سوال نہین کیا جائے گا۔ اور بندے سے سوال کئے جاینگے۔ **اے قوم**
اس ظاہر کے ساتھ اس سیاہی کے ساتھ جو سفیدی پر قائم ہے عمل کرو۔ تاکہ یہ تمکو اس امر کے باطن کیساتھ
عمل کرنے پر برانگیختہ کرے۔ جب تو اس ظاہر پر عمل کرے گا تو یہ فہم باطن تک پہنچا دے گا۔ سب سے
پہلے سہتے کہ تیرا اسکو کھنچتا ہے پھر اُسے تیرا دل نفس کو لکھا دیتا ہے پھر قلب نفس کو نفس زبان کو۔ اور زبان

دنیا

خلق کو آگاہ کرتی ہے۔ یہ خلق کے منافع اور مصلحتون کے لئے انکی طرف پہنچ جاتا ہے۔ اگر تو حق سے موافقت کرنے اور اُسے چاہے تو تیرے لئے مبارک ہی۔ تجھپر افسوس کہ خدا کی محبت کا مدعی بن گیا تجھے نہین معلوم تھا۔ کہ اسکے لئے چند شرطین ہین۔ اُن مین سے تجھ مین اور تیرے غیر مین اُس کی موافقت ہے۔ اور اُن مین سے یہ ہے کہ تو غیر اللہ سے سکون حاصل نکرے۔ اور اِس کا انیس نبے۔ اور اسکے ساتھ رہنے سے تجھے وحشت نہو۔ جب کسی بندہ کے دل مین خدا کی محبت ٹھیر جاتی ہے تو اُس سے محبت اور اُس سے الگ کرنے والی تمام چیزون سے دشمنی رکھنے لگتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کر۔ یہ شئے خلوت نشینی۔ تمنا جھوٹ نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہین ہوتی توبہ کر اور اپنی توبہ پر ثابت رہ۔ توبہ مین کوئی شان نہین بلکہ اُسپر ثابت وقائم رہنے مین ہے۔ درخت لگانے مین شان نہین نکلتی بلکہ شان اسکے ثابت رہنے اور شاخ نکالنے اور پھل لانے مین نکلتی ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سختی وضرر۔ فقر وغنا شدت ونرمی۔ بیماری وصحت۔ خیر وشر۔ عطار ومنع مین خدا کی موافقت کو لازم کرو۔ بجز تسلیم الی اللہ مین اور کوئی تمہاری دوا نہین دیکھتا۔ جب کسی شئے کا حکم کیا جائے۔ تو اُس سے وحشت نہ کرو۔ اسمین جھگڑا نڈالو۔ غیر سے اسکی شکایت نکرو۔ اِس سے تم پر زیادہ بلا نازل ہوگی بلکہ سکون وسکوت اور گمنامی کو لازم کردو۔ اُسکے آگے ثابت قدم رہو اور دیکھو کہ وہ تمہارے ساتھ تمہارے معاملہ مین کیا کرتا ہی اُسکی تغییر وتبدیل پر خوش ہوجاؤ جب تم اُسکے ساتھ اسطرح رہوگے تو ضرور وحشت اُنس کے اور تنہائی خوشی کیساتھ بدلجائیگی الٰہی تو ہمین اپنی جناب مین اپنے ساتھ رکھ اور ہمین دنیا وآخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کی عذاب سے بچا

پانچوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے حق کی بندگی کدہر ہے۔ حقیقت بندگی بیان کر۔ اور تمام کامون مین اُس سے کفایت حاصل کر تو مولے سے بھاگا ہوا غلام ہے۔ اُسکے پاس چلا جا۔ اور عاجزی کر۔ امر کے بجالانے نہی سے رکجانے قضا پر صبر وموافقت کرنے سے اُسکے آگے متواضع ہو جب یہ باتین پوری ہوجائینگی تو مولا کیلیے تیری عبودیت پوری ہوگی۔ اور اسکی جانب سے تجھے کفایت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا خدا اپنے بندہ کو کفایت نہین کرتا) جب تیری عبودیت صحیح ہوجائے گی تو وہ تجکو دوست رکھے گا۔ اور اسکی محبت تیرے دل مین قوی ہوجائے گی۔ اور وہ تجھے اپنا مونس اور بلا تعب وطلب اپنا مقرب بنائے گا۔ پھر تجھے کسی کی صحبت اچھی نہ لگے گی۔ اور تو اُس سے ہر حالت مین رضامند رہے گا۔ اگر باوجود فراخی زمین تجھپر تنگ اور باوجود کشائش تمام دروازے تجھپر بند ہوجائینگے۔ تو تو ناراض نہو گا۔ غیر کے دروازے پر نجائے گا اور نہ کسی کا کھانا کھائے گا

اسوقت تو موسیٰ سے جاملے گا جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ (ہم نے انپر پہلے ہی سے دودھ پلانے والیان حرام کردی تھین) ہمارا پروردگار ہر شئے کا گواہ۔ ہر شئے مین موجود۔ ہر شئے کا نگہبان۔ ہر شئے کے ساتھ اور ہر شئے سے قریب ہے۔ تم اُس سے غائب نہین ہو معرفت کے بعد انکار کیا کام۔ تجھپر افسوس کہ خدا کو پہچانتا اور پھر انکار کرتا ہے۔ اِس سے نہ پھر ورنہ ہر خیر سے محروم ہو جائیگا اسکے ساتھ صبر کر۔ اور اُس سے صبر نکر۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو صبر کرتاہے قادر ہو جاتا ہے۔ یہ عقل اور یہ جلدی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مسلمانو صبر کرو۔ اور مقابلہ مین مضبوطی کرو اور دشمن کی گھات پر مقیم رہو۔ اور خدا سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ۔ صبر کے باب مین اکثر قرآنی آیتین موجود ہین جو دلالت کرتی ہین کہ صبر مین خیر۔ نعمتین حسن جزا۔ عطا۔ اور دینی و دنیوی راحت ہے۔ صبر کو لازم کرو کیونکہ تم ہمین یہان وہان کی خوبی معلوم کرچکے ہو۔ قبرون کی زیارت صالحین سے ملاقات اور نیکیان کرتے ہو تمہارا کام درست ہوگیا ہے تم اُن مین نہو کہ جب نصیحت دیئے گئے تو نمانا اور جب سُنا عمل نکیا۔ تمہارا دین چار باتون سے جاتا رہا۔(۱) تم اپنے علم پر عمل نہین کرتے (۲) جس کو نہین جانتے اُسپر عمل کر بیٹھتے ہو (۳) جسے نہین جانتے اُسے سیکھنا نہین چاہتے (۴) لوگون کو جو نہین جانتے اُسکے سیکھنے سے روکتے ہو اے قوم تم ذکر الٰہی کے مجالس مین سیر کے لئے آتے ہو۔ علاج کے لئے نہین آتے واعظ کے وعظ سے منہ پھیر کر اُسکی خطاؤن اور لغزشون کو یاد رکھتے ہو ٹھٹھا کرتے ہو ہنستے ہو۔ کھیلتے ہو۔ تم اپنے سر ہلا ہلا کر خدا کے ساتھ عقد باندھتے ہو۔ اِس سے توبہ کرو۔ دشمنان خدا کی مانند نہو۔ اور جو کچھ سُنو اُس سے نفع حاصل کرو۔ اے لڑکے تو عادت کا قیدی ہے۔ طلب قسمت اور سبب کے ساتھ ٹھیر جانے کا قیدی ہے۔ مسبب اور اُس پر توکل کو بھولگیا ہے جدید عمل اور اُن مین اخلاص پیدا کر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے جن والانسان کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اُن کی پیدائش ہوس کھیل کود۔ کھانے پینے۔ سونے اور نکاح کرنے کے لئے نہین۔ اے غافلو اپنی غفلتو نسے بیدار ہو جاؤ۔ تیرا دل ادہر ایک قدم چلتاہے اور اُسکی محبت تیری طرف چند قدم آتی ہے۔ وہ محبون کی ملاقات کا اُن سے زیادہ مشتاق ہے۔ جسے چاہتاہے بیحساب روزی عنایت کرتا ہے۔ جب کسی بندہ کو کسی کام کے لئے چاہتاہے۔ تو اُسکے لئے آمادہ کرلیتاہے یہ بات باطن سے متعلق ہے ظاہر سے نہین۔ جب مذکورہ بالا باتین پوری ہو جاتی ہین۔ تو دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کے متعلق اُس کا زہد درست ہو جاتا ہے۔ اور اُسکے پاس صحت قرب۔ فرشتہ اور سلطنت و امارت آجاتی ہے اُس کا ذرہ پہاڑ۔ قطرہ دریا۔ ستارہ چاند قمر شمس۔ تھوڑا بہت۔ عدم وجود۔ فنا بقا۔ اور تحرک ثبات ہو جاتاہے۔ اُسکا درخت بڑھکر عرش تک اونچا ہو جاتا ہے۔ اور جڑ زمین مین رہتی ہے۔ اُسکی ٹہنیان دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہین۔ یہ ٹہنیان حکم و علم ہین۔ اُسکے نزدیک دنیا انگوٹھی کے

حلقہ کیطرح ہوجاتی ہے۔نہ دنیا اُسکی مالک رہتی ہے اور نہ آخرت ہی قید کرسکتی ہے کوئی بادشاہ یا غلام
اُسکا مالک نہین ہوتا۔کوئی پردہ اُسکی آڑ نہین بن سکتا۔کوئی پکڑنے والا اُسے نہین پکڑتا کوئی کدورت
اُسے مکدر نہین کرتی جب یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے۔تو بندہ مخلوق کیساتھ ٹھیرنے اُنکا ہاتھ پکڑکر دریائے دنیا
سے پار کرنے کے لائق ہوجاتا ہے۔جب خدا بندہ کے ساتھ بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے انکا رہبر طبیب
ادیب۔وظیفہ مقرر کرنے والا۔ترجمان مبارک شکار عطیہ۔چراغ۔اور آفتاب کردیتا ہے۔جب خدا یہ
ارادہ کرتا ہے۔تو ایسا ہوجاتا ہے۔ورنہ اُسے اپنے پاس چھپا لیتا اور غیر کی نظرونسے غائب کردیتا ہے
اس جنس کے بہت سے آحاد و افراد ایسے ہین کہ خدا باوجود کلی حفظ اور پوری سلامتی کے اُنکو خلق کی
مصلحت و ہدایت کی توفیق دیکر مخلوق کیطرف بھیجتا ہے دنیا کا زاہد آخرت کے اور دنیا و آخرت کا زاہد پروردگار
دنیا و آخرت کے ساتھ آزمایا جاتا ہے۔تم ایسے غافل ہو گویا موت ہی نہ آئے گی۔اور نہ قیامت کے دن
اُٹھائے جاؤگے۔نہ خدا کے سامنے حساب دوگے۔نہ پلصراط سے گذروگے۔یہ تمہاری حالت ہے اور
تم اسلام وایمان کے مدعی ہو۔اگر تم عمل نہ کروگے تو یہ قرآن وعلم تمپر حجت ہوگا۔اگر تم علما کے پاس حاضر
ہوکر اُن کا کہا نہ مانوگے تو تمہارا آنا تم پر حجت ہوگا۔اور تم گنہگار ہوگے۔گویا پیغمبر علیہ السلام سے ملاقات کی
اور اُن کا حکم نہ مانا۔قیامت کے دن جلال الٰہی اور عظمت و عدل وکبریائی تمام مخلوق پر عام ہوگی دنیوی
بادشاہ فنا ہوجائینگے۔اور اُس کا ملک باقی رہے گا۔قیامت مین سب اسی کی طرف رجوع کرین گے اور
اللہ والون کی بادشاہت عزت وغنا اور اکرام الٰہی ظاہر ہوگا۔وہ آج عباد و بلاد کی رونق و پرزی
اور زمین کی میخین ہین۔اُنکے باعث زمین کا قیام ہے۔وہ مخلوق کے امیر ورئیس اور خدا کے نواب
ہین۔یہ باعتبار معنی ہے۔باعتبار ظاہر نہین۔آج یہ امر معنوی ہے۔کل ظاہر ہوجائے گا۔کفار سے لڑنے
والون کی شجاعت اُنسے جا بھڑنے اور ثابت قدم رہنے مین ہے۔نیکیونکی شجاعت نفسون۔ہواؤن
طبیعتون۔شیطانون۔اور بُرے دوستون کی ملاقات مین ہے جو شیاطین الانس ہین۔خواص کی
شجاعت دنیا و آخرت اور ماسوائے اللہ سے زہد مین ہے اے لڑکے اس سے پہلے بیدار ہوکہ تو بلا حکم
خود بیدار کیا جائے۔دیانت اختیار کر۔اور دیندارون سے مل۔کیونکہ فی الواقع انسان وہی ہین خدا کی
اطاعت کرنے والا عاقل تر اور نافرمان بہت بڑا جاہل ہے۔پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین علیک بذات
الدین تربت یداک دیندار کو لازم کرلے تیرے دونون ہاتھ خاک آلودہ ہون یعنی تو محتاج ہوجائے ترب یعنی
محتاج ہوگیا اور اترب بمعنے استغنے ہے یعنی تونگر ہوگیا جب تو اہل دین سے ملے اور اُن سے محبت کریگا
تیرے ہاتھ مستغنے ہوجائین گے۔اور دل نفاق واہل نفاق سے جو بطور ریا رلا طائل عمل کرتے ہین وحشت
کریگا۔تجھسے وہی عمل قبول ہوگا جو تو خالص اُسکے لئے کرے گا صورت عمل قبول نہین ہوتی۔بلکہ
معنے ہوتے ہین۔جب تو عمل مین اپنے نفس ہوا شیطان اور دنیا کی مخالفت کریگا تو وہ قبول کریگا

خالص عمل کر۔ اور اُن پر نظر نہ ڈال۔ وہی قبول ہوگا جو اُسکے لئے ہو مخلوق کے لئے نہو۔ تجھ پر افسوس کہ
خلقت کے لئے عمل کرے۔ اور یہ چاہے کہ خدا اسکو قبول کرلے۔ یہ ہوس ہے۔ حرص تکبر اور فرحت کو چھوڑ
خوشی کم اور غم زیادہ کیا کر۔ کیونکہ دار الحزن اور قیدخانہ مین ہے۔ پیغمبر علیہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر تھے خوشی
کم اور غم زیادہ کیا کرتے تھے۔ دوسرے کا دل خوش کرنے کیلئے بجز تبسم کے بہت کم ہنستے تھے۔ آپ کے
قلب مبارک مین احزان واشغال تھے۔ اگر صحابہ اور امور دنیا نہوتے تو آپ گھر سے نہ نکلتے اور کسی کے
پاس نہ بیٹھتے اے لڑکے جب خدا کے ساتھ تیری خلوت نشینی درست ہو جائیگی۔ تو تیرا سر حیرت ناک
اور دل صاف ہو جائے گا۔ نظر سراپا عبرت دل سربسر فکر روح اور باطن خدا کی طرف واصل
ہو جائے گا۔ دنیا کا فکر عقوبت وحجاب اور آخرت کا فکر دل کے لئے علم وحیات ہے جس بندہ کو تفکر
ملتا ہے اُسے احوال دنیا وآخرت کا علم عطا کیا جاتا ہے۔ تجھپر افسوس کہ اپنا دل دنیا مین ضائع کرتا ہی
حالانکہ اللہ تعالی جو کچھ تیری قسمت مین ہے۔ اس سے فارغ ہو چکا ہے۔ اور اُس کے لئے اوقات معین
کئے ہین۔ جو اُسے معلوم ہین۔ تیرے لئے ہر روز بہار رزق ہوتا ہے خواہ اُس سے مانگ یا نہ مانگ۔ تیری
حرص خدا اور دنیا کے نزدیک تجھے رسوا کریگی۔ تو نقصان ایمان کے باعث روزی مانگتا ہے۔ اُسکی
زیادتی کے باعث طلب سے بیٹھ رہتا ہے۔ اُسکے کمال کے سبب روزی سے بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہی
اے لڑکے قطعی بات کو ہنسی بازی سے نہ ملا۔ تو مخلوق کے ساتھ اپنے دل پر قادر نہین۔ تو
خالق کے ساتھ اُسے کیونکر جمع رکھ سکتا ہے۔ تو شرک بالسبب ہے۔ مسبب کے ہمراہ کیونکر رہیگا
ظاہر وباطن۔ اور جو تو سمجھتا ہے۔ اور جو نہین سمجھتا اور جو مخلوق کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس
جمع نہین ہو سکتا۔ جو مسبب کو بھول کر سبب مین مشغول رہا۔ اول کو چھوڑ کر ثانی مین مصروف ہوا
اور باقی کو بھولکر فانی سے خوش ہوا وہ بہت بڑا جاہل ہے۔ اے لڑکے تو جاہلون کی محبت مین
رہتا ہے۔ اسلئے اُن کا جہل تیری طرف متعدی ہوتا ہے۔ احمق کی صحبت نقصان کی صحبت ہے
مومنین اہل الیقین اور علمائے باعمل کی صحبت اختیار کر۔ تمام تصرفات مین مومنون کا حال اچھا ہے
وہ مجاہدات اور اپنے نفسون اور خواہشون کو مغلوب کرنے پر قادر ہین۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین مومن کے چہرہ پر خوشی اور دل مین غم رہا کرتا ہے یہ اپنی قوت سے اسپر قادر رہے کہ مخلوق
کے روبرو خوشی ظاہر کرے۔ خدا کے اور اپنے مابین غم وملال کو پوشیدہ رکھے۔ اُس کا غم دائمی
ہوتا ہے۔ تفکر گریہ بہت ہے اور ہنسی کم۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مومن کو اپنے پروردگار
سے ملے بغیر راحت نہین۔ مومن ظاہری خوشی سے اپنے غم کو چھپاتا ہے۔ اُس کا ظاہر کسب مین
متحرک اور باطن خدا کی طرف ساکن رہتا ہے۔ اس کا ظاہر عیال کے لئے ہے اور باطن خدا کیلئے اُسکا
بھید اہل واولاد۔ ہمسایہ ہمسائی۔ اور مخلوقات مین سے کسی پر ظاہر نہین ہوتا۔ وہ پیغمبر علیہ السلام

کا یہ قول سنتا ہے کہ مخفی رکھنے کے ساتھ اپنے امور پر مدد چاہو۔ مومن ہمیشہ اپنا راز چھپاتا رہتا ہے اور اگر غلبہ کی حالت طاری ہوتی ہے۔ یا اسکی زبان سے کوئی کلمہ نکلجاتا ہے تو فوراً تدارک کرتا اور عبارتکو بدل دیتا ہے۔ جو ظاہر ہوا اس کو چھپاتا۔ اور اس اظہار سے عذر کیا کرتا ہے اے لڑکے تو مجھے اپنا آئینہ بنا اور تو مجکو اپنے دل اور سر اور اعمال کا آئینہ بنالے۔ میرے پاس آ۔ تو اپنے نفس مین وہ کیفیت دیکھے گا جو مجھسے دور رہنے مین نہین دیکھہ سکتا۔ اگر تجھے دین کے متعلق کسی بات کی ضرورت ہو تو مجھے اپنے لئے لازم کرلے۔ مین دین الٰہی مین تجھ سے خوف نہ کرونگا۔ مین دینی معاملات مین بے شرم ہون۔ ایسے سخت ہاتھون سے تربیت دیا گیا ہون۔ جو اپنا نفع حاصل کرنے والے اور منافق نہ تھے دنیا کو اپنے گھر مین چھوڑ۔ اور مجھسے قریب ہو۔ مین آخرت کے دروازہ پر کھڑا ہوا ہون۔ میرے پاس ٹھیر۔ میرا قول سن۔ اور عنقریب مرنے سے پہلے اس پر عمل کر۔ خدا کے خوف اور خشیت کا دائرہ کھینچ۔ اگر تجکو خوف خدا نہین تو دنیا و آخرت مین تیرے لئے امن نہین۔ خدا سے ڈرنے ہی کا نام علم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا سے اسکے وہی بندے ڈرتے ہین۔ جو عالم ہین۔ خدا سے وہی عالم ڈرتے ہین جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین جانتے۔ اور اس کو عمل مین لاتے ہین۔ خدا سے اپنے اعمال کی جزا نہین مانگتے۔ بلکہ اس کی رضامندی و قرب کا ارادہ رکھتے ہین اوسکی محبت اور بعد و حجاب سے نجات چاہتے ہین۔ یہ چاہتے ہین کہ دنیا و آخرت مین ان کے روبرو دروازہ بند ہو۔ دنیا و آخرت اور ماسوائے اللہ کی طرف رغبت نہین کرتے۔ دنیا ایک قوم کے لئے ہے۔ اور آخرت ایک قوم کے لئے۔ اور خدا ایک اور قوم کے لئے۔ وہ کون ہین یقین رکھنے والے عارف مومن۔ جو اسکے محب پرہیزگار۔ اس سے ڈرنے والے غمزدہ اور اس کے لئے شکستہ دل ہین۔ یہ وہ لوگ ہین۔ کہ بغیر دیکھے خدا سے ڈرتے ہین۔ خدا ان کی ظاہری آنکھونسے غائب اور دلکی آنکھون کے روبرو ہے۔ اس سے کیونکر نہ ڈرین حالانکہ وہ ہر دن نئی شان مین ہے۔ تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے۔ کسی کی مدد کرتا ہے۔ کسی کو رسوا کرتا ہے۔ اسے جلاتا ہے اسے مارتا ہے۔ اسے صاحب اقبال کرتا ہے۔ اسے صاحب ادبار۔ اسے قریب کرتا ہے اسے بعید۔ اپنی فعل سے سوال نہین کیا جاتا اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کئے جائینگے۔ الٰہی ہمین اپنا مقرب بنالے۔ دور نرکھہ۔ اور دنیا و آخرت مین ہمکو نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا

چھٹی مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نصف شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن مدرسہ مین فرمایا

نیکون کے دل صاف پاک مخلوق کو بھولتے خدا کو یاد کرنے۔ دنیا کو فراموش۔ اور آخرت کو یاد رکھنے

والے ہین وہ جو کچھ تمہارے پاس ہے سب کو چھوڑ کر اُسے یاد رکھتے ہین جو خدا کے پاس ہے تم اُن سے اور اُن کے حالات سے بیخبر اور آخرت کو چھوڑ کر دنیا مین مشغول ہو۔ تم خدا کی شرم چھوڑ کر اُسپر بیحیائی کو جائز رکھتے ہو۔ اپنے بھائی مؤمن کی نصیحت قبول کر۔ اس کا مخالف نہو۔ وہ تیرے لئے ایسی چیز دیکھتا ہے۔ کہ تو اپنے لئے نہین دیکھہ سکتا۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ مؤمن اپنے مومن بھائی کی خیر خواہی مین سچا ہوتا ہے۔ اُسپر مخفی اشیاء کو ظاہر کرتا حسنات و سیئات کو جُدا کر دیتا اور اُسکے نفع نقصان کو معلوم کرا دیتا ہے۔ وہ پاک ذات ہے جسنے میرے دل مین مخلوق کی خیر خواہی ڈالی۔ اور اس کا بہت بڑا غم مجھے دیا۔ مین ناصح ہون اور اس کا کچھ بدلا نہین چاہتا۔ میری مزدوری خدا کے پاس جمع ہے۔ مین دنیا کا طالب نہین ہون۔ مین دنیا و آخرت اور ماسوائے کو نہین پوجتا۔ بجز خالق واحد احد اور قدیم کے کسی کی عبادت نہین کرتا۔ تمہاری نجات سے میری خوشی اور ہلاکت سے میرا غم وابستہ ہے جب مین کسی مرید صادق کا مُنہ دیکھہ لیتا ہون جسنے میرے ہاتھ پر نجات پائی ہو تو کھانے پانی سے سیر ہو جاتا ہون کپڑے پہن لیتا ہون خوش ہو جاتا ہون۔ کہ میرے ہاتھ تلے رہکر ایسا نکل آیا اے لڑکے میرا مقصود تو ہے مین نہین ہون اگر متغیر ہوگا۔ تو تو ہو گا۔ مین نہونگا۔ مین عبور کر چکا ہون۔ اور تو اپنے لئے مجھے دوست رکھتا ہے میرے ساتھ تعلق کرلے تاکہ تو جلدی سے عبور کر جائے اے **قوم** اللہ اور مخلوق پر تکبر چھوڑ دو۔ اپنا مرتبہ پہچانو۔ اپنے نفسوں مین تواضع کو جگہہ دو۔ پہلے تم ذلیل پانی کے ناپاک نطفے تھے۔ آخر مین مردار ہو کر پڑے رہو گے۔ اُنمین سے نہو جن کو طمع کھینچتی۔ ہوا شکار کرتی۔ اور خواہش ایسی چیز مانگنے کے لئے بادشاہون کے دروازون پر لیجاتی ہے۔ جو اسکی قسمت مین نہین یا ذلت و خواری کے ساتھ ایسی چیز مانگتا ہے جو اُسکے مقدر مین ہے پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو چیز قسمت مین نہو اسکا مانگنا بندہ کے لئے خدا کا نہایت سخت عذاب ہے۔ اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھپر افسوس۔ کیا تجھے یہ گمان ہے کہ اہل دنیا جو مقدر مین نہین وہ تجھے دیسکین گے۔ یہ شیطان کا وسوسہ ہے جو تیرے دل اور سر سے پیدا ہوا ہے۔ تو خدا کا بندہ نہین ہے بلکہ اپنے نفس و خواہش اور شیطان و طبیعت اور درہم و دنیا کا بندہ ہے۔ کوشش کر کسی نجات یافتہ کو دیکھے تاکہ اُسکے طریقہ پر اگر تو بھی نجات پاجائے بعض صالحین سے مروی ہے کہ جس نے نجات یافتہ کو ندیکھا وہ خود نجات سے محروم رہا۔ تو نجات یافتہ کو دیکھتا تو ہے لیکن ظاہری آنکھون سے۔ نہ کہ دل اور سر کی آنکھون سے۔ تیرا ایمان تیرے لئے نہین ہے۔ اس لئے تجکو ایسی بصیرت حاصل نہین ہوئی جس سے غیر کو دیکھہ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آنکھین اندھی نہین ہوتین بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہین جو سینون مین ہین مخلوق کے ہاتھون سے دنیا حاصل کرنے کا طامع ورنہ کو انجیر اور باقی کو فانی سے بیچ رہا ہے۔ اس لئے اُسے نہ یہ ہاتھ لگے گا۔ نہ وہ تو جب تک

ناقص الایمان رہے اپنے ذمہ اصلاح معاش لازم کرے تاکہ لوگونکا محتاج نہو۔ اور اپنا دین صرف کرکے انکے مال کھا جائے۔ پھر جب تیرا ایمان کامل اور قوی ہوجائے تو خدا پر توکل کرنے اور اسباب سے الگ ہوجانے کو لازم پکڑ لے۔ ارباب کو چھوڑ دے۔ اور تمام اشیاء سے۔ دل کے ساتھ کنارہ کرلے۔ تیرا دل تیرے شہر۔ اہل۔ دوکان۔ اور جان پہچان سے الگ ہوجائے۔ اور تو اپنے تمام مقبوضات اپنے اہل اور بھائیون کے سپرد کردے گا۔ اور تو خود ایسا ہوجائیگا۔ گویا ملک الموت نے تیری جان لے لی اور موت کے اُچکنے نے تجھے اچک لیا۔ گویا زمین شق ہو کر تجھے نگل گئی۔ گویا تقدیر اور قدرت سابقہ کی موجون نے تجھے پکڑ لیا۔ اور دریائے علم مین ڈالکر ڈبو دیا۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اُسے اسباب ضرر نہین کرتے۔ کیونکہ وہ ظاہری ہوتے ہین۔ باطنی نہین ہوتے۔ اور تمام اسباب غیر کے لئے ہوتے ہین اسکے لئے کچھ بھی نہین **اے قوم** اگر تم اسباب سے الگ ہوتے اور اُنکے ساتھ تعلق رکھنے پر دلی غور سے من کل الوجوہ قادر نہین ہو تو اگر ایسا کل وجہ سے ممکن نہو تو بعض وجہ سے ہی۔ کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین دنیا کے غمون سے جسقدر ہوسکے فارغ ہوجاؤ۔ اے لڑکے اگر تو غم دنیا سے فارغ ہونے پر قادر ہے تو اسے کر گزر۔ ورنہ دل سے خدا کی طرف دوڑ۔ اور اُسکے دامن رحمت سے لپٹ جا۔ تاکہ تیرے دل سے غم دنیا نکل جائے۔ وہ ہر شئے پر قادر ہر چیز کا عالم ہے۔ ہر شئے اُسکے قبضہ مین ہے۔ اسکے دروازہ پر جا پڑ۔ اور یہ مانگ کہ تیرے دلکو غیر سے پاک کرے۔ ایمان کو اپنی معرفت اپنے علم۔ اور مخلوق کی طرف سے بے پروائی سے بھر دے۔ اُس سے سوال کر کہ تجھے یقین عطا کرے۔ تیرے دلکو اپنا انس دے اور اعضا کو اپنی طاعت مین مشغول رکھے۔ ہر چیز اُس سے مانگ۔ غیر سے نہ مانگ۔ اپنی طرح کی مخلوق کے آگے ذلیل نہو۔ بلکہ تیرا ذلیل ہونا اُسکے لئے ہو غیر کے واسطے نہو۔ تیرا معاملہ اسکے ساتھ اور اُسکے لئے ہو غیر سے نہو۔ اے لڑکے بلا عمل قلب فقط زبانی جمع خرچ تجھے ایک قدم خدا کی طرف نہین لیجا سکتا۔ سیر دلی سیر۔ اور قرب قرب اسرار اور عمل عمل باطنی کا نام ہے۔ اس کے ساتھ اعضا سے حدود شرع کی محافظت اور خدا اور اُسکے بندون کے لئے تواضع لازم ہے جسنے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اسکے لئے بڑائی نہین جسنے مخلوق کیلئے اعمال ظاہر کئے اسکے لئے عمل نہین۔ اُن فرائض کے سوا جنکا اظہار ضروری ہے۔ باقی اعمال خلوتون مین ہوتے ہین۔ جلوتون مین نہین ہوتے۔ بنیاد مضبوط کرتے ہین پہلے تو کوتاہی کرچکا ہے۔ اوپر کی دیوار کی مضبوطی نفع نہین دے گی۔ جب دیوار گرنے کو ہو اور بنیاد مضبوط ہو تو اسکی درستی پر قادر ہے اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص ہے جسکے پاس توحید و اخلاص نہین اُسکے پاس عمل نہین۔ توحید و اخلاص سے عمل کی بنیاد مضبوط کر۔ پھر خدا کی طاقت و قوت سے نہ کہ اپنی طاقت و قوت سے اعمال کی دیوار چُن۔ توحید کا ہاتھ باقی ہے۔ نہ کہ نفاق و شرک کا موحد وہی ہے جسکے عمل کا چاند چڑھ جائے

منافق ایسا نہین ہوتا۔ الٰہی ہر حال مین نفاق کو ہم سے دور رکھ۔ اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

ساتوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سترہ شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن رباط مین فرمایا

اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود بھیج۔ ہمین صبر دے۔ اور ثابت قدم رکھ۔ ہمپر اپنی عطا کی زیادتی کر۔ اور شکر کی توفیق دے۔ الی آخر الدعا پھر فرمایا۔ اے قوم صبر کرو۔ دنیا سر بسر آفت و مصیبت ہی اور اسکے خلاف حالت شاذ و نادر پائی جاتی ہے۔ کوئی نعمت ایسی نہین جسکے پہلو مین رنج اور کوئی خوشی ایسی نہین جسکے ساتھ ملال نہو۔ ہر فراخی کے ہمراہ تنگی موجود ہے۔ دنیا کی طرف سے کروٹ لیکر شرع کے ہاتھوں اُس سے اپنا حصہ لے لو کیونکہ دنیا سے کچھ حاصل کرنے کی یہی تدبیر ہے اے لڑکے اگر تو مرید ہے تو اپنے مقسوم کو شرع کے ہاتھ سے اور اگر خاص یا صدیق ہے تو امر کے ہاتھ سے اور اگر فانی یا واصل و مقرب ہے تو اسے خدا کے ہاتھ سے لے۔ تیری جانب حکم بھیجا جائیگا۔ حکم کرنیوالا تجکو حکم کرے گا اور نہی روکے گی۔ اور فعل تجھ مین حرکت کرے گا۔ مخلوق تین قسم ہے (۱) عامی (۲) خاص (۳) خاص الخاص متقی مسلمان عامی ہے۔ جو شریعت کو ہاتھوں سے تھام رہا ہے جسنے شرع کو پکڑ رکھا ہے اُس سے جدا نہین ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کرتا ہے مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ الآیہ (جو کچھ رسول تم کو دے اُسے لیلو اور جس سے منع کرے۔ اُس سے باز رہو) جب یہ تمام ہو جاتا اور آدمی اسپر ظاہراً اور باطناً عمل کرنے لگتا ہے تو دل منور ہو جاتا ہے جس سے وہ اشیاء کو دیکھتا ہے۔ اور جب شرع کے ہاتھ سے کوئی چیز لیتا ہے تو دل مستغنی ہو جاتا اور الہام الٰہی کا طالب بنجاتا ہے۔ کیونکہ اُسکا الہام ہر شے پر عام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا (اللہ تعالیٰ نے نفس کو اسکا فجور اور تقوےٰ الہام کیا ہے) ایسا شخص دل سے فتوے لیتا اور الہام الٰہی کا منتظر رہتا ہے۔ اسکی علامت یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کو لے لیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو کچھ اس سامان معیشت تیار کرنے والے کی دوکان مین ہے سب اُسکی ملک ہے اسکے قبضہ مین ہے پھر رجوع کرتا ہے۔ اور اُس کا دل نور اور زیادہ چمکنے لگتا ہے اور جو کچھ اُسکے پاس ہے اسی نور مین دیکھ لیتا ہے۔ یہ مرتبہ قوۃ ایمان و توحید کے وقت شرع پر عمل کرنے اور دنیا و مخلوق سے دل الگ کر لینے اُسکے جنگلوں اور دریاؤن کے عبور کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے اسوقت صبح صادق آ جاتی نور ایمان نور قرب الٰہی۔ نور صبر نور عمل۔ نور آہستگی۔ نور اطمینان حاصل ہوتا ہے یہ سب حقوق شرع ادا کرنے اور اسکی متابعت کا ثمرہ ہے۔ ابدال جو خواص الخواص ہین شرع سے فتوے لیکر امر الٰہی۔ اسکے فعل و تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہین۔ ان تین کے سوا ہلاک در ہلاک مرض در مرض۔ حرام در حرام اور دین کے سر کا درد۔ اسکے دل کی نجاست اور اسکے بدن کی میل ہے اے قوم تم مین طرح طرح

کے تصرفات الٰہی اس لئے ہوتے ہین کہ وہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگتے ہو
تصدیق کرتے ہو یا تکذیب کرتے ہو۔ جو تقدیر سے موافقت نہین کرتا اسکے ساتھ نرمی نہین کیجاتی
اور نہ اُسے توفیق دیجاتی ہے۔ جو احکام الٰہی کے رضامند نہین اس سے رضامندی ظاہر نکی جائے گی
جو نہین دیتا اُسے کچھ نہین دیا جاتا جو کسی کی زیارت کو نہین جاتا کوئی اُسکے پاس سوار ہو کر نہین آتا
اے جاہل تو ایک کام کا ارادہ کرتا ہے۔ اور پھر اپنے ارادہ کو بدل ڈالتا ہی کیا تو دوسرا خدا ہی کہ اسکے افعال
کو اپنے موافق کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات برعکس ہے۔ اس کا عکس کرنا کہ راہ صواب ہاتھ آئے۔ اگر تقدیر
نہوتی تو تو جھوٹے دعووں کو نہچانتا۔ جواہر امتحان کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہین۔ اپنے نفس کا اس طرح
انکار کر جسطرح وہ خدا کا انکار کر رہا ہے۔ جب تو نفس کا منکر ہوگا تو غیر کے انکار پر قادر ہو جائیگا قوت
ایمان کے اندازہ سے منکرات زائل ہوتے ہین۔ اور اسکے ضعف کے اندازہ سے تو گھر مین بیٹھ رہیگا
اور ان کے ازالہ سے عاجز ہو جائے گا۔ ایمان کے قدم وہ ہین جو شیاطین انس و جن کی ملاقات کے وقت
ثابت رہتے ہین۔ اور جو نزول بلا و آفات کے موقع پر جگہ سے نہین ہلتے تیرے ایمان کے قدم ثابت
نہین ہین۔ اس لئے ایمان کا مدعی نہو سب سے دشمنی اور خالق کل سے دوستی کر پھر اگر وہ کسی ایسی شی کو
تیرا محبوب بنا دے جسے تو دشمن سمجھتا ہے۔ تو تو محفوظ رہے۔ کیونکہ اسوقت محبوب بنانیوالا وہ ہوگا نہ کہ تو
اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تمہاری دنیا مین سے تین چیزین میری محبوب بنائی گئی ہین خوشبو
اور عورت۔ اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین رکھی گئی ہے۔ یہ چیزین بغض۔ ترک۔ زہد۔ اور
اعراض کے بعد آپکی محبوب بنائی گئی ہین۔ تو اپنا دل ماسوا اللہ سے خالی کرے وہ جس چیز کو چاہیگا تیرا محبوب بنا دیگا

آٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کیوقت مدرسہ مین فرمایا

ریاکار کے کپڑے پاک ہین اور دل ناپاک مباحات مین زہد کرتا اور کمائی سے جی چراتا ہے۔ دین کے
بدلے روٹی کھاتا ہے۔ اور کچھ پرہیز نہین کرتا۔ صریح حرام خوار ہے۔ عوام کو اُسکا حال معلوم نہین
اور خواص سے مخفی نہین۔ اُس کا زہد و طاعت ظاہرداری کا ہے۔ اُس کا ظاہر آباد ہے۔ اور باطن
خراب افسوس۔ خدا کی طاعت دل سے ہوتی ہے نہ کہ جسم سے یہ سب چیزین قلوب و اسرار اور
معانی سے متعلق ہین۔ تو جن کپڑون مین ہے اُنسے الگ ہو جا تاکہ مین تجکو خدا سے ایسی پوشاک لیکر
دون جو کبھی پرانی نہو۔ تو کپڑے اتار دے۔ تاکہ وہ خود تجکو پہنائے حقوق الٰہی مین سستی کرنیکا لباس
اُتار ڈال۔ مخلوق کے ساتھ ٹھیرنے و اُنسے شرکت کرنیکے کپڑے پھینکدے۔ شہوت۔ رعونت عجب و نفاق
مخلوق کے نزدیک اپنی مقبولیت۔ اُنکی توجہ اور عطا کا لباس دور کر دے دنیا کے کپڑے اتار دے اور آخرت

کا مخلوقات ہیں۔ اپنی طاقت و قوت اور وجود سے الگ ہو کر بلا طاقت و قوت اور بلا وقوف سب بلا شرک
بالمخلوقات اپنے آپکو خدا کے سامنے ڈالدے جب تو ایسا کریگا تو اسکی مہربانیاں اپنے گرد دیکھیگا۔
اسکی رحمت اگر تجھے مطمئن کر دیگی۔ اسکی نعمت اور احسانات تجکو لباس پہنائینگے۔ اور اپنے سے ملا لینگے
ادہر بھاگ۔ اس کی طرف اسطرح برہنہ ہو کر جا کہ نہ تو ہو اور نہ غیر۔ ادہر غیر سے الگ ہو کر چل۔ سب کو
چھوڑ چھاڑ کر ادہر کی سیر کر وہ تجکو جمعیت دیگا۔ واصل کریگا تیرے ظاہر و باطن کو قوت دیگا یہانتک
کہ اگر تجھپر تمام دروازے بند ہو جائینگے اور اگر تو ان تمام بوجھوں کو اٹھائیگا تو اسمین خدا انکا محفوظ رکھیگا۔ جسنے
مخلوق کو توحید کے۔ دنیا کو زہد کے اور ماسوے اللہ کو رغبت کے ہاتھ سے فنا کر دیا۔ اُس نے پوری
فلاح و فتحمندی حاصل کی اور دنیا و آخرت کی نیکی کا حصہ لیا۔ موت سے پہلے اپنے نفسوں، خواہشوں
اور شیطانون کو مار ڈالو۔ اور عام موت سے پہلے خاص موت کو لازم کر لو۔ اے قوم
میرا کہا مانو۔ مین خدا کی طرف سے داعی ہون۔ تم کو اسکی طاعت اور دروازہ کیطرف بلاتا ہون
اپنے نفس کی طرف نہین بلاتا۔ منافق مخلوق کو خدا کی طرف نہین بلایا کرتا بلکہ اپنی طرف کھینچا کرتا ہے
وہ حظوظ اور قبولیت کا طالب۔ دنیا کا خواہان ہے۔ اے جاہل تو اس کلام کو نہین سنتا۔ اپنے
نفس و ہوا کے ساتھ اپنے حجرہ مین بیٹھا ہوا ہے۔ تو سب سے پہلے صحبت مشائخ نفس و طبع اور ماسوے
اللہ کے قتل کا محتاج ہے۔ پہلے مشائخ کے دروازون پر جا پھر اُن سے جدا ہو کر خدا کے ساتھ اپنے
حجرہ مین بیٹھ۔ جب یہ پورا ہو جائیگا۔ تو تو مخلوق کی دوا۔ اور خدا کے حکم سے ہادی و مہدی بنجائیگا
تیری زبان پر پرہیزگار اور دل فاجر ہے تیری زبان خدا کی حمد کرتی ہے۔ اور دل اُس پر معترض ہے
تیرا ظاہر مسلمان ہے۔ اور باطن کافر۔ ظاہر موحد ہے۔ اور باطن مشرک۔ تیرا زہد اور دین سب
ظاہری ہے۔ اور باطن اس طرح خراب ہے جس طرح بیت الخلا پر سفیدی۔ اور ڈالا ہو پر قفل
جب تیرا ایسا حال ہے۔ تو گویا شیطان نے تیرے دل پر خیمہ لگا کر اُسے اپنا گھر بنالیا ہے۔ مومن
اول باطنی عمارت بناتا ہے پھر ظاہری جس طرح کوئی گھر بنانے والا کہ پہلے اندر کے خلعے بنانے
مین بہت سا مال صرف کر دیتا ہے۔ اور اسوقت بیرونی دروازہ خراب خستہ ہوتا ہے۔ پھر تعمیر
پوری ہو جاتی ہے تو دروازہ درست کر لیتا ہے اسیطرح ابتدا مین خدا اور اسکی رضامندی ہونی چاہیے پھر اُسکے
حکم سے مخلوق کیطرف التفات ہو۔ ابتدا تحصیل آخرت سے ہو لے کے بعد دنیا لے تو اپنا حصہ لے سکتا ہے

نوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہوین شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوست کو عذاب نہین دیتا بلکہ آگاہ ہے

... کسی چیز مین مبتلا کر دیا کرتا ہے مؤمن اُسے خوب جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا یا آخرت کے متعلق
کسی آئندہ مصلحت کے لئے اُسے آزمایا کرتا ہے اسی لئے بلا سے رضامند اور اس پر صابر ہو کر خدا کو تہمت
نہین لگاتا خدا نے بلا کے باعث اُسے دیگر منکرات سے روک رکھا ہے۔ اے دنیا مین مشغول رہنے
والو۔ اس مقام مین کلام نکرو۔ تم زبان سے بولتے ہو نہ کہ دل سے خدا اور اُسکے کلام اور انبیا سے
روگردان ہو۔ انبیاء کے حقیقی تابع اُنکے خلفاء اور قائم مقام ہین۔ تم تقدیر اور قدرت مین جھگڑتے
ہو۔ مخلوق کے عطیہ پر خدا کے احسانات سے قانع ہو۔ خدا اور اُسکے نیک بندون کے نزدیک
جبتک خالص توبہ کر کے اسپر قائم نہ ہو گے اور قضا و قدر کے ساتھ (خواہ تمہارے نفع کے لئے ہو
یا نقصان کے۔ تم کو عزت دے یا ذلت۔ فقر ہو یا غنا۔ صحت ہو یا مرض۔ اچھی بات ہو یا بُری)
موافقت نکرو گے تمہاری کوئی بات قبول نکیجائیگی۔ اے قوم تابع ہو تاکہ متبوع بنجاؤ۔ خدمت کرو
تاکہ مخدومی حاصل ہو قضا و قدر کے تابع و خادم بنے رہو تاکہ وہ تمہاری تابع و خادم بنجائین اُنکے آگے جھک جاؤ
تاکہ وہ تمہارے سامنے جھکین۔ کیا تم نے یہ نہین سُنا کہ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائیگا۔ جیسے تم ہو گے
ویسا ہی تمپر حاکم ہو گا۔ تمہارے عمال گویا تمہارے حاکم ہین۔ خدا بندون پر ظلم نہین کیا کرتا۔ بلکہ تھوڑی
عمل کی جزا بہت دیتا ہے۔ صحیح کو فاسد اور سچے کو جھوٹا نہین بناتا۔ اے لڑکے تو خادم
ہو کر مخدوم بنے گا۔ اور تقدیر سے موافقت کر کے نیکیون کی توفیق دیا جائے گا خدا
کی طاعت کر۔ اور اُس سے الگ ہو کر اُن بادشاہو نکی خدمت مین نہ رہ جو نفع نقصان کچھ نہین پہنچا
سکتے وہ تجھے کیا دیتے ہین۔ کیا جو تیری قسمت نہو وہ دیسکتے ہین۔ یا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے
مقدر نکیا ہو وہ مقدر کر سکتے ہین۔ اُنکے پاس کوئی جدید شئے نہین ہے۔ اگر تو اُنکی عطا کو جدید دانیگا
تو کافر ہو جائے گا۔ کیا تو نہین جانتا کہ دینے اور ندینے والا۔ ضرر اور نفع پہنچانے والا خدا کے سوا اور
کوئی نہین۔ وہ ہی مقدم ہے۔ اور وہی مؤخر۔ اگر تو جواب دے گا کہ مین اس بات کو جانتا ہون تو
مین کہونگا تیرا یہ علم کیسا ہے کہ تو غیر کو اُسپر مقدم کر رہا ہے۔ افسوس تو دنیا کے بدلے آخرت کو
اور طاعت نفس و ہوا و شیطان و خلق کے بدلے طاعت الٰہی کو اور غیر کے سامنے شکایت لیجا کر
اپنے تقوے کو کیون فاسد و تباہ کر رہا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ خدا پرہیز گارون کا حافظ و
ناصر ہے۔ اُنکی بلائین رد کرتا ہے۔ اُن کو سکھاتا اور اپنی معرفت دیتا ہے۔ ہاتھ پکڑ کے مکروہات
سے نجات عنایت فرماتا ہے۔ اُن کے دلون کو دیکھتا اور انہین ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ
جہانسے گمان بھی نہین ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے اے ابن آدم تجھے اسقدر حیا کر جسقدر
اپنے نیک ہمسایہ سے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جب بندہ اپنے دروازے بند کر لیتا پردے چھوڑ دیتا اور مخلوق سے چھپکر
خلوت مین گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم تو نے تمام دیکھنے والون مین مجھے ادنیٰ درجہ کا سمجھا

دسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین شوال ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبحکو فرمایا۔

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین۔ مین اور میری اُمت کے پرہیزگار تکلف سے بری ہین۔ متقی عبادت الٰہی مین تکلف نہین کیا کرتا۔ کیونکہ عبادت اُس کی عادت ہو گئی ہے۔ وہ اپنے ظاہر و باطن سے بلا تکلف عبادت کیا کرتا ہے۔ منافق عموماً ہر حال مین۔ اور خصوصاً عبادت الٰہی مین بہت تکلف کرتا ہے۔ ظاہر مین تکلف سے ادا کرتا ہے۔ اور باطن مین تارک ہے۔ وہ متقیون کے مقام مین داخل نہین ہوتے ہر جگہہ کے لئے ایک مقال اور ہر عمل کے لئے ایک شخص مقرر ہے۔ لڑائی کے کام کے وہی آدمی ہین جو اسکے لئے پیدا کیئے گئے ہین۔ اے منافقو اپنے نفاق سے توبہ کرو بھاگنے سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسوانے اور خوش ہونے کے لئے کیون چھوڑتے ہو۔ تمہارا نماز روزہ۔ اور اسیطرح صدقات اور حج و زکوۃ خدا کے لئے نہین بلکہ مخلوق کے واسطے ہے۔ تم کام کرنے اور محنت اٹھانے والے ہو۔ اگر تدارک اور توبہ و معذرت نکروگے تو عنقریب دہکتی آگ مین داخل ہوگے۔ بلا آمیزش بدعات اتباع کو لازم کرو سلف صالح کا طریقہ اختیار کرو۔ سیدھی راہ پر چلو جس مین تشبیہہ و تعطیل کچھ نہین۔ بلکہ سنت پیغمبر علیہ السلام کا اتباع ہے اس سے بلا تکلف بلا جبر طبع بلا تشدد۔ بلا دریدہ دہنی۔ بلا جبرانہ تم کو وہ وسعت ملیگی جو پہلونکو ملی تھی۔ تجھپر افسوس۔ کہ قرآن حفظ کرتا ہے اور اُس پر عمل نہین کرتا۔ حدیث پیغمبر یاد ہے لیکن اسپر عمل نہین تو ایسا کیون کرتا ہے لوگون کو امر کرتا ہے خود کچھ نہین کرتا۔ انکو روکتا ہی خود باز نہین رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰہِ الآیہ (خدا کے نزدیک یہ بڑے غصہ کی بات ہی کہ کہو اور نکرو۔) کہکر اسکی مخالفت کیون کرتے ہو۔ تم کو شرم نہین آتی۔ ایمان کا دعوے کرتے ہو اور ایمان نہین لاتے۔ ایمان آفتون کا مقابلہ کرنے والا۔ اور اُن کے بوجھ کے نیچے صابر ہے ایمان ہی پچھاڑنے اور لڑنے والا ہے۔ مؤمن کے نزدیک ایمان تمام دنیا سے زیادہ مکرم ہے ایمان خدا کیلئے مکرم ہوتا ہی اور ہوا شیطان و اغراض نفسانی کے لئے۔ جو شخص خدا کے دروازہ کو چھوڑ گیا۔ وہ مخلوق کے دروازون پر جا بیٹھا۔ اور جو خدا کا رستہ چھوڑکر گمراہ ہوگیا۔ وہ مخلوق کے رستہ پر جا رہا خدا بھی اسکے لئے بہتری چاہتا ہے۔ اُسکے آگے مخلوق کے دروازے بند کرتا اور خود عطا کرنے کے زمانہ تک اُنکی عطا مین منقطع کر دیتا ہے۔ اُسے تالاب سے دریا مین جا کھڑا کرتا ہے۔ لاشئے سے شئے کی طرف لیجاتا ہے۔ افسوس۔ تو جاڑون مین تالاب پر بیٹھا خوش ہو رہا ہے عنقریب گرمی آجائے گی اور تمام پانی سوکھ جانے کے سبب تو ہلاک ہوگا۔ دریا کے کنارے مکان بنائے جسکا پانی گرمیو نمین

منقطع نہین ہوتا۔ اور جاڑون مین بکثرت ہو جاتا ہے۔ خدا کے ساتھ رہ۔ اس سے تو غنی۔ عزیز
امیر۔ حاکم۔ اور رہبر ہو جائے گا۔ جو خدا کے باعث سب سے مستغنے ہو جاتا ہے۔ ہر چیز اُسکی محتاج
ہوتی ہے۔ یہ شے آراستگی اور آرزو سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ ایسی چیز سے ملتی ہے کہ جسکی توقیر
سینو مین ہے اور عمل جسکی تصدیق کرتا ہے اے لڑکے گونگا پن تیری عادت۔ گمنامی تیرا
لباس۔ مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہونا چاہیئے۔ اگر تو زمین مین نقب لگا کر کسی تہ خانے مین
چھپنے پر قادر ہے۔ تو ایسا کر گذر۔ یہان تک کہ تیرا ایمان جوان ہو تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو جائے تیرے صدق کا
بازو پر نکال لائے۔ تیری دلکی آنکھین کھل جائین تو اپنا یہی طریقہ رکھ۔ اُسوقت تو اپنے گھر کی زمین سے
اونچا ہو کر ہوائے علم الہی مین اُڑنے لگے گا اور اپنے رہنما و رفیق نگہبان کے ساتھ مشرق و مغرب
بحر و بر و دشت و جبل اور زمین و آسمان کے گرد پھر آئے گا۔ اسوقت اپنی زبان کو کلام کی اجازت دے
گمنامی کا لباس اُتار خلقت سے بھاگنا چھوڑ۔ تہ خانے سے نکلکر اُنکے پاس آ۔ تو اُنکی دوا ہے۔ اُنسے
مدد نہ مانگ۔ اُنکی قلت و کثرت۔ اقبال و ادبار اور تعریف و ہجو کی پروا نکر۔ جہان گریگا اُٹھایا جائیگا کیونکہ
تو اپنے خدا کے ساتھ ہے اے قوم خالق کو پہچانو اور اُسکے آگے ادب سے رہو۔ جبتک تمہارے دل اس سے
دور رہین گے تم بے ادب ہو گے۔ اور جب قریب ہو جائینگے تم کو ادب آجائیگا۔ دروازہ پر غلامونکی
بیہودہ گوئی بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے ہوتی ہے اور جب وہ سوار ہو جاتا ہے تو خاموش اور مؤدب
ہو جاتے ہین۔ کیونکہ وہ اس کے مقرب ہوتے ہین اور اسوقت اُنمین کا ہر ایک کسی گوشہ مین چھپ رہتا ہے
خلقت کی طرف متوجہ ہونا گویا خدا سے بھاگنا ہے جب تو ارباب کو جدا۔ اسباب کو الگ اور نفع و
ضرر خلقت کی ملاقات کو نچھوڑے گا۔ نجات نہ ملے گی۔ تم لوگ تندرست مگر بیمار۔ غنی مگر فقیر۔ زندہ مگر مردہ
موجود مگر معدوم ہو۔ خدا سے بھاگنا اور اعراض کبتک۔ دنیا کی آبادی اور آخرت کی خرابی کبتک۔ تم
مین سے ہر شخص کے پاس ایک دل ہے۔ پھر اُس سے دنیا و آخرت دونون کو کس طرح دوست
رکھ سکتا ہے۔ اُس مین خالق و مخلوق دونون کیونکر سما سکتے ہین۔ یہ بات ایک دن مین بحالت
واحدہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ یہ جھوٹ ہے اور پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جھوٹ ایمان سے
بیگانگی رکھتا ہے۔ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے۔ جو اُسمین ہو۔ تیرے اعمال اعتقاد کے گواہ ہین ظاہر
باطن کی دلیل ہے۔ اسی لئے بعض کا قول ہے کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے تیرا باطن خدا اور اُسکے
خاص بندون کے نزدیک ظاہر ہے جب کوئی اُنمین سے تیرے ہاتھ لگجائے تو اُسکے سامنے مؤدب رہ
اور اُسکی ملاقات سے پہلے توبہ کر۔ اُسکے آگے ذلیل اور متواضع رہا کر۔ جب صالحین کے آگے متواضع
رہے گا۔ تو خدا کے سامنے بھی متواضع ہو گا۔ تواضع کر۔ کیونکہ خدا متواضع کا رتبہ بلند کر دیتا ہے
اپنے بڑے کا ادب کر۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تمہارے بڑون مین برکت ہے شیخ رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے اس سے فقط کبرسن مراد نہین رکھا بلکہ کبرسن کے ساتھ امر و نہی بجالائے
ہین پرہیزگاری۔ اور کتاب وسنت پر عمل کرنا بھی شامل ہے۔ کیونکہ بہت بڑے بوڑھے ایسے ہوتے ہین
جن کا احترام اور جنسے سلام وکلام تک جائز نہین۔ اور نہ انکی ملاقات مین کسی قسم کی برکت ہے۔ اکابر
وہ ہین جو پرہیزگار صالح۔ صاحب تقوے عامل بالعلم۔ اور عمل مین مخلص ہون۔ اکابر وہ صاف دل
ہین جو ماسوے اللہ سے روگردان ہین اکابر وہ دل ہین جو خدا کے جاننے پہچاننے والے ورا س سے
قریب ہین۔ علم ولی جب زیادہ ہوجاتا ہے تو دل اپنے مولا سے قریب ہوجاتے ہین جس دل مین
حب دنیا ہو وہ خدا سے محجوب ہے۔ اور جس مین حب آخرت ہو وہ قرب الٰہی سے محجوب ہے۔ تجکو جس قدر
دنیا کی رغبت ہوگی آخرت کی رغبت گھٹ جائے گی۔ اور جسقدر آخرت کی رغبت ہوگی خدا کی محبت کم
ہوجائے گی۔ اپنے اندازہ کو پہچانو۔ اور اپنے نفسون کو ایسی جگہہ نہ لیجاؤ کہ جہان خدا نے اُن کو جگہہ
ندی ہو یعنی اپنی قدر نہ گھٹاؤ اسی لئے بعض نے کہا ہے کہ جسنے اپنا رتبہ نہ پہچانا تقدیر اُسے اُس کا رتبہ معلوم کرادیگی
تو جہان سے اُٹھادیا جاوے وہان پہلے ہی سے نہ بیٹھ۔ گھر مین آنیکے بعد گھر والے نے جہان تجھے نہ
بٹھایا ہو وہان بیٹھنا اچھا نہین کیونکہ تو وہان سے اپنی مرضی بغیر اُٹھادیا جائے گا۔ اور اگر نہ اُٹھے گا۔
تو اہانت کے ساتھ اُٹھادیا جائیگا نکالدیا جائیگا۔ ای لڑکے تو نے اپنی عمر علمی باتون کے لکھنے اور بلا عمل یاد
کرنے مین ضائع کی اسنے تجکو کیا نفع دیا پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیا و علما سے
کہے گا۔ تم مخلوق کے نگہبان تھے۔ رعایا کے حق مین کیا کیا۔ بادشاہون اور دولتمندون سے خطاب
ہوگا کہ تم میرے خزانون کے خزانچی تھے۔ کیا تم نے فقیرون کے ساتھ کچھ سلوک کیا ہے۔ یتیمون کی
پرورش کی ہے اور جو حق مین نے تمپر فرض کردیا تھا اسے ادا کرتے رہے ہو تو ای قوم پیغمبر علیہ السلام
کے واعظ سے نصیحت پکڑو۔ اُن کا کہا مانو تمہارے دل کس قدر سخت ہین۔ وہ پاک فات ہے جس نے مجکو
مخلوق کے اندازہ کرنے پر قادر کر دیا ہے۔ مین جب اُڑنے کا قصد کرتا ہون تقدیر کی مقراض میرے
پر کتر دیتی ہے۔ مگر مین آرام سے ہون۔ میری کیا پوچھتے ہو۔ مین شاہی برج مین مقیم ہون۔ اے
منافق تجھپر افسوس تو اس شہر سے میرے نکلجانے کی آرزو کرتا ہے۔ اگر مین حرکت کردون۔ تو
امر متغیر ہوجائے۔ اعضا جدا ہوجائین بات بدلجائے لیکن مین خدا کے جلد عذاب آنیسے خوف کرتا ہون
مین خود چست وچالاک نہین ہون۔ بلکہ مجھپر تقدیر کیچانپ سے چستیان ہین مین اُس کا موافق اور
اُسکی طرف تسلیم کیا گیا ہون۔ اے خدا مین سلامتی وتسلیم کا خواہان ہون۔ افسوس تو مجھسے
ٹھٹھا کرتا ہے۔ حالانکہ مین خدا کے دروازہ پر کھڑا مخلوق کو اسکی طرف بلا رہا ہون۔ تو عنقریب
اپنا جواب معلوم کرے گا۔ مین اوپر ایک ہاتھ نظر آتا ہون اور نیچے ہزارون ہاتھ ہون۔ اے
منافقو۔ تم دنیا وآخرت مین بہت جلد عذاب الٰہی دیکھوگے۔ زمانہ حاملہ ہے تم کو عنقریب معلوم

ہوجائے گا کہ اُس سے کیا پیدا ہوا ہین خدا کے ید تصرف مین ہون وہ کبھی مجکو پہاڑ بنادیتا ہی کبھی ذرہ۔ کبھی دریا کر دیتا ہے کبھی قطرہ۔ کبھی سورج کر دیتا ہے۔ کبھی چراغ اور روشنی۔ وہ مجکو روز و شب کیطرح بدلتا رہتا ہو وہ ہر دن بلکہ ہر لحظہ نئی شان مین ہے۔ آج کا دن تمہارے لئے ہے اور لحظہ غیر کے لئے۔ اے لڑکے اگر سینہ کی فراخی اور دلکی درستی چاہتا ہے۔ تو مخلوق کی نہ سُن۔ اُنکی بات پر التفات نکر۔ کیا تو نہین جانتا کہ لوگ اپنے خالق سے رضامند نہین ہین۔ پھر تجھسے کیونکر خوش ہونگے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ اِن مین سے بہت نہ عقل رکھتے ہین نہ دیکھتے ہین نہ ایمان لاتے ہین۔ بلکہ تکذیب کرتے ہین تصدیق نہین کرتے۔ اُس قوم کی تابعداری کر جو خدا کے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتے۔ اُسکے سوا کسیکی نہین سُنتے اِسکے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ خدا کی رضامندی کے لئے خلقت کی ایذا پر صبر کر۔ خدا جس بلا مین تجکو مبتلا کرے اُس پر صابر رہ۔ اپنے برگزیدہ عاجزی کرنے والے بندون کو مخلوق سے الگ کرنے کا یہ خدائی طریقہ ہے کہ وہ ان کو انواع انواع کی بلاؤن آفتون اور رنج سے آزمایا کرتا ہے اُن پر دنیا و آخرت اور ماتحت عرش سے لیکر تحت الثرے ہر چیز کو تنگ کر دیتا ہی اس سے اُنکی ہستی کو فنا کیا کرتا ہے۔ اور اس فنا کر دینے کے بعد اُن کو محض اپنے لئے موجود کرتا اور صرف اپنے ساتھ قائم رکھتا اور اُن کو دوسری زندگی دیتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے ثم انشأناہ خلقاً آخر الآیہ پھر ہم اُسے دوبارہ پیدا کرینگے۔ پس اللہ جو تمام پیدا کرنے والون سے بہتر ہی بڑا با برکت ہی پہلی پیدائش مشترک ہے۔ اور یہ خاص اللہ تعالےٰ اُسکو اُسکے بھائیون اور ابنائے جنس یعنی بنی آدم سے الگ کر لیتا ہے۔ پیدائش کے پہلے معنی کو بدل ڈالتا ہے۔ اُسے زیر و زبر کر دیتا ہے وہ محض ربانی و روحانی ہوجاتا ہے۔ اُس کا دل مخلوق کی ملاقات سے تنگ ہوجاتا ہے۔ اور اُسکے بھید کا دروازہ خلقت کی طرف سے بند ہوجاتا ہے۔ دنیا و آخرت اور دوزخ و بہشت اور تمام مخلوقات والوان اُسے ایک صورت مین شئے واحد نظر آتے ہین۔ پھر یہ شئے اُسکے سر کے قبضہ مین دیجاتی ہی اور وہ اُسے نگلجاتا ہے۔ اور یہ نگلنا ظاہر نہین ہوتا۔ اللہ تعالےٰ اُس مین اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہی جیسا کہ عصائے موسیٰ مین کیا تھا۔ وہ پاک ذات ہے جو اپنی مراد کے متعلق جس شخص کے ہاتھ پر چاہے اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ موسیٰ کا عصا رسیون وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر نگلگیا۔ اور اُس کا پیٹ نہ پھولا۔ اللہ تعالیٰ نے اسبات کے معلوم کرانے کا ارادہ کیا تھا کہ یہ ہماری قدرت ہی حکمت نہین بلکہ اُس دن جادوگرون کا فعل حکمت اور ہندسہ سے متعلق تھا اور عصائے موسوی سے جو کچھ ظاہر ہوا یہ محض خدا کی قدرت تھی۔ خرق عادت اور معجزہ تھا اسی لئے جادوگرونکے افسر نے اپنے کسی مصاحب سے کہا تھا۔ کہ دیکھو موسیٰ کس حالت مین ہین۔ اُسنے کہا اُن کا رنگ متغیر ہے۔ اور عصا اپنا کام کر رہا ہے۔ افسر نے جواب دیا کہ یہ اللہ کا فعل ہے موسیٰ کا نہین۔ کیونکہ ساحر اپنے سحر سے

اور کاریگر اپنے کام سے ڈرا نہین کرتا چنانچہ پھر یہ شخص اور اُس کے تمام دوست آشنا ایمان لے آئے
اے لڑکے تو حکمت سے قدرت کی طرف کب رجوع کرے گا۔ تیرا عمل تجکو حکمت سے قدرۃ الٰہی
کی طرف کس دن پہنچائے گا۔ تیرے عملون کا اخلاص تجکو باب قرب آلٰہی کیطرف کب لے چلے گا۔ تجکو
معرفت کا آفتاب خواص وعوام کے دلون کے چہرے کب دکھائے گا۔ بلا کے سبب حق سے نہ بھاگ
وہ یہ بات معلوم کرنے کو تجھے آزماتا ہے کہ دیکھین ہمارے دروازہ کو چھوڑکر اسباب کی طرف جاتا ہے
یا نہین۔ آیا ظاہر کیطرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف۔ اسکی طرف جاتا ہے جو معلوم نہین ہوتا یا اسکی
طرف جو معلوم ہوتا ہے۔ اُدہر رجوع کرتا ہے۔ جو دکھائی نہین دیتا یا اُدہر جو دکھائی دیتا ہے۔ اے
خدا ہم کو نہ آزما۔ اور بلا آزمائش اپنا قرب نصیب کر۔ آلٰہی اپنا قرب لطف عنایت کر۔ آلٰہی بلا بُعد اپنا
قرب دے۔ ہمین تیرے بُعد کی طاقت نہین۔ اور نہ ہم آزمائش کا اندازہ کرسکتے ہین۔ نار آفات سے
الگ کرکے ہمین اپنا قرب نصیب کر۔ اور اگر آفات کی آگ ہمارے لئے ضرور ہے۔ تو ہمین اُس آتشی
سمندر کی مانند کردے۔ جو آگ ہی مین انڈے بچے دیتا ہے۔ اور وہ اُسے نہ ضرر دیتی ہے۔ نہ جلاسکتی ہے
اُس آگ کو ہم پر اپنے خلیل ابراہیمؑ کی آگ کی طرح کردے اُس سے ہمارے گرداگرد اسطرح سبزہ اُگادے
جسطرح ابراہیم کے گرد اُگایا تھا۔ اور ہمین اُنکی طرح تمام اشیاء سے بے پروا کردے اور ہمارا مونس ومتولی
بنجا جسطرح اُنکا بنگیا تھا۔ اور اُنھین کی طرح ہماری حفاظت کر۔ آمین ابراہیمؑ نے طریق سے پہلے رفیق
گھر سے پہلے ہمسایہ۔ وحشت سے پہلے انیس۔ مرض سے پہلے پرہیز۔ بلا سے پہلے صبر۔ قضا سے
پہلے رضا حاصل کرلی تھی۔ اپنے باپ ابراہیمؑ سے تعلیم لو۔ اور اقوال وافعال مین اُنکی اقتدا کرو۔ وہ
پاک ذات ہے۔ جسنے بلا کے دریاؤن مین ابراہیمؑ پر مہربانی کی۔ دریائے بلیات مین اُنہین تیرنے کی تکلیف
دی۔ اور اُنکی تائید کی۔ انہین دشمن پر حملہ کرنے کی تکلیف دی۔ اور خود گھوڑے کے ساتھ رہا
اُن کو اونچے مقام پر چڑہنے کی تکلیف دی۔ اور اپنا ہاتھ اُنکی پشت پر رکھا۔ اُن کو اپنے کہانے
کی طرف دعوت خلق اور پاس والون پر خرچ کرنے کی تکلیف دی لطف باطنی ومخفی اسی کا نام ہے
اے لڑکے خدا کے ساتھ ہوجا۔ اُسکے تقدیر اور فعل کے وقت خاموش رہ۔ تاکہ تجکو الطاف کثیر
نظر آنے لگین۔ تو نے حکیم جالینوس کے غلام کا حال نہین سُنا کہ کسطرح گونگا بیوقوف اور ساکت بنا رہا
یہان تک کہ اُسکا تمام علم سیکھ لیا۔ کثرت ہذیان ومنازعت اور خدا پر اعتراض کرنیسے اسکی حکمت تیرے دل مین ہرگز
نہین آسکتی۔ آلٰہی ہمکو موافقت۔ اور ترک منازعت نصیب کر۔ اور دنیا وآخرت مین نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا

گیارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین شوال ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

اے قوم خدا کو پہچانو۔ اُس سے بیخبر نرہو۔ اُسکی اطاعت کرو۔ نافرمان نہو۔ اُس سے موافقت رکھو مخالفت نکرو۔ اُسکے حکم سے رضامند رہو اور نزاع نکرو۔ خدا کو اُسکی صنعت سے معلوم کرو۔ وہ خالق رازق۔ اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ قدیم۔ ازل۔ دائمی۔ ابدی اور اپنے ارادہ کو پورا کر دینے والا ہے اُسکے فعل سے سوال نہین ہو سکتا۔ اور لوگ اپنے اعمال سے سوال کئے جائینگے۔ وہ غنی کرنے فقیر کرنے زندہ رکھنے مار ڈالنے نفع پہنچانے اور عذاب کرنے والا ہے۔ اُسی سے خوف کیا جاتا ہے اور اُسی سے اُمید۔ اُسکے سوا کسی سے نڈرو۔ اور کسی سے اُمید نرکھو۔ اُسکی حکمت و قدرت کے ساتھ یہان تک گردش کرو کہ قدرت حکمت پر غالب آجائے۔ سفیدی پر سیاہی سے اسوقت تک ادب سیکھو کہ تمہارے پاس وہ شئے آجائے جو اُنمین اور تم مین حائل ہے۔ حروف حدِ شرع سے جسکی طرف ظاہری نہین بلکہ معنوی طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔ محفوظ رہوگے۔ اس مرتبہ تک صالحین مین سے کوئی کوئی پہنچتا ہے۔ دائرہ شرع سے باہر ہمین کسی چیز کی ضرورت نہین۔ اسے وہی جانتا ہے جو اُسمین داخل ہو تو محض کیفیت سے اُسے نہ جان سکے گا۔ تمام امور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آجاؤ اور فرشتے کی پکار کے دن تک امر و نہی اور اُنکے اتباع پر کمر باندھ لو۔ پھر اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اُسکے پاس چلے جاؤ۔ ابدال کا نام ابدال اسلئے ہے کہ وہ خدا کے ارادہ کے سامنے اپنا ارادہ اور اُسکے اختیار کے روبرو اپنا اختیار ہی نہین رکھتے۔ ظاہری حکم لگاتے ہین ظاہری عمل کرتے ہین۔ پھر خاص طور سے اعمال بجالاتے ہین۔ اور حسب ترقی درجات امر و نہی پر زیادہ کاربند ہوجاتے ہین۔ یہان تک کہ ایسی جگہہ پہنچ جاتے ہین۔ جہان امر و نہی کچھہ بھی نہین بلکہ احکام شرع اُن مین اثر کرتے۔ اُن کی طرف مضاف ہوتے ہین اور وہ خود الگ رہتے ہین۔ ہمیشہ خدا کے ساتھ حالت غیبت مین رہتے ہین۔ البتہ امر و نہی کے وقت حاضر ہوجاتے ہین۔ اُنکی حفاظت کرتے ہین اور حدود شرع مین سے کسی حد کو خراب نہین کرتے۔ کیونکہ فرض عبادت کا چھوڑنا الحاد۔ اور ارتکاب ممنوعات گناہ ہے۔ کسی حال مین کسی شخص کے ذمہ سے فرائض ساقط نہین ہوتے اے لڑکے اُسکے حکم و علم کے ساتھ عمل کر۔ اس دائرہ سے باہر نہ نکل۔ اور اپنا اقرار نہ بھول۔ نفس ہوا۔ شیطان۔ طبیعت اور دنیا سے جہاد کر۔ خدا کی مدد سے نا اُمید نہو۔ وہ ثبات کے ساتھ تیرے پاس آئے گی۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے اور ارشاد ہوا ہے۔ کہ خدا ہی کی جماعت غالب رہے گی اور یہ بھی کہا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم اُن کو اپنے طریقے سمجھا دیتے ہین نفس جب مخلوق کے سامنے شکایت کرے تو اُسکی زبان روک اُس پر اور تمام مخلوق پر اللہ تعالیٰ کیلئے نگہبان بن اُن کو طاعت کا حکم کر۔ گناہ سے روک۔ گمراہی۔ بدعت۔ اتباع ہوا۔ اور موافقت نفس

سے باز رکھ کتاب اللہ اور سنتہ رسول اللہ کے اتباع کا حکم کرتا رہ۔ اے قوم کتاب اللہ کی عزت
کرو۔ اُس سے مؤدب رہو۔ وہ خدا کے اور تمہارے مابین پیوند ہے۔ اُسے مخلوق نہ ٹھیراؤ۔ اللہ تعالیٰ
کہتا ہے۔ کہ یہ میرا کلام ہے۔ تم کہتے ہو نہیں۔ جو خدا کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق کہے۔ وہ خدا کا
منکر اور اُس سے بری ہے۔ یہ قرآن۔ یہی قرآن جو تلاوت کیا جاتا ہے۔ یہ جو پڑھا جاتا ہے یہ جو سنا
جاتا ہے۔ یہ جو دیکھا جاتا ہے۔ یہ جو مصاحف میں لکھا جاتا ہے۔ خدا کا کلام ہے۔ امام شافعیؒ اور
احمدؒ کا قول ہے کہ قلم مخلوق ہے۔ اور جو کچھ اُس سے لکھا گیا ہے۔ غیر مخلوق ہے۔ قلب مخلوق ہے
اور جو کچھ اُسمیں محفوظ ہے غیر مخلوق ہے اے قوم عمل کر کے قرآن کے خیر خواہ بنو۔ نہ کہ اُسمیں
جھگڑا کرو۔ اعتقاد چند کلمات ہیں اور اعمال بہت۔ تم اُس پر ایمان لاؤ۔ دلوں سے تصدیق
اور جوارح سے عمل کرو۔ اور نافع چیز سے شغل رکھو۔ ناقص اور ادنیٰ درجہ کی عقلوں پر متوجہ ہو
اے قوم منقول عقل سے منسوخ اور نص قیاس سے متروک نہیں ہوا کرتی۔ گواہ چھوڑ کر محض
دعوے کے پاس نہ کھڑا ہو۔ کیونکہ لوگوں کے مال صرف دعوے سے حاصل نہیں ہو سکتے۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے دعووں سے لے لیا کرتے تو ایک قوم دوسری قوم
پر خون اور مال کا دعوے کر کے اُسے حاصل کر لیا کرتی لیکن ایسا نہیں ہے۔ بلکہ مدعی پر گواہ
لازم ہیں اور مدعا علیہ پر قسم۔ عالم زبان اور جاہل دل مفید نہیں ہوتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ آپنے فرمایا میں اپنی اُمت پر سب سے زیادہ اُس منافق سے خوف کرتا ہوں
جو زبان کا عالم ہو۔ اے عالمو۔ اے جاہلو۔ اے حاضرو۔ اے غائبو خدا سے شرماؤ اور اُسکی
طرف اپنے دلوں سے دیکھو۔ اسکے لئے ذلیل ہو جاؤ۔ اپنے نفسوں کو اُسکی تقدیر کے کوڑوں کے
نیچے لے آؤ۔ اور اُسکی نعمتوں کا شکر نفس پر لازم کر لو۔ اُسکی طاعت میں روشنی کو اندر سیرونسے ملاؤ
جب یہ ہو جائیگا۔ تو تمہارے پاس خدا کی کرامت عزت اور دنیا و آخرت میں جنت آجائیگی اے لڑکے
اسبات کی کوشش کر۔ کہ دنیا میں کوئی چیز تیری محبوب نہ رہے۔ جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائیگا تو تو اپنے
نفس کے ساتھ ایک لحظہ نچھوڑا جائیگا بلکہ اگر تو بھولجائے گا۔ تو یاد دلایا جائیگا۔ اور اگر غافل ہو جائیگا
تو بیدار کیا جائے گا۔ وہ تجکو غیر کی طرف دیکھنے کے لئے نچھوڑے گا جسنے یہ مزہ چکھہ لیا اُسنے خدا کو پہچان
لیا مخلوق میں بعض افراد اس جنس کے ہیں۔ کہ خلق کیجانب سکون کو قبول نہیں کرتے۔ اے منافقو
آفات و بلیات تمہارے دلوں کے سر پر ہیں۔ اہل اللہ جب دلکی آنکھ سے غیر اللہ کو دیکھ لیتے ہیں تو
اپنی سلامتی کو اُسکی جانب سکون حاصل کرنے اسکے آگے پڑے رہنے مخلوق کی جانب سے ایذا ہو جانے
اور اُس پر اعتراض کرنے سے اپنی زبان کاٹنے میں خرچ کر دیتے ہیں۔ انکے روبرو شب ماہ و سال
بدلجاتے ہیں اور وہ ایک حالت پر رہتے ہیں۔ خدا کے ساتھ متغیر نہیں ہوتے۔ وہ مخلوق میں سب سے

زیادہ عقلمند ہین۔ تم اُن کو دیکھو تو مجنون کہو اور وہ تم کو دیکھین تو یہ کہین کہ ابھی یہ لوگ قیامت پر ایمان ہی نہین لائے۔ اُنکے دل خدا کے سامنے غمگین اور شکستہ ہین۔ وہ ہمیشہ خائف اور ترس ناک رہتے ہین جب اُسکے جلال و عظمت کے پردے اُنکے دلون پر کھلجاتے ہین تو اُن کا خوف زیادہ ہوجاتا ہے۔ اُنکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جوڑ بند کھلنے کے قریب ہوجاتے ہین۔ اللہ تعالیٰ اُنکی یہ حالت دیکھکر رحمت و جمال اور لطف و رجا کے دروازے کھولدیتا ہے۔ اور اس سے اُن کو سکون حاصل ہوجاتا ہے۔ مین طالبین آخرت و طالبین خدا کے سوا اور کسی کی طرف دیکھنا نہین چاہتا طالبین دنیا و خلق نفس و ہوا کو کیا کرون۔ ہان مین اُسکے علاج کو پسند کرتا ہون کیونکہ وہ مریض ہے۔ اور مریضون پر طبیب ہی صبر کرسکتا ہے۔ افسوس تو اپنی بات مجھسے چھپاتا ہے حالانکہ وہ چھپتی نہین۔ مجھسے تو اپنا طالب آخرت ہونا ظاہر کرتا ہے حالانکہ تو طالب دنیا ہے یہ ہوس جو تیرے دلمین ہی تیری پیشانی مین مکتوب ہے تیرا سِر تیری علانیہ مین ہی تیرے ہاتھ مین کھوٹا دینار ہے۔ اسمین ایک دانگ سونا ہے۔ باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے نہ لا مین نے ایسے بہت دیکھے ہین۔ اسے میرے حوالے کر اور تصرف کا اختیار دے تاکہ اُسے پگلاؤن۔ اور خالص سونا نکالکر باقی پھینکدون۔ تھوڑا کھرا زیادہ کھوٹے سے بہتر ہے مجھے اپنے دینار کا اختیار دے۔ مین سکہ بنانے والا ہون میرے پاس اُسکے اوزار ہین۔ ریا و نفاق سے توبہ کر۔ اور اپنے نفس پر اس کا اقرار کرنیسے نہ شرما۔ کیونکہ منافق مخلصون سے زیادہ ہین۔ اسی لئے بعض مشائخ کا قول ہی کہ اخلاص کو ریاکار ہی خوب پہچانتا ہے جو اول سے آخر تک مخلص رہے یہ بہت ہی شاذ نادر ہی بچے اول اول جھوٹ بولتے مٹی اور نجاستون سے کھیلتے۔ اپنے آپ کو خطرون مین ڈالتے۔ مان باپ کا مال چُراتے اور چغلیان کھاتے ہین۔ اور جب اُن مین عقل پیدا ہوجاتی ہے۔ تو تھوڑا تھوڑا کرکے سب چھوڑ دیتے اور اپنے مان باپ اور اُستادون کا طریقہ سیکھ لیتے ہین خدا جسکے لئے بہتری چاہتا ہے وہ مؤدب ہوکر اپنا پہلا طریقہ چھوڑ دیتا ہے۔ اور جسکے لئے بُرائی مدنظر ہوتی ہے وہ اپنے پہلے ہی طریقہ پر رہتا ہی اور دنیا و آخرت مین ہلاک ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوا اور بیماری دونون چیزین پیدا کی ہین۔ گناہ بیماری ہے اور طاعت دوا۔ ظلم بیماری ہے عدل دوا۔ خطا بیماری ہے صواب دوا۔ خدا کی مخالفت بیماری ہی گناہون کے نشہ سے توبہ کرنا دوا۔ یہ دوا جب پوری ہوگی کہ تو اپنے دل سے مخلوق کو چھوڑ دیگا۔ اور خدا سے ملائے گا۔ اُسکی طرف لیجائیگا۔ اسوقت تیری روح آسمان مین ہوگی۔ گھر زمین مین۔ تو اپنے دلسے اُسکے معاملات کے مطابق خدا کے ساتھ ہوجائے گا۔ اور احکام پر عمل کرنے مین مخلوق کے ساتھ شریک رہے گا۔ عمل کی کئی خصلتین ہین۔ اُنکی مخالفت نکر۔ تاکہ عمل اور مخلوق کے لئے تجھ پر حجت نرہے۔ تو باطن مین خدا کے اور ظاہر مین مخلوق کے ساتھ ہوگا۔ اپنے نفس کو شیر کا بچہ بناکر نچھوڑ۔ اگر تو اسپر سوار ہوگیا تو فبہا ورنہ یہ تجھپر سوار ہوجائے گا تو نے اُسے پچھاڑ دیا تو خیر نہین تو

یہ تجھے پچھاڑ دے گا۔ اگر طاعات الٰہی مین یہ تیری اطاعت کرے تو فبہا ورنہ اُسے بھوک پیاس ذلت۔ ننگا رکھنے اور ایسی جگہ خلوت نشین کرنے سے جہان کوئی انیس نہو۔ سزا دے۔ اُن کوڑون کو اُس سے دور نکر تاکہ وہ مطمئن اور ہر حال مین خدا کا مطیع ہو جائے۔ پھر جب مطمئن ہو جائے تو اُسکے اور اپنے مابین عتاب کو ترک نکر اور یہ کہا کر کہ کیا تو نے فلان فلان فعل نہین کیا۔ اُسے اپنے سے موافقت کرنے والا بنالے تاکہ ہمیشہ ذلیل رہے۔ مگر تو ان تمام باتون پر طلب مراد الٰہی۔ اُسکے ساتھ موافقت اور ترک معاصی کے ساتھ مدد دے سکتا ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ تیرا ظاہر و باطن یکسان ہو۔ تو مجسم موافقت بلا مخالفت۔ طاعت بلا معصیت شکر بلا کفر و ذکر بلا نسیان اور خیر بلا شر بنجائے جب تیرے دل مین خدا کے سوا اور کوئی موجود ہے تو فلاح نہین ہے۔ اگر تو ہزار برس تک انگارون پر سجدہ کرے اور اپنے دلسے کسی اور کیطرف متوجہ ہو تو تجکو فائدہ نہو گا۔ جو شخص اپنے مولا کے سوا کسی اور کو چاہے۔ اس کا انجام اچھا نہین۔ جبتک توکل کو معدوم نکر دے۔ اس کی دوستی کو سعادت نہ سمجھ۔ باوجود دلی توجہ کے اشیا سے اظہار زہد کرنا تجھے نفع نہ دے گا۔ کیا تو نہین جانتا کہ اللہ تعالیٰ سارے جہان کے بھیدونکی باتین جانتا ہے تجکو شرم نہین آتی کہ زبان سے توکل علی اللہ کا نام لیتا ہے اور دل مین غیر کو بسا رکھا ہے اے لڑکے اللہ تعالیٰ کے حلم پر دھوکا نہ کھا۔ اُس کی پکڑ سخت ہے ان علماء پر جو خدا کو نہین جانتے ہرگز نہ بھول۔ اُن کا علم اُن کے لئے باعث ضرر ہے۔ نہ کہ موجب نفع۔ وہ خدا کے احکام کے عالم اور خدا سے ناواقف ہین لوگون کو جس چیز کا حکم کرتے ہین اُسے خود نہین کرتے اور جس چیز سے منع کرتے ہین اُس سے خود باز نہین رہتے۔ مخلوق کو خدا کیطرف بلاتے اور خود اُس سے بھاگتے ہین۔ گناہون اور لغزشون کے باعث اُس سے لڑتے ہین اُنکے نام میرے پاس تاریخوار لکھے ہوئے ہین۔ گنے ہوئے موجود ہین۔ الٰہی مجھپر اور اُن پر رحمت کے ساتھ رجوع ہو اور ہم سب کو اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طفیل بخشدے الٰہی ہمارے بعض کو بعض پر مسلط نکر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سبکو اپنی رحمت مین داخل کر لے آمین

بارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسری ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

اے لڑکے خدا کے لئے تیرا ارادہ صحیح نہین ہوا۔ اور نہ تو اُس کا مرید ہے۔ کیونکہ جو خدا کا ارادہ کرکے غیر کو طلب کرتا ہے اُس کا دعویٰ باطل ہے۔ دنیا کے مریدونکی کثرت ہے۔ آخرت کے مریدونکی قلت۔ اور خدا کے سچے مرید بہت ہی کم ہین بلکہ وہ قلت اور نہونیکے لحاظ سے سرخ گندھک کا حکم رکھتے ہین۔ کمیابی دنایابی مین اکا دکا ہین۔ کوئی کوئی پایا جاتا ہے۔ وہ گنے ہوئے قبیلون کے الگ

زمین مین بمنزلہ کان اور بادشاہ ہین شہرون اور بندون کی آبادی کا باعث ہین۔ اُنکے سبب مخلوق
کی بلا دفع ہوتی ہے۔ لوگون پر انہین کے سبب مینہ برستا ہے۔ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے
اور انہین کے باعث زمین اُگاتی ہے۔ وہ ابتدائی حالتمین ایک ٹیلہ سے دوسرے ٹیلہ۔ ایک شہر سے
دوسرے شہر۔ ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہین جس موضع مین پہچان لئے جاتے
ہین وہان سے چلدیتے ہین۔ سبکو اپنے پس پشت پھینک جاتے ہین۔ اور دنیا کی کنجیان اہل دنیا کے
حوالہ کردیتے ہین۔ وہ اسیطرح رہتے ہین۔ یہان تک کہ اُنکے گرداگرد قلعے بنجاتے ہین اور اُنکے دلون
کی طرف نہرین جاری ہوتی ہین۔ اور ایک خدائی لشکر اُنسے خطاب کرنے لگتا ہے۔ سب کے سب اُنکی
حراست مین رہتے ہین۔ اُن کا اکرام ہوتا ہے۔ حفاظت کی جاتی ہے اور خلق کے والی بنائے جاتی ہین
یہ سب اُن کے اوپر چلے جانے کے بعد ہوتا ہے پھر اسوقت انکا اکرام مخلوق پر فرض ہوجاتا ہے وہ
طبیب بنجاتے ہین اور کل مخلوق بیمار۔ تجھپر افسوس کہ اُنہین سے ہونے کا مدعی ہے تیرے پاس اُنکی
علامت کیا ہے قرب حق اور اُسکے لطف کی نشانی بتا۔ تو خدا کے نزدیک کس مرتبہ اور کس مقام مین ہے
ملکوت اعلے مین تیرا نام اور لقب کیا ہے ہررات تیرا دروازہ کس چیز پر بند ہوتا ہے۔ تیرا کھانا پینا
مباح ہے مطلق حلال ہے۔ تو دنیا کا ہیخواہ ہے یا آخرت کا یا قرب الٰہی کا۔ وحدت مین تیرا انیس
اور خلوت مین تیرا جلیس کون ہے۔ اے جھوٹے نفس و شیطان اور ہوا و فکر دنیا وحدت مین تیرے
انیس ہین۔ اور شیاطین الانس یعنی بدکار دوست اور اصحاب قیل و قال خلوت مین تیرے جلیس ہین
یہ شئے ہذیان اور محض دعوے سے حاصل نہین ہوتی اس باب مین تیرا کلام بے فائدہ کی ہوس ہے
خدا کے سامنے سکون و گمنامی اور ترک ادب کو لازم کرلے اگر تو اس باب مین کلام ہی کرنا چاہتا ہے
تو اُس سے اور اُسکے اہل کے ذکر سے برکت حاصل کرلیا کر کیونکہ باوجود باطن خالی ہونیکے ظاہر مین
اس کا مدعی ہے جو ظاہر و باطن کے موافق ہو ہذیان ہے۔ تونے پیغمبر علیہ السلام کا قول نہین سُنا۔
جسنے بھائیون کا گوشت کھایا اُسنے روزہ نہین رکھا۔ پیغمبر علیہ السلام نے بیان کردیا ہے کہ کھانے پینے
اور بعض مفطرات چھوڑدینے کا نام روزہ نہین ہے بلکہ اس کیساتھ ترک گناہ کو بھی ملانا چاہیے۔ غیبت
سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ نیکیون کو اسطرح جلا ڈالتی ہے جسطرح لکڑیان کو آگ۔ نجات پانے والا
اُس کا عادی نہین ہوتا۔ اور جو غیبت کے ساتھ مشہور ہوجاتا ہے۔ لوگون مین اُسکی عزت کم ہوتی
ہے۔ اور نظر شہوت سے بچو۔ کیونکہ یہ تمہارے دلون مین گناہون کا کھیت بودیتی ہے۔ اور دنیا و
آخرت مین اسکا انجام اچھا نہین ہوتا۔ جھوٹی قسم سے بچو۔ کیونکہ وہ شہرون کو چٹیل میدان بناکر
چھوڑتی ہے۔ اموال و ادیان کی برکت کھودیتی ہے تجھپر افسوس کہ جھوٹی قسم کھاکر اپنا مال رائج
کرتا ہے۔ اور دین مین خسارہ ڈالتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی تو اسی کو خسارہ سمجھتا۔ تو خدا کی قسم

کھاکر یہ کہتا ہے کہ اس جیسا مال اس شہر مین نہین۔ اور نہ کسی اور کے پاس موجود ہے۔ بخدا یہ اس اس قیمت کا ہے اور مجھے اس قیمت کو پڑا ہے۔ حالانکہ تو اپنی ان تمام باتون مین جھوٹا ہی پھر تو جھوٹی گواہی دیتا اور خدا کی قسم کھاتا ہے۔ کہ مین سچا ہون۔ تو عنقریب اندھا اور اپاہج ہو جائیگا۔ خدا تم پر رحم کرے اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب سے رہو۔ جو آداب شریعت سے مؤدب نہو گا قیامت کے دن اُسے دوزخ کی آگ ادب سکھاوے گی۔ شیخ رضی اللہ عنہ سے اثناء وعظ مین کسی نے سوال کیا کہ جس مین یہ پانچون خصلتین ہون۔ کیا ہم اسکے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم لگا دین آپنے جواب دیا روزہ اور وضو باطل نہین ہوتا۔ مگر یہ بطریق وعظ اور بطور تخویف و تحذیر ہے اے لڑکے شاید کل آئے اور تو زمین سے ناپید ہو جائے۔ قبر مین موجود ہو۔ یا یہ معاملہ کسی اور وقت مین ہو پھر یہ غفلت کیسی ہی تمہارے دل کسقدر سخت ہین۔ تم پتھر ہو۔ مین تم سے کہہ رہا ہون اور میرے سوا اور لوگ کہہ رہے ہین مگر تم ایک حالت مین ہو۔ تم پر قرآن۔ اخبار رسول اور اگلون کے حالات پڑھے جاتے ہین لیکن تم نہ عبرت حاصل کرتے ہو نہ پرہیزگار بنتے ہو۔ اور نہ تمہارے اعمال بدلتے ہین۔ جو وعظ کی مجلس مین حاضر ہو اور نصیحت نہ مانے وہ اچھے مقام مین ہے۔ مگر نہایت درجے کا شریر ہے اے لڑکے تیرا اولیاء اللہ کو ذلیل سمجھنا اسلیئے ہے کہ تو خدا کو بہت کم پہچانتا ہی۔ تو کہتا ہی کہ یہ لوگ دم بخود ہین۔ ہمارے ساتھ معاشرت کیون نہین کرتے ہمارے پاس کیون نہین بیٹھتے۔ یہ تو اس لیئے کہتا ہے۔ کہ اپنے نفس کے حال سے بیخبر ہے۔ کیونکہ تجکو اپنے نفس کی پہچان نہین تو لوگون کے مرتبے نہین پہچانتا۔ تجکو جسقدر دنیا اور اُسکے انجام کی معرفت کم ہوگی اسیقدر آخرت کی قدر سے جاہل رہیگا اور جسقدر آخرت کو کم پہچانے گا۔ اسی قدر معرفت آلہی سے بے خبر ہوگا۔ اے دنیا مین مشغول ہونیوالے خسارہ اور ندامتین دنیا و آخرت مین عنقریب تجپر ظاہر ہونے والی ہین۔ تیری ندامتین قیامت کے دن حسرت ظاہر ہونے کے دن۔ رسوائی کے دن خسارہ کے دن ظاہر ہونگی۔ آخرت آنے سے پہلے اپنے نفس سے حساب لے۔ خدا کی بردباری اور اپنے اوپر اُسکے کرم سے دہوکا نہ کھا۔ تو گناہون لغزشون اور لوگون پر ظلم کرنے کے باعث بہت بُری حالت پر ٹھہرا ہوا ہی۔ گناہ کفر کے قاصد ہین جیسا بخار موت کا قاصد ہوا کرتا ہے۔ موت اور قابض الارواح فرشتے کے آنے سے پہلے توبہ کو لازم کر لے۔ اے جوانو توبہ کرو۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ بلائین بھیجکر تم کو آزمایا کرتا ہے۔ تاکہ تم توبہ کرو۔ مگر تم سمجھتے نہین۔ اور گناہون پر اصرار کیئے جاتے ہو۔ اس زمانے مین لوگ الگ الگ بحالت انفراد آزمائے جاتے ہین۔ مگر اُن کی آزمائش ازروئے انتقام ہی۔ نہ کہ ازروئے نعمت۔ گناہون کا عذاب ہے نہ کہ درجات و کرامات کی زیادتی۔ اہل اللہ اسلیئے آزمائے جاتے ہین۔ تاکہ خدا کے نزدیک اُنکے درجے بلند ہو جائین۔ وہ اس کے ساتھ صبر کرتے ہین کیونکہ

کیونکہ اُسکی ذات کو چاہتے ہین۔ جب یہ پورا ہوجاتا ہے تو اُن کے لئے بادشاہی کامل ہوجاتی ہے۔ اور اگر پورا
نہین ہوتا تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت مین خیال کرتے ہین۔ الٰہی ہمین ہلاک نکر۔ ہم تیرا قرب اور دو جہان مین
دیکھنا تجھے چاہتے ہین۔ دنیا مین دل کی آنکھون سے اور آخرت مین ظاہری آنکھون سے اے قوم
خدا کی مہربانی اور کشائش سے نا اُمید نہو۔ کیونکہ وہ قریب ہے۔ مایوس نہو کیونکہ صانع خدا ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اللہ
تعالیٰ اسکے بعد کوئی بات پیدا کردے۔ بلا سے نہ بھاگ۔ کیونکہ صبر کے ساتھ امتحان ہر قسم کی بہتری کی بنیاد
ہے۔ نبوت۔ رسالت۔ ولایت معرفت اور محبت کی جڑ بلا ہے۔ اگر تو نے صبر نکیا تو تیری لئے کوئی بنیاد نہین دیوار
بے بنیاد قائم نہین رہتی۔ تو نے ڈلاؤ یا ٹیلے پر کوئی گھر بنا ہوا دیکھا ہے۔ تو بلا و آفات سے اسلیے بھاگتا ہے
کہ ولایت و معرفت اور قرب الٰہی کی کوئی ضرورت نہین رہی۔ صبر کر اور عمل کرتا رہ تاکہ تو اپنے قلب و سِر
اور روح کے ساتھ قرب الٰہی کے دروازہ کیطرف چلے۔ علما، اولیا، ابدال پیغمبرون کے وارث ہین
انبیاء دلال ہین اور یہ لوگ اُنکے آگے منادی کرنے والے۔ مومن خدا سے امید و بیم نہین رکھتا۔ اُسکے
قلب و سِر کو قوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مومنون کے دل قوی کیونکر نہون۔ اُن کو
اُوپر کی سیر کرائی گئی ہے۔ جو ہمیشہ وہین رہتے ہین۔ اُنکے دل اُسکے پاس ہین۔ اور جسم زمین مین
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ (وہ ہمارے پاس برگزیدہ اور بہتر لوگون مین ہین)
وہ اپنے اہل اور اپنے ہمعصرون سے برگزیدہ ہین۔ انکے معانی متمیز اور الفاظ روشن ہین۔ اس لئے
خلقت سے الگ اور دل لگی کی چیزون کو چھوڑے بیٹھے ہین۔ وہ آگے چلتے ہین اور پس پشت سبزہ
اُگ آتا ہے۔ اُن کے لئے رجوع نہین رہا۔ وحدت کے مونس نجات۔ اُنہون نے ویرانون و دریا کے
کنارون جنگلون اور چٹیل میدانون کو اختیار کرلیا ہے۔ آبادیون کو چھوڑ دیا ہے۔ جنگلون کے
ساگ پات کہاتے اور چشمون کا پانی پی لیتے ہین۔ وہ وحشیون کی طرح ہوجاتے ہین۔ اِس وقت
خدا ان کے دلون کو مقرب اور اپنا مونس بنا لیتا ہے۔ اُنکے الفاظ پیغمبرون صدیقون اور شہیدون
کے الفاظ کے ساتھ پائے جاتے ہین۔ اور معانی اُن کے معانی کے مشابہ ہوتے ہین۔ دن رات
خلوت مین اُسکی خدمت کے ایستادہ ہین۔ مشتاقون کی راحت اور دوستونکی خوشی خدا کے
ساتھ ہے۔ اے لڑکے شیرینی و تلخی۔ صلح و فساد۔ اور کدورت و صفائی ضرور ہے۔ اگر تو پوری
صفائی چاہتا ہے تو دل کو مخلوق سے جدا کرے۔ اور خدا سے ملادے۔ دنیا اور اہل دنیا کو خدا کے
سپرد کردے۔ اور اپنے دل کو سب سے الگ کرکے با آخرت سے قریب ہوجا۔ اور پھر اسمین
داخل ہو۔ اگر وہان اپنے خدا کو پائے تو اُسکے قرب کا طالب بنکر نکل۔ جب تو اُسے پائے گا
تو اُسکے پاس ہر طرح کی صفائی حاصل کرسکے گا۔ خدا کا دوست دوسرے سے سروکار ہی نہین
رکھتا۔ جنت درجات کے طالبون اور تاجرون کا گھر ہے جنہون نے دنیا کو اُس کے بدلے بیچ

ڈالا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ الآیہ یعنی جنت مین وہ شئی موجود ہی جسکو نفس چاہتا ہے اور آنکھین لذت حاصل کرتی ہین۔ اسنے قلب۔ سِرّ اور معنی کا ذکر نہین کیا جنت روزہ دارون۔ تہجد گزارون تارکون۔ اور شہوات ولذات مین زہد اختیار کرنے والون کے لئے ہے جنہون نے روزہ کو روزہ کے اور باغ کو باغ کے۔ اور گھر کو گھر کے بدلے بیچ ڈالا ہے۔ عارف باللہ جو خدا کیلئے عمل کرتا ہے اہرن کی مانند ہے جسپر رات دن چوٹین پڑتی ہین اور وہ کچھ نہین کہتا۔ اُسے بمنزلہ زمین سمجھنا چاہیئے کہ اس پر رستہ چلا جاتا ہے اور وہ متغیر ہو جاتی ہی لیکن گنگ ہے۔ اہل اللہ خدا کے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ اور اُسکے سوا کسی کی نہین سنتے۔ اُن کو بے زبان دل ملا ہوا ہے۔ وہ اپنے ذات اور اغیار سے فانی ہین۔ ہمیشہ اسی حالت مین رہتے ہین۔ خدا جب چاہتا ہے اُنکو پھیلا دیتا ہی دل کو زبان بنا دیتا ہے۔ گویا بنگ پئے ہوئے ہین خدا اپنی رأفت ورحمت کے ہاتھ سے اُنکو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اُن کو اپنے لئے بناتا اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ نہ کہ غیر کے لئے۔ اُن کو اپنا بنا لیتا ہے جیسا کہ موسیٰ کو بنا لیا تھا۔ کیونکہ اُن کے حق مین فرماتا ہے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِی (اے موسیٰ مین نے تجکو اپنا کر لیا ہے) اُسکی مانند کوئی شئے نہین۔ وہ سنتے دیکھنے والا ہے۔ اُسنے راحت بلارنج۔ اُنس بلا وحشت۔ نعمت بلا زحمت۔ فرحت بلا بغض۔ حلاوت بلا تلخی ملک بلا ہلاکت مقرر کر رکھا ہے یہان خدا ہی کی ولایت ہے جو برحق ہے۔ جو اسحالت تک پہنچ گیا۔ اُسے جلد راحت ملجاتی ہے۔ لیکن تو جس حالت مین ہے اُسکے اعتبار سے دنیا مین راحت نہین پا سکتا۔ کیونکہ وہ کدورت اور آفات کا گھر ہے۔ تو اُس سے ضرور نکلے گا۔ اس لئے دل اور ہاتھ سے اُسے نکالدے۔ اور اگر یہ ہو سکے تو ہاتھ مین رکھکر دل سے نکال ڈال پھر قوت پاکر ہاتھ سے الگ کر فقیرون مسکینون کو جو خدا کے کنبے والے ہین دیدے۔ بااین ہمہ اسمین جو کچھ تیرا حصہ ہے وہ کہین نہ جائیگا۔ تو غنی ہو یا فقیر زاہد ہو یا راغب جو مقدر مین ہے ضرور آئے گا۔ دارمدار تیرے دل اور سِرّ کی صحت وصفائی پر موقوف ہے یہ دونون علم وعمل۔ اخلاص۔ اور صدق طلب حق سے صاف ہوتے ہین اے لڑکے کیا تو نے سنا نہین کہ سمجھ حاصل کر اور الگ ہو جا۔ فقہ ظاہر سیکھ پھر فقہ باطن کیطرف آجا۔ اس ظاہر پر عمل کر تاکہ یہ عمل تجکو ایسے علم کے قریب لیجائے جو تو نہین جانتا۔ علم ظاہر۔ ظاہر کی اور علم باطن۔ باطن کی روشنی ہے۔ یہ تجھ مین اور تیرے خدا مین ایک قسم کا نور ہے۔ جب تو علم پر عمل کرے گا تو خدا کی طرف تیرا رستہ نزدیک ہو جائے گا۔ تیرے اور اُسکے مابین دروازہ فراخ ہو گا۔ اور اس درکے کواڑ کھل جائینگے جو تجکو مخصوص کرنیوالا ہے۔ الٰہی ہم کو دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیرھوین مجلس ۱۳

شیخ رضی اللہ عنہ نے چوتھی ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے آخرت کو دنیا پر مقدم رکھ۔ دونون کا نفع حاصل ہوگا۔ اور اگر دنیا کو آخرت پر مقدم کریگا تو دونون کا گھاٹا اُٹھائے گا۔ تیرے لئے باعث عذاب ہوگا جسکا حکم نہین کیا گیا تو اُسمین کیون مشغول ہی اگر تو دنیا مین مشغول نہوگا تو خدا اس پر تیری مدد کرے گا۔ اور اُسکے حاصل کرنے کے وقت تجھے نیک توفیق دیگا۔ جب تو اُس سے کچھ لے گا تو اُسمین برکت رکھی جائے گی۔ مومن اپنی دنیا و آخرت دونو کیلئے عمل کرتا ہے۔ دنیا کے لئے کرتا ہے تو اسکو بقدر حاجت ملجاتی ہے خدا اُسی سے اُسکو قانع کردیتا ہی جیسا سوار کا توشہ۔ کہ بہت نہین ہوا کرتا۔ جاہل کا کلی مقصود دنیا اور عالم کا آخرت ہی اور پھر مولے جب تیرے آگے دنیا مین سے ایک روٹی آئے اور تیرا نفس جھگڑنے لگے اور خواہش مطالبہ کرے تو اُس وقت اُسکی طرف دیکھ۔ جو ایک ٹکڑے پر قادر نہین۔ جبتک تو نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ مین اُس سے عداوت نرکھے گا۔ نجات نہ ملے گی۔ صدیقین آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین۔ اُن مین کا ہر ایک دوسرے سے قبولیت اور صدق کی خوشبو سونگھتا رہتا ہے۔ اے اپنے خدا اور اُسکے صدیقین سے منہ پھیرنے خلق کیطرف متوجہ ہونے اور اُنکے ساتھ شریک رہنے والے تو اُنکی طرف کبتک متوجہ رہیگا یہ تجکو نفع ندین گے۔ نفع وضرر اور دنیا ندینا اُنکے قبضہ مین نہین ہے۔ نفع وضرر کے متعلق اُنمین اور دیگر جمادات مین کچھ فرق نہین۔ بادشاہ ایک ہے ضرر پہنچانے والا ایک ہی نفع دینے والا ایک ہی حرکت وسکون دینے والا ایک ہی۔ قبضہ کرنیوالا ایک ہی۔ مسخر کرنیوالا ایک ہی عطا کرنے اور روکنے والا ایک ہے خالق ورازق صرف اللہ ہی ہے۔ قدیم اور ازلی وابدی وہی ہے۔ وہ خلق سے پہلے۔ تمہارے مان باپ اور دولتمندون سے پہلے موجود ہے۔ وہ آسمان وزمین کا اور اُنکے مابین تمام اشیار کا خالق ہے اسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اے خلق اللہ تم پر افسوس۔ تم اپنے خالق کو پہچاننے کا حق نہین پہچانتے۔ اگر قیامت کے روز خدا کے نزدیک مجھے اختیار ملے تو اول سے لیکر آخر تک تمہارے سب کے بوجھ اُٹھاؤن۔ اے پڑھانے والے اہل آسمان وزمین سے الگ ہوکر صرف میرے ہی سامنے پڑھ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اُسمین اور اللہ تعالیٰ مین ایک دروازہ کھلجاتا ہے کہ اُس سے اسکا دل خدا کے پاس چلا جاتا ہے۔ لیکن اے عالم تو قیل وقال اور جمع مال کی فکر مین اپنے علم پر عمل کرنے سے غافل ہے۔ اسلئے فقط صورت تیرے ہاتھ لگے گی معنے نہ ملینگے۔ اللہ تعالےٰ جب کسی بندہ کے ساتھ بہتری چاہتا ہے۔ تو اُسے علم عنایت کرتا ہے پھر عمل واخلاص کا الہام کرتا ہے۔ اور اُسے اپنے سے نزدیک۔ اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ عرفان اور علم علوب اسرار رحمت کی تعلیم کرتا ہے۔ اور بلا شرکت سے آپنے لئے پسند کر لیتا ہے اُسے ایسا برگزیدہ کرتا ہے جیسا

موسیٰ کو کہا تھا جن کے حق مین اِصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ فرماتا ہے یعنی اے موسیٰ مینے تم کو اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔ غیر۔ اور شہوات ولذات۔ اور باطل چیزون۔ اور آسمان و زمین اور جنت و دوزخ اور ملک و ہلاکت کیلئے پیدا نہین کیا۔ تجھے میری طرف سے کوئی چیز مقید نہین کر سکتی۔ اور نہ کوئی غیر میری جانب سے روک سکتا ہے۔ تجھے میری جانب سے کوئی صورت قید نہین کر سکتی۔ اور نہ کوئی مخلوق مانع آسکتی ہے۔ اور نہ کوئی خواہش بے پرواکر سکتی ہے۔ اے لڑکے کسی گناہ کے سبب جو تو نے کیا ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہو۔ بلکہ توبہ اور اس پر قائم رہ۔ اور اخلاص کے پانی سے اپنے دین کے کپڑے کی نجاست دھو۔ اور اُسے معرفت کی خوشبو مین بسا۔ اس گھر سے جس مین تو مقیم ہے خوف کر۔ جدہر دیکھے گا تیرے چارطرف درندے ہین اور موذی تجھپر حملہ کرنا چاہتے ہین اُنسے مڑکر دل سے خدا کی طرف آ۔ طبیعت شہوت اور ہوا کے حکم سے نہ کھا۔ بلکہ دو نیک گواہون کتاب وسنت کے حکم سے کھا۔ پھر دو اور گواہون کو طلب کر۔ کہ ایک تیرا دل ہے۔ اور دوسرا فعل الٰہی پھر جب کتاب وسنت اور تیرا دل اذن دیدے تو چھوٹی چیز یعنی فعل آلہی کا منتظر رہ۔ رات کو لکڑیان چننے والے کی مانند نہو۔ کہ لکڑیان چن رہا ہے اور یہ نہین جانتا کہ اُسکے کیا ہاتھ لگیگا۔ خالق ہوگا یا مخلوق۔ یہ ایسی شے ہے کہ آراستگی۔ آرزو۔ تکلف اور تصنع سے حاصل نہین ہوتی یہ ایک ایسی ہی جسکی سینو مین توقیر کی گئی ہے۔ اور عمل اسکی تصدیق کرتا ہے۔ کونسا عمل۔ وہ جو محض خدا کے لئے ہو۔ اے لڑکے عافیت ترک طلب عافیت غنا ترک طلب غنا اور دوا ترک طلب دوا مین ہی تسلیم وقطع اسباب اور دلی اعتبار سے ترک ارباب مین پوری دوا موجود ہے۔ دوا اُس توحید آلہی مین ہی جو دل سے ہو نہ کہ زبان سے۔ توحید و زہد جسم وزبان پر نہین ہوتے۔ توحید دلمین ہے زہد دل مین ہے۔ تقوے دل مین ہی معرفت دل مین ہے۔ خدا کا جاننا دل مین ہے۔ محبت الٰہی دل مین ہے۔ اُس کا قرب دل مین ہی عقل سے کام لے ہوس نکر۔ تصنع اور تکلف سے بچ۔ تو ہوس اور تصنع وتکلف اور کذب وریا اور نفاق مین پڑا ہوا ہے۔ مخلوق کو اپنی طرف کھینچنا تیرا کلی مقصود ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ جب تو اپنی دل سے مخلوق کی طرف ایک قدم چلتا ہے تو خدا سے دور ہو جاتا ہے تو طالب حق ہونیکا مدعی ہی حالانکہ مخلوق کا طالب ہے۔ تیری حالت اُس شخص کی سی ہی جو یہ کہے کہ مین مکہ جانے کا ارادہ رکھتا ہون مگر خراسان کی سڑک پر جا رہا ہے۔ وہ مکہ سے دور رہے گا۔ تو مدعی ہے۔ کہ تیرا دل مخلوق سے الگ ہے حالانکہ تو اُنسے خوف ورجا رکھتا ہے۔ تیرا ظاہر زہد اور باطن رغبت ظاہر حق اور باطن مخلوق ہے۔ یہ امر زبانی بک بک سے نہین آتا اس حالت مین مخلوق ودنیا۔ آخرت اور ماسوے اللہ کچھ بھی نہین۔ حاصل کلام یہ کہ وہ واحد ہے۔ واحد ہی کو پسند کرتا ہے واحد ہے شریک کو پسند نہین کرتا۔ وہ تیرے کام بناتا اور جو کچھ تیری نسبت کہا جاتا ہے اُسے سامنے لے آتا ہے

مخلوق عاجز ہے تجھے نفع وضرر کچھہ نہین پہنچا سکتی۔ خدا ان کے ہاتھون اسے جاری کراتا ہے اس کا
فعل انمین اور تجھہ مین تصرف کر رہا ہے۔ تیرے نفع وضرر کے متعلق علم الٰہی مین قلم جاری ہو چکا ہے
بیشک موحد فقیہ مخلوق پر خدا کی حجت ہین۔ بعض انمین سے باعتبار ظاہر وباطن دنیا سے الگ ہین اور
بعض صرف باعتبار باطن اس سے علیحدہ ہین اللہ تعالیٰ انکے دنون پر اس کا ذرا سا اثر بھی نہین
دیکھتا۔ یہ صافی دل ہین۔ جو اسپر قادر ہے وہ خلق کی طرف سے بادشاہی دیا گیا ہے وہ دلیر اور پہلوان
ہے۔ دلیر وہ ہے جسکا دل ماسوائے اللہ سے پاک ہو۔ توحید کی شمشیر اور شرع کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر
کھڑا ہو بیٹھ گیا ہو۔ مخلوقات مین سے کسیکو اپنے پاس آنے ہی نہین دیتا۔ اپنا دل مقلب القلوب کے
لئے جمع رکھتا ہے۔ شرع ظاہر کو اور توحید ومعرفت باطن کو مہذب کر دیتی ہے۔ اے مہذب لوگو۔
پہلے بہت کچھہ کہہ گئے ہین۔ اور ہم بھی کہتے ہین۔ مگر حاصل کچھہ نہین ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے حالانکہ تو
خود اسکا مرتکب ہے۔ یہ حلال ہے۔ حالانکہ اس کو نہین کرتا اور استعمال مین نہین لاتا۔ تو ہوس در
ہوس ہے۔ رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا۔ جاہل کے لئے ایک ویل ہے اور عالم کیلئے سات
جاہل کیلئے ایک ویل ہے کہ اُسنے کیون نہ سیکھا۔ اور عالم کے لئے سات کہ سیکھکر عمل نکیا۔ اُس سے علم
کی برکت اٹھگئی۔ اور حجت باقی رہی۔ سیکھہ پھر عمل کر پھر مخلوق سے الگ ہو کر خلوت مین بیٹھہ اور محبت
الٰہی مین مشغول ہو۔ جب محبت اور تنہائی درست ہوجائے گی وہ تجھے اپنا مقرب نزدیک تب بنائیگا
اور اپنے مین فنا کردے گا۔ پھر اگر چاہے گا۔ تو مشہور کرکے مخلوق کے لئے ظاہر کردیگا۔ اور تجکو پورا حصہ
لینے کی طرف پھیر لائیگا۔ اپنے سابقہ اور علم کی ہوا کو تیرے معاملہ مین حاکم کریگا۔ وہ تیری خلوت
کی دیوارون پر چلے گی۔ اور اُن کے ساتھہ لازم ہوجائے گی اور تیرے امر کو مخلوق کے لئے ظاہر
کردے گی تو اُن مین اپنے ساتھہ نہین بلکہ خدا کے ساتھہ ہوگا۔ اسوقت بلا شامت نفس وطبع وہوا
تو اپنا پورا حصہ حاصل کرسکے گا۔ وہ تجکو اس لئے تیری قسمت کیطرف پھیریگا کہ کہین تجھہ مین اُسکے علم کا
قانون باطل نہوجائے تو اسوقت اپنے پورے حصے لے گا اور تیرا دل خدا کے ساتھہ ہوگا اے لوگو
خدا اور اُس کے اولیاء کو نہ جاننے والو۔ خدا اور اُسکے اولیاء کے باب مین طعن کرنے والو خدا برحق ہے
اور اے مخلوق تم باطل ہو۔ حق قلب واسرار ومعانی مین ہے اور باطل نفسون خواہشون طبیعتون
عادتون۔ دنیا۔ اور ماسوے اللہ مین ہے۔ دل جبتک خدا کے قرب سے جو قدیم ازلی دائم اور ابدی ہے
نہ لگے فلاح نہین پاسکتا۔ اے منافق مزاحمت نکر۔ جو کچھہ تیرے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے تیرے
پاس تیری روٹی تیرا سالن۔ شیرینی۔ کپڑے گھوڑا اور حکومت موجود ہے سچا دل مخلوق سے خالق
کیطرف منہ کرتا ہے اور اکثر اشیاء کو رستہ مین دیکھکر اُن سے سلام کرکے گذر جاتا ہے۔ اپنے علم پر عمل
کرنے والے علماء سلف کے نائب۔ انبیاء کے وارث اور بقیہ خلف ہین اُنکے آگے آگے چلتے ہین۔ انکو

شریعت کے شہر کی آبادی کا حکم دیتے اور اُسکے اُجاڑنے سے روکتے ہین۔ انبیا اور وہ قیامت کے دن جمع ہونگے۔ خدا سے اِن کو پوری اُجرت دلوائینگے۔ اللہ تعالےٰ نے عالم بے عمل کو گدھے سے مثال دی ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنے عمل نکرنے والے اُس گدھے کی مانند ہین جسپر کتابین لدی ہوئی ہون اسفار یعنی کتب علم سے گدھا بجز رنج وتعب کے علمی کتابون سے ہرگز نفع نہین اُٹھا سکتا جسکا علم زیادہ ہو اُسکے خوف وطاعت کو بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ اے علم کے مدعی خوف الٰہی سے تیرا رونا کہان گیا۔ تیرا خوف وحذر اور اپنے گناہون کا اقرار کہان گیا۔ طاعت الٰہی مین تیرا اندھیرے و روشنی کو ملا دینا کہان گیا۔ تیرا اپنے نفس کو ادب دینا اور جانب حق مین مجاہدہ کرنا اور اُس سے عداوت رکھنا کہان گیا۔ کرتا عمامہ۔ کھانا۔ نکاح۔ مکان دوکانین۔ اور مخلوق کی صحبت و محبت تیرا کلی مقصود ہے۔ ان اشیاء سے اپنا ارادہ الگ کر۔ انمین جو کچھہ تیرے مقدر کا ہے اپنے وقت پر آجائیگا اور تیرا دل رنج وانتظار اور حرص کے بوجھ سے علیحدہ ہو کر خدا کے ساتھ قائم رہے گا جس چیز سے فراغت حاصل ہو چکی ہے اُسکے متعلق رنج اُٹھانے سے کیا حاصل اے لڑکے تیری خلوت فاسد ہے ٹھیک نہین۔ ناپاک ہے طاہر نہین۔ تیرے دل نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہ اُسکی توحید واخلاص ٹھیک نہین۔ اے سونے والو تمہاری جانب سے غفلت نہ کیجائے گی۔ اے مُنہ پھیرنے والو تمہاری طرف سے روگردانی نہوگی۔ اے بھولنے والو تم نہ بھلائے جاؤگے۔ اے چھوڑنے والو تم نہ چھوڑے جاؤگے اے خدا اور رسول کے نجانتے۔ اور پہلون پچھلون سے ناواقفو۔ تم بہت پرانی اور گھنی ہوئی لکڑی کی مانند ہو جو کسی کام مین نہین آسکتی۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چودھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین ذیقعد ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے منافق خدا تجھسے زمین کو پاک کردے۔ کیا تجھے نفاق کافی نہ تھا کہ علماء اولیاء اور صالحین کی غیبت کرکے اُن کے گوشت کھانے لگا۔ تو اور تیرے بھائی منافق عنقریب اسحالت مین ہوجائینگے کہ کیڑے تمہاری زبانون اور گوشتون کو کھاجائین گے ٹکڑے ٹکڑے کردینگے۔ اور زمین تمکو بھینچ کر پیس ڈالیگی جو شخص خدا اور نیک بندون سے نیک گمان نرہے اُنکی تواضع نکرے۔ اسے فلاح نہوگی۔ تو اُن کی تواضع کیون نہین کرتا۔ حالانکہ وہ روساء و امراء ہین۔ تو اُنکی نسبت کچھ بھی نہین خدا نے حلّ و عقد اُنکے سپرد کر رکھا ہے۔ اُنہین کے طفیل آسمان مینہ برساتا اور زمین اُگاتی ہے مخلوق اُن کی رعیت ہے اُن مین ہر ایک پہاڑ کی مانند ہے کہ اُسے آفات و مصائب کی ہوائین ہلا نہین سکتین۔ وہ مقام توحید و رضا سے کبھی نہین ٹلتے۔ اسی کو اپنے اور غیرون کیلئے چاہتے ہین۔ خدا کی طرف رجوع اور معذرت

کرو۔ اپنے گناہون کا اعتراف کرتے رہو۔ اُسکے آگے تضرع کرو۔ تمہارے آگے کیا ہے۔ اگر تم اسے جان لیتے تو اس حالت پر نر ہتے جسپر اب ہو۔ سالقین کیطرح خدا کے آگے ادب کرو۔ تم اُن کی بہ نسبت ہیجڑے اور عورتین ہو۔ تمہاری دلیری نفسون خواہشون اور طبیعتون کے حکم کے وقت ہے دینی شجاعت حقوق الٰہی ادا کرنے مین ہوا کرتی ہے حکما و علمار کے کلمات کو ذلیل نجانو۔ اُن کا کلام دوا۔ اور کلمات وحی آلہی کا ثمرہ ہین۔ تم مین نبی صورتاً موجود نہین ہے تاکہ اس کا اتباع کرو جب نبی کے واقعی تبیع کا اتباع کروگے تو گویا نبی ہی کا اتباع ہوگا اور جب اسکو دیکھوگے تو گویا نبی کو دیکھلوگے متقی علمار کی صحبت اختیار کرو۔ اُنکی صحبت تمہارے لئے برکت ہے البتہ بدعمل علمار کے پاس نجاؤ انکی صحبت تمہاری شامت کا باعث ہے جب تو اس شخص کی صحبت مین رہیگا جو علم و تقوے مین تجھسے زیادہ ہو تو اُسکی صحبت باعث برکت ہوگی۔ اور جب اُسکے پاس بیٹھیگا جو عمر مین بڑا ہو اور متقی نہو تو اُسکی صحبت موجب شامت ہے خدا کے لئے عمل کر۔ اور کے لئے نکر۔ اُسکے لئے گناہ چھوڑ اور کے لئے نچھوڑ۔ غیر کے لئے عمل کرنا کفر ہے اور گناہ چھوڑنا .... ریار۔ جو اسکو نہ پہچانے اور اسکے سوا عمل کرے وہ ہوس مین گرفتار ہے عنقریب موت آکر تیری ہوس کو قطع کردے گی تجھپر افسوس کہ غیر سے دل کیساتھ ملتا ہے اور خدا سے قطع کرتا ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اُس رشتہ کو ملاؤ جو تمہارے اور خدا کے مابین ہے۔ سعید ہو جاؤگے اُس تعلق کو پاک و صاف رکھو جو تم مین اور اللہ تعالیٰ مین ہو۔ وہ صالحین کے دلون کی حفاظت کرتا ہے۔ اے لڑکے اگر غنی اور فقیر کے آنے کے وقت تیری حالت جدا جدا ہو جاتی ہے تو تیرے لئے فلاح نہین۔ صابر فقیرون کا اکرام کر۔ انسے اُن کی ملاقات اور صحبت سے برکت حاصل کر پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے ہمنشین ہین آج دلون سے ہمنشین اور کل اجسام سے ہونگے۔ اُنکے دل دنیا سے بے رغبت اور اُسکی زینت سے روگردان ہین۔ اُنہون نے فقر کو غنا پر اختیار کر رکھا ہے۔ اور اُس پر صبر کیا ہے پھر جب یہ پورا ہو گیا تو آخرت نے انسے خطاب کیا اور اپنا نفس پیش کر دیا۔ اور وہ اس سے جا ملے جب آخرت حاصل ہو گئی تو انہون نے جان لیا کہ یہ خدا کے سوا کوئی اور چیز ہے۔ اسلئے اُس سے بیعت توڑی۔ اسکی طرف سے دلسے پشت پھیرلی اور خدا سے شرما کر اسکے پاس سے بھاگ گئے۔ وہ غیر اللہ کے پاس کیونکر ٹھیرتے۔ اور حادث کیطرف کیونکر سکون حاصل کرکے اُس سے محبت کرتے۔ اور اپنے اعمال و حسنات اور تمام طاعات کیونکر اُسکے سپرد کر دیتے وہ مولا کی طلب مین صدق کے پر لگا کر آخرت سے منہ موڑ کر اُڑے پنجرہ اسکے پاس چھوڑ گئے قفس وجود سے نکلے اور موجد کے پاس اُڑ گئے۔ رفیق اعلیٰ کو طلب کیا۔ اول و آخر اور ظاہر و باطن کو ڈھونڈا۔ برج قرب کی طرف پہنچ گئے۔ اور انہین ہو گئے جنکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ (وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور نیک لوگون مین ہین) اُنکے دل بہتیرین معانی اور عقل دینی

و دنیوی سب ہمارے پاس ہین۔ جب اہل اللہ کو یہ مرتبہ ملجاتا ہی تو اُنکے نزدیک نہ دنیا باقی رہتی ہے نہ آخرت آسمان و زمین اور جو کچھ انکے مابین ہے اُنکے دلون اور اسرار کی نسبت لپیٹ دیا جاتا ہے۔ خدا ان کو غیر سے فنا کرکے اپنی ذات سے موجود کر دیتا ہے پھر اگر اُن کے لئے دنیوی حصہ ہوتا ہی تو انکو اپنا بھرپور حصہ لینے کے لئے آدمیت اور بشریت کی طرف پھیر دیتا ہے تاکہ اس کا علم و سابقہ اور قضا بدل نہ سکے اسوقت وہ علم اور قضا و قدر کا ادب اچھی طرح کرتے ہین اور جو کچھ اُن کو ملتا ہی زہد و ترک کے قدم سے اُسے لے لیتے ہین نفس و ہوا اور ارادہ سے نہین لیتے۔ ظاہری احکام ہر حال مین اُن کو یاد رہتے ہین۔ دنیا کے ساتھ خلق پر بخل نہین کرتے اگر اُن کو قدرۃ ہو تو سب کو مقرب الٰہی بنا دین۔ اُنکے دلمین مخلوقات و محدثات کی ذرہ برابر قدر نہین رہتی۔ تو جب تک تو دنیا کیساتھ رہے گا۔ آخرت سے نہ ملے گا۔ اور جب تک آخرت کے ساتھ رہے گا خدا سے نہ مل سکے گا۔ عمل کر۔ جاہل نہ بن۔ تو اُن مین ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے باوجود علم گمراہ کر دیا ہی۔ فقرا کیساتھ مالی سلوک کرنا مواصلت الٰہی مین داخل ہی۔ کیا تو نہین جانتا کہ صدقہ دینا خدا کیساتھ معاملہ کرنا ہی۔ وہ غنی و کریم ہے کیا غنی و کریم سے معاملہ کرنے والا بھی نقصان اُٹھایا کرتا ہے۔ اگر تو خدا کے لئے ایک ذرہ دے گا تو وہ تجکو پہاڑ عطا فرمائے گا۔ تو قطرہ دے گا وہ دنیا و آخرت مین دریا بخشدے گا۔ تجکو تیرا ثواب و اجر پورا مرحمت کریگا۔ اے قوم جب تم خدا سے معاملہ کروگے تو وہ تمہارے کھیتون کو بڑھائیگا نہرونکو جاری کریگا تمہارے درختون مین پتے ٹہنیان اور پھل لگائے گا۔ نیکیون کا حکم کرو۔ بدیون سے روکو خدا کے دین کی مدد کرو۔ اور اُسکی راہ مین دوستے دشمنی رکھو۔ جو نیکی کے ساتھ اُس کا دوست ہے اُسکی صداقت خلوت و جلوت خوشی و ناخوشی۔ شدت و آسانی مین یکسان رہے گی۔ خدا سے اپنی حاجتین مانگو نہ کہ خلقت سے۔ اور اگر خلقت ہی سے مانگنا ضروری ہو تو دل سے خدا کی طرف رجوع کرو وہ کسی طرف سے طلب کا الہام کر دے گا۔ پھر اگر تم کو کچھ ملے تملے تو اُسی کی طرف سے ہوگا مخلوق کی جانب سے نہوگا۔ اہل اللہ نے اپنی روزی کا فکر دل سے نکالدیا ہے وہ جانتے ہین کہ روزی اپنے معین وقت پر مقدر ہو چکی ہے اس لئے اُسکی طلب کو چھوڑکر اپنے بادشاہ کے دروازہ پر جا پڑتے ہین خدا کے فضل اور قرب اور علم کے باعث ہر چیز سے مستغنی ہین۔ جب اُن کو یہ حاصل ہو جاتا ہے تو قبلۂ مخلوق اور اُن کے خطیب بنجاتے ہین۔ دلون کے ہاتھ پکڑکر اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا دیتے ہین۔ اُنکے لئے قبولیت کا خلعت دلوانے اور رضامندی حاصل کرانے کی تکلیف اٹھاتے ہین۔ بعض مشائخ رحمہم اللہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا خدا کے بندے وہ ہین۔ جن کی عبودیت ثابت ہو چکی ہے۔ اُس سے دنیا و آخرت کچھ نہین مانگتے۔ بلکہ اُس سے خود اُسی کے طالب ہین غیر کے خواہان نہین۔ الٰہی تمام مخلوق کو اپنے دروازہ کیطرف ہدایت دے ہمیشہ ہی میرا سوال

گا۔ آگے اختیار تجکو ہے۔ یہ عام دعا ہے جس پر مجکو ثواب ملے گا۔ آگے اللہ اپنی مخلوق مین جو چاہے گا
ے گا۔ جب دل درست ہو جاتا ہے تو اسکی رحمت وشفقت مخلوق مین بھر جاتی ہے۔ بعض مشائخ کا
ن مروی ہے کہ نیکی کرنیوالے بہت ہین۔ مگر گناہ کے تارک صدیق ہی ہوتے ہین۔ صدیق کبائر
سغائر کو چھوڑ دیتا ہے پھر شہوات اور مباح مشترک چھوڑتے ہی اسکا تقوے اور باریک ہو جاتا ہی
روہ حلال مطلق کا طالب رہتا ہے۔ صدیق رات دن خدا کی عبادت مین رہتا۔ اور مخلوق کیطرف سے
نچنے والے فائدون کو چھوڑ دیتا ہے اس لئے اُس سے خرق عادت ظاہر ہونے لگتا ہے اور اُس جگہہ سے
وزی دیا جاتا ہے۔ کہ جہان سے گمان نہین ہوتا۔ وہ دیا جاتا اور لینے کا حکم کیا جاتا ہے اشیاء اسکے
لئے خالص اور صاف ہو جاتی ہین کیونکہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے۔ اور دلمین اُسکی حاجتون کا
خون ہوا ہے۔ اُسنے اپنے اغراض کے ٹوٹنے پر صبر کیا ہے اور وہ ہر حال مین رد کیا گیا ہے۔ دعا
کرتا تھا قبول نہین ہوتی تھی۔ مانگتا تھا کچھ نہین ملتا تھا۔ شکوہ کرتا تھا اور اُسکی شکایت بڑہ جاتی تھی
کشائش کا طالب تھا مگر نہ ملتی تھی ڈونڈتا تھا لیکن نجات کی جگہہ ہاتھ نہین لگتی تھی۔ توحید اور عمل پر
اخلاص کرتا تھا۔ مگر جسکے لئے عمل کرتا تھا اُس کا قرب نصیب نہ تھا گویا وہ مومن وموحد ہی نہین با این ہمہ
متواضع اور ان اشیاء کی مدارات پر صابر تھا۔ جانتا تھا کہ صبر سکے دل کی دوا اور صفائی وقرب کا باعث ہی
اور اس امتحان کے بعد بہتری ہو گی۔ علاوہ اس کے یہ ہے کہ یہ امتحان اسلئے ہے تاکہ مومن منافق
سے موحد مشرک سے مخلص ریاکار سے۔ دلیر نامرد سے۔ ثابت متحرک سے۔ صابر بے صبرے سے
اہل حق اہل باطل سے۔ سچا جھوٹے سے۔ دوست دشمن سے۔ متبع مبتدع سے ممتاز ہو جائے
اُسنے بعض مشائخ کا قول سُن لیا ہے۔ کہ دنیا مین ایسا رہ جیسا کوئی زخم کی دوا کرتا اور زوال بلاء
کے لئے دوا کی تکلیف پر صبر کرتا ہے۔ کل بلائین اور امراض خلقت کی شرکت اور نفع وضرر اور عطاء
ومنع مین موجود ہین۔ اور دوا اور زوال بلا مخلوق کے دل سے نکلجائے نزول قضاء وقدر کیوقت
مضبوط رہنے مین ہے۔ اور اسمین کہ تو مخلوق پر ریاست وبلندی کا طالب نہو اور تیرا دل خدا کے
لئے سب سے خالی اور سِر صاف وپاک۔ اور ہمت اسکی طرف بلند رہے۔ تجکو جب یہ حاصل ہو جائیگا
تو تیرا دل مرتفع ہو کر نبیون پیغمبرون، شہیدون صدیقون۔ اور مقرب فرشتونکی جماعت مین جا داخل
ہو گا۔ اور جب اسکی مداومت ہو گی تو تو بڑا عظیم الشان۔ بلند مرتبہ ہو جائے گا۔ آگے بڑہایا جائے گا
والی بنایا جائے گا۔ امیر کیا جائے گا۔ اسوقت تجکو جو ملے گا سو ملے گا۔ جو دیا جائے گا سو دیا جائیگا
جو اس کلام کے سنے۔ اسپر ایمان لائے اور اسکے اہل کا احترام کرنے سے محروم رہا۔ وہ فی الواقع
محروم ہے۔ اے اپنی معاش مین مشغول رہنے والو معیشت میرے پاس ہے۔ نفع میرے پاس
ہے۔ متاع آخرت میرے پاس ہے مین کبھی منادہون کبھی دلال۔ اور کبھی اسباب کا مالک

ہر شئے کو اُسکا حق دیتا ہون مجکو جب آخرت کی کوئی شئے ملجاتی ہے۔ تو تنہا نہین کہاتا۔ کیونکہ کریم اکیلا بیٹھکر نہین کھایا کرتا۔ جو خدا کے کرم پر مطلع ہوگیا ہے تو اُسکے پاس بخل نہین پایئے گا۔ جسنے خدا کو پہچان لیا اُسکے نزدیک خدا کے سوا سب چیزین ذلیل ہین۔ بخل نفس سے ہوتا ہے اور عارف بہ نسبت نفوس مخلوق مردہ ہے۔ بلکہ وہ مطمئنہ۔ خدا کے وعدہ سے سکون اور وعید سے خوف حاصل کرنیوالا ہی الٰہی تونے جو اہل اللہ کو دیا ہے وہ ہمین بھی دے اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور ہمین دوزخ کے عذاب سے بچا

پندرہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن رباط مین فرمایا

مومن توشہ لیتا ہے۔ اور کافر پورا فائدہ اُٹھاتا ہے۔ مومن اسلیئے توشہ لیتا ہے کہ وہ رستہ پر ہے تھوڑے پر قناعت کرتا ہے اور بہت سے مال کو آخرت کے لئے بھیجدیتا ہے۔ اپنے لئے سوار کے توشہ کے مطابق اُٹھا رکھتا ہے یعنی اسقدر کہ اُسے اُٹھا سکے۔ اُس کا تمام مال آخرت مین لگا ہوا ہے۔ دل اور ہمت اسی طرف ہے۔ دل اُدہر ہی لگا ہوا ہے۔ دنیا سے تمام طاعتین آخرت کی طرف بھیجتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی طرف نہین بھیجتا۔ اچھا کھانا فقیرون کو دے ڈالتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آخرت مین اس سے بہتر ملے گا۔ مومن اور عارف و عالم کی ہمت قرب دروازۂ خداوندی ہے۔ دل کے قدمون کی انتہا اور سیر کی مسافت یہ ہے کہ مین قیام و قعود و رکوع و سجود۔ بیداری و رنج کی حالت مین تجھی کو دیکھتا رہون۔ حالانکہ تیرا دل اپنی جگہہ سے نہین ٹلتا۔ بیت وجود سے نہین نکلتا۔ اپنی عادت سے متغیر نہین ہوتا۔ مولا کی طلب مین صادق رہ۔ تجکو تیرے صدیق نے اکثر رنج و تعب سے بے پروا کر دیا ہے۔ اپنے وجود کے انڈے کو صدق کی چونچ سے کھٹک دے۔ اور مخلوق کی رویت اور اُن کے ساتھ مقیّد رہنے کی دیوار کو اخلاص و توحید کی کدال سے ڈہادے۔ زہد کے ہاتھ سے طلب اشیاء کا پنجرہ توڑ ڈال۔ اور دل کے پرون سے اُڑ۔ تاکہ دریائے قرب کے کنارے پر جا رہے اسوقت تیرے پاس سابقہ خداوندی کا ملّاح عنایت کی کشتی لیکر آئے گا۔ اور تجھے سوار کرکے قرب الٰہی تک پار کر دیگا۔ دنیا دریا اور تیرا ایمان اس کی کشتی ہے۔ اسی لئے لقمان رحمہ اللہ نے کہا ہے۔ اے بیٹے دنیا دریا۔ ایمان کشتی طاعتین ملاح اور آخرت کنارہ ہے۔ اے گناہو نپر اصرار کرنے والو۔ تمہارے پاس اندھاپن۔ بہراپن۔ محتاجی اور فقر عنقریب آنے والا ہے۔ تمہارے ساتھ مخلوق کی سخت دلی خسارون جرمانون اور چوریون کے ذریعہ سے تمہارے مال برباد کر دیگی۔ عادل بنو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ مال کے ساتھ شرک نہ کرو۔

رکھو۔ غلامون اور جیبون مین رکھو۔ غلامون اور
اور اسپر بھروسہ نرکھو۔ اسکے پاس نہ ٹھیرو۔ اُسے دل سے نکالکر گھرون اور جیبون مین رکھو۔ غلامون اور
وکیلون کے حوالے کرو۔ اور موت کے منتظر رہو۔ حرص کو کم اور اُمیدون کو کوتاہ کردو۔ ابویزید بسطامی
کا قول ہے کہ مومن عارف خدا سے نہ دنیا مانگتا ہے نہ آخرت۔ بلکہ اپنے مولا سے مولا ہی کا طلبگار رہتا
ہے اسے لڑکے دلسے خدا کی طرف رجوع کر۔ جو شخص خدا سے توبہ کیا کرتا ہی وہی اُسکی طرف راجع ہی
اللہ تعالیٰ کے اس قول وَاَنِیبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ کے یہ معنی ہین کہ اُسکی طرف رجوع کرو۔ ہر چیز اُسے سونپ دو
اپنے نفس اسکے حوالہ کردو۔ اپنے آپ کو قضاؤ قدر امر و نہی اور اُسکے تصرفات کے آگے ڈالدو۔ بلا زبان
بلا ہاتھ پانو۔ بلا آنکھ۔ بلا چون وچرا۔ بلا منازعت و مخالفت بلکہ موافقت و تصدیق کیساتھ اپنے دل
اُسکے آگے ڈال رکھو اور یہ کہو کہ امر و قدر اور سابقہ بالکل درست ہے جب تم ایسے ہوجاؤگے تو تمہارے
دل اُسکی طرف راجع اور اُس کا مشاہدہ کرنے والے ہوجائینگے۔ کسی چیز سے محبت نکرینگے بلکہ عرش سے
لیکر فرش تک کی ہر شئے سے الگ رہینگے تمام مخلوق سے بھاگین اور محدثات سے منقطع ہوجائینگے
مشائخ کا ادب وہی کرتا ہے جو اُن کا خادم رہا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کیساتھ اُن کے بعض احوال پر مطلع
ہوگیا ہو اہل اللہ نے تعریف و مذمت کو گرمی جاڑے اور رات دن کی مانند سمجھ رکھا ہی دونون کو خدا کی
طرف سے خیال کرتے ہین کیونکہ بجز خدا کے اور کوئی اُنکے لانے پر قادر نہین ہی۔ پھر جب اُنکے نزدیک
یہ ثابت ہوگیا۔ تو اُنہون نے تعریف کرنیوالے کی خوشامد نہین کی۔ اور مذمت کرنیوالے سے لڑائی نہین
باندھی۔ اور اِن مین مشغول نہین ہوئے۔ اُنکے دلون سے مخلوق کا حب و بغض سب نکل گیا ہی۔ نہ کسی
سے دوستی رکھتے ہین نہ دشمنی۔ بلکہ سب پر رحم کرتے ہین۔ علم بلا صدق تجکو نفع ندیگا۔ باوجود علم خدا نے
تجکو گمراہ کردیا ہے۔ تیرا علم پڑھنا اور نماز روزہ مخلوق کے لئے ہی تاکہ تیرے پاس آئین تیرے لئے اپنا مال
لاچین۔ اور اپنے گھرون اور مجلسون مین تیری تعریف کرین۔ فرض کر کہ یہ بات تجکو مخلوق سے حاصل
ہوئی۔ مگر جب موت۔ عذاب۔ تنگی اور ہولین سامنے آئینگی تو تجہمین اور مخلوق مین ایک پردہ ڈالدیا جائیگا
اور وہ تجھسے کسی تکلیف کو دفع نکر سکینگے۔ اور وہ مال جو تونے اُن سے حاصل کیا ہی غیر لوگ کھاجائینگے
حساب اور عذاب تجہپر رہیگا۔ اے بدنصیب اے محروم۔ تو دنیا مین کام کرنیوالون سے نفع اُٹھانیوالو نہین ہی
کل دوزخ مین تکلیف بھگتنے والون مین ہوگا۔ عبادت حقیقت ہی۔ اور اُسکے اہل اولیا۔ ابدال۔ اور
مخلص ہین جو خدا کے مقرب ہین۔ علماء باعمل زمین مین خدا اور رسول کے نائب انبیاء و مرسلین کے وارث
ہین۔ اور اسے ہوشنا کو زبانی بک بک۔ اور فقہ ظاہر مین مشغول ہوئے تو تم وارث انبیاء نہین ہو
کیونکہ باطن سے ناواقف ہو۔ اے لڑکے تو کسی چیز پر قائم نہین تیرا اسلام درست نہین ہوا
وہ اسلام کہ جس پر شہادت بنی ہے تیرے لئے تمام نہین ہوا۔ تو لا الہ الا اللہ کہتا اور اُسکی تکذیب کرتا ہی
تیرے دل مین معبودون کی ایک جماعت موجود ہے۔ بادشاہ اور میر محلہ کا خوف معبود ہی۔ کسب و

ونفع اور اپنی طاقت و قوت اور سمع و بصر اور بکڑ پر اعتماد کرنا معبود ہی۔ نفع وضرر اور منع وعطا کو مخلوق کی
طرف سے جاننا معبود ہے۔ بہت سے لوگ دل سے ان چیزون پر بھروسہ رکھتے ہین۔ اور جو ظاہر یہ کرتے
ہین کہ ہم خدا پر متوکل ہین۔ ذکر الٰہی اُنکی زبانی عادت ہو گئی ہے دلی نہین جب اس باب مین انکی مخالفت
کیجاتی ہے تو غصہ کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمین ایسا کیون کہا جاتا ہی۔ کیا ہم مسلمان نہین ہین
کل رسوائیان ظاہر ہونگی اور چھپی باتین کھلجائین گی۔ تجھپر افسوس کہ جب تو لا الٰہ کہتا ہی تو نفی کلی
کی اور جب الا اللہ کہتا ہے تو اثبات کلی کی خدا کے لئے تائید کرتا ہے نہ کہ غیر کیلئے۔ پھر جب تیرا دل
خدا کے سوا کسی اور پر اعتماد کرتا ہے تو تو اسبات مین جھوٹا ہوجاتا ہے۔ اور جن پر تو نے اعتماد کیا ہے
وہ تیرے معبود بنجاتے ہین۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ دل ہی مومن۔ موحد۔ مخلص۔ متقی۔ پرہیز گار
زاہد۔ موقن۔ عارف عامل۔ اور امیر ہے۔ اُسکے ماسوا اُسکے لشکر اور نوکر چاکر ہین۔ جب تو لا الٰہ
الا اللہ کہے تو پہلے دل سے کہہ پھر زبان سے پھر اسی پر توکل و اعتماد رکھہ۔ اپنے ظاہر کو حکم اور باطن کو
حق کے ساتھ مشغول کر۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ۔ اور دل سے خالق خیر و شر کے ساتھ مشغول ہو
جو اسکو پہچانتا ہے اسکے لئے ذلیل ہوجاتا ہے اُسکے آگے زبان بند ہوجاتی ہے۔ اُسکے اور نیک بندو نکے
لئے متواضع ہوجاتا ہے۔ اُسکا غم و گریہ دوگنا ہوتا ہے۔ خوف۔ ترس۔ حیا اور پہلی تقصیرون پر ندامت
زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور زوال معرفت و علم و قرب سے اُس کا خوف و حذر سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے اسکے فعل سے سوال نہین ہوسکتا۔ لوگ اپنے افعال سے سوال کئے جائینگے
وہ دو باتون مین تردد کیا کرتا ہے۔ اپنی گذشتہ تقصیر۔ بشیرمی۔ جہالت۔ اور جرأت پر نظر ڈالتا ہے
اور مارے حیا کے پانی پانی ہوجاتا ہے مواخذہ سے ڈرتا ہے پھر آئیندہ حالت کو دیکھتا ہے کہ دیکھیے
مقبول رہون یا مردود۔ جو کچھہ دیا گیا ہے چھینا جائے یا دیدیا جائے۔ مومنون کے پاس رہون۔ یا
کافرون کے۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مین تم سے زیادہ عارف باللہ اور اُس سے
ڈرنے والا ہون۔ عارفون مین شاذ و نادر ایک وہ ہوتا ہے کہ جسکے پاس امن آجاتا ہے جو کچھہ سابق
ہوچکا ہے اُسپر پڑھہ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنا انجام اور جس طرف رجوع کرے گا خوب جانتا ہے اسکا سِر
اپنے متعلق لوح محفوظ کو پڑھ لیتا ہے پھر اُسپر دل مطلع ہوجاتا ہے اور اُسکے چھپانے کا حکم دیتا ہی
تاکہ نفس اُسپر مطلع نہوجائے۔ اس امر کی ابتدا اسلام امر الٰہی کو بجالانا منہیات سے بچنا۔ اور آفات پر
صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ماسوے اللہ کا ترک ہے اور یہ کہ اُسکے نزدیک سونا اور مٹی۔ مدح و ذم۔ دنیا
ندنیا۔ جنت دوزخ۔ نعمت و رنج۔ غنا و فقر۔ مخلوق کی ہستی و نیستی برابر ہو جب یہ تمام ہوجاتا ہی
تو سب کے بعد خدا ہے۔ پھر اسکی طرف سے امارت اور مخلوق پر ولایت کا فرمان آتا ہی جو شخص اسے
دیکھتا ہے خدا کی ہیبت اور نور کے سبب جو اُسے ملا ہے اُس سے نفع حاصل کرتا ہے۔

الٰہی ہم کو دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

سولھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن صبحکو مدرسہ مین فرمایا

حسن بصری کا قول ہے کہ دنیا کو ذلیل سمجھو۔ خدا کی قسم دنیا اہانت کے بعد ہی اچھی طرح ہاتھ لگتی ہے اے لڑکے قرآن پر عمل کرنا اُسکے نازل کرنیوالے سے اور حدیث پر عمل کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجکو واقف کرا دیتا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام اپنے دل اور ہمت سے اہل اللہ کے دلونکے ساتھ رہتے ہین۔ اُن کے خوشبودار کرنے اور دہونی دینے والے وہی ہین مصفی اور مزین اسرار وہی ہین۔ قرب کا دروازہ کھولنے والے وہی ہین۔ آراستگی دینے والے وہی ہین۔ دل اور اسرار اور خدا کے مابین سفیر وہی ہین۔ جب تو ایک قدم اُنکی طرف جاتا ہے تو آپ خوش ہو جاتے ہین جسکو یہ حالت نصیب ہوگئی۔ اُسپر شکر اور ازدیاد طاعت واجب ہے۔ بغیر اس کے خوش ہونا محض ہوس ہے جاہل دنیا مین خوش ہوتا اور غمگین رہتا ہے جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے عالم اس سے موافقت اور رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت نکر ورنہ ہلاک ہو جائیگا دارمدار اس پر ہے کہ تو خدا کے افعال سے رضامند رہے اور اپنے دلکو مخلوق سے علیحدہ کرکے اُسے خدا سے ملادے تو اُس سے دل اور سر اور معنے کے ساتھ ملاقات کریگا بشرطیکہ خدا اور رسول اور اسکے نیک بندونکی متابعت کرتا رہے گا۔ اگر تو نیکو نکی خدمت پر قادر رہے تو کرتا رہ اسمین دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا دل اُنکا سا ہو تو یہ سمجھ کہ گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہین جس کا دل اللہ کے لئے درست ہو اور اُسکے ساتھ دنیا و آخرت ہو وہ خدا کے حکم سے خواص و عوام پر حکومت کریگا تجھپر افسوس اپنی قدر کو پہچان۔ تو بہ نسبت اُنکے کیا شے ہی تیرا مقصود کھانا۔ پینا لباس نکاح دنیا جمع کرنا اور اسکی حرص ہے دُنیا کے کام کرنے والے امور آخرت مین جھوٹے ہین۔ تو اپنی گوشت کو کیڑون اور حشرات الارض کے لئے تیار کرتا اور نشانہ بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا۔ اللہ کا ایک فرشتہ صبح شام پکارتا ہے کہ اے بنی آدم موت کے قریب ہو جاؤ۔ اُجاڑنے کیلئے بناؤ۔ اور دشمنون کے لئے جمع کرو۔ ہر کام مین مومن کی نیت نیک ہوا کرتی ہے۔ دنیا مین دنیا کیلئے عمل نہین کرتا۔ بلکہ دنیا مین آخرت کے لئے عمارت بنایا کرتا ہے۔ مسجد پل مدرسے سرائین تعمیر کرتا اور مسلمانون کے رستے درست کر دیتا ہے۔ ان کے سوا کسی چیز کو بناتا ہے تو عیال اور بیوہ عورتون اور فقیرون کے لئے۔ اور ضروری کامون کے واسطے۔ تاکہ آخرت مین اُسکے لئے اسکے بدلے مین محل بنائے جائین۔ مومن طبیعت خواہش اور اپنے نفس کے لئے کچھ نہین بناتا جب اُن

و نفع اور اپنی طاقت و قوت اور سمع و بصر اور پکڑ پر اعتماد کرنا معبود ہی۔ نفع و ضرر اور منع و عطا کو مخلوق کی طرف سے جاننا معبود ہے۔ بہت سے لوگ دل سے ان چیزون پر بھروسہ رکھتے ہین۔ اور جو ظاہر یہ کرتے ہین کہ ہم خدا پر متوکل ہین۔ ذکر الٰہی اُنکی زبانی عادت ہوگئی ہے دلی نہین جب اس باب مین اُنکی مخالفت کیجاتی ہے تو غصہ کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمین ایسا کیون کہا جاتا ہی۔ کیا ہم مسلمان نہین ہین کل رسوائیان ظاہر ہونگی اور چھپی باتین کھلجائینگی۔ تجھپر افسوس کہ جب تو لا الٰہ کہتا ہی تو نفی کلی کی اور جب الا اللہ کہتا ہے تو اثبات کلی کی خدا کے لئے تائید کرتا ہے نہ کہ غیر کیلئے۔ پھر جب تیرا دل خدا کے سوا کسی اور پر اعتماد کرتا ہے تو تو اسبات مین جھوٹا ہوجاتا ہے۔ اور جن پر تونے اعتماد کیا ہے وہ تیرے معبود بنجاتے ہین۔ ظاہر کا اعتبار نہین۔ دل ہی مومن۔ موحد۔ مخلص۔ متقی۔ پرہیزگار زاہد۔ موقن۔ عارف عامل۔ اور امیر ہے۔ اُسکے ماسوا اُسکے لشکر اور نوکر چاکر ہین۔ جب تو لا الٰہ الا اللہ کہے تو پہلے دل سے کہہ پھر زبان سے پھر اسی پر توکل و اعتماد رکھ۔ اپنے ظاہر کو حکم اور باطن کو حق کے ساتھ مشغول کر۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ۔ اور دل سے خالق خیر و شر کے ساتھ مشغول ہو جو اسکو پہچانتا ہے اسکے لئے ذلیل ہوجاتا ہے اُسکے آگے زبان بند ہوجاتی ہے۔ اُسکے اور نیک بندونکے لئے متواضع ہوجاتا ہے۔ اُسکا غم و گریہ دوگنا ہوتا ہے۔ خوف۔ ترس۔ حیا اور پہلی تقصیرون پر ندامت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور زوال معرفت و علم و قرب سے اُس کا خوف و خدر سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرڈالتا ہے اسکے فعل سے سوال نہین ہوسکتا۔ لوگ اپنے افعال سے سوال کئے جائینگے وہ دو باتون مین تردد کیا کرتا ہے۔ اپنی گذشتہ تقصیر۔ بشیرمی۔ جہالت۔ اور جرأت پر نظر ڈالتا ہے اور مارے حیا کے پانی پانی ہوجاتا ہے مواخذہ سے ڈرتا ہے پھر آئندہ حالت کو دیکھتا ہے کہ دیکھئے مقبول رہون یا مردود۔ جو کچھہ دیا گیا ہے چھینا جائے یا دیدیا جائے۔ مومنون کے پاس رہون یا کافرون کے۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مین تم سے زیادہ عارف باللہ اور اُس سے ڈرنے والا ہون۔ عارفون مین شاذ و نادر ایک وہ ہوتا ہے کہ جسکے پاس امن آجاتا ہے جو کچھہ سابق ہوچکا ہے اُسپر پڑھہ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنا انجام اور جس طرف رجوع کریگا خوب جانتا ہے اسکا سیر اپنے متعلق لوح محفوظ کو پڑھ لیتا ہے پھر اُسپر دل مطلع ہوجاتا ہے ور اُسکے چھپانے کا حکم دیتا ہی تاکہ نفس اُسپر مطلع نہو جائے۔ اس امر کی ابتدا اسلام امر الٰہی کو بجالانا منہیات سے بچنا۔ اور آفات پر صبر کرنا ہے۔ اور انتہا ماسوے اللہ کا ترک ہے اور یہ کہ اُسکے نزدیک سونا اور مٹی۔ مدح و ذم۔ دنیا ندنیا۔ جنت و دوزخ۔ نعمت و رنج۔ غنا و فقر۔ مخلوق کی ہستی و نیستی برابر ہو جب یہ تمام ہوجاتا ہی تو سب کے بعد خدا ہے۔ پھر اُسکی طرف سے امارت اور مخلوق پر ولایت کا فرمان آتا ہی جو شخص اسے دیکھتا ہے خدا کی ہیبت اور نور کے سبب جو اُسے ملا ہے اُس سے نفع حاصل کرتا ہے۔

الٰہی ہم کو دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ * * * * * * *

سولہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن صبحکو مدرسہ مین فرمایا

حسن بصری کا قول ہے کہ دنیا کو ذلیل سمجھو۔ خدا کی قسم دنیا اہانت کے بعد ہی اچھی طرح ہاتھ لگتی ہے اے لڑکے قرآن پر عمل کرنا اُسکے نازل کرنیوالے سے اور حدیث پر عمل کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجکو واقف کرا دیتا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام اپنے دل اور بہت سی اہل اللہ کے دلونکے ساتھ رہتے ہین۔ اُن کے خوشبودار کرنے اور روہونی دینے والے وہی ہین مصفی اور مزین اسرار وہی ہین۔ قرب کا دروازہ کھولنے والے وہی ہین۔ آراستگی دینے والے وہی ہین دل اور اسرار اور خدا کے مابین سفیر وہی ہین۔ جب تو ایک قدم اُنکی طرف جاتا ہے تو آپ خوش ہو جاتے ہین جسکو یہ حالت نصیب ہو گئی۔ اُسپر شکر اور ازدیاد طاعت واجب ہے۔ بغیر اس کے خوش ہونا محض ہوس ہے جاہل دنیا مین خوش ہوتا اور غمگین رہتا ہے جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے عالم اس سے موافقت اور رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اے مسکین تقدیر سے مناظرہ اور مخالفت نکر ورنہ ہلاک ہو جائیگا دارمدار اس پر ہے کہ تو خدا کے افعال سے رضامند رہے اور اپنے دلکو مخلوق سے علیحدہ کرکے اُسے خدا سے ملادے تو اُس سے دل اور سِر اور معنے کے ساتھ ملاقات کریگا بشرطیکہ خدا اور رسول اور اسکے نیک بندونکی متابعت کرتا رہے گا۔ اگر تو نیکونکی خدمت پر قادر ہے تو کرتا رہ اسمین دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا دل انکا سا ہو تو یہ سمجھ کہ گویا ایک ذرہ کا بھی مالک نہین جس کا دل اللہ کے لئے درست ہو اور اسکے ساتھ دنیا و آخرت ہو وہ خدا کے حکم سے خواص و عوام پر حکومت کریگا تجھپر افسوس اپنی قدر کو پہچان۔ تو بہ نسبت اُنکے کیا شے ہے تیرا مقصود کھانا۔ پینا لباس نکاح دنیا جمع کرنا اور اسکی حرص ہے دُنیا کے کام کرنے والے امور آخرت مین جھوٹے ہین۔ تو اپنی گوشت کو کیڑون اور حشرات الارض کے لئے تیار کرتا اور نشانہ بناتا ہے پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ کا ایک فرشتہ صبح شام پکارتا ہے کہ اے بنی آدم موت کے قریب ہو جاؤ۔ اُجاڑنے کیلئے بناؤ۔ اور دشمنون کے لئے جمع کرو۔ ہر کام مین مومن کی نیت نیک ہوا کرتی ہے۔ دنیا مین دنیا کیلئے عمل نہین کرتا۔ بلکہ دنیا مین آخرت کے لئے عمارت بنایا کرتا ہے۔ مسجدین پل مدرسے سرائین تعمیر کرتا اور مسلمانون کے رستے درست کر دیتا ہے۔ ان کے سوا کسی چیز کو بناتا ہے تو عیال اور بیوہ عورتون اور فقیرون کے لئے۔ اور ضروری کامون کے واسطے۔ تاکہ آخرت مین اسکے لئے اسکے بدلہ مین محل بنائے جائین۔ مومن طبیعت خواہش اور اپنے نفس کے لئے کچھ نہین بناتا جب ابن

آدم درست ہوجاتا ہے تو ہر حال مین خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ اُس کا عدم و وجود اللہ کے ساتھ ہے اور
دل نبیون اور پیغمبرون کے ساتھ قول فعل۔ اور ایمان و ایقان کے اعتبار سے پیغمبرون کی لائی
ہوئی تمام چیزون کو قبول کرلیتا ہے۔ اس لئے دنیا و آخرت مین اُنکے ساتھ لاحق ہوجاتا ہے۔ اللہ
کی یاد کرنیوالا زندہ جاوید ہے ایک زندگی سے دوسری زندگی کیطرف انتقال کرجاتا ہے۔ ایک لحظہ کے سوا
اُسکے لیے موت نہین ہوتی۔ جب ذکر الٰہی دلمین جگہہ پکڑجاتا ہے تو دائمی طور پر رہتا ہے اگرچہ آدمی زبان سے
ذکر نکرے۔ پھر جب بندہ یاد الٰہی مین رہتا ہے تو خدا سے موافقت اور اُسکے افعال پر رضامندی ہمیشہ
قائم رہتی ہے۔ اگر ہم گرمی کے آنے مین خدا سے موافقت نکرین گے تو گرمی ہم کو کرب مین ڈالدیگی
اور اگر جاڑا آتے وقت اس سے موافق نہون گے تو جاڑا ہمین ٹھنڈا کردیگا۔ ان دونون مین موافقت
کرنا اُنکی اذیت اور شدت فعل کو زائل کردیتا ہے۔ اسی طرح بلا و آفات مین موافقت کرنا کرب ضیق
حرج بے آرامی۔ اور بے ثباتی کو اسکے نزول کے وقت زائل کردیتا ہے۔ اہل اللہ کے امور اور
احوال کسقدر اچھے ہین۔ جو شئے خدا کی طرف سے ان کے پاس آتی ہے اچھی ہے۔ اس لئے اُن کو اپنی
معرفت کا نشہ پلاکر اپنی مہربانی کی گود مین سُلا رکھا ہے۔ اور اپنی محبت کا خوگر کیا ہے۔ اس لئے
اسکے پاس مقام کرنا اُنکے نزدیک اچھا ہے۔ اور ماسوے سے غائب رہنا بہتر۔ ہمیشہ اُسکے آگے مردے
بنے رہتے ہین۔ اور ہیبت اُنکی مالک بن گئی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے اُن کو اُٹھاتا۔ قائم کرتا زندہ
کرتا اور جگادیتا ہے۔ وہ خدا کے آگے ایسے ہین جیسے غار مین اصحاب کہف۔ جنکی نسبت خدا خود فرماتا ہے کہ
ہم اُنکو دہنے بائین کروٹین دلواتے ہین۔ وہ سب سے زیادہ عقلمند ہین خدا سے ہر حال مین مغفرت و
نجات کے اُمیدوار ہین۔ یہ اُنکی ہمت ہے۔ تجھپر افسوس۔ کہ اہل نار کے عمل کرتا اور جنت کی اُمید رکھتا ہے
تیری طمع اپنے عمل پر نہین ہے۔ عاریت پر مغرور نہو اور اسے اپنی شئے گمان نکر عنقریب تجھسے لیجائیگی
خدا نے اطاعت کے لئے زندگی دی ہے۔ تو اسے اپنی چیز خیال کررہا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے
اسیطرح تندرستی غنا۔ امن۔ جاہ اور جو کچھہ تیرے پاس ہے سب عاریتہ ہے۔ ان عاریتون مین قصور نہ کر
تجھسے اس کا مطالبہ اور سوال کیا جائیگا اور ہر چیز پوچھی جائے گی تمہارے پاس کی تمام نعمتین خدا
کیطرف سے ہین۔ انسے طاعت پر مدد چاہو۔ تم جن چیزون مین رغبت کرتے ہو وہ اہل اللہ کے نزدیک
خدا سے روکنے والا مشغلہ ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی سلامتی کے سوا دنیا و آخرت مین اور کسی چیز کو نہین
چاہتے بعض مشائخ سے یہ قول مروی ہے۔ مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافقت کر۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق
سے موافق نہو جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو زخم بھرا وہ بھر گیا۔ خدا کے نیک بندون موافقت رکھنے والون سے خدا کی موافقت سیکھو

سترھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھویں ذیقعدہ ۵۴۵ھ میں جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ میں فرمایا

اپنی روزی کا اہتمام نکر۔ کیونکہ وہ تجھسے زیادہ تجھے ڈھونڈ رہی ہے جب تجھکو آج کی دن کی روزی ملجائے تو کل کا غم نکر۔ تو نے کل گذشتہ کو چھوڑ دیا اور وہ گذر گئی۔ کل آئندہ کا حال معلوم نہیں کہ تجھ تک پہنچے یا نہ پہنچے۔ آجکے دن میں مشغول ہو۔ اگر تو خدا کو پہچانتا تو طلب رزق نکرتا اور اُس سے روگردانی کرتا۔ اُسکی ہیبت تجھکو اُس سے مانگنے سے روکتی۔ کیونکہ جو خدا کو پہچان لیتا ہے اُسکی زبان گنگ ہوجاتی ہے خدا کے آگے عارف گونگا ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا مصالح مخلوق کے لئے اسے واپس کرتا ہے واپسی کے وقت اُسکی خاموشی اور گونگا پن جاتا رہتا ہے موسیٰ جب بکریاں چراتے تھے تو انکی زبان میں لکنت درجلدی اور روک تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کیطرف اُنکے واپس کرنے کا ارادہ کیا تو الہام کردیا اور آپ نے دعا کی کہ الٰہی میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات سمجھنے لگیں گویا آپکی مراد یہ تھی کہ جب میں جنگل میں بکریاں چراتا تھا تو اسکی ضرورت نتھی مگر اب مخلوق کیساتھ مشغول ہونے اور انسے کلام کرنے کی حاجت ہے۔ اس لئے زبان کی روک دفع کرنے میں میری مدد کر۔ چنانچہ آپ کی زبان کی گرہ کھل گئی نتیجہ یہ ہوا کہ موسیٰ جتنی دیر میں اور کوئی تھوڑے سے کلمے بول سکے نوّے کلمے (جو فصیح اور مفہوم ہوسکتے تھے) بولدیا کرتے تھے۔ لڑکپن میں فرعون اور آسیہ کے سامنے آپنے غیر وقت کلام کرنا چاہا تھا اللہ تعالیٰ نے بطور لقمہ انگارہ مُنہ میں رکھدیا۔ اے لڑکے میں تجھکو خدا اور رسول۔ اولیاء اللہ اور ابدال انبیاء وخلفاء کا پہچاننے والا نہیں دیکھتا۔ تو معنے سے خالی قفس بلا طائر۔ خالی اور ویرانہ مکان اور ایسا خشک درخت ہے جسکے پتے جھڑ گئے ہوں۔ دل کی آبادی اسلام اور اُسکی حقیقت کی تحقیق سے ہے جس کا نام گردن جھکانا ہے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردے۔ وہ تیرے نفس کو اور غیر کو تیرے حوالے کردے گا۔ تو دل کے ساتھ اپنی ذات اور دیگر مخلوق سے الگ ہوجائے گا۔ اپنے آپے اور غیر سے جدا ہوکر اسکے سامنے کھڑا ہوگا۔ پھر جب خدا چاہے گا۔ تجھکو لباس پہنا کر مخلوق کیطرف واپس کردیگا۔ پھر تو اپنی ذات میں اور دیگر مخلوق میں خدا اور رسول کی مرضی سے اُسکا حکم بجالائے گا۔ پھر اُسکے حکم کا منتظر کھڑا رہے گا اور جو کچھ تجھے حکم ملے گا۔ اُسکی موافقت کریگا۔ جو شخص ماسوے اللہ سے الگ ہوکر دل اور سِر کے قدم سے اسکے آگے کھڑا ہوجاتا ہے۔ وہ زبان حال سے وہی کہتا ہے جو موسیٰ نے کہا تھا۔ وعجلت الیک رب لترضی (الٰہی میں نے تیری طرف آنے میں اس لئے جلدی کی کہ تو رضامند ہوجائے) میں دنیا و آخرت اور تمام خلقت سے الگ ہوں میں نے اسباب کو قطع اور ارباب کو ترک کردیا ہے۔ اور جلدی کرکے تیری طرف آیا ہوں۔ تاکہ تو مجھسے رضامند ہوجائے۔ اور اس سے پہلے اُنکے پاس ٹھیرنے کو معاف کردے۔ اے جاہل۔ تجھے اِن باتوں سے کیا۔ تو اپنے نفس اور دنیا

اور خواہش کا بندہ ہے۔ تو مخلوق کا بندہ اور ان مین شریک ہے کیونکہ نفع وضرر مین اُن کو دیکھتا ہے
تو جنت کے پاس آجانے کا اُمید وار ہے اور دوزخ کے پاس اسکے دخول سے ڈرتا ہے۔ تم دونون
اور بینائیون کے پھیرنے والے سے جو ہر شئے کو کُن سے پیدا کر دیتا ہے بہت دور ہو تم کہان۔ وہ کہان
اے لڑکے اپنی طاعت پر مغرور اور اُس سے خوش نہو خدا سے اُسکے قبول ہونے کی دعا مانگ
اور اس سے ڈر کہ تجھے غیر طاعت کی طرف منتقل نکردے۔ تجکو اس سے کس نے بے خوف کر دیا ہے
کہ وہ تیری طاعت کو معصیت اور صفائی کو کدورت ہو جانے کا حکم کر دے خدا کو پہچاننے والا کسی چیز
کے ساتھ نہین ٹھرتا۔ اور کسی شئے سے دھوکا نہین کھاتا۔ دنیا سے جبتک سلامتی دین اور حفاظت
آلہی کے ساتھ نہین نکلجاتا امن مین نہین ہوتا اے قوم دل اور اخلاص سے عمل کرو۔ اخلاص کا مل ماسوائے
اللہ سے بچنا ہے۔ اور اُسکی معرفت اصل ہے مین تم مین اکثر لوگون کو اقوال وافعال اور خلوت وجلوت
مین جھوٹا پاتا ہون۔ تم کو ثبات نہین۔ تمہارے اقوال بلا افعال اور افعال بلا اخلاص و توحید ہین
اگر مین اُس کسوٹی کو جو میرے ہاتھ مین ہے چھپا لون اور تجھے خوش کر دون تو کیا فائدہ ہوگا تو چاہتا ہے
کہ خدا تجکو قبول کرلے اور خوش کر دے مگر وہ عنقریب پگلاتے اور آگ جلاتے وقت تیری چاندی کو رسوا
کرے گا۔ اسوقت کہا جائے گا۔ کہ یہ سفید ہے یا سیاہ۔ اور یہ ملمع۔ وہ سب قیامت کے دن بیکار نکلے گی
یہ اُن اعمال کی نسبت کہا جائے گا۔ جن مین تو نے نفاق ظاہر کیا ہے۔ اسی طرح غیر اللہ کے لئے جو
عمل کیا جائے باطل ہے۔ عمل کرو۔ جاہو۔ ساتھ رہو۔ اور اُس کو طلب کرو۔ جس کی مانند کوئی نہین اور
وہ سنتا دیکھتا ہے۔ تقوے کرو۔ پھر ثابت رہو۔ جو اُسکے لائق نہین اُسکی نفی کرتے رہو اور جو لائق ہی
اُس کا اثبات کرو۔ اور وہ ایسی شئے ہے جس کو اُسنے اور اُسکے رسول نے پسند کیا ہو جب تم ایسا
کروگے تو تمہارے دل سے تشبیہہ و تعطیل کا خیال جاتا رہے گا اللہ اور رسول اور اسکے نیک بندون
کی صحبت مین اجلال واحترام کے ساتھ رہو۔ اگر تم فلاح چاہتے ہو تو میرے حسن ادب کے ساتھ آؤ
یا نہ آؤ۔ تم فضول کامون مین رہتے ہو۔ تو جن ساعتون مین میرے پاس آیا کرو فضول کو چھوڑ دیا
کرو۔ بسا اوقات مجمع مین وہ لوگ ہوتے ہین جن کا احترام کیا جاتا ہے اور اُن کے ساتھ حسن ادب
کو نگاہ رکھا جاتا ہے اور وہ تمہاری عقل وفہم سے بڑے ہین پکانے والا اپنے کھانے کو۔ اور روٹی
والا اپنی روٹی کو۔ کاریگر اپنے کام کو دعوت کرنے والا آنے والے مہمان کو خوب پہچانتا ہے۔ دنیا نے
تم کو اندھا کر دیا ہے تمہین کچھہ نظر نہین آتا۔ اس سے بچو۔ وہ تم کو اپنی ذات پر قادر کرتی رہتی ہی
یہانتک کہ اپنی طرف کھینچتی اور آخر مین ذبح کر دیتی ہے۔ اپنی شراب اور بھنگ پلا کر تمہارے
ہاتھ پانو کاٹتی اور آنکھین پھوڑ دیتی ہے۔ پھر جب بھنگ کا نشہ اور نزکرا فاقہ ہو جاتا ہے تو تم خود معلوم
کر لیتے ہو کہ اُسنے تمسے کیا سلوک کیا۔ یہ محبت دنیا۔ اسکے پیچھے دوڑنے اسپر اور اسکے جمع کرنے پر

حرص کا نتیجہ ہے۔ یہ اُس کا فعل ہے۔ اِس سے بچتے رہو۔ اے لڑکے تو دنیا کو چاہتا ہے تو تیرے لئے فلاح نہین۔ اور اے محبت الٰہی کے مدعی تو آخرت اور ماسوے کو چاہتا ہے۔ تو تیرے لئے فلاح و صحت نہین۔ محب خدا کے سوا نہ اس کو چاہتا ہے نہ اُس کو جب اُسکی محبت ثابت ہوجاتی ہو تو اُس کو دنیا سے اس کا ایسا حصّہ ملتا ہے جو خوشگوار اور کافی ہوتا ہے۔ اور اِسی طرح جب آخرت تک پہنچ جاتا ہے تو جن اشیاء کو پس پشت ڈال دیا ہے سب کو اللہ تعالیٰ کے پاس دیکھ لیتا ہے کیونکہ اسنے خدا کے لئے ان سب کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ اولیاء کو دنیوی اشیا کے حصے دیتا ہی حالانکہ وہ اِس سے الگ رہتے ہین۔ دل کے حصے باطن ہین اور نفس کے ظاہر۔ دل کے حصے جب ملتے ہین کہ نفس کو اسکے حصے نہ دیئے جائین جب نفس باز رہتا ہے تو دل کے حصون کے دروازے کھلتے ہین۔ پھر جب دل خدائی حصون سے مستغنی ہوجاتا ہے تو نفس کے لئے رحمت آتی ہے۔ اس بندہ سے کہا جاتا ہے کہ اپنے نفس کو قتل نکر اسوقت اُسکے حصے آتے ہین۔ اور وہ مطمئن ہو کر انھین لے لیتا ہے۔ جو تجھے دنیا کی طرف راغب کرے اُسکی محبت چھوڑ اور جو زاہد بنائے اسکے پاس بیٹھ جنس اپنی جنس کی طرف مائل ہوا کرتی ہی بعض بعض کے پاس جاتا ہی۔ محب محبین کے پاس جاتا ہی یہانتک کہ وہ اپنے محبوب کو اُنکے پاس پالیتا ہی للّٰہی محب اسکی راہ مین دوستی رکھتے ہین۔ اسلئے خدا اُن کو دوست رکھتا۔ اُنکی تائید کرتا۔ اور ایک کو دوسرے سے تقویت دیتا ہے دعوت حق پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین۔ اُن کو ایمان توحید اور اعمال مین اخلاص کی طرف بلاتے ہین۔ اُنکے ہاتھ پکڑ کر خدا کے رستہ پر کھڑا کر دیتے ہین خادم ایک روز مخدوم بنے گا۔ نیکی کرنے والے کے ساتھ نیکی کیجائے گی۔ دینے والے کو دیا جائے گا۔ اگر تو دوزخ کے عمل کرے گا تو دوزخ تیرے لئے تیار ہے۔ تو جیسا کریگا ویسا بھریگا۔ جیسے تم ہوگے ویسے تم پر حاکم ہونگے تمہارے اعمال گویا تمہارے حکام ہین۔ تو دوزخیون کے سے عمل کرکے خدا سے جنت کی اُمید رکھتا ہے بلا عمل تو جنت کی تمنا کیونکر کر رہا ہے۔ دنیا مین وہ اہل دل جو اعضا سے نہین بلکہ دل سے عمل کیا کرتے ہین اہل جنت ہین عمل بلا موافقت دل کیا کام دیسکتا ہے۔ ریا کار اعضا سے عمل کیا کرتا ہی۔ اور مخلص دل اور اعضا سے بلکہ قبل از اعضا دل سے۔ مومن زندہ ہی منافق مردہ مومن خدا کیلئے کام کرتا ہے منافق خلقت کے لئے۔ کہ اُن سے تعریف اور اپنے کام کا صلہ چاہتا ہے مومن کا عمل ظاہر وباطن۔ خلوت وجلوت اور خوشی و رنج مین یکسان ہے۔ اور منافق کا عمل صرف جلوت مین اور خوشی کے وقت ہے۔ رنج کے موقعے پر نہین۔ اُسکو خدا سے محبت نہین۔ اُسکے اور اُسکے رسولون اور کتابون اور حشر و نشر اور حساب پر ایمان نہین۔ اس کا اسلام اس لئے ہے کہ دنیا مین جان و مال بچ رہے نہ اس لئے کہ آخرت مین اُس آگ سے محفوظ ہوجائے جو خدا کا عذاب ہے اُس کا روزہ نماز۔ اور علم پڑھنا لوگون کے سامنے ہے۔ اُن سے الگ ہو کر اپنے شغل اور کفر کی طرف آجاتا ہی

الٰہی ہم اِس حالت سے پناہ مانگتے ہین اور تجھسے دنیا و دین مین اخلاص چاہتے ہین۔ اے لڑکے اعمال مین اخلاص کو لازم کرلے اور اپنی آنکھہ عمل اور اُسپر طلب عوض سے اُٹھالے نہ مخلوق سے عوض مانگ نہ خالق سے۔ خدا کے لئے عمل کر نہ کہ نعمتون کے لئے اُن لوگون مین ہوجا جو اُسکی ذات کو چاہتے ہین۔ اُسی کو چاہ۔ تاکہ تیرا مطلب تجھے دیدے۔ جب اُس نے تجکو یہ دیدیا تو دنیا و آخرت مین گویا جنت ملگئی۔ دنیا مین قرب اور آخرت مین دیدار۔ اور موعود جزا اُسکے تابع اور ضمن مین ہے اے لڑکے اپنے جان و مال کو اُسکی تقدیر حکم اور قضا کے ہات مین سونپ آج تو چیز مشتری کے حوالے کردے وہ کل تجکو قیمت دیدیگا۔ خدا کے بندو اپنے نفس اُسے سونپ دو قیمت اور شئے اُس کے حوالے کرو۔ اور یہ کہو کہ نفس مال۔ جنت اور ماسوا سب تیرے لئے ہے۔ ہم تیرے سوا اور کچھہ نہین چاہتے ہمسایہ گھر سے۔ اور رفیق رستہ سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ اے جنت کے ارادہ کرنے والے اُس کا خریدنا اور تعمیر آج ہے کل نہین۔ اُس کی نہرین کھودنی اور پانی جاری کرنا آج ہے کل نہین۔ اے قوم قیامت کے دن دل اور آنکھین اُلٹ پڑینگی۔ قدم پھسل پڑینگے۔ ہر مؤمن اپنے ایمان اور تقوے کے قدم پر کھڑا رہیگا۔ ایمان کی مضبوطی بقدر ایمان ہے۔ اُس دن بعض ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائینگے۔ کہ کیون ظلم کیا تھا۔ اور بعض مفسد پچھتائینگے کہ کیون فساد کیا تھا اور اپنے مولا سے کیون بھاگ گیا تھا۔ اے لڑکے کسی عمل پر مغرور نہو کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہے خدا سے سوال کر کہ تیرا خاتمہ بخیر کرے اور نیک عملون پر دنیا سے تجکو اپنی طرف اُٹھالے اِس سے بہت ہی خوف کر کہ تو توبہ کرکے توڑ ڈالے اور پھر گناہ کرنے لگے۔ کسی کے کہنے سے توبہ نہ توڑ نفس و ہوا طبیعت کی موافقت اور مولا کی مخالفت نکر معصیت دنیا و آخرت مین تجکو ذلیل کردیگی۔ جب تو خدا کی نافرمانی کریگا۔ تو وہ تجکو رسوا و ذلیل کرے گا۔ امداد نہ دے گا۔ اِلٰہی اپنی طاعت کے باعث ہماری مدد کر۔ اور معصیت کے سبب ہمین رسوا نکر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اٹھارہوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولہ ذیقعد ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبحکو قدر کے کلام بعد رباط مین فرمایا

خدا نے تجکو دو جہان کی خبر دی ہے۔ ایک ظاہری۔ دوسرا باطنی نفس ہوا طبیعت و شیطان سے جہاد کرنا۔ گناہون لغزشون سے توبہ اور اُسپر قیام۔ حرام خواہشون کا ترک باطنی جہاد ہے۔ اور ظاہری جہاد کفار اور دشمنان خدا و رسول سے لڑنا۔ اُنکی تلوارون نیزون اور تیرون کی تکلیف سہنی۔ مارنا اور مر رہنا ہے۔ باطنی جہاد ظاہری سے مشکل ہے کیونکہ وہ نفس کی محبوب چیزون کے

چھوڑنے۔ شرع کے اوامر و نواہی بجالانے کا نام ہے۔ جو دو نو جہاد کر کے حکم الٰہی بجالاتا ہے اُسے دنیا و آخرت کی جزا ملجاتی ہے۔ شہید کے بدن مین زخم ایسے ہوتے ہین جیسے تمہارے ہاتھ مین فصد کہ اسکے نزدیک ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی۔ اور گناہون سے توبہ کرنے والے مجاہد کے حق مین موت ایسی ہے جیسا پیاسے آدمی کا ٹھنڈا پانی پی لینا اے قوم خدا جس چیز کی تم کو تکلیف دیتا ہی اُس سے بہتر عطا کر دیتا ہے۔ مراد یعنی مومن کامل کا دل اُس کو ہر لحظہ امر و نہی کے ساتھ مخصوص کرتا رہتا ہی بقیہ مخلوق اور منافق ایسے نہین ہوتے جو اپنے جہل و عداوت کے باعث خدا و رسول کی دشمن ہین یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور کیون نہ جائین انہون نے قرآن سنکر اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکے اوامر و نواہی پر عمل نکیا۔ اے قوم اس قرآن پر ایمان لاؤ عمل کرو اور عملو مین اخلاص کو نگاہ رکھو ریاکاری اور نفاق نکرو۔ اُس پر مخلوق سے تعریف اور بدلہ نچاہو۔ مخلوق مین بعض افراد ایسے ہین جو اس قرآن پر ایمان لاتے اور خدا کے لئے عمل کرتے ہین اسی لئے مخلص کم اور منافق زیادہ ہین تم طاعت الٰہی مین کسقدر سلمند اور اپنے اور خدا کے دشمن یعنی شیطان کی فرمانبرداری مین کس قدر مضبوط ہو۔ اہل اللہ اس تمنا مین ہین کہ خدا کی بھیجی ہوئی تکلیفون سے کبھی خالی نرہین وہ جانتے ہین کہ اسکی تکلیفون۔ اور قضا و قدر پر صبر کرنے مین دنیا و آخرت کی بہتری ہے۔ وہ کبھی صبر مین کبھی شکر مین کبھی قرب مین کبھی بعد مین۔ کبھی رنج مین کبھی راحت مین کبھی غنا مین کبھی فقر مین۔ کبھی تندرستی مین۔ کبھی مرض مین اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے ردّ و بدل سے موافقت کرتے ہین اللہ تعالیٰ کی ساتھ دل کو محفوظ رکھنا اُنکی کلی آرزو ہے۔ اور تمام اشیار مین اُنکا اعلےٰ مقصود یہی ہے۔ خالق کے ساتھ اپنی اور مخلوق کی سلامتی کے خواہان ہین۔ وہ ہمیشہ مخلوق کی مصلحت خدا سے مانگتے رہتے ہین اے لڑکے درست ہوجا۔ فصیح ہو جائے گا۔ تو احکام الٰہی مین درست ہونیسے علم مین اور سیر مین درست ہونے سے ظاہر مین فصیح بن سکتا ہے۔ خدا کی طاعت مین ہر طرح کی سلامتی ہے اوامر الٰہی بجالانے۔ منہیات سے بچنے اور قضا و قدر پر صبر کرنے کا نام طاعت ہے۔ جو خدا کی احکام کو قبول کرتا ہے خدا اُسکو قبول کر لیتا ہے۔ اور جو اسکی طاعت کرتا ہے وہ تمام مخلوق کو اسکا مطیع بنا دیتا ہے۔ اے قوم میری نصیحت قبول کرو۔ مین تمہارا خیر خواہ ہون مین اپنے سے اور تم سے الگ ہون۔ مین بظاہر جس مشغلہ مین ہون فی الواقع اُس سے جدا ہون۔ مجھ مین اور تم مین خدا جو کچھ کر رہا ہے مین اُسکی سیر کیا کرتا ہون۔ اور تمہارے لئے وہی چاہتا ہون جو اپنے لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ آدمی جبتک بھائی مسلمان کیلئے وہی بات نچاہے جو اپنی لئے چاہتا ہے ایمان کامل نہین ہوتا یہ ہمارے اُس امیر رئیس سفیر شفیع کا قول ہے۔ جو آدم سے لے کر قیامت تک تمام نبیون اور پیغمبرون سے مقدم ہین جو شخص اپنے بھائی مسلمان کیلئے وہی بات

پسند نکرے جو اپنے لئے کرتا ہے آپنے اُسکے کمال ایمان کی نفی کی ہے۔ جب تو اپنے نفس کیلئے اچھے کھانے اچھا لباس، اچھا مکان، اچھی وجاہت۔ اور کثرت مال کو پسند کریگا اور اپنے بھائی مسلمان کے لئے اس کا خلاف چاہے گا۔ تو تو اپنے کمال ایمان کے دعوے مین جھوٹا ہی۔ اے بے تدبیرے تیرا ہمسایہ فقیر اور تیرے اہل وعیال فقرا ہین اور تیرے پاس مال ہے جسپر زکوۃ واجب ہے اور تو روز بروز نفع پر نفع حاصل کر رہا ہے۔ اور تیری قدر حاجت سے زیادہ بڑہتی جاتی ہی بس تو تیرا انکو کچھ ندینا گویا انکے فقر سے رضامند رہنا ہے لیکن جبکہ تیرا نفس۔ ہوا شیطان تیرے پیچھے لگا ہوا ہی تو تجھپر نیکی کرنی آسان نہین ہے۔ قوت حرص۔ کثرت امید۔ حب دنیا قلت تقوے قلت ایمان تیرے ساتھ ہے۔ تو اپنے اور اپنے مال اور مخلوق کے ساتھ مشترک ہے۔ تیرے پاس خیر نہین جسکی دنیوی رغبت بڑھ گئی اُس پر حرص قوی ہو گئی۔ موت اور خدا کی ملاقات کو بھولگیا۔ حلال و حرام مین تمیز نرکھی۔ وہ کفار کو مشابہ ہوگیا جن کا یہ قول ہے کہ جو کچھ ہے دنیاوی ہی زندگی ہو۔ ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہمین زمانہ ہلاک کردیتا ہے گویا تو اُن مین کا ایک ہے۔ مگر تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہی کلمہ شہادت پڑھکر اپنی جان بچالی ہے۔ اور از روئے عادت نہ بطریق عبادت روزہ نماز مین مسلمانون سے موافقت کر رہا ہے لوگون پر اپنا تقوے ظاہر کرتا ہے مگر تیرا دل فاجر ہے۔ یہ تجکو نفع ندے گا۔ اے قوم دنکی بھوک پیاس اور رات کو حرام سے افطار تم کو مفید نہوگا دنکو روزہ رکھتے ہو رات کو گناہ کرتے ہو اے حرام خورو۔ تم دن کو پانی نہین پیتے اور رات کو مسلمانون کے خون سے افطار کرتے ہو۔ تم مین بعض آدمی دن کو روزہ رکھتے ہین اور رات کو گناہ کرتے ہین پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبتک رمضان کی تعظیم کرتی رہے گی میری امت رسوا نہوگی۔ اسکی تعظیم تقوے اور مع حفاظت حدود شرع خدا کے لئے روزہ رکھنا ہی اے لڑکے روزہ رکھ اور افطار کے وقت فقرا سے کچھ سلوک کر تنہا نہ کھا۔ کیونکہ جو تنہا کھاتا ہے فقیرون کو نہین دیتا وہ فقر و تنگدستی سے محفوظ نہین رہتا اے قوم تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو تمہارے ہمسایے بھوکے ہین۔ اور پھر دعوے کرتے ہو کہ ہم مومن ہین۔ تمہارے ایمان درست نہین ہوئے۔ تمہارے سامنے اتنا کھانا ہو کہ اہل وعیال سے بچ رہے اور سائل دروازہ پر کھڑا ہو کر محروم چلا جائے ؟ عنقریب تو اپنا مال دیکھے گا۔ عنقریب تو اس جیسا ہو جائیگا۔ اور باوجود قدرت عطا جسطرح تو نے اُسے رد کیا ہے اسی طرح تو رد کیا جائے گا تجھپر افسوس کہ تو نے اٹھکر اور جو آگے تھا اُسے لیکر سائل کو کیون ندیا اور دو فصلین کیون نہ جمع کین۔ تو اضع کے لئے کھڑا ہونا۔ اور اپنے مال سے کچھ دے ڈالنا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام سائل کو اپنے ہاتھ سے دیتے۔ ناقہ کو چارہ ڈالتے۔ بکری کو دوہتے۔ اور اپنا کرتہ خود سیا کرتے تھے۔ تم اُن کی متابعت کا دعوے کر کے انکی مخالفت کرتے ہو۔ اقوال و افعال مین اُنکے مخالف ہو اور بلا گواہ بڑا لمبا چوڑا دعوے

پیش کرتے ہو۔ ایک مثل مشہور ہے کہ اے شخص یا تو خالص یہودی بنجا۔ یا توریت مین اتنا توغل نکر علے ہذا القیاس مین تیری نسبت کہتا ہون کہ یا تو شرائط اسلام بجالا۔ یا اپنے آپ کو مسلمان نکہہ لو گو شرائط اسلام اور اُسکی حقیقت یعنی خدا کے سامنے گردن جھکانے کو لازم کرلو۔ آج تم مخلوق پر مہربانی کرو۔ تاکہ کل تم پر خدا اپنی رحمت کرے۔ زمین والون پر رحم کرتا کہ تجھپر آسمان و الارحم کرے شیخ رحمہ اللہ نے اس کلام کے بعد فرمایا۔ جبتک تو اپنے نفس کے ساتھ قائم رہیگا۔ اس مقام پر نہ پہنچے گا۔ تو جبتک نفس کو اُس کا حصہ دیئے جائے گا۔ اسکی قید مین رہے گا۔ اُسکو اُس کا حق دے۔ حصہ نہ دے۔ ایصال حق مین اُسکی بقا متصور ہے۔ اور ایصال حظ مین ہلاکت۔ ضروری کھانا پینا۔ لباس۔ مکان نفس کا حق ہے۔ اور لذات و شہوات اُس کا حصہ ہے۔ اُس کا حق شرع کے ہاتھ سے لے۔ اور حظ کو تقدیر اور سابقۂ علم الٰہی کے سپرد کردے۔ اسکو مباح چیزین دے حرام نہ کہلا۔ شرع کے دروازہ پر بیٹھ۔ اور اُسکی خدمت کرتا رہ۔ نجات پائیگا۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین سُنا کہ جو کچھہ رسول تم کو دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے رکے جاؤ تھوڑے پر قناعت کر۔ اور اپنے نفس کو اِس پر برقرار رکھہ۔ پھر اگر سابقۂ اور علم الٰہی کے ہاتھ سے تیرے پاس بہت کچھ آجائے تو اُسمین تو محفوظ رہے گا۔ جب تو تھوڑے پر قانع ہوگا تو تیرا نفس ہلاک نہوگا اور جو کچھہ اُسکی قسمت مین ہے۔ فوت نہو سکے گا۔ حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مؤمن کو اسقدر کافی ہے جسقدر ایک ہرنی کو۔ مٹھی بھر کھجورین اور ایک گھونٹ پانی مؤمن قوت حاصل کرتا ہے اور منافق پیٹ بھر کے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ مؤمن کو قوت کا فکر اسلیئے ہے کہ وہ رستہ مین ہی منزل پر نہین پہنچا اور وہ جانتا ہے۔ کہ منزل مین کل ضروری چیزین موجود ہین۔ منافق کیلیئے نہ کوئی منزل ہے۔ نہ کوئی مقصد۔ تم دنون اور مہینون مین کسقدر تقصیر کررہے ہو کہ عمرون کو بلا فائدہ ضائع کرتے ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تم دنیا مین قصور نہین کرتے بلکہ تمہاری تفریط دین مین ہے۔ برعکس معاملہ کرو۔ اچھے رہوگے۔ دنیا کسی کے پاس نہین رہی تمہارے پاس بھی نہ رہیگی اے قوم کیا تمہارے پاس زندگی کا خدائی پروانہ آگیا ہی تمہاری تدبیر کسقدر ناقص ہی جو شخص غیر کی دنیا کو اپنی عاقبت خراب کرکے آباد کرتا ہے۔ وہ اپنا دین کھو کر غیر کے لئے دنیا جمع کررہا ہی اور اپنی جیسی مخلوق کے لئے اپنے اوپر خدا کا غضب لے رہا ہے۔ اگر اُسے یقینی طور پر معلوم ہوتا کہ مین عنقریب مرکر خدا کے سامنے جانے والا ہون اور مجھسے تمام تصرفات کا حساب لیا جائیگا تو اُسکے بہت سے افعال کم ہوجاتے۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ تو جسطرح بیمار ہوتا ہی اور یہ نہین جانتا کہ کیونکر بیمار ہوجاتا ہے۔ اسی طرح مرجائے گا۔ اور یہ نہ معلوم ہوگا کہ کیونکر مرجاتا ہی مین تم کو ڈراتا اور روکتا ہون مگر تم نہ ڈرتے ہو نہ باز آتے ہو۔ اے خبر سے غائب اور دنیا مین مشغول

رہنے والو۔ دنیا عنقریب تم پر آگ بھڑکائے گی۔ تمہارا گلا گھوٹے گی۔ اور جو تم نے اسکے ہاتھ سے جمع کیا ہے اور مزے اڑائے ہین ہرگز نفع نہو گا۔ بلکہ یہ سب تم پر وبال ہوجائے گا۔ اے لڑکے برداشت اور رفع شر کو لازم کرے۔ کلمات کے مشابہ دیگر کلمات ہین۔ جب کوئی تجھسے کلام کرے اور تو اُس کا جواب دے تو اُسکی طرف سے دیگر کلمات آجائینگے۔ اور تم دونون مین شر بڑہجائے گا۔ مخلوق مین بعض اشخاص ایسے بھی ہین جو خدا کے دروازہ کی طرف مخلوق کی دعوت کا خیال رکھتے ہین۔ اُنکی بات اگر نمانی جائے گی تو وہ لوگون پر حجت ہین۔ مؤمنون پر نعمت اور منافقون خدا کے دشمنون کے لئے باعث رنج ہین۔ الٰہی ہمین توحید سے خوشبودار کر۔ اور مخلوق و ماسوائے سے فنا کر دینے کی دہونی دے۔ اے موحد والے مشرکو۔ مخلوق کے قبضہ مین کچھ نہین سب عاجز ہین۔ بادشاہ۔ غلام۔ سلاطین۔ غنی۔ فقیر سب کے سب خدا کی تقدیر کے اسیر ہین۔ اُنکے دل خدا کے ہاتھ مین ہین۔ جسطرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ اُسکی مانند کوئی نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ اپنے نفسون کو موٹا نکرو۔ وہ تم کو کھاجائینگے جسطرح کوئی شخص کٹکھنا کتا پالے اُسے موٹا کرے اور اُسکے ساتھ تنہا رہے۔ یہ کتا ضرور اُسے پھاڑ کھائے گا۔ نفسون کی باگین نہ چھوڑو اور اُن کے لئے چھریان تیز رکھو۔ وہ تم کو ہلاکت کے جنگلون مین پھینکدینگے۔ اور دہوکا دینگے اُن کے مادون کو قطع کرو۔ اور اُن کو خواہشون مین نہ چھوڑو۔ الٰہی ہمارے نفسون پر ہماری مدد کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ٭٭٭

اُنیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

خدا اگر جنت دوزخ کو پیدا نکرتا تو بھی اسی لائق ہے کہ اُس سے ڈرنا اور اُمیدوار رہنا چاہیئے۔ اُسکی رضامندی سے اُسکی اطاعت کرو۔ تم کو عطا و عذاب سے کیا مطلب۔ اُسکی طاعت اور امر بجالانے مین منہیات سے رکنے اور تقدیر پر صبر کرنے مین ہی۔ اُسکی طرف رجوع کرو۔ اُسکے آگے روپڑو۔ دلون اور آنکھون کے آنسوؤن سے اُسکے لئے ذلیل رہو۔ رونا عبادت اور ذلت مین مبالغہ ہی۔ اگر تو توبہ اور نیک نیت اور اچھے اعمال پر مرگیا تو اللہ تعالی تجکو نفع دے گا۔ وہ مظلومون کے بدلا دینے کا والی ہے مطیعون کے لئے اس جگہہ اُسکی رحمت و رافت ظاہر ہوتی ہی۔ دنیا و آخرت مین اُسکی محبت لازم کرلے تمام اشیا مین اُسکی محبت کو مقصد اعلے سمجھہ تجکو اُسکی محبت ضروری ہی۔ کیونکہ وہ نفع دیگی۔ مخلوق مین ہر کوئی [illegible] لئے چاہتا ہے۔ اور وہ تجکو تیرے لئے دوست رکھتا ہی اے قوم تمہارے نفس خدا [illegible] کرتے ہین۔ اور تمہین خبر نہین۔ کیونکہ وہ خدا پر جبر کرنا

چاہتے ہین. اور اُس کام کا ارادہ رکھتے ہین کہ جو خدا نے چاہا اور اُسکے دشمن یعنی شیطان سے دوستی رکھتے ہین. خدا سے دوستی نہین رکھتے جب قضا و قدر آتی ہے تو موافقت اور صبر نہین کرتے بلکہ معارضہ اور نزاع کرتے ہین. اُن کا گردن جھکا لینا ایک جبر ہے جو اسلام کے نام پر فانع ہی حالانکہ یہ اُنکو نافع نہین اور اس سے فائدہ طلب نہین کیا جاتا اسے لڑکے خوف کو لازم کرلے اور خدا سے ملنے کے وقت تک بیخوف نہو. اور اپنے دل اور دنیا کے قدم اسکے آگے جمائے رکھ. اس وقت امان کا پروانہ تیرے آگے رکھدیا جائے گا. اور بیخوفی تیرے لئے سزا وار ہوگی جب وہ تجکو امن دیگا تو تو اپنے پاس بہت سی بہتری دیکھے گا. جب وہ تجھے امان دے تو مضبوط رہ. کیونکہ دی ہوئی چیز واپس نہین لیا کرتا. خدا جب بندہ کو برگزیدہ کرلیتا ہے. تو اپنا مقرب بنالیتا ہے. اور جب اُسپر خوف غالب آجاتا ہے. تو ایسی شئے ڈالدیتا ہے جس سے خوف زائل ہوکر دل اور سر کو سکون ملتا ہے. یہ راز بندہ کے اور اس کے مابین رہتا ہے. اے جاہل تجھ پر افسوس. خدا سے مُنہ پھیرتا اور اُسے دل سے پس پشت ڈالتا ہے. اور مخلوق کی خدمت مین مشغول ہے. اہل اللہ خدا کی خدمت مین رہتے ہین اُسنے اُن کے دلون کو اپنا مقرب کرلیا ہے. اُنکے دل عرفان حاصل کرتے ہین. اِس لئے اُن کو معرفت دی ہے. جب تو خدا کو پہچان لیتا ہے اور نفس ہوًا طبیعت اور شیطان کی جنگ سے فارغ ہوکر اُن سے اور دنیا سے نجات پاجاتا ہے. اللہ تعالےٰ اسکے لئے قرب کا دروازہ کھولدیتا ہی اور وہ کام کرنے کے لئے کوئی شغل طلب کرتا ہے. حکم ہوتا ہے کہ پیچھے ہٹ. مخلوق کی خدمت مین مشغول ہو اور اُن کو ہماری راہ دکھا. طالبعلمون اور ہمارے مریدون کی خدمت کرو. اہل اللہ جس کام مین ہین تم اُس سے غافل ہو. جو نفس تمہارے دشمن ہین اُن کو رنج دینے کے باعث تم روشنی کو اندہیرون سے ملاتے ہو. خدا کو ناخوش کرکے جو اُن کو رضامند کرتے ہو. ایسے بہت ہین جو جورو بچون کی رضامندی کو خدا کی خوشنودی پر مقدم رکھتے ہین. مین تیرے حرکات وسکنات اور ہمت کو تیرے نفس اور جورو اور اولاد کے لئے دیکھتا ہون تجھے خدا کی کچھہ بھی خبر نہین. افسوس تو مردون مین نہین گنا جاتا. پورا مرد وہی ہے. جو خدا کے سوا اور کسی کے لئے کچھہ نکرے. تیرے دلکی آنکھین اندہی اور سر کی صفائی مکدر ہوگئی ہے. تو بیخبری کے عالم مین خدا سے محجوب ہے. اسی لئے بعض مشائخ نے کہا ہے. اُن محجوبین پر افسوس جو اپنے آپکو محجوب نہین سمجھتے. افسوس تیرے سرمایہ مین ٹوٹا ہوا شیشہ ہے اور تو اُسے کھائے جاتا ہے. اور اپنی حرص اور غلبۂ خواہش و ہوًا کے باعث تجھے اُسکی خبر نہین. گھڑی بھر کے بعد. تیرا معدہ گھٹ جائے گا. اور تو ہلاک ہوگا. یہ سب بلائین خدا کی دوری اور غیر کے اختیار کرنے سے ہین اگر تو مخلوق کا امتحان کرے تو اُسے دشمن اور خالق کو دوست رکھنے لگے. پیغمبر علیہ السلام نے

فرمایا ہے۔ جسے تو آزمائے گا اُسے دشمن رکھے گا۔ تو بلا آزمائش لوگون کو دوست دشمن بنالیتا ہے
عقل امتحان کیا کرتی ہے۔ مگر تجھ مین عقل نہین۔ دل آزمایا کرتا ہے لیکن تو صاحب دل نہین
دل ہی سوچتا نصیحت پکڑتا اور پند حاصل کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس قرآن مین اُسکے
لئے نصیحت ہے۔ جو صاحبدل ہو۔ یا کان دہر کر سنے اور حاضر رہے عقل منقلب ہو کر دل دل
منقلب ہو کر سِر۔ سِر منقلب ہو کر فنا۔ اور فنا منقلب ہو کر مرتبۂ وجود مین آجاتی ہے۔ آدم اور
دیگر انبیاء خواہشین اور رغبتین رکھتے تھے لیکن باایہمہ نفس کے مخالف اور خدا کی مرضی کے طالب
تھے۔ آدم نے جنت مین ایک خواہش کی۔ اور ایکبار لغزش کھاکر توبہ کی پھر غور نہین کیا۔ حالانکہ
اُنکی خواہش نیک تھی کیونکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ قرب حق سے دور نہون۔ انبیاءؑ اپنے نفس۔
طبیعت اور خواہش کی مخالفت کرتے تھے کثرت مجاہدہ اور مخالفت نفس کے باعث باعتبار
حقیقت فرشتون سے جا ملے ہین۔ انبیا و مرسلین اور اولیاء صبر کیا کرتے ہین۔ تم بھی صبر مین
اُنکی موافقت کرو۔ اے لڑکے دشمن کی مار پر صبر کر عنقریب تو اُسے مارے گا۔ قتل کریگا
اس کا اسباب چھین لے گا۔ پھر بادشاہ کے حضور تجھے خلعت اور جاگیر ملے گی۔ اے لڑکے
کسی کے ایذا نہ دینے اور ہر ایک کے لئے اپنی نیت نیک رکھنے مین کوشش کر۔ ہان شرع نے
جسکی اذیت کا حکم دیا ہو اُسکو ایذا دینا عبادت ہے عقیلون نجیبون صدیقون کے حق کا
صور پھونک چکا ہے۔ اُنہون نے اپنے نفسون پر قیامت برپا کر رکھی ہے۔ اپنی ہمتون کے
باعث دنیا سے مُنہ پھیر چکے ہین۔ اپنی تصدیق کے سبب پلصراط سے عبور کر گئے ہین۔ اور
دلون کے قدمون سے چلکر جنت کے دروازہ پر جا کھڑے ہوئے ہین۔ وہ رستہ مین کھڑے
ہوکر یہ کہہ رہے ہین کہ ہم تنہا اکل و شرب نکرین گے۔ کیونکہ کریم تنہا خور نہین ہوتا۔ اسلیئے
اُلٹے قدمون دنیا کی طرف ہٹ آئے ہین۔ یعنی لوگون کو طاعت الٰہی کی طرف بُلاتے ہین اور
وہان کے حالات کی اُن کو خبر دیتے ہین۔ اسلیئے ان پر تمام کام آسان ہین جسکا ایمان قوی
اور ایقان درست ہوتا ہے۔ وہ اپنے دل سے اُن تمام چیزون کو دیکھ لیتا ہے۔ جنکی اللہ تعالیٰ
نے قرآن مین خبر دی ہے۔ جنت۔ دوزخ۔ اور ما فیہا سب اُسے نظر آتا ہے۔ صور اور اُس کا
موکل فرشتہ اُسکے سامنے ہے۔ وہ اشیاء اُن کی واقعی حالت مین دیکھتا ہے۔ دنیا
اُسکے زوال اور اہل دول کے انقلاب پر نظر ڈالتا ہے مخلوق کو چلتی ہوئی قبر بن جاتا ہے
جب قبرستان مین جاتا ہے اسے اہل نعمت و اہل عذاب معلوم ہو جاتے ہین وہ قیامت اور
اسکے تمام معاملات۔ خدا کے رحمت اور اسکے عذاب۔ فرشتون اور انبیاء و مرسلین اور ابدال
و اولیاء کو اپنے اپنے مرتبون مین ایستادہ دیکھتا ہے۔ اُسے اہل جنت ایک دوسرے

کی زیارت کرتے اور اہل دوزخ ایک دوسرے سے دشمنی رکھتے نظر آتے ہین۔ جسکی نظر درست ہے وہ ظاہری آنکھ سے مخلوق کو اور باطنی آنکھ سے اُن مین خدا کا فعل و اثر دیکھا کرتا ہے۔ اپنی حرکت و سکون کو ان کیلئے خیال کرتا ہے یہ اولیاء اللہ کیجانب سے نظر عزت ہے۔ وہ کون ہے کہ جب کسی شخص کیطرف دیکھے تو ظاہری آنکھ سے اُسکے ظاہر کو معلوم کرے۔ باطنی آنکھ سے دل کو دیکھے اور سِرّی آنکھ سے خدا کو جس نے خدمت کی مخدوم ہو گیا۔ جب تقدیر آئے اُسکی موافقت کرے خواہ جنگل مین ڈالے یا دریا مین۔ نرم زمین مین یا پہاڑ مین۔ میٹھا کھانا دے یا کڑوا۔ عزت و ذلت۔ غنا و فقر۔ تندرستی و مرض اس سے موافق رہے تقدیر کے ساتھ چلتا رہے۔ جب اُسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ تھک گیا ہے تو اتر کر اپنی جگہہ سوار کریگی خود رکاب بنجائے گی اور قرب آلہی و کرامت کے باعث اُسکی خادم بنکر تواضع کریگی۔ یہ سب نفس ہوا۔ طبیعت۔ شیطان اور بُرے ہمنشینون کی مخالفت کی برکت ہے۔ آلہی ہر حال مین ہمکو تقدیر کی موافقت کی توفیق دے۔ اور دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا؛

بیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اکیسوین ذیقعدہ سنہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

اس شہر کے رہنے والو۔ تم مین نفاق زیادہ اور اخلاص کم ہے۔ قول بلا عمل کی کثرت ہے حالانکہ قول بلا عمل کوئی شے نہین بلکہ تم پر حجت ہے وہ تمہارے لیے حجۃ قائم نہین کرسکتا۔ قول بلا عمل بلا دروازہ اور بے پائخانون کا گھر یا ایسا خزانہ ہے جس مین سے صرف نہین کیا جاسکتا۔ یا دعوے بلا ثبوت۔ یا تصویر بلا روح یا ایک بت ہے جسکے ہاتھ ہین نہ پانو۔ نہ پکڑنے کی قوت۔ تمہارے بڑے اعمال جسم بلا روح ہین۔ اخلاص توحید اور کتاب و سنت پر عمل کرنا روح ہے۔ غافل نہو۔ برعکس عمل کرو۔ اچھے رہوگے اوامر آلہی بجالاؤ منہیات سے بچو۔ تقدیر سے موافق رہو۔ مخلوق مین بعض اہل اللہ ایسے ہین جن کے دل اُنس اور مشاہدہ اور قرب کی بنک سے سیراب کیئے گئے ہین اُن کو تقدیر و بلا کا الم کچھ نہین ہوتا۔ اُن پر بلا کا زمانہ اس طرح گذر جاتا ہے کہ خبر بھی نہین ہوتی۔ وہ خدا کی حمد اور اُسکا شکر بجالاتے ہین۔ وہ کیون موجود نرہے۔ تاکہ خدا پر اعتراض نکرے۔ تمہاری طرح اہل اللہ پر بھی آفتین نازل ہوا کرتی ہین۔ اُن مین بعض صبر کرتے ہین اور بعض کو نہ آفات کی خبر رہتی ہے نہ صبر کی۔ ضعف ایمان کے وقت تکلیف کے ساتھ صبر کرنا ایمان کے لڑکپن کے زمانے مین ہوتا ہے اور صبر آجانا اُسکے قریب البلوغ وقت مین۔ اور موافقت اُسکے پورے بلوغ کے زمانے مین۔ اور رضا اُسکے قرب کے وقت مین ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے علم سے خدا کی طرف دیکھتا ہے اور غیبت و فنا خدا کے پاس قلب و سِر کے وقت حاصل

ہوتی ہے۔ یہ مشاہدہ اور ہمکلامی کی حالت ہے کہ اُس کا باطن فنا ہو جاتا ہے۔ اور بہ نسبت مخلوق کے
اُس کا وجود فانی ہوکر محو ہوتا اور خدا کے پاس جا رہتا ہے اور یہان پہنچکر بالکل پگل جاتا اور نیست ہو جاتا
ہے پھر خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے واپس کرتا اور اُسکے متفرق اجزار کو
اس طرح جمع کر دیتا ہے۔ جس طرح قیامت کے دن ہڈیون گوشت اور بالونکو جدا ہو جانیکے بعد جمع کریگا
اور پھر اسرافیل کو اس مین روح پھونکنے کا حکم دیگا۔ یہ عام مخلوق کے حق مین ہے۔ اہل اللہ کو اُنکی
ایک نظر واپس کرتی ہے اور دوسری نظر فنا کر دیتی ہے محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے ساتھ
تیرا ارادہ باقی نرہے اور دنیا و آخرت و مخلوق تجکو اس سے روک نہ سکے۔ خدا کی محبت آسان نہین ہے
کہ تم مین ہر کوئی اُس کا مدعی بنجائے۔ اکثر مدعی اُس سے دور۔ اور دعوے نکرنے والے اُس سے
قریب ہین۔ مسلمانون مین سے کسی کی حقارت نکرو۔ کیونکہ اُن مین اسرار آلہی بوئے گئے ہین۔ تواضع
کرو۔ اور بندگان الٰہی کے ساتھ تکبر سے پیش نہ آؤ۔ غفلتون سے بیدار ہو جاؤ۔ تم بڑی غفلت
مین ہو۔ گویا تم حساب دیکھکر پل صراط سے گذر کر جنت مین اپنے ٹھکانے دیکھ چکے ہو۔ یہ کیسا بڑا دھوکا
ہے۔ تم مین ہر شخص خدا کا بہت بڑا نافرمان ہوکر نہ کچھ سوچتا ہے نہ توبہ کرتا ہے۔ بلکہ اُسکا گمان ہے کہ
گناہ بھلا دیئے گئے۔ حالانکہ وہ تاریخوار تمہارے نامۂ اعمال مین درج ہین۔ اُنکے تھوڑے بہت کا
حساب لیا جائے گا اور عذاب ہوگا۔ اے غافلو جاگ اُٹھو۔ اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اور اُسکی
رحمت کے سامنے آجاؤ۔ جسکے گناہ اور لغزشین زیادہ ہون اُن پر اصرار کرے۔ توبہ اور ندامت نصیب نہو
تو اس نے اگر جلد تدارک نکیا تو یہ سمجھے کہ کفر کا قاصد آپہنچا ہے۔ اے دنیا بلا آخرت۔ اے مخلوق
بلا خالق۔ تو فقر کے سوا کسی سے نہین ڈرتا اور غنا کے سوا کسی چیز کی امید نہین کرتا۔ تجھ پر افسوس
کہ رزق مقدر ہو چکا ہے نہ گھٹے نہ بڑھے نہ آگے ہو نہ پیچھے۔ تو خدا کی ضمانت مین شک کر رہا ہے
اور جو قسمت مین نہین اسکی طلب پر حریص ہے۔ تجکو تیری حرص نے علمار اور مجالس خیر مین حاضر
ہونے سے روک دیا ہے۔ تجھے خوف ہے کہ نفع کم ہوگا۔ اور اونٹ کم ہو جائین گے۔ تجھ پر افسوس
کہ جب تو ماں کے پیٹ مین تھا تو کس نے کھلایا۔ تو اپنی ذات۔ اور مخلوق اور اپنے درہم و دینار
اور خرید و فروخت اور شہر کے حاکم پر بھروسا کر رہا ہے۔ جن پر تیرا اعتماد ہی وہ ہلاک ہونیوالے ہین۔
اور جن سے تو ڈرتا یا امید رکھتا ہے وہ سب فانی ہین۔ تو نفع و ضرر مین جس پر نگاہ ڈالے اور یہ نہ سمجھے
کہ خدا نے اُسکے ہاتھ سے اجرای کار کر دیا ہے تو وہی تیرا معبود ہے۔ تھوڑے عرصہ مین تو اپنا حال
معلوم کرے گا۔ اللہ تعالے تیرے کان۔ آنکھین۔ قوت گرفت۔ مال اور اُسکے سوا جن چیزون پر
تیرا اعتماد ہے۔ سب تجھ سے چھین لے گا۔ تجھ مین اور مخلوق مین قطعیت ڈالدیگا۔ اُن کے دل پر
تجھ پر سخت کرے گا۔ اور اُن کے ہاتھ روک لیگا۔ تجھے تیرے کام سے معزول کر دیگا۔ تمام دروازے

تجھ پر بند فرمائیگا۔ تجھے در بدر پھرائے گا۔ ایک لقمہ ایک ذرہ ندیگا۔ اور تیری دعا قبول نفرمائیگا۔ یہ سبب
تیرے شرک کرنے۔ غیر پر اعتماد رکھنے اور اس کی نعمتین بیگانہ سے طلب کرنے۔ اور نعمتون سے معاصی پہ مدد
چاہنے کے باعث ہوگا۔ اس قسم کے لوگون مین ایسے معاملات تونے اکثر دیکھے ہون گے۔ خاصکر گنہگارون
مین یہ باتین زیادہ ہین۔ بعض آدمی توبہ سے اسکا تدارک کر لیتے ہین۔ خدا اُن کی توبہ قبول کرتا اپر نظر رحمت
ڈالتا۔ اور اُن کے ساتھ اپنے لطف وکرم سے معاملہ کرتا ہے۔ اے لوگو توبہ کرو۔ اے علماء اے فقہا
اے زاہدو عابدو۔ تم مین ہر شخص توبہ کا محتاج ہے۔ میرے پاس تمہاری موت زندگی کی خبرین ہین۔
جب تمہارے ابتدائی امور مین مجھ پہ مشکل آبنتی ہے توآخر الامر موت کے وقت تمہارا حال کھلجاتا ہے
جب تمہارے مال کی اصلیت مجھ پر مخفی رہتی ہے تو مین اُسکے خرچ کا منتظر رہتا ہون۔ اگر اہل وعیال
اور فقراء اور مصلحت مخلوق مین خرچ ہوتا ہے تو مین جان لیتا ہون کہ اس کی اصل حلال ہے۔ اور اگر
خدا کے خاص بندون صدیقین پہ صرف ہوتا ہے تو مجھے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کی تحصیل توکل پہ مبنی
ہے اور وہ مطلق حلال ہے۔ مین تمہارے ساتھ بازارون مین نہین پھرتا۔ مگر اللہ تعالےٰ
نے ایسے ایسے طریقون سے مجھ پہ تمہارے مالون کا حال کھول رکھا ہے اے لڑکے اس سے ڈر
کہ خدا تیرے دل مین اپنے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اس وقت تو رسوا ہوجائیگا۔ اس سے حذر کر کہ وہ
تیرے دلمین کسی غیر کا خوف ورجا یا محبت معلوم کرے۔ اپنے دلون کو غیر سے پاک کرو۔ ضرر اور نفع
اُسیکی طرف سے خیال کرو۔ تم اُسکے گھر اور اُسکی مہمانی مین ہو۔ اے لڑکے تو جو خوبصورتون کو دیکھ
دیکھکر انھین چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے اس پہ عذاب ہوگا۔ صحیح محبت جو متغیر نہین ہوتی
خدا کی محبت ہے۔ جسے تو دل کی آنکھون سے دیکھ رہا ہے۔ اور وہ صدیقون اور روحانیونکی محبت ہے
وہ بواسطۂ ایمان اس سے دوستی نہین رکھتے۔ بلکہ بواسطۂ ایقان ورویت اُسکے محب ہین۔ اُنکے
دل کی آنکھون سے حجاب اُٹھ گئے ہین اور انھون نے غیب کو یا ایسی چیز کو دیکھ لیا ہے جس کی
شرح ممکن نہین۔ الٰہی معافی اور عافیت کے ساتھ ہمین اپنی محبت دے۔ اُن مقررہ اوقات
تک جو خدا کو معلوم ہین تمہارے مقدر کی چیز دنیا کے پاس بطور امانت رکھی ہوئی ہے۔ مالک
کی اجازت کے وقت کوئی شخص اس پہ قادر نہین ہے کہ اُسے تمہارے حوالے کر دینے سے روکدے
دنیا لوگون کے ساتھ ہنسی کرتی۔ اُن کی عقلون کو خراب کرتی اور ٹھٹھے اُڑاتی ہے۔ جو شخص مقدر
کو مانگے یا بغیر اذن الٰہی مقدر کو طلب کرے اس پہ ہنسا کرتی ہے اے قوم اگر دنیا کے دروازہ
سے اعراض کرکے خدا کے دروازہ کیطرف متوجہ ہوجاؤ تو دنیا نکلکر تمہارے پیچھے پیچھے ہولے
خدا سے عقل مانگو۔ اولیاء اللہ کے پاس جب دنیا آتی ہے تو وہ کہدیا کرتے ہین کہ کسی اور کو
تلخ کر۔ غیرون کو دھوکا دے۔ ہم تجھے جانتے ہین دیکھ چکے ہین۔ ہمارا امتحان نہ لے ہم تیرے

اندرونی حال معلوم کر چکے ہین - ہم پر اپنا کھوٹ ظاہر نکر- تیرا دینار کھوٹا ہے - تیری زینت لکڑی
کے اُس خالی بت کی طرح ہے جس مین روح نہو - تو ظاہر بلا معنی اور منظر بلا باطن ہے فی الواقع
تو آخرت کا منظر اور باطن ہے - اہل اللہ کو جب دنیا کے عیب معلوم ہو گئیے تو اس سے بھاگے.
اور جب مخلوق کے عیب کھُلے تو ان کی نگاہ سے غائب ہوئے - فرار ہو گئے - الگ ہوئے سیدالوت
جنگلون - ویرانون - غارون - جنون اور فرشتون سے محبت کرنے لگے - فرشتے اور جن عیبوبتون
مین اُن کے پاس آتے ہین - کبھی زاہدون اور ڈاڑہی والے راہبون کی صورت مین ظاہر ہوتے
ہین - کبھی لڑکون کی - اور کبھی وحشیون کی - جس شکل مین چاہتے ہین ظاہر ہو جاتے ہین -
فرشتون اور جنون کے نزدیک صورتین بدل لینی ایسی ہین جیسے تمہارے کھونٹی پر لٹکے
ہوئے کپڑے کہ جونسا چاہو بدل لو - مرید جو خدا سے ملنے کے ارادے مین سچا ہو ابتدا مین مخلوق
کے دیکھنے - اُن کی بات سُننے - اور ذرہ برابر دنیا پر نگاہ ڈالنے سے تنگ ہوا کرتا ہے - وہ مخلوقات
مین سے کسی چیز کو نہین دیکھ سکتا - اس کا دل متحیر عقل غائب اور آنکھین پھٹی رہ جاتی ہین -
اکثر اوقات اس کا یہی حال رہتا ہے یہانتک کہ رحمت کا ہاتھ اس کے دل پر پڑتا ہے اور اسوقت
تسکین ہو جاتی ہے - وہ قرب الٰہی کی خوشبو سونگھنے تک نشہ مین رہتا ہے - پھر افاقہ ہو جاتا ہے
اور جب توحید - اخلاص - خدا کی معرفت - اور اُس کی جان پہچان اور محبت مین مضبوط ہو جاتا ہے
تو ثبات اور وسیع الاخلاقی حاصل ہوتی ہے - خدا کی طرف سے قوت آتی ہے - اور وہ بلا تکلیف
مخلوق کا بوجھ اٹھا لیتا ہے اور ان کا طالب رہتا ہے - اُن کی اصلاح مین مشغول ہوتا ہے لیکن خدا
سے ایک لحہ غافل نہین رہتا - مبتدی زاہد خلقت سے بھاگتا ہے اور کامل اُس کی پروا نہین کرتا - بھاگتا
نہین بلکہ مخلوق کو طلب کرتا ہے کیونکہ عارف ہو جاتا ہے اور جو عارف الٰہی ہوتا ہے کسی چیز سے
نہین بھاگتا - اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتا - مبتدی فاسقون اور گنہگارون سے گریز کرتا ہے
اور منتہی اُن کا طالب رہتا ہے - اور کیون نہ ہے اسکے پاس اُن کی دوا موجود ہے - اسی لئے بعض کا
قول ہے کہ فاسق کے منہ پر عارف ہی ہنسا کرتا ہے - جس کی معرفت کامل ہے وہ اُسکا رہبر ہو جاتا ہے
جال بنکر مخلوق کو دنیا کے دریا سے کھینچتا ہے - اتنی قوت دیتا ہے کہ شیطان اور اُس کا لشکر
بھاگ نکلتا ہے - مخلوق کو اُن کے پنجے سے چھڑاتا ہے - اے باوجود جہل اپنے زہد کے ساتھ گوشہ
نشین آگے آ - اور میرا قول سُن - اے دنیا بھر کے زاہدو - آگے آؤ - اپنے حجرے توڑ ڈالو - اور میرے
پاس آ جاؤ - تم بلا اصل خلوت مین بیٹھے ہو - کچھ ہاتھ نہ لگے گا - آؤ - اور حکمتون کے پھل چنو -
خدا تم پر رحم کرے مین اپنے فائدہ کے لیے تمہارا آنا نہین چاہتا - بلکہ تمہارے نفع کے لیئے لے
لڑنے کو محتاج ہے - محنت کرے گا تو کام سیکھے گا - ہزار بار بنا کر بگاڑے گا تب اچھی چیز بنے گی

جو پھر نہ بگڑیگی۔ جب تو بنانے اور توڑنے مین فنا کیا گیا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیئے ایسی چیز بنادے گا جو ٹوٹ نہ سکے گی۔ اے قوم تم کب سمجھوگے اور جس کی طرف مین اشارہ کر رہا ہون اُسے کب معلوم کروگے۔ خدا کے مریدون کے پاس جاؤ۔ اور جو کوئی ہاتھ لگجائے اُسکی جان و مال سے خدمت کرو۔ صادق مریدون کی خوشبوئیں الگ ہین۔ علامتین ظاہر ہین۔ چہرون پر نور ہے۔ مگر تم مین تمہاری بینائیون اور ضعیف عقلون مین فتور ہے۔ تم صدیق و زندیق۔ حلال و حرام۔ مسموم و غیر مسموم۔ مشرک و موحد۔ مخلص و منافق۔ عاصی و مطیع۔ مرید حق اور مرید خلق مین تمیز نہین کرسکتے۔ اپنے علم پر عمل کرنے والے مشائخ کیخدمت کرو تاکہ وہ تم کو حقیقت اشیاء سے آگاہ کردین خدا کی معرفت مین کوشش کرو۔ جب تم اسے پہچانوگے تو ماسوے کو ضرور پہچان لوگے۔ اُسے پہچانو۔ پھر اُس سے دوستی کرو جن چیزون کو ظاہری آنکھ سے دیکھتے ہو انہین دل کی آنکھون سے دیکھو جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو ضرور اُس سے دوستی رکھوگے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کو اس لیئے دوست رکھو کہ وہ تم کو نعمتین دیتا ہو۔ اور مجھے اس لیئے چاہو کہ تم خدا کو دوست رکھتے ہو۔ اے قوم اُس نے مان کے پیٹ مین تم کو نعمتین کھلائین۔ پھر پیدا ہونے کے بعد نعمتین دین۔ پھر عافیتین اور قوت عنایت کی۔ قوت گرفت عطا کی۔ اپنی طاعت نصیب کی۔ تم کو مسلمان اور اپنے نبی کا تابع بنایا۔ نبی کا شکر اور محبت خدا کے شکر و محبّت کی مانند ہے۔ جب تم نعمتون کو اسکی طرف سے خیال کروگے تو مخلوق کی محبّت دلون سے نکلجائیگی۔ عارف باللہ اُسکا دوست۔ دلکی آنکھون سے اُسے دیکھنے والا وہ ہے جو نیکی بدی کو اُسی کی طرف سے خیال کرتا ہے۔ اُسکی مخلوق مین سے نیکی بدی کرنے والے پر نہین رہتی۔ اگر وہ مخلوق مین سے کسی کا احسان دیکھتا ہے تو خدا کی تسخیر اور اگر برائی دیکھتا ہے تو اُسکی تسلیط خیال کرتا ہے۔ اسکی نظر خلق سے خالق کیطرف منتقل ہوجاتی ہو اور باایں ہمہ حقوق شرع بجالاتا ہے اور احکام کو ساقط نہین کرتا۔ عارف کا دل ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے یہانتک کہ اُس کا زہد اور ترک مخلوق اور اُن سے اعراض قوی ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کی طرف راغب ہوتا اور اُسکا توکل مضبوط ہوجاتا ہے۔ وہ اشیاء کو مخلوق کے ہاتھ سے نہین بلکہ مخلوق سے لیتے وقت خدا کے ہاتھ پر آجاتا ہے۔ اُس کی عقل جو اُس کے اور مخلوق کے مابین مشترک ہے مضبوط ہوجاتی ہے اور ایک اور عقل جو خدا کی طرف سے ملتی ہے بہت بڑھجاتی ہے۔ اے مخلوق کے محتاج اے اُنکے ساتھ شرک کرنے والے اس سے ڈر کہین موجودہ حالت مین تجھے موت آجائے۔ خدا تیری روح کے لیئے اپنا دروازہ نہ کھولے۔ کیونکہ مشرک اور غیر پر بھروسا کرنے والون سے خفا ہے۔ پہلے

نفس سے خلوت کر۔ پھر خلق سے۔ پھر دنیا سے۔ پھر آخرت سے۔ پھر ماسوے اللہ سے۔ اگر خدا کیساتھ خلوت کرنا چاہتا ہے تو اپنے وجود اور تدبیر اور ہذیان سے الگ ہو جا۔ تجھ پر افسوس کہ اپنے خلوتکدہ مین بیٹھا ہے اور تیرا دل لوگون کے گھرون مین پڑا ہے۔ اُن کے آنے اور تحفے لانے کا منتظر ہے۔ تیری عمر ضائع ہو گئی۔ اور تیرے لیے صورت بلامعنی قائم کی گئی۔ اپنے نفس کو اُس شئے کا اہل نہ بنا جس کا خدا نے تجکو اہل نہین بنایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہلیّت حاصل نہ ہو گی تو تو اور تمام مخلوق اس پر قادر نہین ہو سکتی۔ جب وہ کسی بات کے لیے تجکو چاہے گا تو اُس کے لئے تجھے تیار کر دے گا۔ جب تیرا باطن درست اور دل ماسوے اللہ سے خالی نہین تو خلوت ... کیا فائدہ دے گی۔ الٰہی جو کچھ مین کہہ رہا ہون اور لوگ سُن رہے ہین اس سے مجکو اور ان کو نفع دے۔

اکیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پندرہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

دنیا آخرت کی طرف سے اور آخرت دنیا و آخرت کے پروردگار کی طرف سے حجاب ہے اور ہر مخلوق خالق کی طرف سے پردہ۔ جبتک تو مخلوق کے ساتھ ٹھیرا رہے گا وہ تیرا حجاب ہوتی رہے گی۔ مخلوق اور دنیا اور ماسوے اللہ کی طرف توجہ نکر۔ تاکہ تو اپنے سِرّ کے قدمون اور ماسوے اللہ مین زہد کے باعث ہر شئے سے الگ ہو کر اُس مین متحیر اور اُس کی طرف فریاد خواہ بنکر۔ اُس سے مدد لے کر اُس کی سابقیت اور علم پر نظر ڈال کر اُس کے دروازہ تک جا پہنچے۔ پھر جب تیرے دل اور سِرّ کا پہنچنا ثابت ہو جائے اور دونون وہان تک پہنچ جائین اور خدا تجکو قریب کرے دوست رکھے۔ دلون کا والی اور اُن پر امیر کر دے اور اُن کا طبیب بنا دے تو اُس وقت تو مخلوق کی طرف متوجہ ہو۔ ان کے حق مین تیرا التفات نعمت ہو گا۔ اور تیرا اُن سے دنیا لے کر فقیرون کو دینا اور اپنا حصّہ لے لینا عبادت طاعت اور سلامتی گنا جائے گا۔ جو دنیا کو اس طرح حاصل کرے اُسے ضرر نہو گا بلکہ سالم رہے گا۔ اور اُس کے حصے کدورت دنیوی سے پاک وصاف رہین گے۔ اولیاء کے چہرون پر ولایت کی علامتین ہوتی ہین۔ جنھین عقلمند پاتے ہین۔ اشارے ولایت کا اظہار کیا کرتے ہین۔ زبان نہین کرتی۔ جو فلاح کا ارادہ کرے اپنے جان و مال کو خدا کے لئے خرچ کر دے اور جس طرح خمیر یا دودھ مین سے بال نکل آتا ہے مخلوق اور دنیا سے دل کے ساتھ باہر نکل آئے پھر اسی طرح آخرت اور ماسوے اللہ سے علیحدہ ہو۔ اُس وقت تو ہر حقدار کو اُس کا حق دے گا اور خدا کے دروازہ پر رہکر دنیا و آخرت سے اپنا حصہ حاصل کرے گا۔ یہ دونون خادم کیطرح کھڑے رہین گے۔ دنیا سے اپنا حصہ اسطرح نہ لے کہ وہ بیٹھی ہوئی ہو اور تو کھڑا رہے۔ بلکہ

اُسے بادشاہ کے دروازہ پر اس طرح حاصل کر کہ تو بیٹھا ہوا ور وہ سر پر طبق لئے کھڑی رہے۔ جو خدا کے دروازہ پر ہو اُس کی خدمت اور جو دنیا کے دروازہ پر ہو اُسکی تذلیل کر۔ دنیا سے غنا اور خدا داد عزت کے قدم کے ساتھ اپنا حصہ حاصل کر۔ اہل اللہ دنیا مین افلاس سے اور آخرت مین قرب سے رضامند ہین۔ خدا سے خدا کے سوا اور کچھ نہین مانگتے۔ وہ جانتے ہین کہ دنیا تقسیم ہو چکی ہے اسلیئے اسکی طلب چھوڑ دی ہے علی ہذا القیاس درجات آخرت اور نعمائے جنت کو مقسوم سمجھ کر چھوڑ بیٹھے ہین۔ نہ ان کے طالب ہیں۔ نہ ان کے لیئے عامل۔ وہ خدا کے سوا کسی چیز کو نہین چاہتے۔ جنت مین داخل ہو کر جب تک اپنے خدا کا نور نہ دیکھ لین گے آنکھ نہ کھولین گے۔ تنہائی و گوشہ نشینی کو دوست رکھ۔ جس کا دل خلق و اسباب سے خالی نہین وہ نبیون صدیقون اور صالحون کے رستہ پر چل نہین سکتا۔ جبتک تھوڑے پر قناعت نکرے اور بہت کو تقدیر کے حوالے نکر دے۔ زیادہ طلبی کے پیچھے نہ پڑ۔ ہلاک ہو جائے گا اور جب بلا اختیار خدا کی طرف سے بکثرت آنے لگے تو اُسمین محفوظ رہیگا حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اپنے علم و کلام سے لوگون کو نصیحت کر۔ اے واعظ اپنے سِر کی صفائی اور دل کے تقوے سے اُنھین وعظ سُنا۔ ظاہر دوست اور باطن نادوست سے وعظ نہ سنا۔ اللہ تعالی نے پیدا کرنے سے پہلے مؤمنون کے دل مین ایمان قائم کر دیا ہے۔ یہ سابقہ ہے۔ سابقہ کے ساتھ ٹھیرنا اور اُس پر بھروسا کرنا جائز نہین۔ بلکہ آدمی کوشش کرے۔ درپے رہے تحصیل ایمان و ایقان مین ساعی رہے۔ عطائے الٰہی کے پیچھے لگا رہے۔ اور ہمیشہ اُسکے دروازہ پر پڑا رہے۔ ہمارے دلون کو چاہیئے کہ ایمان حاصل کرنے مین کوشش کرتے رہین۔ شاید خدا بلا کوشش و بے رنج ہمین عنایت فرما دے۔ تمھین شرم نہین آتی کہ اللہ تعالی تو اپنی بہت سی پسندیدہ صفتین بیان کرے اور تم انکی تاویل و تردید کرو۔ تمہارے علم مین اتنی وسعت کہان جو صحابہ و تابعین کے علوم مین تھی۔ ہمارا پروردگار حسب فرمان خود بلا تشبیہ اور بلا تعطیل و تجسیم عرش پر ہے الٰہی ہمین رزق اور توفیق دے اور بدعات سے دور رکھ۔ دنیا و آخرت کی نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

بائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سلخ ذیقعدہ ۵۴۵ھ مین صبح کے وقت رباط مین قدرے کلام کے بعد فرمایا

حضور سے کسی سائل نے پوچھا کہ اپنے دل سے دنیا کی محبّت کیونکر نکال ڈالون۔ آپنے جواب دیا دنیا کیطرف دیکھ کہ انقلاب کے ساتھ اپنے ارباب و ابنار کے لئے کیسے کیسے مکر کرتی ہے۔ پہلے اُن سے بے پروائی کرتی اور اُنھین پیچھے چھوڑ جاتی ہے پھر درجہ بدرجہ ترقی دیکر مخلوق سے بلند مرتبہ اور

اُن کی گردنون کا مالک بنا دیتی ہے۔ اپنے خزانے اور عجائبات ظاہر کرتی ہے۔ وہ اپنی بلندی۔ قدرت خوشی زندگانی اور دنیا کی لونڈی بننے سے خوش ہوتے ہین کہ یکایک اُنکو پکڑ لیتی ہے۔ قید کر دیتی ہے دھوکا دیتی ہے۔ اور اُس بلندی سے اوندھا گرا دیتی ہے اس لئے وہ ریزہ ریزہ ہوکر ہلاک ہو جاتے ہین۔ پھر وہ اُس کے پہلو مین شیطان دونون کھڑے ہنسا کرتے ہین۔ آدمؑ سے لے کر قیامت تک سلاطین وملوک اور دولتمندون کے ساتھ دنیا کا یہی فعل رہے گا۔ یہ اسی طرح بلند وپست مقدم ومؤخر غنی وفقیر کرتی رہتی ہے۔ پرورش کرکے ذبح کر ڈالتی ہے جو اس سے سالم رہے اس پر غالب آگئے اور اس کے مقابلہ مین جنکی مدد کی گئی اور اُس کے شر سے محفوظ رہے وہ بہت کم ہین۔ ایسے لوگ خال خال ہین۔ اس کے شر سے وہ بچتا ہے جو اسے پہچان لیتا اور اس سے پرحذر رہتا ہے اور اسکے حیلون سے ڈرتا ہے۔ اے سائل اگر تو اپنے دلکی آنکھون سے اسکے عیب دیکھیگا تو اس کو قلب سے نکالدینے پر قادر ہوگا۔ اور اگر ظاہری آنکھون سے دیکھے گا تو اسکی زینت کی طرف متوجہ ہوکر عیب نہ دیکھ سکے گا۔ اور اُسکے دل سے نکالدینے اور زہد پر قادر نہوگا اور یہ اورون کی طرح تجکو قتل کر ڈالے گی۔ نفس سے مجاہدہ کرتا کہ مطمئن ہو جائے۔ جب یہ مطمئن ہو جائے گا تو دنیا کے عیوب پہچانے گا اور اُس مین زہد اختیار کرے گا۔ نفس کا مطمئن ہونا یہ ہے وہ دل کا کہا قبول کرتا اور سر کے موافق ہوتا اور ان دونون کے حکم کی اطاعت کرتا اور جس چیز سے یہ منع کرتے ہین اُس سے باز آتا ہے۔ ان دونون کے دیئے پر قانع اور منع پر صابر ہو جاتا ہے۔ نفس مطمئن ہوکر دل سے ملجاتا اور اُس سے سکون حاصل کرتا ہے۔ اس وقت تو اُس پر تقوے کا تاج اور قرب کا خلعت دیکھے گا۔ لوگو ایمان۔ تصدیق۔ اہل اللہ کے حق مین ترک تکذیب۔ اور ترک مجادلہ کو لازم کرلو۔ اُن سے نہ جھگڑو۔ کیونکہ دنیا وآخرت کے بادشاہ قرب حق کے مالک ہونے کا باعث ماسوے اللہ کے مالک ہو گئے ہین۔ اُس نے قرب وانس سے اُن کے دلون کو بے پروا کر دیا اور آنکھین بھر دیا ہے۔ اُس کے انوار وکرامت کے باعث وہ دنیا دار اور اس سے فائدہ اٹھانے والے کی پروا نہین کرتے۔ وہ دنیا کے اول کو نہین دیکھتے بلکہ انجام اور اُس کی فنا پر نگاہ ڈالتے ہین۔ اللہ تعالے اُنکو اپنے اسرار کی آنکھون کے سامنے رکھتے ہین۔ ہلاکت کے خوف اور خدا کیجانب سے کسی امید پر عبادت نہین کرتے خدا نے اُن کو اپنے اور اپنی دائمی صحبت کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ ایسی چیز کو پیدا کرتا ہے کہ لوگ نہین جانتے۔ وہ اپنے ارادے کو کر گزرنے والا ہے۔ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب اُس کے پاس امانت رکھوائی جاتی ہے خیانت کرتا ہے جو ان خصلتون سے جن کو پیغمبر علیہ السلام نے ذکر کیا ہے بری ہے

وہ نفاق سے الگ ہے۔ یہ خصلتین کسوٹی اور مومن و منافق مین فرق کرنے والی ہین۔ اس کسوٹی کو لے۔ اس آئینہ کو تھام۔ اور اپنے دل کا چہرہ دیکھ۔ اس پر نظر کر کہ تو مومن ہے یا منافق۔ موحد ہے یا مشرک اس چیز کے سوا جو آخرت کے لیے نیک نیتی سے حاصل کیجائے تمام دنیا فتنہ اور مشغلہ ہے جب دنیوی تصرفات مین نیت درست ہو جاتی ہے تو دنیا خود آخرت بنجاتی ہے۔ جو نعمت خدا کے شکر سے خالی ہے رنج ہے۔ خدا کی نعمتون کو شکر کے ساتھ مقید کرو۔ خدا کا شکر دو چیزین ہین (۱) نعمتون سے طاعات پر مدد لینا۔ قرار کا غمخوار بنا (۲) نعمتون کے سبب منعم کا اقرار کرنا اور نازل کرنیوالے یعنی خدا کا شکر بجالانا۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ جو چیز تجکو خدا سے روکے وہ تجھپر نحس ہے اگر اسکا ذکر اس سے روکے تو منحوس ہے۔ نماز روزہ حج اور تمام نیک افعال خدا سے روکنے کی حالت مین منحوس سمجھنے چاہئین۔ اسکی نعمت اس سے باز رکھے تو منحوس ہے۔ تونے اس کی نعمت کا گناہون سے مقابلہ کیا۔ اور مہمات مین غیر کی طرف رجوع کرنے لگا جھوٹ اور نفاق تیرے حرکات و سکنات صورت و معنے۔ اور لیل و نہار مین موجود ہے۔ شیطان نے تجھ پر حیلہ کیا۔ اور کذب و اعمال قبیح کو تیری نظرون مین اچھا کر دکھایا۔ حتے کہ تو نماز مین بھی جھوٹ بولنے لگا کیونکہ تو اللہ اکبر کہتا ہے اور اس دعوی مین جھوٹا ہے۔ اس لئے کہ تیرے دلمین اسکے سوا معبود موجود ہے۔ جس پر تونے بھروسا کر رکھا ہے وہ تیرا خدا ہے۔ جس سے تو خوف و رجا رکھتا ہے تیرا معبود ہے۔ تیرا دل زبان سے اور فعل قول سے موافق نہین۔ دل سے ہزار مرتبہ اللہ اکبر کہہ اور زبان سے ایک مرتبہ۔ تجھے شرم نہین آتی کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اسکے سوا ہزار معبود بنا رکھے ہین۔ اپنی حالت سے توبہ کر۔ اور اے عالم تو فقط علم کے نام پر قناعت کئے ہوئے ہے۔ عمل نہین کرتا۔ اس سے کیا نفع ہوگا۔ تو نے جب اپنے آپ کو عالم کہا تو جھوٹ بولا۔ تو اپنے دل مین اس سے کیونکر خوش ہوتا ہے کہ جس چیز کا حکم کرتا ہے اس پر خود عمل نہین کرتا۔ خدا فرماتا ہے کیون کہتے ہو جو نہین کرتے۔ تجھ پر افسوس کہ لوگون کو سچ کا حکم کرتا ہے اور خود جھوٹ بولتا ہے توحید و اخلاص کا امر کرتا ہے اور خود مشرک ریاکار اور منافق ہے۔ اورون سے گناہ چھوڑاتا ہے اور خود مرتکب ہے۔ تیری آنکھ سے حیا اٹھ گئی ہے۔ اگر تجھ مین ایمان ہوتا تو ضرور شرماتا پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین حیا ایمان مین داخل ہے۔ تجھ مین نہ ایمان ہے نہ ایقان نہ امانت۔ تونے علم مین خیانت کی اس لیئے امانت جاتی رہی۔ اور تو خدا کے نزدیک خائن لکھا گیا۔ مین سوائے توبہ و ثبات کے تیری اور کوئی دوا نہین دیکھتا۔ خدا اور اس کی تقدیر پر جس کا ایمان درست ہوتا ہے وہ اپنے کل کام خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کا شریک نہین ٹھیراتا۔ وہ خلق و اسباب کے ساتھ شرک نہین کرتا اور ان کا مقید نہین ہوتا۔ جب بات ثابت ہو جاتی ہے تو خدا

اُس کو ہر حال مین آفات سے بچاتا ہے پھر وہ ایمان سے ایقان کی طرف آجاتا ہے۔ پھر اُس کے پاس ولایت بدلیہ۔ اور پھر ولایت غیبیہ آتی ہے۔ اور ربا اوقات انجام مین قطبیہ حاصل ہوجاتی ہے۔ خدا اپنی تمام مخلوق جن وانس۔ فرشتے اور ارواح کے سامنے اُس پر فخر کرتا ہے۔ اُسی آگے بڑھاتا مقرب بناتا اور مخلوق کا والی و مالک کردیتا ہے اسے قدرت دیتا۔ اپنا اور تمام مخلوق کا دوست کردیتا ہے۔ خدا اور اُسکے رسولون پر ایمان لانا اور اُن کی تصدیق اس امر کی بنیاد اور ابتدا ہے۔ اسکی بنیاد اسلام۔ پھر ایمان۔ پھر کتاب اللہ اور شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پھر کمال ایمان کے وقت ولی توحید کے ساتھ اعمال مین اخلاص ہے۔ مومن اپنی ذات اپنے عمل اور کل ماسوے اللہ سے فنا ہوجاتا ہے۔ عمل کرتا ہے مگر اُن سے الگ رہتا ہے۔ خدا کے مقابلہ مین اپنے نفس اور تمام مخلوق سے مجاہدہ کرتا ہے۔ یہانتک کہ خدا اُسکو اپنا رستہ دکھا دیتا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو لوگ ہمارے رستہ مین کوشش کرتے ہین۔ ہم اُنکو اپنی راہین دکھا دیتے ہین۔ اشیا مین زاہد بنجاؤ۔ کیونکہ تم اس کی تدبیر سے رضامند ہوچکے ہو۔ وہ اُنھین اپنی قدرت کے ہاتون سے پلٹتا ہے۔ جب لوگ اُس سے موافقت کرینگے تو ان کو اپنی قدرت کی طرف منتقل کردے گا۔ اُس کے یے خوشحالی ہے جو تقدیر کے موافق ہو۔ فعل مقدر کا انتظار کرے تقدیر پر عمل اور اُس کے ساتھ سیر کرتا رہے اور تقدیر کی نعمتون کا انتظار نکرے نعمت مقدر کی نشانی اس کی رحمت۔ اس کا قرب اور تمام مخلوق سے بے نیازی ہے جب بندے کا دل خدا تک پہنچ جاتا ہے تو اُسے مخلوق سے بے پروا کرتا ہے اپنا مقرب بناتا ہے اُسے قدرت دیتا اور مالک بنا دیتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار ہے۔ اور بادشاہ مصر یوسف ؑ کی طرح اُسے اپنے ملک کا خلیفہ کردیتا ہے اور اپنے ملک و دربار کا کام اور تدبیر و اسباب سب اس کی سپرد کردیتا ہے اسے اپنے خزانون کا امین کرتا ہے یہی حال دل کا ہے جب درست ہونے کے بعد اُس کی بزرگی اور ماسوے اللہ سے طہارت ظاہر ہوتی ہے تو اُسے بندون کے دلون۔ اپنی دنیا و آخرت کی سلطنت مین جگہہ دیدیتا ہے۔ اور وہ مریدون قصد کرنے والون کا کعبہ بنجاتا ہے۔ علم اور ظاہری علم پر عمل اس کا رہبر ہے۔ بیہودگی اور طاعت آلہی سے کسلمندی کا عادی نہو۔ وہ تجھے کسی عذاب مین مبتلا کردے گا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے جب بندہ عمل مین کوتاہی کرتا ہے اللہ تعالے اس کو غم مین مبتلا کردیتا ہے۔ جو قسمت مین نہین اُس کے غم مین عیال کی فکر مین گھروالون کی ایذا کی بلا مین۔ معاش کے متعلق منافع کی کمی کے تردد مین۔ اولاد کی نافرمانی کے رنج مین۔ جورو کی لڑائی کے وبال مین مبتلا کرتا ہے۔ وہ جہان جاتا ہے ٹھوکرین

دنیا اور مخلوق کے ساتھ مشغول ہونے کے
کھاتا ہے۔ یہ سب وبال اطاعت الٰہی مین کمی۔
باعث ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم شکر کرتے رہو اور ایمان لے آؤ تو خدا تمہین عذاب
دیکھ کیا کرے گا۔ کسی کو یہ جائز نہین کہ قضا و قدر سے اُس پر حجت پکڑے تصرف اور حکم اُسی کا ہے
وہ اپنے فعل سے سوال نہین کیا جاتا لوگ اپنے اعمال سے سوال کیئے جائین گے۔ تجھ پر افسوس
کہ اپنے نفس اور عیال مین پھنسکر خدا سے کب تک بے پروا رہے گا۔ بعض مشائخ کا قول ہے
کہ جب تیرے بچہ نے لفظ نوی (گٹھلی) سیکھ لیا تو اُس سے اعراض کر اور اپنے نفس کو لیکر
خدا کے ساتھ مشغول ہو جا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب بچہ نے یہ جان لیا کہ گٹھلی کس چیز کی صلاحیت
رکھتی ہے اور اُس کی کوئی قیمت ہے تو گویا۔ اُس نے اپنی ذات کے تمام فرائض کو سیکھ لیا ہے
اس پر محنت کرنے مین اپنی عمر نہ کھو۔ وہ تجھ سے بے پروا ہو گیا ہے۔ اپنی اولاد کو پیشہ سکھا
اور خدا کی عبادت کے لیے فارغ ہو جا۔ اہل وعیال تجھ سے خدا کا عذاب دفع نکر سکین گے
اپنے نفس اور اہل وعیال پر ضروری اشیاء کے متعلق قناعت لازم کر پھر تو اور وہ سب ملکر خدا
کی طاعت کے لیئے فارغ ہو جاؤ۔ اگر غیب مین تمہارے لیئے وسعت رزق ہے تو خدا کیطرف سے
مقررہ وقت پر ضرور آئے گی۔ تو اُسکو خدا کی طرف سے سمجھ اور شرک مخلوق سے الگ ہو جا۔ اور مقدر
مین یہ نہین ہے تو زہد و قناعت کے باعث تجھے ہر چیز سے غنا حاصل ہے۔ مومن قانع جب
کسی دنیوی شے کا حاجتمند ہوتا ہے تو سوال تضرع۔ اور ذلت و توبہ کے قدمون سے خدا
کے پاس جاتا ہے۔ پھر اگر خدا مراد دیتا ہے تو اُسکی عطا کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور اگر نہین دیتا تو
اس ندینے مین اُس سے موافقت اور بلا اعتراض و نزاع اُس کے ساتھ صبر کرتا ہے۔ اپنے دین
ریاء نفاق اور ناموس کے وسیلہ سے غنا نہین چاہتا۔ جیسا کہ اے منافق تو کرتا ہے۔ ریاء نفاق
اور گناہ ذلت فقر اور خدا کے دروازہ سے نکالے جانے کے اسباب ہین۔ ریاکار منافق دنیا کو دین کے
بدلے لیتا اور بغیر لیاقت کے اُسے صالحین کی صورت مین مزین کرتا ہے اُنکا سا کلام کرتا ہے اُنکے
سے کپڑے پہنتا ہے۔ اُنکے سے عمل نہین۔ ان کی طرف نسبت کا مدعی ہے۔ حالانکہ اُن مین سے نہین
تیرا لاالٰہ الا اللہ کہنا دعوے ہے۔ اور خدا پر توکل۔ اُسکی ذات کا بھروسہ۔ اور غیر سے دل پھیر لینا
اس کے گواہ ہین۔ اے جھوٹ بولنے والو۔ سچے ہو جاؤ۔ اے خدا سے بھاگنے والو آجاؤ۔ دکسے
خدا کے دروازہ کا قصد کرو۔ اُس سے صلح کر لو۔ اور اس کے آگے عذر کرو۔ مومن حالت ایمان مین
مباح شرعی کو دنیا کے ہاتھ سے لیتا اور حالت خلافت مین خدا کے ہاتھ سے۔ اور حالت ولایت
مین کتاب و سنت کی شہادت کے بعد امر الٰہی کے ہاتھ سے اور حالت بدلیۃ و قطبیۃ مین خدا کے فضل سے
لیتا ہے۔ تمام اشیاء کو اسکے سپرد کر دیتا ہے۔ اے لڑکے تو شرماتا نہین اپنے نفس پر رو تو صواب و توفیق

سے محروم ہے۔ تو اس سے حیا نہین کرتا کہ آج مطیع ہے کل گنہگار۔ آج مخلص ہے کل مشرک۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جسکے دو دن برابر ہون وہ گھاٹے مین ہے اور جسکی کل گذشتہ آج کے دن سے بہتر ہون وہ محروم ہے اے لڑکے تیرے پاس بعض ضروری چیزین نہین آئین۔ کوشش کر خدا مدد کرے گا۔ اس دریا مین ہاتھ پاؤن ہلا۔ موجین تجکو اٹھا کر کنارہ پر ڈالدین گی۔ تیری دعا ہی اور اسکی قبولیت۔ تیری کوشش اور اس کی توفیق۔ تیری طرف سے ترک۔ اس کی طرف سے حمیت۔ طلب مین صادق رہ۔ اس نے تجکو اپنے قرب کا دروازہ دکھا دیا ہے تو اسکی رحمت کے ہاتھ کو اپنی طرف دراز دیکھتا ہے۔ اس کا لطف و کرم اور محبت تیری مشتاق ہے۔ یہ اہل اللہ کا انتہائی مقصود ہے۔ اے نفس۔ طبیعت۔ ہوا اور شیاطین کے بندو۔ مین تمہارے ساتھ کیا کرون۔ میرے پاس حق در حق خلاصہ در خلاصہ صاف در صاف اور قطع و وصل کے سوا اور کچھ نہین ماسوے اللہ سے قطع ہے اور اسکے ساتھ وصل۔ مین تمہاری ہوس کو قبول نہین کرتا۔ اے منافقو۔ اے مدعیو۔ اے جھوٹو۔ مین تمہارے چہرون سے نہین شرماتا۔ مین تمسے کیا حیا کرون تم خدا سے حیا نہین کرتے۔ اس پر بے شرمی ظاہر کرتے ہو۔ اسکی اور اسکے موکل فرشتون کی نظرین ذلیل ہو۔ میرے پاس تلوار ہے جس سے مین ہر کافر۔ منافق جھوٹے کا سر کاٹ دیتا ہون جو توبہ نہین کرتا اور توبہ و اعتذار کے قدمون سے خدا کی طرف نہین چلتا بعض مشائخ کا قول ہے کہ صدق زمین مین خدا کی تلوار ہے جس چیز پر رکھی جائیگی اُسے کاٹ دیگی۔ میری بات قبول کرو مین تمہارا خیر خواہ ہون۔ تمہین تمہارے لئے چاہتا ہون۔ مین تم سے ہیئت اور خدا کے ساتھ زندہ ہون جس نے اس صحبت مین میری تصدیق کی فائدہ اُٹھایا۔ نجات حاصل کی۔ اور جس نے تکذیب کی میری صحبت کو جھٹلایا وہ دنیا و آخرت مین عذاب کیا جائیگا۔ معرفت الٰہی کے اسباب مین سے اُس سے ترک نزاع ترک اعتراض اور اس کی تدبیر سے رضامندی ہے اسی لئے مالک بن دینار نے اپنے بعض مریدون سے کہا تھا کہ اگر تو معرفت الٰہی چاہتا ہے تو اسکی تقدیر و تدبیر سے رضامند رہ۔ اپنے نفس۔ ہوا طبیعت اور ارادہ کو ان دونون مین اس کا شریک نہ بنا۔ اے تندرستو۔ اعمال سے فارغ رہنے والو۔ تم کو خدا سے کونسی چیز بچا سکتی ہے۔ اگر اس پر تمہارے دل مطلع ہو جائین تو تم بہت حسرت و ندامت کرتے رہو۔ لوگو بیدار ہو جاؤ۔ اے قوم تم عنقریب مرنے والے ہو۔ اس سے پہلے کہ تم پر رویا جائے اپنے نفسون پر رویا کرو۔ تمہارے گناہ بکثرت ہین اور انجام نامعلوم۔ تمہارے دل حب دنیا اور حرص کے باعث مریض ہین۔ زہد۔ ترک۔ اور خدا کی طرف متوجہ ہونے سے ان کی دوا کرو۔ دین کی سلامتی راس المال اور نیک اعمال منافع ہین جو چیز تم کو سرکش کردے اسکی طلب چھوڑ دو۔ اور جو کافی ہو اُس پر قناعت کرو۔

عاقل کسی چیز سے خوش نہین ہوتا- اس پر حلال کا حساب رہیگا اور حرام کا عذاب ہوگا- تم مین اکثر عذاب و حساب کو بھولے ہوئے ہین- اے لڑکے جب تیرے آگے دنیا کی کوئی ایسی چیز آئے کہ جس سے تیرا دل ڈرتا ہو تو اُسے چھوڑ دے- لیکن تیرے پاس دل ہی نہین- تو تو مجسّم نفس طبیعت اور ہوا ہے- اہل دل کی صحبت مین رہ تاکہ تو خود اہل دل ہو جائے- تجھے ایک شیخ- حکیم- حکم الٰہی پر عمل کرنے والے کی ضرورت ہے جو تجھے درست کرے تعلیم دے نصیحت کرے- اے کل شے کو لاشے کے مقابلہ مین بیچنے اور لاشے کو کل شے کے مقابلہ مین خریدنے والے- تونے دنیا کو آخرت کے ساتھ خریدا- اور آخرت کو دنیا کے مقابلہ مین بیچدیا- تو ہوس در ہوس- عدم در عدم- جہل در جہل ہے- بلا تفتیش و بلا احتساب و بلا سوال- اور بلا نیت و بلا امر و بلا فعل جانورون کی طرح کھاتا رہتا ہے- مومن مباح شرعی کھاتا ہے- وَلی دل کی طرف سے کھانے نہ کھانے کا حکم دیا جاتا ہے- اور ابدال کسی چیز کا فکر ہی نہیں کرتے- بلکہ اشیاء خود اُن مین اپنا اثر کرتی ہین اور وہ عالم غیب و فنا مین خدا کے ساتھ رہتے ہیں- ولی قائم بالامر اور ابدال مسلوب الاختیار ہوتے ہین- اور یہ سب حدود شرع کی حفاظت کا طفیل ہے- اپنے سے اور خلق سے فنا ہونے والا حدود شرع کی حفاظت کیا کرتا ہے- پھر دریائے قدرت مین گر پڑتا ہے- موجین کبھی اُسکو بلند کرتی ہین کبھی پست- کبھی کنارہ پر ڈالدیتی ہین کبھی منجدھار مین- وہ اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہے- جن کی نسبت اللہ تعالی کا قول ہے کہ ہم اُن کو دہنے بائین کروٹین دلاتے ہیں- نہ اُنھین عقل ہے نہ تدبیر نہ حس و ادراک- وہ بہت لطف و قرب مین ظاہری و باطنی آنکھین بند کئے پڑے ہین- اسیطرح اس مقرب نے اپنے دل کی آنکھین ما سوائے اللہ سے بند کر رکھی ہین- اس لئے اُسی کیواسطے اُسیکی مدد سے دیکھتا- اور اُسی سے سنتا ہے الٰہی ہکو ماسوے سے فنا اور اپنے ساتھ موجود کر- اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا-

تیئسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے بارہ ذی الحجہ ۵۴۵ھ مین جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین- کہ دل زنگ آلودہ ہو جاتے ہین- انکی جلا قرآن پڑہنا- موت کا ذکر- اور مجالس ذکر مین حاضر ہونا ہے- دل پر زنگ لگجاتا ہے- اگر آدمی پیغمبر علیہ السلام کے فرمان سے اُس کا تدارک کرتا رہا تو فبہا ورنہ زنگ سیاہی کیطرف منتقل ہو جاتا ہے- نور سے دور رہنے کیوجہ سے دنیا کی محبت اور اُسکے بلا تقوے جمع کرنے کے باعث دل کالا ہو جاتا ہے- کیونکہ جو حب دنیا کو دل مین جگہہ دیتا ہے اُسکا تقوے زائل ہو جاتا ہے- اور اُسے حلال و حرام سے جمع کرلیتا ہے- جمع

کرتے ہین اُس کی تمیز۔ خدا سے حیا اور مراقبہ جاتا رہتا ہے۔ اے قوم نبی کا فرمان قبول کرو۔ اور جو دوا فرمائی ہے۔ اُس سے دلون کا زنگ دور کردو۔ تم مین کوئی بیمار ہو اور طبیب کچھ دوا بتاوے تو بلا استعمال مریض کو جینا دشوار ہو جائے گا۔ خلوتون اور جلوتون مین خدا سے مراقبہ کرو۔ اُسکو اس طرح آنکھون کے آگے رکھو گویا دیکھ رہے ہو۔ اگر تم نہین دیکھتے تو وہ دیکھ رہا ہے۔ جو دل سے خدا کو یاد کرتا ہے وہ فی الواقع ذاکر ہے۔ اور جو دل سے یاد نہین کرتا وہ ذاکر نہین۔ زبان دل کی غلام اور اُس کی تابع ہے۔ وعظ ہمیشہ سُنا کر۔ کیونکہ دل وعظ سے الگ ہو کر اندھا ہو جاتا ہے ہر حال مین امر الٰہی کی تعظیم سچی توبہ ہے۔ اسی لئے بعض مشائخ کا قول ہے۔ کہ دو کلمون مین تمام خوبیان منحصر ہین (۱) امر الٰہی کی تعظیم (۲) دوسرے مخلوق پر شفقت۔ جو امر الٰہی کی تعظیم اور مخلوق پر شفقت نہین کرتا وہ خدا سے بعید ہے۔ خدا نے موسیٰؑ پر وحی بھیجی کہ اسے موسیٰؑ رحم کرو تاکہ مین تم پر رحم کرون۔ مین رحیم ہون۔ جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا کرتا ہون اور جنت مین جگہہ دیتا ہون۔ رحم کرنیوالون کو مبارکباد۔ تمہاری عمر تو اس مین ضایع ہو گئی کہ لوگون نے کھایا ہمنے بھی کھایا۔ اُنھون نے پیا۔ ہمنے بھی پیا۔ اُنھون نے پہنا ہمنے بھی پہنا۔ اُنھون نے جمع کیا ہمنے بھی کیا جو فلاح کا ارادہ کرے اپنے نفس کو محرمات۔ شبہات اور خواہشون سے روکے امر الٰہی بجالائے۔ منہیات سے باز رہے۔ اور تقدیر کی موافقت پر صبر کرے۔ اہل اللہ خدا کے ساتھ صبر کرتے ہین۔ خدا سے صبر نہین کرتے۔ اُسکے لئے اور اُسکی راہ مین صبر کرتے ہین۔ اُسکے ساتھ رہنے کے لئے صابر اور اُسکے قرب کے طالب ہین۔ وہ اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کے گھر سے نکل گئے ہین۔ شرع کو اپنے ساتھ لے لیا ہے اور خدا کی طرف چلے گئے ہین۔ آفتین۔ اہوال مصیبتین غم۔ رنج۔ بھوک پیاس ننگاپن ذلت۔ خواری۔ اُنکا استقبال کرتی ہے مگر وہ اپنی سیر سے واپس نہین ہوتے۔ اور اپنی مصیبتون کے باعث ان مین تغیر نہین ہوتا۔ بلکہ آگے بڑہتے چلے جاتے ہین۔ چلنے سے نہین تھکتے یہ لوگ دل اور جسم کے باقی رہنے تک اسی حال مین رہتے ہین۔ اے قوم خدا سے ملنے کے لئے عمل کرو اور ملنے سے پہلے اُس سے شرماؤ۔ مومن پہلے خدا سے شرماتا ہے۔ پھر مخلوق سے۔ مگر ہان جو بات دین یا حد شرع کے بگاڑ سے متعلق ہو اس مین حیا کرنی حلال نہین۔ بلکہ خدا کے دین مین بے شرم رہے اس کی حد مین قائم رکھے۔ احکام بجالائے۔ خدا کے دین مین یہ نہ چاہے کہ گنہگارون پر مہربانی تمہاری گرفت نہ کرے جو صحیح طور سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہو جاتا ہے۔ خدا اسکو آپکی زرہ اور خود پہنا دیتا ہے آپکی تلوار اُس کے گلے مین ڈالدیتا ہے۔ آپکے آداب اور اخلاق و خصائل سے اُسے عنایت کرتا ہے۔ وہ آپ سے نہایت خوش رہتا ہے اور کیون نہ ہو وہ آپکی اُمت مین سے ہوتا ہے اور اُس پر خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ پھر اُسے امت مین نائب رہبر اور اپنے دروازہ

کی طرف داعی بنالیتا ہے۔ وہی داعی ورہبر ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا نے آپ کی امت مین نائب پیدا کر دیے ہین جو آپ کے قائم مقام ہین۔ مگر ایسے لوگ کم ہین کروڑ مین ایک آدھ ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کے رہبر اُن کی ایذا پر صابر اور اُن کے دائمی خیر خواہ ہین منافقون اور فاسقوں کے آگے تبسم کرتے ہین۔ اور ہر بہانے سے یہ چاہتے ہین کہ اُن کو بد عادات سے نجات دلا کر خدا کے دروازہ کیطرف لیجائین۔ اس لئے بعض مشائخ کا قول ہے کہ فاسق کے سنہ پر عارف ہی ہنستا ہے۔ اور یہ دکھاتا ہے کہ گویا اُسے پہچانتا نہین۔ حالانکہ عارف اس کے دین کے اُجڑے گھر۔ اس کے چہرے اور دل کی سیاہی۔ اُس کے کینے اور کدورت کو خوب پہچانتا ہے۔ فاسق ومنافق کو یہ گمان ہے کہ ہمارا حال اس پر مخفی ہے۔ وہ ہمین نہین پہچانتا یہ بات نہین۔ کیونکہ ان دونوں کے لیے کوئی بزرگی نہین ہے۔ وہ عارف سے بے چھپی ہوئی نہین۔ عارف ان کو اپنی لمحی نظر۔ کلام اور حرکت سے پہچانتا ہے۔ اور بلاشک اپنے ظاہر و باطن سے معلوم کرلیتا ہے۔ افسوس تم یہ خیال کرتے ہو کہ صد یقین اور عمل کرنے والے عارفین سے مخفی ہو۔ لاشے مین اپنی عمر کبتک ضائع کیے جاؤ گے اے گمراہو اُسے ڈھونڈو جو تم کو راہ آخرت دکھائے۔ اللہ اکبر تم پر نگہبان ہے۔ اے مردہ دلو۔ اسباب کے ساتھ شرک کرنے والو۔ اپنے طاقتون۔ قوتون۔ معاش۔ راس المال شہر کے بادشاہون اور جہتون کو جن کی طرف جاتے ہو بتون کی طرح پوجنے والو۔ یہ سب چیزین خدا سے محجوب ہین۔ جو نفع وضرر کو غیر اللہ کی طرف سے خیال کرتا ہے وہ خدا کا بندہ نہین بلکہ جس کیجانب سے خیال کرتا ہے اُسی کا بندہ ہے۔ ایسا آدمی آج غصہ اور حجاب کی آگ مین ہے کل دوزخ کی آگ مین ہوگا۔ خدا کی آگ سے متقی۔ موحد مخلص۔ اور تائب ہی سالم رہین گے۔ اول دلون سے توبہ کرو۔ پھر زبانون سے۔ توبہ گردش زمانہ کا بدلدیتا ہے۔ تو اپنے نفس ہوا۔ شیطان۔ اور بُرے دوستون کی گردش کو بدل ڈال جب تو توبہ کرے گا تو گویا اپنے کان آنکھ۔ زبان۔ دل اور تمام اعضا کو بدلدے گا۔ لپنے کھانے پینے کو حرام اور شبہہ کی کدورت سے پاک کردے گا۔ طرز معاش اور بیع وشرا رمین احتیاط کرے گا۔ اور اپنے مولا کو اپنا تمام مقصود سمجھے گا۔ تو عادت کو چھوڑ کر اُس کی جگہہ عبادت کو قائم کرے گا۔ گناہ کو زائل کرکے طاعت کو اس کی جگہ رکھے گا۔ پھر صحت شریعت اور اُسکی شہادت سے حقیقت مین مضبوط ہو جائے گا۔ کیونکہ جس حقیقت پر شریعت گواہی ندے وہ زندیقیت ہے۔ جب تو درست ہو جائے گا تو بُری عادتون اور تمام مخلوق کی ملاقات سے فنا حاصل ہوگی۔ اس وقت تیرا ظاہر محفوظ اور باطن خدا کے ساتھ مشغول ہوگا۔ اس کے تمام ہونے کے بعد اگر ساری دنیا تیرے پاس آجائے۔ اور اگلی پچھلی تمام مخلوق

تیرے تابع ہو تو تجھے ضرر نہ دے گی اور خدا کے دروازہ سے پھیر نہ سکے گی۔ کیونکہ تو اُس کے ساتھ قائم اس پر متوجہ اُس سے مشغول اُس کے جلال و جمال پر نظر ڈالنے والا ہے۔ جب اُسکے جلال کو دیکھتا ہے ٹکڑے ہوتا ہے اور جب جمال پر نگاہ ڈالتا ہے اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جلال کے نظارہ کے وقت ڈرتا اور جمال کے نظارہ کے وقت امیدوار رہتا ہے۔ رویت جلال کے وقت مٹتا اور رویت جمال کے وقت قائم ہو جاتا ہے۔ وہ بڑا خوش نصیب ہے جس نے اس کھانے کو چکھ لیا۔ الٰہی ہمین اپنے قرب کا کھانا اور اُنس کی شراب عنایت کر۔ دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چوبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دسوین ذی الحجہ ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

خدا کی تدبیر اور علم مین اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کو شریک نکرو۔ اپنے اور غیر کے معاملہ مین اُس سے ڈرو۔ بعض مشائخ کا قول ہے کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا سے موافق ہو۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق سے موافقت نکر۔ جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو بھرا وہ بھر گیا۔ خدا کے نیک بندون سے اس کے ساتھ موافقت کرنا سیکھو سیکھ اور عمل کر۔ پھر غیر کو سکھا۔ تو نے جب سیکھ کر عمل کیا تو علم خود تیری طرف سے کلام کرے گا اور تو اگر ساکت رہے گا تو زبان تکلم سے کہین زیادہ زبان عمل کے ساتھ کلام کر سکے گا۔ اسی لیے بعض مشائخ کا قول ہے کہ جس کا دیکھنا تجھکو نافع نہین اُس کا وعظ بھی نفع نہیں دیسکتا۔ عالم باعمل کے علم سے وہ خود بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور غیر بھی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ان احوال کے اندازہ سے جو میرے پاس حاضر ہین مجھے گویائی عنایت کر دیتا ہے۔ ورنہ مجھ مین تم مین عداوت ہے میری آبرو اور مال تمہارے لئے ہے۔ میرے پاس کچھ نہین اور اگر کچھ ہے تو مین تم کو اُس سے روکتا نہین۔ مجھ مین تم مین نصیحت کے سوا اور کچھ نہین۔ خدا کے لئے نصیحت کرتا ہون۔ اپنے لیے نہین۔ تقدیر سے موافقت کر۔ ورنہ تجھے ریزہ ریزہ کر دے گی۔ اُسکے اختیار کے مطابق اس کے ساتھ ساتھ چل۔ ورنہ تجھکو ہلا دیگی۔ اُس کے آگے گھٹنون کے بل بیٹھ جا۔ تاکہ رحم کر کے تجھکو اپنے پیچھے سوار کر لے۔ اہل اللہ کی ابتدا کسب حلال ہے۔ دنیا مین سے بقدر حاجت شرع کے ہاتھ سے لیتے ہین۔ یہان تک کہ جب اُن کے ظاہری اسباب کسب سے عاجز ہو جاتے ہین اور توکل دلون پر مہر لگاتا اور اعضا کو قید کر دیتا ہے تو اُن کا دنیوی حصہ بقدر کفایت و خوشگوار بلا محنت و مشقت اُن کے پاس آتا ہے۔ خدا کا مقرب آخرت مین بلا ارادہ خود جنت کی نعمتون سے بہرہ یاب ہے۔ کیونکہ وہ اس مین حق کا موافق ہے۔ جیساکہ قسمت دنیوی مین اس سے موافق تھا۔

خدا دنیا و آخرت میں اُنکے پورے حصے دیتا ہے کیونکہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں لے لڑکے تو اپنی ہمت کے مطابق عطا کیا جائیگا۔ دل کے ساتھ ماسوے اللہ سے دور ہو۔ تاکہ اُس سے قریب ہوجائے۔ اپنی ذات اور مخلوق کیطرف سے مرجا۔ اُسوقت تجھ میں، اور خدا میں پردے اُٹھ جائینگے اگر کوئی یہ کہے کہ میں کیونکر مروں تو میں کہونگا کہ اپنے نفس۔ ہَوا۔ طبیعت عادات مخلوق اور ان کے اسباب کی متابعت سے مرجا۔ اُن سے اُمید نرکھ۔ انکے ساتھ شرک کو اور غیر اللہ سے کسی چیز کی طلب کو چھوڑ دے۔ اپنے تمام اعمال میں رضائے آلٰہی کی نیت رکھو۔ طلب نعمت نکر۔ اسکی تدبیر۔ قضا۔ اور افعال سے رضامند رہ۔ جب تو نے ایسا کیا تو اپنے سے مرگیا۔ اور اُسکے ساتھ جی اُٹھا۔ اسوقت تیرا دل اُسکا مسکن ہوجائیگا وہ جسطرح چاہے گا اسے پھیر دیگا۔ کعبہ قرب میں اسکے پردوں سے جا لٹکے گا اُسکی یاد میں ماسوے اللہ کو بھول جائے گا۔ لاآلہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ جنت کی کنجی ہے۔ آج محض قول سے۔ اور کل تیرے اپنی ذات اور غیر۔ اور جمیع ماسوے سے فنا ہوجانے اور حد شرع کی حفاظت سے۔ خدا کا قرب اہل اللہ کی جنت اور اُس کا بعد اُن کے حق میں دوزخ ہے۔ وہ اسی جنت کی اُمید رکھتے اور اسی دوزخ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ دوزخ کے لئے اُن کے پاس کھوٹ ہی کیا ہے کہ اُس سے ڈریں۔ وہ خود مؤمنوں سے استغاثہ کرتی اور اُن سے بھاگتی ہے۔ پھر خدا کے خالص دوستوں سے کیونکر نہ بھاگے گی۔ دنیا و آخرت میں مومن کا بہت ہی اچھا حال ہے وہ اسباب کے معلوم کرنے کے بعد کہ خدا اُس سے رضامند ہے۔ اسکی پرواہی نہیں کرتا۔ کہ دنیا میں کس حال سے رہا۔ وہ جہاں گرا اپنی تقدیر کا اُٹھالیا۔ اور اُس سے رضامند ہوگیا جدھر مُنہ کیا خدا کے نور سے دیکھا اسکے پاس اندھیرا نہیں ہے۔ اُس کے تمام اشارے خدا کی طرف ہیں اور پورا بھروسا اور توکل اُسی پر ہے۔ مومن کی اذیت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے بدن میں زہر اور اُسکے قہر و عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ تعالےٰ کی ذات اور اُسکے خواص سے ناواقف۔ اُنکی غیبت کا مزہ نہ چکھہ کیونکہ وہ زہر قاتل ہے۔ خبردار خبردار ہرگز ہرگز انکی بُرائی کے درپے نہ ہو۔ انکے لئے غیرت کرنے والا موجود ہے۔ اے منافق۔ انفاق کا شک تیرے دل سے متعلق ہے۔ اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک ہوگیا ہے۔ ہر حال میں توحید و اخلاص کا استعمال کیا کر شفا پائے گا۔ اور تیرا شک جاتا رہیگا۔ تم اکثر حدود شرع کو توڑتے تقوے کی زرہ کو پھاڑتے توحید کے کپڑوں کو ناپاک کرتے اور جمیع افعال و اقوال میں خدا کو اپنے اوپر غضبناک کرتے ہو تم میں جب کوئی فلاح پاتا اور عمل نیک کرتا ہے تو وہ عُجب اور مخلوق کے دکھاوے اور اُن سے طلب تعریف کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ تم میں جو کوئی خدا کی عبادت کرنی چاہے تو مخلوق سے الگ رہے۔ کیونکہ اُن کا اعمال کو دیکھ لینا۔ انہیں باطل کر دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے

مروی ہے کہ آپنے فرمایا یکسوئی لازم کرلو۔ کیونکہ وہ عبادت اور تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے۔
اول ایمان کو۔ پھر ایقان کو۔ پھر فنا ہو کر نہ اپنے ساتھ نہ غیر کے ساتھ بلکہ خدا کے ساتھ موجود ہونیکو
لازم کرلو۔ مگر یہ مع محافظت حدود۔ مع رضائے پیغمبر علیہ السلام و رضائے قرآن مجید ہونا چاہئیے جو اسکے
سوا کہے اسکے لئے بزرگی ہے نہیں۔ یہ جو کچھ مصاحف اور الواح میں ہے خدا کا کلام ہے اس کا ایک
سرا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ایک ہمارے ہاتھ میں۔ اللہ تعالیٰ کو اُسکی طرف منقطع ہو جانے اور
اُس سے تعلق پکڑنے کو لازم کرے وہ دنیا و آخرت کی محنت سے کافی۔ موت زندگی میں تیرا محافظ
اور ہر حال میں تجھسے مکروہات کا دافع ہوگا۔ اس سیاہی کو جو سفیدی پر ہے۔ لازم کرلے اسکی خدمت
کرتا کہ یہ تیری خدمت کرنے لگے۔ اور تیرے دل کا ہاتھ پکڑ کے خدا کے آگے جا کھڑا کرے۔ اسپر
عمل کرتا تیرے دل کے دونوں بازووں میں پر نکال لائے گا۔ اور اُڑا کر خدا کے پاس پہنچا دیگا
اے کمل پوش پہلے سر کے لئے کمل ہین۔ پھر دل کے لئے۔ پھر نفس کے لئے۔ پھر بدن کے لئے
زہد کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ نہ کہ ظاہر سے باطن کی طرف انتقال کرتی ہے جب سر صاف
ہوگا۔ تو دل اور نفس اور تمام اعضا اور طعام و لباس اور جمیع احوال کی جانب اُسکی صفائی متعدی
ہو جائے گی۔ اول گھر کا اندرونی حصہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ جب اُسکی عمارت کامل ہو جاتی ہے تو دروازہ
کی تعمیر کیطرف رجوع ہوتا ہے۔ ظاہر بلا باطن ہیچ ہے۔ خلق بلا خالق ہیچ ہے دروازہ بلا دار
ہیچ ہے۔ ویرانہ پر قفل لگانا ہیچ ہے۔ اے دُنیا بلا آخرت اے خلق بلا خالق۔ تو جس مشغلہ میں ہے
یہ قیامت کے دن نفع نہ دے گا۔ بلکہ ضرر پہنچائے گا۔ یہ سامان جو تیرے پاس ہے تجھسے نہ خرید اجائیگا
ریا۔ نفاق۔ معاصی۔ تیرا اسباب ہے اور یہ ایسی چیز ہے۔ کہ بازار آخرت میں رواج نہ پائے گی
اسلام سے دوستی کر۔ پھر لے۔ اسلام استسلام سے مشتق ہے تو خدا کا کام اور اپنا نفس اُس کے
سپرد کر دے۔ اور اُسی پر بھروسا کر۔ اپنی قوت و طاقت کو بھول جا۔ اور دنیا میں سے جو کچھ تیرے
پاس ہے۔ اسکی اطاعت میں خرچ کر۔ نیکیاں کر۔ اور اُنہیں خدا کے سپرد کر کے بھول جا تیرا سب عمل
خالی اخروٹ ہے۔ جو عمل اخلاص سے خالی ہے بے مغز اور نرا چھلکا ہے۔ کھوکھلی لکڑی۔ یا
جسم بلا روح یا صورت بلا معنے ہے۔ اور یہ منافقوں کا کام ہے۔ اے لڑکے کل مخلوق آلہ
اور اللہ تعالیٰ صانع اور اُن میں تصرف کرنے والا ہے۔ جس نے اسے دیکھ لیا وہ آلہ کی قید سے
چھوٹ گیا۔ اور اُسنے تصرف کرنے والے کو دیکھ لیا۔ مخلوق کے ساتھ ٹھیرنا رنج اور تکلیف اور کربت ہے
اور خدا کے ساتھ ٹھیرنا۔ فرحت خوشی اور نعمت ہے۔ تو متقدمین کے رستہ سے الگ ہے تجھ میں اُن میں
کچھ نسبت ہی نہیں۔ تونے اپنی رائے پر قناعت کی ہے۔ اور کوئی ایسا اُستاد نہیں بنایا جو
تجھے کچھ معلوم کرائے اور ادب دے۔ اے رستہ سے الگ ہونے والے۔ اے شیاطین انس و

جن کے کھلونے۔ اے نفس و ہوا اور طبیعت کے بندے تجھپر افسوس۔ تو گونگا ہو گیا ہے۔ خدا سے فریاد کر۔ اُسکی طرف ندامت اور عُذر کے قدموں سے چل۔ تاکہ تجکو دشمنوں کے ہاتھوں سے ہائی دے اور دریائے ہلاکت کے بھنور سے نکالے۔ تو جس مشغلہ میں ہے۔ اس کی بابت سوچ اس کا چھوڑنا تجھپر آسان ہے۔ تو شجر غفلت کے سایہ میں ہے۔ اُس کے سایہ سے نکل۔ تو سورج کی روشنی کو دیکھ چکا اور رستہ معلوم کر چکا ہے۔ غفلت کا درخت جہالت کے پانی سے بیداری و معرفت کا درخت فکر کے پانی سے۔ توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے اور محبت کا درخت موافقت کے پانی سے بڑہتا ہے۔ اے لڑکے جس حال میں تو بچہ یا نوجوان لڑکا تھا تو تیرے لئے کوئی نہ کوئی عذر تھا۔ اب چالیس برس کا ہو گیا۔ بلکہ اس سے بھی تجاوز کر گیا ہے مگر بچوں کے سے کھیل کھیلتا ہے۔ جاہلوں کے میل جول۔ عورتوں بچوں کی خلوت سے پرہیز کر۔ پرہیزگار مشائخ کے پاس بیٹھ۔ اور نوجوان جاہلوں سے بھاگ۔ لوگوں سے علیحدہ ہو کر کھڑا ہو۔ اور جو تیرے پاس آئے۔ اُس کا طبیب بنجا۔ مخلوق پر اس طرح شفقت کر جس طرح باپ بیٹے پر کرتا ہے۔ خدا کی طاعت زیادہ کیا کر۔ کیونکہ اس کی طاعت اس کا ذکر ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا جسنے خدا کی اطاعت کی اُس نے اُس کا ذکر کیا۔ گو اس کا نماز روزہ اور تلاوت قرآن کم ہو۔ اور جسنے اُس کی نافرمانی کی وہ گویا اُسے بھول گیا۔ اگرچہ اُس کا نماز روزہ اور پڑہنا بکثرت ہو۔ مومن خدا کا مطیع۔ اس کا موافق اسکے ساتھ صابر ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنے مزے۔ کلام۔ کھانے پہننے۔ اور تمام تصرفات میں اسی کے پاس ٹھیرتا ہے۔ اور منافق کسی حال میں ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا۔ اے لڑکے اپنے امر میں سوچ۔ اور جو چیز تجھ میں نہ ہو اسے اپنے نفس میں حاصل کر تو نہ صادق ہے نہ صدیق۔ نہ محب نہ موافق۔ نہ رضامند نہ عارف۔ حالانکہ خدا کی معرفت کا مدعی ہے۔ مجھے بتا کہ اُسکی معرفت کی علامت کیا ہے۔ تو اپنے کونسی حکمتیں اور انوار دیکھتا ہے اولیاء اللہ اور ابدال کی کیا علامت ہے تجھے گمان ہے۔ کہ جو کسی چیز کا دعوے کریگا تسلیم کر لیا جائیگا۔ اور اُس سے گواہ طلب نہ ہوں گے۔ اور اُس کا دینار کسوٹی پر نہ لگایا جائیگا عارف باللہ کے صفات میں سے ایک یہ ہے۔ کہ وہ آفات پر صبر اور قضا و قدر سے رضامندی کا اظہار کیا کرتا ہے۔ اور یہ صبر اپنے اور اہل و عیال اور تمام مخلوق کے حق میں ہر حال اوسے نصیب ہوتا ہے۔ اے لڑکے خدا کی اور غیر کی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا نے کسی آدمی میں دو دل نہیں رکھے۔ دنیا اور آخرت۔ خالق اور مخلوق جمع نہیں ہوا کرتے۔ فانی چیزوں کو چھوڑ دے۔ تاکہ تجھکو ایسی چیز حاصل ہو جائے۔ جو فنا

نہیں ہوتی۔ اپنی جان و مال کو صرف کر۔ تاکہ جنت حاصل ہو۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ خدا نے مومنوں سے جنت کے بدلے میں اُنکے جان و مال کو خرید لیا ہے۔ پھر اپنے دل سے زہد عما سوے اللہ حاصل کر تاکہ اُس کا قرب ہاتھ لگے۔ اور تو دنیا و آخرت میں اُس کا مصاحب رہے۔ اے خدا کے دوست جسطرف تقدیر الٰہی پھرے تو بھی پھر جا۔ اور اپنے دل کو جو خدا کا گھر ہے پاک کر۔ اُسمیں ماسوے اللہ سے جھاڑ دے۔ اور توحید و اخلاص و صدق کی تلوار لیکر اسکے دروازہ پر بیٹھ جا اور اُسے خدا کے سوا اور کسی کے لئے نہ کھول۔ اور دل کے کسی کونے کو بجز خدا کے کسی چیز سے نہ روک اے کھانڈ رو میرے پاس کھیل نہیں۔ اے بے مغز دمیکر پاس مغز ہی مغز ہے میرے پاس اخلاص بلا نفاق و صدق بلا کذب ہے۔ اللہ تعالے تمہارے دلی اخلاص اور اور تقوے کا خواہان ہے۔ وہ تمہارے ظاہر اعمال کو نہیں دیکھتا چنانچہ خود فرماتا ہے تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتے بلکہ اُسکو تمہارا تقوے پہنچتا ہے اے بنی آدم دنیا و آخرۃ میں جو کچھ ہے تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تمہارا شکر کیا ہوا اور تقوے کہاں جاتا رہا۔ اسکی طرف تمہارے شارے اور خدمتیں کیا ہوئیں۔ تمکو نہیں لوروایسے عمل نکرو جنمیں روح نہو اعمال کی روح اخلاص ہے

پچیسویں مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اُنیسوین ذیلحجہ ۵۴۵ھ مین فرمایا

عیسٰےؑ سے مروی ہے۔ کہ آپ خوشبو سے ناک بند کر لیا کرتے تھے۔ اور یہ فرماتے تھے۔ کہ یہ دنیا میں سے ہے۔ یہ تم پر حجت ہے۔ اے اقوال و افعال کے ساتھ زہد کا دعوے کرنے والو۔ تم نے زہد کے کپڑے پہن لئے ہین۔ اور تمہارے دل دنیا کی رغبت اور حسرت سے بھرے ہوئے ہین اگر تم یہ کپڑے اُتار کر اپنی دلی رغبت ظاہر کر دیتے۔ تو تمہارے لئے اچھا ہوتا۔ اور تم کو نفاق سے دور کر دیتا۔ سچے زاہد کے پاس اُس کا ازلی حصہ آتا ہے۔ اور وہ اُسے لے لیتا ہے۔ اُس کا ظاہر اس سے متلبس ہوتا ہے۔ اور دل ہر شے کے متعلق زہد سے پر ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمارے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تمہاری دنیا مین تین چیزین مجھے محبوب ہین (۱) خوشبو (۲) عورتیں (۳) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ باوجود یکہ آپ اِن تمام اشیاء کے متعلق زاہد تھے۔ لیکن اِن کا محبوب ہونا تقدیری امر تھا۔ کہ علم الٰہی اُس کی طرف سبقت کر چکا تھا۔ آپ اِن کو امر الٰہی بجالانے کے لئے لیتے تھے۔ کیونکہ خدا کا حکم بجالانا طاعت ہے۔ بس تو جو شخص اپنے ازلی حصہ کو اس طریق سے لے گا وہ طاعت ہی مین ہے گو بظاہر دنیا سے متلبس معلوم ہوتا ہو۔ اے سخت جاہل زاہد سنو۔ تصدیق کرو۔ تکذیب نکرو۔ اسے سیکھو

تاکہ اپنے جہل سے تقدیر کار وانہ کرنے لگو۔ علم سے بے بہرہ رہنے والا اپنی رائے کے سبب بے پروا ہوتا ہے۔ اپنے نفس ہوا اور شیطان کا کہا قبول کر لیتا ہے ایسا آدمی شیطان کا بندہ اور اس کا تابع ہے۔ اُسنے شیطان کو اپنا پیر و مرشد بنا رکھا ہے۔ اے جاہلو۔ اے منافقو۔ تمہارے دل کس قدر ظالم خوشبوئین کس قدر سڑی ہوئی۔ زبانین کس قدر فضول گو ہین۔ اپنی حالت سے توبہ کرو۔ خدا اور اُس کے اولیاء کے باب مین طعن کرنا چھوڑ دو۔ اولیار وہ ہین۔ کہ خدا اُن کو چاہتا ہے اور وہ خدا کو ازلی حصے لینے مین اُن پر اعتراض نکرو۔ کیونکہ خدا کے حکم سے لیتے ہین۔ نفس کی خواہش سے نہین لیتے۔ وہ خدا کی محبت۔ اس کی طرف شوق۔ ماسوے سے زہد۔ اور بظاہر و باطن ہر چیز سے اعراض کرتے ہین۔ نہایت سخت ہین۔ لیکن ان کو ازلی حصہ لینا جس کی طرف علم آلہی سبقت کر چکا ہے ضرور ہے۔ اِن کا دنیا مین قیام۔ اور بقا۔ اور اپنا حصہ لے لینا اور خدا کی تکذیب کرنیوالوں کو دیکھنا ان کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے اے لڑکے تو جب تک اپنے نفس و ہوا کے ساتھ قائم رہے مخلوق سے کلام کرنا چھوڑ دے۔ کلام کی جانب سے مرجا۔ خدا جب کسی امر کیلئے چاہے گا تجھے خود بخود تیار کر دے گا۔ جب چاہے گا تجھے زندہ۔ اور اہل اور ثابت کریگا۔ ظاہر کرنیوالا وہ ہے تو نہین۔ اپنے نفس۔ کلام۔ اور تمام احوال کو اُس کی تقدیر کیطرف سونپ دے اور اُسکے لئے عمل مین مشغول ہو جا۔ تو عمل بلا کلام۔ اخلاص بلا ریار توحید بلا شرک۔ گمنامی بلا ذکر۔ خلوۃ بلا جلوۃ۔ اور باطن بلا ظاہر بنجا۔ اور باطن میں مشغول ہو۔ اے جھوٹے۔ بیدار ہو۔ تو خدا کو مخاطب کر کے یہ کہتا کہ ہم تجھی کو پوجتے اور تجھی سے دعا چاہتے ہین۔ یہ خطاب حاضر کے لئے ہے۔ یعنی تو میرے پاس موجود ہے۔ اے میرے حال کو جاننے والے۔ تو مجھ سے قریب ہے۔ اے مجھپر گواہ تو حاضر ہے۔ نماز اور غیر نماز مین اسی نیت سے اور اسی طرح اسے خطاب کرو۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ خدا کی عبادت اسطرح کر کے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے تو اُسے نہین دیکھتا تو وہ تجکو دیکھتا ہے اے لڑکے اپنے دل کو اکل حلال سے صاف کر تو اپنے خدا کو پہچان جائے گا۔ اپنے کھانے، کپڑے۔ اور دل کو صاف کر۔ تو خود صاف ہو جائے گا تصوف لفظ صفا سے مشتق ہے۔ اے صوف پہننے والے سچا صوفی اپنے دل کو ماسوے اللہ سے صاف کیا کرتا ہے۔ یہ چیز کپڑے رنگنے۔ منہ زرد کرنے۔ کندھے جمع کرنے۔ حکایات صالحین بیان کرنے تسبیح و تہلیل کے ساتھ انگلیاں ہلانے سے نہین آتی۔ بلکہ خدا کی طلب مین صدق دنیا مین زہد۔ مخلوق سے دل جدا کرنے اور ماسوے اللہ سے الگ ہو جانے کے باعث حاصل ہوتی ہے۔ بعض مشائخ کا قول ہے۔ کہ مین نے بعض بعض راتوں مین یہ دعا کی۔ آلہی جو چیز مجکو نفع دے اور تجکو ضرر نہ دیسکے اُس سے مجھے محروم نہ کر۔ مین نے اس دعا کو بار بار مانگا۔ اور

پھر سو رہا۔ خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک شخص یہ کہہ رہا ہے۔ تو بھی اُس عمل سے باز نہ رہ جو تجھ کو نفع دے اور اُس سے پرہیز کر جو تجھے ضرر پہنچائے۔ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ اپنی نسبت کو درست کر لو جس کا آپکے ساتھ اتباع درست ہوگیا اُسکی نسبت صحیح ہوگئی۔ فقط یہ کہنا کہ مین آپ کی اُمت مین ہون بلا متابعت نافع نہین ہو سکتا۔ جب اقوال و افعال مین تم انکے پیرو ہو جاؤ گے تو آخرت مین اُنکے ساتھ رہو گے۔ کیا تم نے خدا کا یہ قول نہین سُنا کہ جو کچھ رسول تم کو دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو۔ جس چیز کا آپنے حکم کیا ہے اُسے بجا لاؤ۔ اور جس سے منع فرمایا ہے۔ اُس سے رُک جاؤ۔ پیغمبر نے تم کو دنیا مین دلون کے ساتھ اور آخرت مین نفسون اور جسمون کے ساتھ خدا کے قریب کر دیا ہے۔ اے زاہد و تم اچھی طرح زہد نہین کرتے نفسون اور خواہشون کے ساتھ زہد کرتے ہو اور اپنی رائے کو مستقل رکھتے ہو۔ اتباع کرو اور اُن مشائخ کی صحبت مین رہو جو عارف باللہ عالم۔ عامل۔ اور مخلوق پر نصیحت کی زبان اور زوال طمع کے ساتھ رجوع کرنے والے ہین۔ چونکہ اُن کے دل تم سے پھرے ہوئے اور خدا کی طرف متوجہ ہین اس لئے وہ اُسیکی جانب متوجہ ہوتے اور غیر سے اعراض کرتے ہین اے لڑکے اپنی ہستی کے فنا ہونے سے پہلے دل کے ساتھ خدا کی طرف توجہ کر۔ تو نے فقط کلام اور تمنا کے ساتھ صالحین کے احوال پر قناعت کر رکھی ہے۔ جیسا مُٹھی مین پانی لینے والا جب ہاتھ کھول دیتا ہے۔ تو کچھ بھی نہین پاتا۔ تجھ پر افسوس۔ تمنا حماقت کا جنگل ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ تمنا سے بچو کیونکہ وہ بیوقوفی کا میدان ہے۔ تو اہل شر کے سے عمل کرے اور اہل خیر کے درجات کی آرزو رکھے جس کی اُمید خوف پر غالب ہوتی ہے۔ زندیق ہو جاتا ہے اور جس کا خوف اُمید سے بڑھ جاتا ہے۔ وہ نا اُمید ہو جاتا ہے۔ سلامتی متوسط درجہ مین ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ مؤمن کے خوف و رجا کو تولا جائے تو دونوں برابر نکلینگے۔ بعض مشائخ سے روایت ہے کہ مین نے موت کے بعد سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا۔ کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا جواب دیا کہ مین نے اپنا ایک پانو پلصراط پر رکھا۔ اور دوسرا جنت مین (اُن پر خدا کا سلام) فقیہ زاہد اور پرہیزگار تھے۔ علم پڑھا اور عمل کیا۔ علم کا حق عمل سے ادا کیا۔ اور عمل کا اخلاص سے۔ خدا نے اسکی جانب قصد کے باعث اُنھین اپنی رضا دی اور پیغمبر نے متابعت کے سبب اپنی رضا عطا فرمائی۔ اُن پر اور تمام صالحین پر اور اُن کیساتھ ہم پر خدا کی رحمت نازل ہو۔ جو شخص پیغمبر کا اتباع نہین کرتا۔ ایک ہاتھ مین اُن کی شریعت اور دوسرے مین کتاب اللہ کو نہین لیتا اور آپکے طریق مین ہو کر خدا تک نہین پہنچتا وہ ہلاک ہوگا۔ پھر ہلاک ہوگا گمراہ ہوگا۔ پھر گمراہ ہوگا۔ یہ دونون خدا کیطرف رہبر ہین۔ قرآن اللہ تعالیٰ کیطرف تیرا رہنما ہے اور حدیث پیغمبر

علیہ السلام کیطرف۔ الٰہی ہم مین اور ہمارے نفسون مین دوری ڈالدے ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

چھبیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین ذیحجہ ۵۴۵ھ مین بمقام رباط فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ مصیبتون کا چھپانا عرش کے خزانون مین سے ہے۔ اے مخلوق سے اپنی مصیبتون کا شکوہ کرنے والے تیرا شکوہ تجکو کیا نفع دیگا۔ مخلوق نہ نفع دے سکتی ہے۔ نہ ضرر۔ تو جب اُن پر اعتماد کرے گا۔ اور خدا کے باب مین شریک ٹھیرائے گا۔ تو وہ تجکو دور کردین گے۔ اُس کے غصہ مین ڈالینگے۔ اور اُس سے محجوب کرین گے۔ اے جاہل تو علم کا مدعی ہے۔ دنیا کو غیر خدا سے طلب کرنا تیرا جہل ہے۔ تو مخلوق سے شکایت کرکے سختیون سے نجات حاصل کرنی چاہتا ہے تجھپر افسوس۔ جب یہ حریص کتا شکار کی حفاظت سیکھ لیتا۔ اور اپنی حرص طبیعت کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ پرند تعلیم کے باعث اپنی طبیعت کی مخالفت کرتا اور شکار کھاجانے کے متعلق اپنا پہلا طریقہ ترک کردیتا ہے۔ تو تیرا نفس بالاولے قابل تعلیم ہے۔ اُسے تعلیم دے اور سمجھا کر تیرے دین کو نہ کھاجائے۔ اور تجکو نہ چباڈالے اور خدا کی اُن امانتون مین جو اُس کے پاس ہین خیانت نکرے نفس کے پاس مومن کا دین گویا اسکا گوشت اور خون ہے۔ تعلیم سے پہلے اُس کے ساتھ نرہ پھر جب وہ سیکھ لے سمجھ لے اور مطمئن ہوجائے تو جہان جائے اُسے ساتھ رکھ۔ کسی حال مین نچھوڑ وہ مطمئن ہوکر علیم۔ عالم۔ اور جو تقدیر سامنے لائے اُسپر رضامند ہوجائے گا گیہون کے معدے اور جَو کی روٹی مین فرق نکریگا۔ دونوں کا فرق اُٹھ جائے گا۔ مزون سے صبر کریگا۔ اُسکے نزدیک نہ کھانا کھانے سے بہتر ہوگا۔ فعل نیک اور طاعت و ایثار مین تیرا موافق ہوگا۔ اسکی طبیعت بدلجائیگی سخی کریم دنیا مین زاہد اور آخرت کا راغب بنجائے گا۔ پھر جب تو زاہد ہوگیا اور مولے کا طالب بنا تو نفس تیرے ساتھ اوسی کا طالب ہوگا اور تیرے دل کے ساتھ اسکے دروازہ کیطرف چلیگا اسوقت سابقۂ الٰہی آکر یہ حکم دیگا کہ اے نہ کھانے والے کھا۔ اور اے نہ پینے والے پی عقلمند بیمار طبیب ہی کے ہاتھ یا اُس کے حکم سے کھایا کرتا ہے۔ پھر اُس کے ادب رکھنے۔ کھا ماننے اور حاضر و غائب حرص چھوڑنے کو نگاہ رکھا کرتا ہے۔ اے حریص اے جلد باز۔ کھانا تیرے لئے پیدا ہوچکا ہے تیرے سوا اسے کوئی نہین کہا سکتا۔ لباس۔ مکان۔ سواری جورو تیرے لئے موجود ہین ایسا کون ہے۔ کہ انھین لیکر کسی غیر کو دیدے۔ یہ کیا نادانی ہے۔ تجھ مین نہ ثبات ہے۔ نہ عقل نہ ایمان۔ نہ وعدۂ الٰہی کی تصدیق۔ اے بدچلن جب تو کسی کریم سے معاملہ کرے تو ادب سے رہ مزد اور اجرت نمانگ۔ تجکو بلا طلب اور بلا سوء ادب دونون چیزین مل جائین گی۔ وہ جب

یہ دیکھے گا کہ تو نے حرص۔ طلب اور سوء ادب کو چھوڑ دیا ہے۔ تو تجکو تیرے ان ساتھیون سے ممتاز سمجھے گا۔ جو تیرے ساتھ کام کر رہے ہین۔ اور تجکو فائدہ پہنچائے گا۔ اُن سے بلند مرتبہ پر بٹھائیگا خدا اعتراض اور نزاع کا ساتھی نہین ہے۔ بلکہ حسن ادب۔ سکون ظاہر و باطن۔ اور دائمی موافقت کا ساتھی ہے۔ جو تقدیر کی موافقت کرتا ہے۔ ہمیشہ خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ عارف باللہ عالم اسکے ساتھ قائم ہے۔ غیر کے ساتھ نہین۔ اُس کا موافق ہے غیر کا نہین۔ اسکے ساتھ زندہ ہے اور غیر کی طرف سے مردہ ہے۔ اے لڑکے تو جب کلام کیا کرے۔ تو نیک نیتی کے ساتھ کیا کر۔ اور جب ساکت ہوا کرے تو نیک نیتی کے ساتھ ساکت ہوا کر۔ جو نیت کو مقدم نہین کرتا اُسکا عمل کسی کام کا نہین۔ تو بولے یا چپ رہے ہر حال مین گنہگار ہے۔ کیونکہ تیری نیت درست نہین تیرا سکوت و کلام خلاف سنت ہے۔ تغیر احوال اور تنگی رزق کے وقت لقمہ کے لئے تم خدا سے بگڑ جاتے ہو۔ اور کسی غرض کے فوت ہونے سے ایک قسم کی نعمت کے زوال کی باعث اُسکی تمام نعمتونکی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا تم مالک اور اِس پر حاکم ہو۔ کہ یہ کر وہ نکر اور فلان کام کیون کیا۔ اُسے اس طرح ہونا چاہیئے تھا۔ یہ دوری خدا کا غصہ اور اُس سے بُعد ہے اے ابن آدم تو کون ہے۔ ناپاک پانی کی پیدائش ہے۔ خدا کے آگے متواضع اور ذلیل ہوا کر اگر تقوےٰ نہین ہے تو تو خدا اور اُس کے نیک بندون کے نزدیک کریم نہین ہو سکتا۔ دنیا علمت اور آخرت سربسر قدرۃ ہے اے قوم تم پر نگہبان مقرر ہین۔ تم خدا کی سپردگی مین ہو مگر تم کو خبر نہین۔ عقل پکڑو۔ آنکھین کھولو۔ جب تم مین سے کسی کے گھر مین مجمع ہو تو آدمی خود کلام کی ابتدا نکرے۔ بلکہ اُس کا کلام بطریق جواب ہوا اور لایعنی سوال نکرے۔ توحید۔ طلب حلال ضروری علم۔ عمل مین اخلاص اور اعمال پر اُجرت نہ لینا فرض ہے۔ فاسقون منافقون سے بھاگ۔ صالحون صدیقون سے مل۔ جب تجھ پر مشکل آ بنے۔ صالحون اور منافقون مین تمیز نکر سکے تو رات کو اُٹھکر دو رکعتین پڑھ۔ اور خدا سے دعا مانگ کہ الٰہی مجکو اپنی مخلوق کے نیک بندون سے ملا اور اُسکی طرف سے چل تو تیری جانب رہبری کرے تیرے کھانے مین سے کھلائے۔ تیرے پانی مین سے پلائے۔ میری قرب کی آنکھ مین تیرے قرب کا سرمہ لگائے اور مجھے اس شے کی خبر دے جسے تقلید سے نہین بلکہ غیبی مشاہدہ سے معلوم کرتا ہو۔ اہل اللہ متصل الٰہی کا کھانا کھاتے اور اُسکی اُنس کا پانی پیا کرتے ہین۔ اور اِس کے قرب کے دروازہ کا مشاہدہ کرتے رہتے ہین۔ اُنہون نے خیر پر قناعت نہین کی۔ بلکہ کوشش کی صبر کیا۔ اپنی ذات اور مخلوق سے الگ ہوئے یہان تک کہ خبر اِن کے حق مین معائنہ ہوگئی جب وہ خدا کی طرف پہنچے۔ تو خدا نے اُن کو ادب دیا۔ تہذیب دی حکمت اور علم سکھایا۔ اپنے مُلک پر مطلع کیا۔ اور یہ معلوم کرا دیا۔ کہ

آسمان وزمین مین اُس کے سوا کوئی نہین۔ دینے ندینے والا۔ متحرک اور ساکن کرنیوالا۔ اندازہ کرنے اور حکم دینے والا۔ عزت اور ذلت دینے والا۔ غلبہ اور تسخیر کرنے والا۔ اور قاہر خدا کے سوا اور کوئی نہین انکو اپنے پاس کی چیزین دکھا دیتا ہے۔ اور وہ اپنے دل اور سر کی آنکھون سے دیکھ لیتے ہین دُنیا اور اُس کی بادشاہی کی اُن کی نگاہون مین کچھ قدر و منزلت نہین رہتی۔ الٰہی عفو اور عافیت کے ساتھ جیسا تونے اُن کو دکھایا ہے۔ ہمین بھی دکھا۔ اور دُنیا و آخرۃ مین نیکی دے۔ اور دوزخ کی عذاب سے محفوظ رکھ اے قوم ترک تقوے سے توبہ کرو اسلئے کہ تقوے دوا اور اُس کا ترک بیماری ہے۔ توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ دوا۔ اور گناہ بیماری ہے ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے صحابہ رض سے فرمایا کہ کیا مین تمکو یہ نہ بتاؤن کہ تمہاری دوا کیا ہے اور بیماری کیا۔ اُنہون نے عرض کیا ہان ضرور بتایئے۔ فرمایا گناہ تمہاری بیماری ہے۔ اور توبہ اُس کی دوا۔ توبہ ایمان کا درخت لگاتا ہے اور ذکر کی مجلسون مین ہمیشہ جانا۔ اور طاعت الٰہی اُسے پانی دینے کی مانند ہے۔ ایمان کی زبان سے توبہ کرو۔ تم کو نجات ہوگی توحید اور اخلاص کی زبان سے کلام کرو۔ تم کو مراد مل جائے گی۔ خدا کی طرف سے آفتون کے آنیکے وقت ایمان کو اپنا ہتھیار بنالو۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ہر مجلس کی ابتدا مین الحمدللہ رب العالمین تین بار کہا کرتے تھے۔ اور ہر بار قدرے وقفہ کیا کرتے تھے اور پھر یہ فرماتے تھے۔ الحمدللہ عدد خلقہ وزنۃ عرشہ الی اخرھا یعنے عدد مخلوق۔ اور وزن عرش۔ اور رضامندی ذات اور سیاہی کلمات اور انتہائے علم۔ اور تمام آفرینش کے مطابق خدا ہی کے لئے تعریف ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جو حاضر و غائب کو جانتا ہے۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ بادشاہ پاک۔ غالب اور باحکمت ہے۔ اور مین گواہی دیتا ہون کہ اکیلے خدا کے سوا اور کوئی معبود نہین اُس کا کوئی شریک نہین۔ بادشاہی اور تعریف اُسی کے لئے ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہی خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا۔ ہر طرح کی خوبی اُس کے قبضہ مین ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور گواہی دیتا ہون۔ کہ محمدؐ اُس کے بندے اور رسول ہین جن کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُن کو تمام دینون پر غالب کردے۔ اگرچہ اس سے مشرک بُرا مانین۔ خداوندا محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل کر۔ امام اور امت۔ حاکم اور رعیت کا نگہبان ہو۔ نیکیونکی بات اور اُنکے دلون مین الفت ڈال۔ اور ایک کے شر کو دوسرے سے دفع کردے۔ الٰہی تو ہمارے باطنی حالات کو جانتا ہے۔ اُنہین درست کردے۔ تو ہماری حاجتوں سے واقف ہے اُنھین پورا کردے۔ تو ہمارے گناہون سے واقف ہے۔ اُنہین معاف کر تو ہمارے عیبون سے آگاہ ہے۔ اُنہین چھپالے۔ ہمین اپنی کے مقام مین ندیکھ اور امر کے مقام مین گم نکر ہمسے اپنی یاد کو نہ بُھلا۔ اور اپنے مکر سے بیخوف نکر۔ غیر کا محتاج نہ بنا۔ اور ہمین غافلون مین نکر

الٰہی ہمین سیدھے رستہ کا الہام کر۔ اور نفسون کی بدی سے بچا۔ ماسوے سے الگ کرکے اپنے ساتھ مشغول رکھ۔ جو قاطع ہم کو تجھ سے قطع کرے اُسے ہم سے الگ کردے۔ ہمین اپنے ذکر وشکر اور اچھی عبادت کا الہام کر۔ پھر آپ دہنی طرف التفات کرکے فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ ماشاء اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ پھر سامنے متوجہ ہوکر بعدہ بائین طرف التفات فرماکر یہی کلمات کہتے تھے پھر فرماتے تھے الٰہی ہماری خبرون کو ظاہر نہ کر۔ ہمارے پردے نہ پھاڑ۔ بُرے اعمال پر ہم سے مواخذہ نکر۔ غفلت کے باعث ہمین محروم نرکھ۔ ہمین عزت سے نہ اُتار۔ الٰہی ہم سے بھول چوک پر مواخذہ نہ کر۔ الٰہی ہم پر ایسا بوجھ نہ لاد جیسا ہم سے پہلون پر لادا تھا۔ الٰہی ہم سے وہ نہ اٹھوا جس کی ہم مین طاقت نہ ہو۔ ہمین معاف کر۔ اور بخشدے۔ اور رحم کر۔ تو ہمارا مولا ہے اور کافرون پر ہماری مدد کر۔ پھر فتوح غیب سے اللہ تعالیٰ جو کچھ آپ کی زبان پر لے آتا تھا کلام شروع کردیا کرتے تھے۔ مگر اس کلام مین نہ تقریر ہوتی تھی نہ تعبیہ۔ شاذ ونادر کسی مجلس مین پیغمبر علیہ السلام کی حدیث یا کلام حکما مین سے کسی کلمہ حکمت کے ساتھ بھی آپ نے کلام کی ابتدا کی ہے۔ آپ تبرکا ایسا کرتے تھے۔ اور شروع کے بعد تمام کلام کی بنیاد اُسی پر رکھتے تھے۔

ستائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ستائوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو قدر کلام کے بعد فرمایا
عاقل ہو۔ اور جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے کہ مین خدا سے ڈرتا ہون حالانکہ تو غیر اللہ سے ڈرتا ہے کسی جن۔ انسان۔ فرشتے اور حیوان ناطق یا غیر ناطق سے نہ ڈر۔ عذاب دنیا اور عذاب آخرت کا خوف نکر۔ البتہ عذاب کرنے والے سے ڈرتا رہ۔ عقلمند خدا کے معاملہ مین کسی ملامتگر کی ملامت سے نہین ڈرتا۔ وہ غیر اللہ کے کلام سے بہرا ہے۔ اسکے نزدیک تمام مخلوق عاجز بیمار اور فقیر ہے۔ یہ ایسے علماء ہین جن کے علم سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ شرع اور حقائق اسلام کے عالم دین کے طبیب اور اُسکے ٹوٹے کو جوڑنے والے ہین۔ اے شخص تیرا دین ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ تو اِن کے پاس جاتا کہ اُسے جوڑ دین جسنے بیماری بھیجی ہے۔ اُسی نے دوا اتاری ہے وہ غیر کی بہ نسبت مصلحت کو خوب پہچانتا ہے خدا پر اُسکے فعلون مین تہمت نہ لگا۔ غیر کی بہ نسبت تیرا نفس تہمت اور ملامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اُس سے کہدے کہ اطاعت کرنے والے کے لئے عطا ہے اور نافرمان کے لئے عصا۔ خدا جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے۔ تو اوسے کھینچ لیتا ہے۔ پھر اگر وہ صابر ہے تو اُسے بلند اور اچھا کرتا ہوتا اور فنا کردیتا ہے۔ الٰہی ہم تجھسے بلا آزمائش تیرے قُرب کا سوال کرتے ہین۔ قضا وقدر مین ہم پر مہربانی رکھ۔ شریر

والے شہر۔ اور بدون کے مکر سے ہمین کفایت کر۔ تو جس کیفیت سے اور جسطرح چاہے ہمارا نگہبان ہو ہم تجھسے دین و دنیا اور آخرت مین عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہین۔ نیک کامون اور اعمال مین اخلاص کی توفیق چاہتے ہین آمین۔ ایک شخص ابو یزید بسطامی کے پاس آکر وضو کے بائین دیکھنے لگا۔ آپنے فرمایا تجھے کیا ہو گیا۔ اُسنے کہا مین نماز کے لئے ایک جگہ چاہتا ہون۔ ارشاد ہوا دل کو پاک کر کے جہان چاہے نماز پڑھ لے۔ ریار کو مخلص ہی پہچانتے ہین۔ کیونکہ وہ اسمین مبتلا رہکر نجات پا چکے ہین۔ اہل اللہ کے رستہ مین ریار ایک گھاٹی ہے جس سے ان کو بالضرور عبور کرنا پڑتا ہے۔ ریار عجب اور نفاق شیطان کے تیر ہین جن کو وہ دونون کی طرف پھینکتا ہے مشائخ کی بات مانو۔ اور اُن سے اُس رستہ مین جو خدا تک پہونچاتا ہی چلنا سیکھ لو۔ وہ اس رستہ کو طے کر چکے ہین۔ نفسون۔ خواہشون۔ اور طبیعتون کی آفتون کا حال اُن سے پوچھا کرو۔ انہون نے نفوس وغیرہ کی آفات کا اندازہ کر لیا ہے۔ اُن کے کھوٹ اور خیانتوں کو معلوم کر چکے ہین اور اسحالت مین ایک مدت تک رہے ہین۔ حتے کہ غالب ہو کر ان کے مالک بن گئے ہین شیطان کے وسوسے سے دہوکا نہ کھا اور نفس کی تیر اندازی سے نہ بھاگ۔ وہ شیطان کے تیر۔ تیر ی طرف پھینکتا ہے۔ کیونکہ شیطان نفس ہی کے رستہ سے تجھپر قادر ہو سکتا ہے۔ تجھپر شیطان الجن شیطان الانس کی مدد سے قدرت پاتا ہے۔ نفس اور بُرے ہمنشین شیطان الانس ہین۔ خدا سے فریاد کر اور ان دشمنون پر مدد مانگتا رہ۔ وہ تیری فریاد سنیگا۔ پھر جب تو اُسے معلوم کرلے اور جو اسکے پاس ہے اُسے دیکھ لے اور اُس سے فائدہ اُٹھا چکے تو اُسکے قرب سے الگ ہوکر اہل وعیال اور مخلوق کیطرف چلا آ اور انھین اُسی طرف لیجا۔ اور یہ کہہ کہ اپنے تمام گھر والون کو لیکر میرے پاس چلے آؤ۔ یوسف علیہ السلام نے ملک اور مالک کو پا کر لینے والون سے کہدیا تھا کہ اپنے اہل وعیال سمیت میرے پاس آجاؤ۔ محروم وہ ہے جو خدا اور دنیا و آخرت مین اسکے قرب سے محروم رہے اللہ تعالی نے بعض کتابوں مین فرمایا ہے۔ اے ابن آدم اگر مین تیرے ہاتھ سے جاتا رہا تو گویا کل چیز جاتی رہی جب تو خدا سے اور اُسکے مومن بندون سے مُنہ پھیر رہا ہے۔ اپنے قول وفعل سے اُنکو ستاتا ہے۔ ظاہر و باطن مین اُن سے روگردان ہے تو وہ تیرے ہاتھ سے کیونکر نہ جاتا رہیگا پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مومن کو ستانا خدا کے نزدیک کعبے اور بیت العمور کے پندرہ بار ڈھا دینے سے بدتر ہے۔ اے فقرار الٰہی کے ستانے والے تجھ پر افسوس۔ سن یہ وہ لوگ ہین جو مومن صالح عارف اور خدا پر متوکل ہین۔ تجھ پر افسوس کہ تو عنقریب مر کر گھر سے نکالا جائیگا۔ اور وہ مال جسپر ناز کر رہا ہے۔ لٹ جائیگا۔ نہ مال تجھے نفع دے گا۔ اور نہ عذاب کو دفع کر سکے گا۔

اٹھائیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے نوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ مین بمقام رباط فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین اللہ کے لیے آپ کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا بلاؤن کو اپنا چادرہ بنائے۔ کیونکہ تو میری صفت کے ساتھ موصوف ہونا چاہتا ہے۔ میری صفت حاصل کرتا ہے۔ اس لئے کہ موافقت محبت کی شرط ہی چونکہ ابوبکر صدیق رضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت مین سچے تھے۔ اس لئے آپ پر اپنا سارا مال صرف کردیا۔ آپ کی صفت سے موصوف اور فقر مین شریک ہوگئے۔ یہان تک کہ کملی پہن لی۔ ظاہر و باطن سرًا اور علانیۃً آپ سے متفق ہوئے۔ اور جھوٹے تو صالحین کی محبت کا دعوی کرتا ہے۔ اور اُن سے اپنے دینار و درہم چھپائے رکھتا ہے۔ اُن کے قرب و مصاحبت کا خواہان ہو عقل سے کام لے یہ جھوٹی محبت ہے۔ دوست اپنے دوست سے کسی چیز کو نہین چھپایا کرتا بلکہ اُسے ہر شئے پر ترجیح دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کو فقر لازم تھا اسی لئے آپنے فرمایا ہے۔ کہ میرے چاہنے والے کی طرف فقر اس طرح دوڑتا ہے۔ جس طرح پانی کی رَو اپنے منتہی کی طرف۔ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جب تک پیغمبر علیہ السلام زندہ رہے۔ دنیا ہم پر مکدر اور تنگ رہی۔ اور آپکی وفات کے بعد مینہ کی طرح برسنے لگی۔ پیغمبر علیہ السلام کی محبت کی شرط فقر ہے۔ اور محبت آلٰہی کی شرط نزول بلا بعض مشائخ سے مروی ہے کہ بلا محبت کے ساتھ متعلق کیگئی ہے۔ تاکہ کذب و نفاق اور ریا ر کے ساتھ محبت آلٰہی کا دعوے نکیا جائے۔ اپنے دعوے اور جھوٹ بولنے سے رجوع کر جان کو خطرہ مین نڈال۔ اگر تو آیا ہے تو اپنا سارا مال خیرات کر۔ ورنہ ہمارے ساتھ نرہ صراف کے پاس کھوٹا درہم نہ لیجاوہ قبول نہ کرے گا۔ بلکہ تجکو رسوا کردیگا۔ سانپ اور درندہ کا حریص نہ بن۔ یہ دونون تجکو ہلاک کردینگے۔ اگر تو جوان ہے تو سانپ کی طرف چل۔ اور اگر تجھ مین زور ہے تو درندہ کی طرف بڑھ خدا کا رستہ صدق اور نور معرفت کا محتاج ہے۔ معرفت کا آفتاب صدیقین کے دلون مین دن رات روشن رہتا ہے کبھی غائب نہین ہوتا۔ اے لڑکے منافقون غضب آلٰہی کے ساتھ رہنے والون سے مُنہ پھیرے۔ عاقل بن۔ لوگون کے قریب نہ جا۔ اکثر اہل زمان اپنے لباس مین بھیڑیے ہین فکر کا آئینہ لیکر دیکھ اور خدا سے سوال کر کہ تجکو تیری اور اُن کی حقیقت دکھادے مین نے مخلوق اور خالق کا امتحان لیا تو بُرائی مخلوق کے پاس دیکھی اور بھلائی خالق کے پاس۔ آلٰہی ہمین اُن کے شر سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے دنیا و آخرت مین اپنی بہتری عنایت فرما۔ لوگو۔ مین تم کو اپنے لئے نہین بلکہ تمہین تمہارے لئے چاہتا ہون۔ مین تمہاری رسیون مین بل دیتا ہون مین تم سے جو کچھہ لیتا ہون وہ تمہارے ہی لئے ہو میرے لئے نہین ہے۔ میرے پاس بالتخصیص وہ شے موجود ہی جو

تمہارے ماخوذات سے مجھے بے پروا کر رہی ہے میرے پاس سب با خدا کا بھروسہ ہی جو کچھ تم میرے
پاس لاتے ہو مین ایک منافق، ریاکار اور تم پر توکل کرنے والے اور خدا کو بھولنے والے کیطرح اُسکا
منتظر نہین رہتا۔ مین اہل زمین کے لئے کسوٹی ہون۔ عقل سے کام لو۔ اور میرے سامنے کھوٹے درہم نہ
لاؤ مین خداداد توفیق و لیاقت سے تمہارے کھرے کھوٹے کو خوب پہچانتا ہون اگر تو نجات چاہتا
ہے تو میرے ہتھوڑے کا اہرن بنجا۔ تاکہ مین تیرے نفس و ہوا۔ اور طبیعت و شیطان اور اعدا اور بُرے
دوستون کا دماغ کوٹ دون۔ ان دشمنون پر خدا سے مدد چاہو۔ فتحمند وہی ہے جو ان پر صبر کرے
اور محروم وہ ہے جو ان کے حوالے ہو جائے۔ آفتین بہت ہین اور اُنکا نازل کرنیوالا ایک ہے بیماریا
بہت ہین اور اُن کا طبیب ایک ہے۔ اے نفس کے بیمارو۔ اپنے نفسون کو طبیب کے سپرد کردو اسکے
کامو نہین اُسے تہمت نہ لگاؤ۔ وہ تم سے زیادہ تم پر مہربان ہے۔ اسکے روبرو گونگے ہو جاؤ۔ اور
اُس سے معارضہ نکرو۔ اسوقت تم دنیا و آخرت کی بہتری حاصل کر لوگے۔ اہل اللہ پورے سکوت پوری
افسردگی اور پوری دہشت مین رہا کرتے ہین۔ پھر جب یہ رتبہ پوری طرح حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس
پر مداومت کرتے رہتے ہین تو خدا اُن کو اسطرح گویائی عنایت کرتا ہے جسطرح قیامت کے دن جمادات
کو عنایت کریگا۔ اہل اللہ بے بلائے نہین بولتے بے دیئے نہین لیتے۔ اور بغیر خوش کئے کبھی خوش نہین
ہوتے اُنکے دل فرشتون کے دلون سے جا ملے ہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ احکام مین خدا کی نافرمانی
نہین کرتے۔ اور جو حکم ہوتا ہے۔ اُسکی تعمیل کرتے ہین۔ وہ فرشتون سے جا ملے ہین۔ اور رتبہ مین اُن
سے بڑھ گئے ہین۔ معرفت الٰہی اور اُسے جاننے کے باعث اہل اللہ فرشتون سے برابر ہین۔ فرشتے اُنکے
غلام اور تابع ہین۔ اُن سے استفادہ کرتے رہتے ہین۔ کیونکہ اُن کے دلون مین حکمتین اُترتی ہین
اُن کے قلب تمام آفتون سے محفوظ ہین۔ آفتین اُن کے اعضا۔ اور ظاہر حال اور نفسون پر آتی ہین
دلون پر نہین آتین۔ اگر تو اُن کے رتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے۔ تو اسلام کی تحقیق کر۔ پھر ظاہری و باطنی
گناہون کو چھوڑ۔ پھر پوری پرہیزگاری اور دنیا کی مباح اور حلال چیزون مین زہد اختیار کر۔ پھر
خدا کے فضل سے استغنا کا طالب بن۔ پھر اُسکے فضل مین زہد اور اُسکے قرب سے استغنا حاصل کر
جب اُس کے قرب کے باعث استغنا حاصل ہو جائے گا تو اُس کا فضل تجھپر مینہ کیطرح برسیگا خدا
تجھپر قسمتون اور اپنے لطف و رحمت اور احسان کے دروازے کھولدیگا۔ دنیا کو تجھپر تنگ کر کے
ایک حد تک فراخ کر دیگا۔ ایسے لوگ اولیاء اور صدیقین مین داخل ہین خدا اُن کے تقوے کو جانتا
ہے۔ وہ خدا سے الگ ہو کر کسی چیز مین مشغول نہین ہوتے۔ اکثر اہل اللہ پر دنیا تنگ کیگئی ہی کیونکہ اُنکا
خدا کیلئے فارغ ہونا۔ اُسکے پاس جانا۔ اور اُس سے مانگنا ضروری امر ہے خدا اگر اُن کو دنیا
دیدیتا تو اُسکی طاعت چھوڑ کر دنیا ہی مین مشغول ہو جاتے۔ اور اُسی کے ہو رہتے یہ اکثر ہے اور وہ

کم تر۔ کمتر سے کوئی حکم متعلق نہین ہوا کرتا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر دنیا پیش کی گئی مگر آپ طاعت چھوڑکر اُسکی طرف متوجہ نہوئے۔ اور باوجود کمال زہد و اغراض اقسام دنیا کی جانب سے خزانہ زمین کے خزانون کی کنجیان آپکے سامنے لائی گئین لیکن آپنے اُنھین رد کر دیا۔ اور یہ فرمایا الٰہی مجھے سکنت کیحالت مین زندہ رکھ اور اسی حال مین موت دے اور میرا حشر مسکینون کیساتھ کر۔ دنیا سے زہد کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ ورنہ اپنی قسمت سے الگ رہنے پر کوئی شخص قادر نہین۔ مومن حرص کی بوجہ سے آرام پاتا ہے۔ وہ حرص کرتا ہے۔ نہ جلد بازی۔ اشیا سے دلکے ساتھ زہد۔ سر کیساتھ اعراض کرتا اور اور احکام الٰہی مین مشغول رہتا ہے۔ اور اُسے معلوم ہے۔ کہ قسمت کا لکھا ضرور ملیگا۔ اسی لئے طلب نہین کرتا۔ اُس نے اقسام دنیا کو چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے دنیا اُسکے پیچھے دوڑتی اُسکے آگے ذلیل ہوتی اور اس سے اپنی قبولیت کا سوال کرتی ہے۔ اے لڑکے تو ایسے ایمان کا محتاج ہی جو خدا کے رستہ پر لے چلے۔ اور ایسے یقین کا حاجتمند ہے جو اُسمین تجکو ثابت رکھے۔ اس رستہ مین قدم رکھنے کے باعث تو اول حالت مین ہمیان کا محتاج ہے اور آخر مین ایمان کا۔ یہ رستہ مکہ کی راہ کی برخلاف ہے بعض لوگوں کا قول ہے۔ کہ مکہ کا رستہ یا ایمان کا محتاج یا ہمیان کا۔ لیکن مین جس رستہ کیطرف اشارہ کر رہا ہون ابتدا و انتہا مین ایمان و ہمیان دونون کا محتاج ہے سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ کہ جب وہ پہلے پہل طالبعلمی کرنے چلے تو ہمیانی کمر سے بندھی ہوئی تھی۔ اور اوسمین پانسو دینار تھے۔ آپ اُسمین سے خرچ کرتے اور علم پڑہتے رہتے تھے۔ اور اُس پر زور سے ہاتھ مار کر یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اگر تو نہوتی تو لوگ ہمین مُنہ پوچھنے کا رومال بنا لیتے پھر جب آپ علم پڑہکر عارف باللہ ہوگئے۔ تو باقیماندہ ایک ہی دن مین فقیرون کو دیدیا اور یہ فرمایا کہ اگر آسمان لوہے کا بنکر کبھی مینہ نہ برسائے اور زمین پتھر ہوکر ایک دانہ نہ اُگائے۔ اور مین اپنی روزی کا اہتمام کرتا پھرون تو مجھے گمان ہے کہ مین کافر ہوجاؤنگا۔ ایمان کے قوی ہونے تک کسب اور سبب سے تعلق رکھنا لازم کرلے پھر سبب سے مسبب کی طرف انتقال کرجا۔ پیغمبرون نے کسب کیا ہے۔ قرض لیا ہے۔ اور اول حالت مین اسباب سے تعلق رکھا ہے پھر آخر مین توکل کیا ہے۔ وہ ابتدا و انتہا مین از روئے شریعت و حقیقت کسب و توکل کے جامع تھے اے محروم جو کچھ لوگون کے پاس ہی۔ اسکے بھروسہ پر کسب کو ہاتھ سے نچھوڑ۔ اور لوگون کی طرف سے رنج نہ اٹھا اسوقت تو نعمت تقدیر کی ناشکری کرنے والا ہوگا۔ اور اس سے خدا تجھپر غضبناک ہوکر رحمت سے دور کردے گا۔ ترک کسب اور لوگون کی طرف سے رنج اُٹھانا بندہ کے لئے عذاب الٰہی ہے۔ جب سلیمانؑ کی بادشاہت جاتی رہی تو انجام مین چند تکالیف کا سامنا ہوا جن مین لوگون کیطرف سے رنج اُٹھانا بھی شامل تھا آپ اپنے ایام سلطنت مین ہاتھ کے کسب سے کھایا کرتے تھے۔ جب خدا نے اُن پر تنگی ڈالی

سلطنت سے الگ کیا۔ اور رزق کے رستے تنگ ہوگئے تو لوگون کی طرف سے رنج اُٹھانے لگے اسکا سبب یہ تھا کہ اُن کے گھر مین ایک عورت نے چالیس روز تک ایک تصویر کو پوجا تھا۔ اس لئے آپ چالیس روز تک تکلیف مین مبتلا رہے۔ اہل اللہ جب تک خدا سے ملاقات نہین کر لیتے انکے غم کو فرحت بوجھ کو خفت۔ آنکھون کو قرار اور مصیبتون کو تسلی نہین ہوتی۔ اُن کی ملاقات دو طرح کی ہے۔ دنیا مین دل اور اسرار سے مگر بہ کم ہے۔ اور آخرت مین آنکھون سے۔ جب وہ خدا سے ملتے ہین تو مبارکی اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے پہلے اُنکی مصیبتین دائمی ہوتی ہین شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد کہا اے لڑکے نفس کو خواہشون اور لذتون سے روک اور اُسے پاک کھانا کھلا جو ناپاک نہو۔ حلال پاک ہے اور حرام ناپاک۔ پھر فرمایا اسے حلال غذا دے تاکہ تکبر اور تعلّی اور بے ادبی نکرے۔ الٰہی ہم کو اپنا عارف بنا۔ تاکہ ہم تجھے پہچان لین۔ آمین۔

اُنتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہین۔ جو شخص کچھ حاصل کرنے کے لئے کسی دولتمند کی خوشامد کیا کرتا ہے۔ اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔ اے منافقون سُن لو۔ یہ وعید اُسکے لئے ہی جو مالدارون کا خوشامدی ہو۔ پھر اُس کا کیا حال ہوگا۔ جو نماز روزہ اور حج انہین کے لئے ادا کرتا اور ان سے مال حاصل کرتا رہتا ہے۔ اے خدا کے ساتھ شریک کرنے والو تمہین خدا و رسول کی کچھ خبر نہین مسلمان ہو جاؤ۔ توبہ کرو۔ اور خالص دل سے توبہ کرو۔ تاکہ تمہارا ایمان خالص ہو یقین بڑھ جائے۔ اور توحید نشو و نما پائے یہانتک کہ اُسکی شاخین عرش تک پہنچ جائین اے لڑکے جب تیرا ایمان پرورش پائے گا۔ اور اُس کا درخت اونچا ہو جائیگا۔ تو خدا تجکو تجھسے اور دیگر مخلوق سے بے پروا کر دے گا۔ کسب و اکتساب کا محتاج نہ رکھے گا۔ تیرے نفس اور دل اور سِر کو سیر کر دے گا۔ تجکو اپنے دروازہ کی توفیق دے گا۔ اپنے ذکر اور قرب۔ اور اُنس سے تیرے فقر کو دفع کر دے گا۔ دنیا سے فائدہ اُٹھانے اور اُس مین مشغول ہونے والون کی تجکو پروا نرہے گی۔ اہل دُنیا کا محتاج نرہے گا۔ بلکہ اِس کا دیکھنا تیرے لئے زحمت تکلیف اور ظلمت کا باعث ہو جائے گا۔ اے علم کے مدعی تو اہل دُنیا سے دُنیا کا طالب اور اُن کے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ تجکو باوجود علم اللہ تعالے نے گمراہ کر دیا ہے۔ تیرے علم کی برکت اور اُس کا مغز جاتا رہا ہے۔ چھلکا باقی رہگیا ہے۔ اے عبادت کے مدعی تیرا دل مخلوق کو پوجتا اُس سے ڈرتا اور اُسی سے اُمید رکھتا ہے۔ تیری ظاہر عبادت خدا کے لئے ہے اور باطن مخلوق کے لئے

تیرا پورا مطلب اور مقصود اہل دنیا سے درہم و دینار اور کچھ مال حاصل کر لینا ہے۔ تو اُن کی حمد و ثنا کا اُمیدوار اور مذمت و اعراض سے خائف ہی تو بار بار اُن کے دروازے پر جانے انہین فریب دینے۔ اور نرم نرم باتین کرنے کے باعث اُن کے ندینے سے ڈرتا ہے اور دینے کا اُمیدوار ہی تجھپر افسوس کہ تو مشرک۔ منافق۔ ریاکار۔ بیجا مداخلت کرنیوالا۔ اور زندیق ہے۔ تجھپر افسوس کہ تو کس کے سامنے کھوٹا دینار پیش کرتا ہے۔ کیا اُسکے سامنے جو خیانت کرنے والی آنکھ اور دلون کی بات کو جانتا ہے۔؟ افسوس تو نماز مین کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہے۔ مگر اس قول مین جھوٹا ہے۔ تیرے دل مین مخلوق خدا سے بہت بڑی ہے۔ خدا کی طرف رجوع ہو اور کوئی نیکی غیر اللہ یا دنیا و آخرت کے لئے نکر۔ اُن مین شامل ہو جا۔ جو اُسی کی ذات کے طالب ہین ربوبیت کا حق ادا کر۔ اور حمد و ثنا۔ یا منع و عطا کی نیت سے کوئی عمل نکر۔ تجھپر افسوس کہ تیرا رزق کم و بیش ہرگز نہین ہوتا۔ خیر و شر کی بابت جو کچھ حکم ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آئے گا بس تو جس شے سے فراغ حاصل کر چکا ہے۔ اُس مین مشغول نہو بلکہ خدا کی طاعت مین لگا رہ۔ حرص اور اُمید کو کم کر۔ موت کو آنکھوں کے سامنے رکھ لے۔ نجات ہو جائے گی۔ ہر حال مین شرع کی موافقت کو لازم پکڑے۔ اے قوم تمہارے پاس شرع کی موافقت باقی نہین رہی تم نے اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھون سے اُسے چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنے نفسون اور خواہشون کے تابع ہو کر خدا کی بُردباری پر دہوکا کھائے بیٹھے ہو۔ وہ تم سے ہر روز اپنے عذاب کو اُٹھا رہا ہے جسے انجام کار ہر طرف سے تم پر نازل کر دے گا۔ وہ تجھے پکڑے گا اور مضبوط پکڑیگا۔ پھر موت کے بعد تو قبر مین جائیگا۔ اور اُسکی تنگی و عذاب سے ملاقات کریگا۔ اور قیامت تک اسی حالت مین رہے گا۔ پھر تجکو تیرا جسم عطا کیا جائے گا۔ اور عرصۂ قیامت کی طرف چلے گا۔ وہان ایک ایک ذرّے اور تمام عملون کا جو تو نے دنیوی ساعتون مین کئے ہین حساب لیا جائے گا۔ تجھ سے تھوڑے بہت کا سوال ہو گا۔ اُس وقت تو بے روح تصویر اور بے مطلب و بے قوت خشک جلد کی مانند ہو گا اور محض دوزخ کے قابل رہ جائے گا۔ تیری عبادت مین اخلاص نہین اس لئے گویا اس مین روح نہین ڈالی گئی۔ بس۔ تو اور تیری عبادت صرف جہنم کے لئے ہے۔ اگر اعمال مین اخلاص نہین تو مشقت کیون اُٹھاتا ہے۔ ایسے اعمال ہرگز مفید نہین۔ تو آیت عاملة ناصبة کا مصداق ہے۔ کہ دنیا مین عمل کر رہا ہے۔ مگر قیامت مین رنج اُٹھائے گا۔ ہان موت سے پہلے توبہ اور عذر کرے تو نجات ہے۔ موت سے پہلے تجدید اسلام اور حسن توبہ و اخلاص کیساتھ خدا کیطرف رجوع کر۔ موت کے وقت دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر تو باب توبہ مین داخل نہو سکے گا اپنے دل کے قدمون سے اُسکی طرف چل۔ تاکہ اُسکے فضل کا دروازہ تجھپر بند نہو۔ اور وہ تجھکو

تیرے نفس اور طاعت وقوت اور مال کے سپرد نکردے اُس وقت تیرے کسی کام مین برکت نہوگی۔ افسوس تو خدا سے نہین شرماتا۔ تونے اپنے دینار کو خدا اور درم کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے اور خدا کو بالکل بھلا رکھا ہے۔ تجکو عنقریب اپنا حال معلوم ہو جائے گا۔ تجھ پر افسوس اپنی دُکان اور مال کو اہل و عیال کا حصہ سمجھ لے۔ حکم شرع کے مطابق اُن کے لئے کمائی کر۔ اور دل سے اللہ پر توکل رکھ اپنا اور اُن کا رزق خدا سے مانگ۔ مال اور دُکان سے نہ مانگ۔ وہ اُن کا اور تیرا رزق تیرے ہات سے دیگا۔ اور اپنا فضل و قرب اور اُنس تیرے دل کا حصہ کردیگا۔ تیرے اہل وعیال کو تجھ سے اور تجکو اپنی ذات کے سبب بے پروا کردے گا جس چیز سے اور جس طرح چاہے گا اُن کو بے نیازی عنایت فرمائے گا۔ اور تیرے دل کو خطاب کیا جائے گا کہ یہ تیرا حصہ ہے اور یہ تیرے اہل وعیال کا جبکہ تو تمام عمر مشرک۔ محجوب اور مردود رہا ہے تو اس رتبہ کو کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ دنیا اور اُسکے جمع کرنے سے تیرا پیٹ نہین بھرتا۔ دل کا دروازہ بند کرلے۔ اور کل چیز کو آنے سے روک کر اُس مین صرف ذکر الٰہی اُتار دے۔ اپنے اعمال سے بار بار توبہ کر۔ اپنی نخوت اور بے ادبی پر ہمیشہ پشیمان ہوا کر۔ اپنی حالت پر اکثر رویا کر۔ اپنے مال مین سے فقیرون کے ساتھ سلوک کرتا رہ۔ بخل نہ کر۔ کیونکہ تو مال کو عنقریب چھوڑ جائے گا۔ وہ مؤمن جس کو دنیا وآخرت مین نعم البدل کا یقین ہے بخیل نہین ہوا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ابلیس سے کہا مخلوق مین سب سے زیادہ تیرا محبوب کون ہے۔ جواب دیا بخیل مؤمن۔ پھر فرمایا کہ سب سے بڑا دشمن کون ہے۔ اُس نے کہا کرم کرنے والا فاسق۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اِسکا سبب ؟ ابلیس نے کہا بخیل مؤمن کے حال سے مجھے توقع رہتی ہے کہ اُس کا بخل ضرور اُسے گناہ مین مبتلا کردے گا اور کریم فاسق سے خوف رہتا ہے کہ کرم کے باعث اُس کے گناہ معاف کردیئے جائین گے۔ دنیا مین دنیا کیلئے مشغول ہو۔ شرع نے کمائی کو اس لئے مشروع کیا ہے کہ اُس سے طاعات الٰہی کے متعلق مدد کیجائے۔ تونے کمائی کرکے گناہون پر مدد چاہی۔ نماز چھوڑی۔ نیک کام ترک کیے۔ زکوٰۃ نہ نکالی۔ اس لئے تو گناہ مین مصروف ہے طاعت مین نہین۔ تیری کمائی رہزنی کے مانند ہوگی۔ موت عنقریب آئے گی۔ اُس وقت مؤمن خوش اور کافر و منافق غمگین ہوگا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے مؤمن اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھکر موت کے بعد آرزو کیا کرتا ہے کہ مین ایک گھڑی کے سوا کاش دنیا مین نرہتا۔ تائب اپنی توبہ پر قائم رہنے والا کہان ہے۔ اپنے خدا سے شرمانے اور ہر حال مین اس کی طرف جھکنے والا کہان ہے۔ ظاہر و باطن محرمات سے بچنے والا کہان ہے۔ ماسوے اللہ کی دید سے اپنے دل اور جسم کی آنکھین بند کرنے والا کہان ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ آنکھین زنا کیا کرتی ہین۔ محرمات پر نظر ڈالنا اُن کا زنا ہے۔

نامحرم عورتوں اور لڑکوں کو تاکنے جھانکنے کے باعث تیری آنکھیں اکثر زنا کرتی رہتی ہیں۔
کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں پست رکھیں۔ اے فقیر
اپنے فقر پر صبر کر۔ کیونکہ دنیا کا فقر عنقریب دفع ہو جائیگا۔ پیغمبر علیہ السلام حضرت عائشہ کو ارشاد فرماتے
ہیں کہ آخرت کی نعمتوں کے لئے دنیا کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ کرکے پی لو تو نہیں جان سکتا کہ لوگوں کے
معیت میں تیرا نام کیا ہے۔ شقی ہے یا سعید۔ یہ بات صرف خدا کے علم و سابقے میں ہے۔ لیکن
خوف الٰہی نہ چھوڑ۔ اور اس کے علم و سابقہ پر بھروسا نکر۔ ورنہ حد شرع سے نکلجائے گا۔ تجھے علم
سابق سے کیا غرض۔ جو کچھ کہ ملا ہے اس کے بجالانے میں کوشش کر۔ اس سے نہ تو واقف نہ کوئی
اور۔ بلکہ یہ تو غیب کی باتوں میں داخل ہے۔ اہل اللہ دنیا کا بستر لپیٹ کر اس سے الگ
ہو گئے ہیں۔ اور اپنے خدا کے سامنے کھڑے ہیں اور دیگر خدام کے ساتھ اسکی خدمت میں
مشغول ہیں۔ یہ لوگ دنیا کو بقدر قوت حاصل کرتے ہیں بطور تنعم نہیں لیتے۔ بلکہ یہ فعل اس ضرورت
کے لئے کرتے ہیں کہ عبادت کی بنیاد کو درست کرسکیں اور اپنی شرمگاہوں کو شیطان کے مکر
و فریب سے محفوظ رکھیں۔ وہ اس معاملے میں خدا کا حکم بجالاتے اور پیغمبر کی سنت کو ڈھونڈھتے ہیں
ان کا ہر مشغلہ حکم بجالانے اور سنت کی پیروی کرنے سے متعلق ہے وہ تمام اشیاء میں ہمت
کے نور اور قوت زہد کے ساتھ ہیں۔ الٰہی ہمیں انہیں میں داخل کردے۔ اور انکی برکتیں پہنچا۔
آمین اے لڑکے دنیا کی محبت جب تک تیرے دل میں رہے گی تو نیکوں کے حالات
کو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ تو جب تک مخلوق کی طرف سے رنج اٹھاتا ان کے ساتھ شرک کرتا رہیگا
تیرے دل کی دونوں آنکھیں ہرگز نہ کھلیں گی۔ جب تک دنیا اور مخلوق سے الگ نہ ہے کلام نکر
کوشش کرتا کہ تو اس چیز کو دیکھ سکے جو غیر کو نظر نہیں آتی۔ تجھسے کرامت صادر ہونے لگے گی
جب تو اس چیز کو چھوڑ دے گا جو تیرے حساب میں ہے تو جو کچھ تیرے حساب میں نہوگا تیرے
پاس آجائے گا۔ جب تو خدا پر بھروسا کریگا اور خلوت وجلوت میں اس سے ڈرتا رہے گا۔
وہ ایسی جگہہ سے رزق دیگا جہاں سے تجھے گمان نہو۔ تو ہاتھ سے چھوڑتا کہ وہ تجھے دے تو زہد
اختیار کرتا کہ وہ تجھے رغبت دلائے۔ ابتدا میں ترک ہے۔ اور انتہا میں حصول۔ ابتدا میں ترک
خواہش و دنیا سے تکلیف قلب متصور ہے اور انتہا میں اس کا حاصل کرنا۔ اول پرہیزگاروں کے
لئے ہے اور ثانی ان ابدال کے لئے جو طاعت الٰہی کے مرتبہ تک پہنچ گئے ہیں۔ اے ریاکار
اے منافق اے مشرک۔ متروکات میں ان کا مقابلہ نکر۔ وہ گنتی کے لوگ ہیں۔ جو معاملات
تیرے ہاتھ سے ہوتے ہیں ان کی بابت ابدال کے حالات نہ ڈھونڈھ۔ انھوں نے اپنی عادتوں کو
چھوڑ دیا ہے۔ اور تو نے یاد کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ اہل کرامت ہیں اور تو نہیں۔ وہ تیری

نیند کے وقت بیدار رہے اور تیرے افطار کے وقت روزہ دار۔ تیری بیخوفی کے وقت خوف زدہ رہے اور تیرے خوف کے وقت بیخوف۔ اُنھون نے تیرے بخل کے موقع پر خرچ کیا۔ وہ خدا کے لئے عمل کرتے رہے۔ اور تو غیر کے لیے۔ اُنھون نے خدا کا ارادہ رکھا اور تو نے غیر کا۔ اُنھون نے اپنے کام اس کے سپرد کیے اور تو اُس سے لڑتا جھگڑتا رہا۔ وہ اُس کے حکم سے رضامند رہے اور شکوے سے اپنی زبان کاٹ ڈالی۔ تو نے ایسا نہین کیا۔ اُنھون نے تلخیون پر صبر کیا۔ اس لئے تلخی اُن کے حق مین شیرین ہو گئی۔ تقدیر کی چھریان اُن کے گوشت کاٹتی ہین مگر وہ نہ اُس کی پروا کرتے ہین اور نہ اس سے ایذا پاتے ہین۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اُن کو ایذا دینے کی رویت اور دہشت حاصل ہے۔ مخلوق اُن کی طرف سے راحت مین ہے۔ کسی کو اُن سے رنج نہیں پہنچتا۔ بعض کا قول ہے کہ نیک وہ ہین جو چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی کو بھی نہین ستاتے۔ وہ خدا سے طاعت کے ساتھ۔ مخلوق سے حُسن صحبت کے ساتھ۔ اہل وعیال سے صلہ رحمی کے ساتھ ملا کرتے ہین۔ وہ دنیا اور آخرت کی نعمتون مین ہین۔ دنیا مین نعمت قرب حاصل ہے اور آخرت مین نعمت جنت و دیدار الٰہی۔ اُس کا قرب۔ اُس کا کلام سننا اور اُس کے دیئے ہوئے خلعت پہننے۔ تجھ پر ان کا کچھ بوجھ نہین۔ اپنے گناہون اور خدا کے ساتھ بے شرمی و تکبر کرنے سے توبہ کر۔ تجھ پر افسوس حیا خدا سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق سے۔ وہ ہر چیز سے پہلے ہے۔ تو حادث سے شرماتا ہے اور قدیم کے ساتھ بیحیائی کرتا ہے۔ وہ کریم ہے اور غیر لیئم۔ وہ غنی ہے اور غیر فقیر۔ اُس کا طریقہ دینا ہے اور غیر کا ندینا۔ اپنی تمام حاجتین اُس کی طرف لے جا۔ وہ غیرون سے بہتر ہے۔ اُسکی صنعت کو اُسکی دلیل سمجھ۔ اُس کی شرع کے حدود کا محافظ بن۔ اُس سے ہمیشہ ڈرتا رہ۔ جب تو ہمیشہ ڈرتا رہے گا تو وہ تجکو اپنا رستہ دکھاوے گا اور تو مصنوعات سے منہ پھیر لے گا۔ اُسے ڈھونڈھ۔ اُس کا طالب بن۔ دنیا و آخرت کو چھوڑ۔ ان مین سے تیرا حصہ تجھے ضرور پہنچے گا۔ ضایع نہو گا ماسوے کا ترک تیرے دل کو کدورتون سے صاف کر دے گا اگر تیرا دل تجکو اوپر کا رستہ ندکھائے تو جانورون کی طرح تو بے عقل ہے۔ دنیا سے اُٹھ۔ اور اول عقلمندون کے پاس جا۔ جنکی عقل نے اُن کو خدا کا رستہ دکھا رکھا ہے۔ اُن سے عقل سیکھ۔ اور اُس سے اپنے خدا اور نفس کو پہچان۔ افسوس تیری عمر بلا نیکی گذری چلی جاتی ہے۔ یہ آخرت سے اعراض اور دنیا پر توجہ کہان تک۔ افسوس تیرا رزق غیر نہین کھا سکتا۔ تیرا ٹھکانا بہشت یا دوزخ ہے اس مین غیر نہین رہ سکتا۔ غفلت تیری مالک ہے اور خواہش نے تجھے قید کر لیا ہے کھانے پینے۔ نکاح کرنے سونے اور اپنی غرض حاصل کرنے مین تیری تمام ہمت مصروف ہے۔ جلال

یا حرام سے پیٹ بھرنے کے بعد تیری ہمت کفار ومنافقین کی سی ہے۔ جو تیرے دلبر شفنگی ہے وہ گویا تیرے لئے ہے خواہ وہ داخل دین ہو یا نہو۔ اے مسکین اپنے نفس پر رویا کر۔ تیری اولاد مرجاتی ہے تو تجھپر قیامت گذرجاتی ہے۔ لیکن دین تباہ ہورہا ہے اور تو کچھ پروا نہیں کرتا۔ اور نہ اس پر روتا ہے کہ تیرے دین کی پونجی کا خسارہ دیکھکر فرشتے تجھ پر رویا کرتے ہین۔ تجھے عقل نہیں۔ اگر ہوتی تو دین کے جاتے رہنے پر رویا کرتا۔ تیرے پاس راس المال ہے۔ مگر تو اس سے تجارت نہین کرتا عقل اور حیا دونون راس المال ہین۔ تو ان سے اچھی طرح سوداگری کرنی نہین جانتا۔ بے عمل علم۔ غیر نافع عقل۔ اور غیر مفید زندگانی۔ ایسی ہے جیسے اُجاڑ گھر۔ نامعلوم خزانہ۔ اور ایسا کھانا جسے کوئی نہ کھاسکے۔ اگر تو اپنی حالت کو نہین پہچانتا تو مین معلوم کرادون گا۔ تیرے پاس شرع یعنی حکم ظاہر۔ اور علم الٰہی کا آئینہ ہے۔ جس کو علم باطن کہتے ہین۔ غفلت کی نیند سے اُٹھ اور بیداری کے پانی سے منہ دھو۔ اور یہ دیکھ کہ تو کون ہے مسلمان۔ یا کافر۔ مؤمن یا منافق۔ موحد یا مشرک ریاکار یا مخلص۔ موافق یا مخالف۔ رضامند یا غضبناک۔ خدا کو تیری پروا نہین۔ خواہ تو رضامند رہے یا ناراض۔ اس کا ضرر اور اُس کا فائدہ تجھی کو پہنچے گا۔ وہ کریم وحلیم اور فضل کرنے والا پاک ذات ہے کہ تمام مخلوق اُس کے لطف وکرم کے ماتحت ہے۔ اگر وہ ہمپر مہربان نہو تو ہم ہلاک ہوجائین۔ اور اگر افعال کے مطابق ہم سے پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب مرجائین۔ اے لڑکے باوجود سہو وریا ونفاق خدا پر اپنی عبادت کا احسان رکھتا ہے تو اسکی کرامت کا طالب ہے اور باوجود اپنے بگاڑ کے نیکونکا مقابلہ کرتا ہے۔ تجھکو اُن سے اور اُن کے دعوے معرفت سے کیا سروکار اے بھگوڑے۔ الگ رہنے اور مخلصین وموحدین کے دائرہ سے خارج ہونے والے تجھ پر افسوس۔ رویا کر۔ تاکہ تیرے ساتھ اور کوئی روئے۔ اپنی مصیبت مین ماتمی لباس پہنکر بیٹھ تاکہ لوگ تیرے ساتھ بیٹھین۔ تو محجوب ہے۔ اور تیرے پاس نیکی نہین۔ بعض صالحین کا قول ہے کہ ان محجوبین پر افسوس ہے جو اپنے آپ کو محجوب نہین سمجھتے۔ افسوس تیرا دل کیسا ہے۔ تو کیا سمجھتا ہے۔ کسکی طرف شکایت لیجاتا ہے۔ کس سے فریاد چاہتا ہے۔ کس کے ساتھ سوتا ہے۔ مصیبت مین پڑکر کس پر بھروسا کرتا ہے۔ مجھ سے بات کر۔ مین تیرا جھوٹ اور نفاق پہچانتا ہون۔ میرے نزدیک تو اور تمام مخلوق مچھر کی مانند ہے۔ تم مین جو صادق ہو مین اُس کا ادنےٰ غلام اور خادم ہون۔ اگر وہ مجھے بازار مین لیجاکر بیچڈالے یا مکاتب کرے تو کرسکتا ہے۔ اگر وہ میرے کپڑے اور مال ومتاع لینا چاہے یا مجھے کسی محنت مشقت کا حکم دے تو دیسکتا ہے۔ تجھ مین صدق۔ توحید اور ایمان کچھ بھی نہین۔ مین تجھے لیکر کیا کرون۔ کیا دیوار مین لگاؤن۔ تو سوکھی لکڑی ہے۔ جلانے کے سوا اور کسی لائق نہین اے قوم دنیا چلی جارہی ہے۔ عمر فنا ہونیکو ہے اور

آخرت قریب ہے۔ تم اُس کے لئے ہمت ہی نہین کرتے۔ تمہاری ہمت تو دنیا اور اُس کے جمع کرنے مین ہے
تم خدا کی نعمتون کے دشمن ہو۔ اگر اُس کی طرف سے بُرائی پہنچتی ہے تو ظاہر کرتے پھرتے ہو اور بھلائی
آتی ہے تو چھپا لیتے ہو۔ اگر تم خدا کی نعمتون کو چھپاؤ گے اور اُن کا شکریہ ادا نہ کرو گے تو انھین
تم سے چھین لے گا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کہ کسی بندہ کو نعمت دیکر اس بات کو
چاہا کرتا ہے کہ اس پر اثر نعمت ظاہر ہو۔ اہل اللہ نے اپنا ارادہ ایک کر لیا ہے۔ دل سے تمام چیزین
نکال کر ایک کو بسا رکھا ہے کہ وہ دیگر اشیار کی مانند نہین ہے۔ دکھانے سنانے اور نفاق سے
اپنی عبادتون کو خالص رکھو۔ صرف خدا کے لیے عبادت کرو۔ مگر تم تو مخلوق۔ ریا۔ شیعہ۔ نفاق
خواہشات ولذات اور تعریف کے بندے بنے ہوئے ہو۔ تم مین ایسا کوئی نہین جو خدا کیلیے
عبادت کرتا ہو مگر ہان جس کو خدا چاہے اور وہ بہت کم ہین۔ یہ دنیا کو پوجتا اُس کے دوام کو چاہتا
اور زوال سے ڈرتا ہے۔ وہ خلقت کو پوجتا اور اُس سے امید و بیم رکھتا ہے۔ کوئی جنت کا عابد
اور اُس کی نعمتون کا امیدوار ہے۔ اُس کے خالق سے توقع نہین رکھتا۔ اور کوئی دوزخ کو
پوجتا اور اُس سے خوف کرتا ہے اُس کے خالق سے نہین ڈرتا۔ مخلوق۔ اور جنت۔ دوزخ
اور ماسوائے اللہ کوئی چیز نہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے لوگون کو صرف یہی حکم دیا گیا ہو کہ اپنے
دین کو خالص کرنے کے بعد یکسو ہو کر صرف خدا کی عبادت کرتے رہین۔ وہ عارف جو اُسے جانتے
ہین اُسی کے لیے اُس کی عبادت کرتے ہین نہ کہ غیر کے لیے۔ ربوبیت اور عبودیت کا حق ادا کرو
اُس کا حکم بجالانے اور اُس سے محبت رکھنے کے خیال سے اُس کی عبادت کرو۔ کسی اور
وجہ سے نکرو۔ اور عبادت مین اُسی کو مقصود سمجھو۔ نہ کہ غیر کو۔ اور ما سوے کو چھوڑ دو۔ تم بیجان
تصویر کی مانند ہو۔ تم ظاہر ہو۔ اور اہل اللہ باطن۔ تم الفاظ ہو۔ اور اہل اللہ معانی۔ تم آشکارا
ہو اور وہ پوشیدہ۔ اہل اللہ انبیار کے دہنے بائین اور آگے پیچھے پہا دون کی مانند ہین
انبیار کا بچا کھچا کھانا پینا انھین کے لیے ہے۔ وہ اُن کے علم پر عمل کرتے ہین۔ انبیار کی
وراثت ان کے لیے درست ہے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ علما پیغمبرون کے وارث
ہین اگر ان کے علم پر عمل کرین گے تو انبیار کے خلفار وارث اور نائب بنجائین گے۔ تو محض
علم لیکر نہ آ۔ جس طرح دعوے بلا گواہ مفید نہین ہوتا اسی طرح علم بے عمل فائدہ ندیگا۔ پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو آواز دیا کرتا ہے اگر اُس نے جواب دیا تو بہتر ورنہ علم چلدیتا ہے یعنی
اُس کی برکت جاتی رہتی ہے۔ فقط ورس رہجاتا ہے۔ چھلکا باقی رہتا ہے۔ گودا نکل جاتا ہے
اے علم پر عمل نکرنے والو۔ تم مین ایک دانا شاعر عبارت اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے
شعر خوب نکالتا ہے۔ مگر عمل اور اخلاص سے محروم ہے۔ اگر تیرا دل مہذب ہو تو تمام اعضا مہذب

ہو جائین۔ کیونکہ دل اعضا کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ کے مہذب ہونے سے رعایا مہذب ہو جاتی ہے۔ علم چھلکے کی مانند ہے۔ اور عمل مغز کی مانند۔ چھلکے کی حفاظت مغز کی حفاظت کیلیے ہوتی ہے اور مغز کی حفاظت تیل نکالنے کے لیے۔ جب چھلکے مین مغز ہی نہوا تو کس کام کا۔ اور جب مغز سے تیل ہی نہ نکلا تو کیا کام دے گا۔ علم اُٹھ گیا۔ کیونکہ جب عمل نرہا تو گویا علم بھی نرہا تجکو علم کی یادداشت اور درس تدریس جب تک عمل نہو کیا فائدہ دین گے اے عالم اگر دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگون کو سکھا۔ اور اے دولتمند دوجہان کی بہتری مطلوب ہے تو اپنے مال مین سے کچھ فقیرون کو دے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ مخلوق خدا کا کنبا ہے۔ خدا کا پیارا وہی ہے جو اس کے کنبے کو نفع پہنچائے۔ جس نے بعض کو بعض کا محتاج کر دیا ہے۔ وہ پاک ذات ہے۔ اور اس مین اس کی حکمتین ہین۔ اے دولتمند تو مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ مین تجھسے تیرے ہی فائدہ کے لیے لیتا ہون۔ میرے پاس اللہ تعالی کیطرف سے بھلائی آئے گی اور مجھے تم سے بے پروا کر کے تمہیں میرا محتاج کر دیگی۔ ابراہیم ادہم علیہ الرحمۃ بےصبر فقیر کو دیکھکر کہا کرتے تھے الٰہی ہماری دنیا مین وسعت دے اور ہمین اسکے متعلق زہد کا مرتبہ عنایت کر۔ اُسے ہم سے یکسو کر۔ اور نہ اسقدر اُسکی رغبت دے کہ ہم اُسکی طلب مین ہلاک ہو جائین۔ الٰہی قضا و قدر کے متعلق ہم پر مہربانی رکھ۔

تیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین جمادی الاخری ۵۴۵ھ کو رباط مین صبح کیوقت فرمایا

وہ شخص مبارک ہے جس نے خدا کی نعمتون کا اقرار کیا۔ اور ہر چیز کو اُس کی طرف منسوب کر کے اپنے نفس اور اسباب اور طاقت و قوت کو بیکار سمجھا۔ عاقل وہ ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو نہ گنے۔ اور کسی حالت میں اُس سے جزا کا طالب نہو۔ تجھ پر افسوس کہ تو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے۔ بغیر علم کے زاہد بن گیا ہے۔ بغیر علم کے دنیا حاصل کرتا ہے۔ یہ حجاب در حجاب اور غصہ در غصہ ہے تو خیر کو شر سے جدا نہین کر سکتا۔ تجھے اپنے نفع نقصان کی تمیز نہیں۔ دوست دشمن کو نہین پہچان سکتا یہ خرابیان حکم الٰہی سے ناواقفیت اور مشائخ کی خدمت نہ کرنے سے ہین۔ عامل عالم مشائخ تجکو خدا کا رستہ بتا سکتے ہین قول اول ہے اور عمل اُس کے بعد۔ تو اُسکے طفیل خدا تک پہنچ جائے گا علم اور دنیا مین زہد اور دل و جسم کے ساتھ اس سے اعراض کرنے کے باعث واصلان حق اُس تک پہنچ گئے ہیں۔ تکلیف سے زہد حاصل کرنے والا دنیا کو اپنے ہات سے اور حقیقی زاہد اُسے اپنے دل سے نکالدیتا ہے۔ انھون نے دنیا مین دل سے زہد کیا۔ اس لیے زہد اُن کی طبیعت بن گیا اُن کے ظاہر و باطن مین مخلوط ہو گیا۔ اُن کی طبیعتون کا آتشی مادہ جاتا رہا۔ خواہشیں ٹوٹ گئیں دل مطمئن ہو گئے۔ شر اپنی حالت سے بدل گیا۔ اے لڑکے زہد کوئی ہاتھ کا کام نہین جسے

تو کر سکے۔ کوئی ایسی چیز نہین جسے تو ہاتھ مین لے اور پھینکدے۔ بلکہ زہد چند مراتب کا نام ہے اس کا
اول مرتبہ دنیا کی طرف نظر ڈالنا ہے اس وقت تو دنیا کو اس صورت مین دیکھے گا جس صورت مین
پہلے انبیا و رسول اور وہ ابدال دیکھتے تھے جن سے کوئی زمانہ خالی نہین ہوتا۔ تو متقدمین ہی کی
قول اقوال و افعال کے اتباع سے دنیا کو صحیح طور پہ دیکھ سکتا ہے۔ انُ کے اتباع سے تجھے
وہی چیز نظر آجائے گی جو انُھین دکھائی دیتی تھی جب تو قول و فعل۔ اور خلوت و جلوت اور علم و
عمل۔ اور صورت و معنی مین انُکی پیروی کریگا تو انُ کی طرح روزے رکھے گا۔ انُ کی سی نماز
پڑھے گا۔ انُ کا سا لباس لے گا۔ اور انُ کا سا چھوڑنا چھوڑے گا۔ اور تو انُھین دوست رکھے
گا اس وقت خدا تجکو ایک نور عطا کرے گا کہ اس سے تو اپنے نفس اور غیر کو دیکھ سکے گا۔ تجھ پر
اپنے اور مخلوق کے عیب کھل جائین گے۔ پھر تو اپنے اور مخلوق کے متعلق زہد اختیار کریگا۔ جب یہ بات
پوری ہو جائے گی تو تیرے دل کی طرف انوار قرب آئین گے۔ اور تو مومن۔ اہل یقین۔ عارف
اور عالم ہو جائے گا۔ اشیا کو انُ کی صورت و حقیقت پر دیکھے گا۔ دنیا کو پہلے زاہدون کی طرح
مشاہدہ کرے گا۔ وہ تجکو نہایت بد صورت بد ہئیت بڑھیا کی صورت مین نظر آئے گی۔ کیونکہ دنیا
اہل اللہ کو اس صورت مین اور بادشاہون امیرون کو آراستہ دلہن کی صورت مین نظر
آیا کرتی ہے۔ دنیا اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے۔ وہ اس کے بال جلاتے کپڑے پھاڑتے
اور اسُ کا منہ نوچ لیتے ہین اور اسے ذلیل کر کے جبرًا قہرًا اسُ سے اپنا حصہ لے لیتے رہتے ہین۔
اور آخرت کے کامون مین لگے رہتے ہین اسی لئے کہ جب دنیوی زہد درست ہو جائے
تو اپنی پسندیدگی اور مخلوق کے بارے مین زہد کر۔ انُ سے خوف و امید کچھ نہ رکھ۔ اور جس
چیز کا نفس حکم کرے اسُ سے منہ پھیر کر۔ اور حکم الٰہی اور دل کی طرف سے بطریق الہام یا بطور
خواب غالب رائے آنے کے بعد نفس کا کہا مان۔ تمام مخلوقات سے نفرت کر اور منہ پھیر لے
تیرے اعضا کو قرار حاصل ہو جائے تو کچھ حرج نہین۔ یہ بات اعتبار کے قابل نہین ہوتی
البتہ دل کا قرار اعتبار کے لایق ہے اور یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ جبتک تیرا نفس طبیعت
خواہش اور ماسوے اللہ ہلاک نہو جائے دل کو قرار نہ آنا چاہیے۔ اسوقت تو اسُ کے
قرب سے زندہ ہو جائے گا پہلے موت ہے۔ پھر زندگی۔ وہ جب چاہے گا تجکو اپنے لیئے زندہ
کر دے گا۔ اور مخلوق کی طرف اس لیے بھیجے گا کہ تو انُ کی مصلحتون کا نگران رہے۔ اور انُ کو خدا کے
دروازہ کی طرف پھیر لائے تجھے دنیا و آخرت کی خواہش اس لیئے دیجائے گی کہ دونون سے اپنا
حصہ لے سکے اور مخلوق کی طرف سے رنج اٹھانے کی قوت اس لیے ملے گی کہ انُ کو گمراہی
سے پھیر دے اور انُ کے باب مین خدا کا حکم بجا لائے۔ اور اگر خدا نے یہ نچاہا تو تیرے لیے

اس کے قرب مین کفایت اور اغیار سے فراغ روی حاصل ہے۔ اُس خدا سے ملنے کے بعد جو وجود سے پہلے اشیار کا ہست کرنے والا ہے۔ تجکو مخلوق سے کیا کام رہا۔ وہ ہر چیز سے پہلے تھا۔ ہر چیز کا موجود کرنے والا ہے اور ہر چیز کے بعد رہے گا۔ تمہارے گناہ بارش کی مانند ہین۔ اُن کے مقابلے مین ہر لحظہ توبہ کرنی چاہیئے۔ تجھ پر افسوس کہ تو سراسر تکبر حد سے متجاوز مجسم آرزو۔ خواہش بد۔ اور بری عادت ہے پرانی قبرون کو دیکھ اور ایمان کی زبان سے قبر والون کو پکار۔ وہ تجھے اپنے حال کی اطلاع دینگے اے لڑکے تو خدا اور اُس کے اولیار کی ارادت کا مدعی ہے۔ اور مین تجھے چھوڑتا ہون۔ تیرے پاس آنا نہین چاہتا۔ مین تجھ پر غیرت دلایا جاتا ہون۔ لوگون مین خدا کے حکم سے تم پر محتسب ہون۔ اُن منافقو کی جو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹے ہین گردنین کاٹون گا۔ مین نے بارہا مشائخ پر اپنی احتساب کو پیش کیا ہے۔ یہان تک کہ مجھے ٹھیک طور پر احتساب کا رتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اے لوگو تم بلا نمک اپنے اعمال کا آٹا گوندھتے ہو۔ آؤ اُس کے لیئے نمک لے لو۔ اے نمک لینے والے آگے آ۔ اے منافقو۔ تمہارا بے نمک آٹا بلا خمیر ہے۔ اور وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے اے منافق تیرے خمیر مین نفاق پڑا ہوا ہے۔ یہ نفاق تجھ پر آگ ہو کر بلیٹے گا۔ اپنے دل کو نفاق سے پاک کر۔ اُس وقت تو خالص بندہ بنجائے گا۔ جب دل خالص ہو گا تو تیرا ہر عضو اور تو خود خالص ہو جائے گا۔ دل اعضا کا نگہبان ہے۔ جب یہ درست ہوتا ہے تو سب درست ہو جاتے ہین۔ پھر جب دل اور اعصاب درست ہو جاتے ہین تو مومن کا حال کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ وہ اپنے اہل وعیال ہمسایون اور اہل شہر کا نگہبان بنجاتا ہے اور بقدر قوت ایمان و قرب الٰہی اس کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ اے قوم خدا کے ساتھ اچھی طرح رہو اور اُس سے ڈرو۔ اُس کے حکم پر عمل کرو۔ اُس نے تم کو اپنے حکم پر چلنے کی تکلیف دی ہے۔ نہ کہ اُس علم مین مشغول ہونے کی جو تمہاری نسبت اول مین ہو چکا ہے۔ اس حکم پر عمل کر۔ اُس کا حق ادا کرتا رہ۔ جب تو اس پر عمل کرے گا تو یہ عمل تیرا ہات پکڑ کر اُس کے پاس پہنچا دے گا۔ جس کے لیے تو نے عمل کیا ہے۔ اس سے تجکو وہ علم حاصل ہو گا جو اب تک نہ ہوا تھا۔ پھر تو علم کے سبب خدا کے ساتھ اور حکم کے باعث مخلوق کے ساتھ رہے گا۔ اول اُسے سیکھ جس پر عمل کر سکے۔ پھر اس کے باعث دوسری چیز کو طلب کر۔ جب اول مرتبہ مین تیرے قدم ٹک جائین گے تو دوسری کا طالب بن سکے گا۔ اے لڑکے تو نے اُستاد سے ملاقات ہی نہین کی تو اُس سے حاصل کیا کر سکتا ہے پیچھے ہٹ اور عقل حاصل کر پہلے علم پڑھ۔ اور پھر خالص عمل کر تا دہ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اول دین کی سمجھ حاصل کر۔ پھر گوشہ نشین ہو جا۔ مومن وہ ہے جو واجبات کو سیکھ کر مخلوق سے یکسو ہو جائے۔ اور عبادت الٰہی کے لیئے فارغ رہے۔ مخلوق کو پہچان کر اُن سے بغض رکھے

اور خدا کو جانکر اس سے محبت کرے اس کا طالب اور خدمتگزار بنا رہے مخلوق اُسکے پیچھے پھرے اور وہ اُن سے بھاگ کر غیر مخلوق کا طالب رہے۔ اُن سے پرہیز کرے اور غیر مخلوق کی طرف راغب رہے۔ مومن یقینی طور پر جانتا ہے کہ مخلوق کے قبضہ مین نہ نفع ہے نہ ضرر۔ نہ خیر اور نہ شر۔ ان مین سے کوئی بات مخلوق کے ہاتھون ظاہر ہو تو وہ خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ نہ کہ مخلوق کی جانب سے۔ اسی لیے اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ مخلوق سے دور رہنا اُن کے قرب سے بہتر ہے۔ مومن اصل کی طرف رجوع کرتا اور شاخ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ شاخین بہت ہیں اور جڑ ایک۔ اس لئے جڑ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ اپنے آئینہ فکر مین دیکھکر جان لیتا ہے کہ ایک دروازہ پر بیٹھ جانا بہت سے دروازون پر جانے سے بہتر ہے۔ اس لیے اسی پر بیٹھ جاتا اور اسی کو مضبوط پکڑ لیتا ہے یقین رکھنے والا اور خالص مومن عقلمند ہوتا ہے۔ اُسے خلاصہ عقل عنایت کیا جاتا ہے۔ اسی لئے آدمیون سے بھاگتا اور اُنسے یکسو ہو جاتا ہے۔

اکتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین جمادی الاخری ۵۴۵ھ کو قدرے کلام کے بعد شام کے وقت مدرسہ میں فرمایا

خدا کے لئے غصہ کیا جائے تو اچھا ہے۔ اور غیر کے لئے ہو تو برا۔ مومن خدا کے لئے تیز ہوا کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لیے۔ دین الٰہی کی مدد کے واسطے غضبناک رہتا ہے۔ نہ کہ اپنے نفس کی مدد کے لئے وہ خدا کی حدیں ٹوٹنے کے وقت ایسا خفا ہوتا ہے جیسا شکار چھٹانے کے وقت چیتا۔ اس لئے خدا اُس کے غضب سے غضبناک اور اُس کی رضامندی سے رضامند رہتا ہے۔ ظاہر میں خدا کے اور باطن میں اپنے نفس کے لئے خفا نہو ورنہ منافق اور اُس کا مشابہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جو شے خدا کے لئے ہوتی ہے پوری ہو جاتی ہے باقی رہتی ہے بڑھجاتی ہے۔ اور جو غیر کے لئے ہوتی ہے بدلجاتی ہے جاتی رہتی ہے۔ جب تو کوئی کام کرے تو اس سے اپنے نفس۔ خواہش اور شیطان کو دور رکھ۔ اور صرف خدا کے واسطے اور اس کا حکم بجالانے کے لئے کر۔ کوئی کام اُسی وقت کر جبکہ خدا کی طرف سے قطعی حکم ملجائے۔ یہ حکم یا تو از روئے شرع ہو تا۔ یا حسب شرع تیرے دلمیں الہام الٰہی ہو۔ اپنی ذات اور مخلوق اور دنیا کے متعلق زہد اختیار کر۔ وہ تجکو مخلوق سے راحت دیگا۔ خدا سے انس اور اُس کے قرب سے راحت حاصل کرنے میں راغب ہو انس وہی ہے جو اس سے ہو اور نفس و ہوا اور وجود کی کدورتون سے پاک ہونیکے بعد راحت اُسی کا نام ہے جو اُسکے ساتھ ہو اہل اللہ کے ساتھ رہ۔ اُنکی تائید سے قوت اور اُنکی بینائی سے روشنی حاصل کر تیری ذات پر اُسیطرح فخر کیا جائیگا جسطرح اُنکی ذات پر کیا جاتا ہے۔ بادشاہ تمام غلامون میں تجھپر فخر کرے گا ماسوا سے دلکو پاک کرلے تو اُس سے مخلوق

کے ماسوا یعنی خدا کو دیکھے گا۔ اور اُسے دیکھکر مخلوق میں اُس کے افعال کو معلوم کرلے گا
جس طرح یہ جائز نہین کہ تو ظاہری نجاست کے ساتھ بادشاہون کے پاس جائے
اسی طرح یہ بھی درست نہین کہ باطنی نجاست لے کر شہنشاہ حقیقی کے دربار مین جا حاضر
ہو۔ تو تلچھٹ کا بھرا مٹکا ہے۔ کسی کام کا نہین۔ تجھ میں جو کچھ ہے اُسے اُلٹ کر پاک ہو جا
اس کے بعد بادشاہ کے پاس جانا چاہیئے۔ تیرے دل مین گناہ مخلوق کی طرف سے خوف
وامید اور حب دنیا و مافیہا موجود ہے اور یہ سب دل کی نجاست ہے۔ جب تک تیرا نفس
نہ مرے اور تو اپنے صدق کے جنازہ پر نہ اُٹھایا جائے کلام نکر۔ اُس وقت تیرے مخلوق
کی جانب متوجہ ہونے کی پروا نہ کیجائے گی۔ البتہ جب تک تیرے نزدیک مخلوق کی کچھ قعت
ہے۔ اور تو اُن کو دیکھتا ہے تو بوسہ دینے کے لیے اُن کی طرف اپنا ہات نہ پھیلا۔ جب
تک قربِ آلہی کا رُعب تیرے پاس نہو کلام نکر۔ اس وقت تو تمام مخلوق اور اُن کے
ہات چومنے۔ اور دینے ندینے اور تعریف و مذمت سے روگردان ہو جائے گا۔ جب توبہ
درست ہوتی ہے تو ایمان بھی درست ہوتا اور بڑھ جاتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ایمان گھٹتا
بڑہتا ہے۔ طاعت سے زیادہ اور گناہ سے کم ہو جاتا ہے۔ یہ بات صرف عوام کے حق مین ہے
اور خواص کا یہ حال ہے کہ اُن کا ایمان مخلوق سے دلی قطع تعلق کے باعث بڑہتا۔ اور اُن کو
دل مین جگہہ دینے کے سبب گھٹ جاتا ہے۔ خدا کی طرف قرار پکڑنے سے زیادہ ہوتا اور غیر کیجانب
سکون حاصل کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے خدا پر متوکل ہیں۔ اُسی سے ڈرتے ہین اور
اُسی کی طرف سہارا پکڑتے ہین۔ اُسی سے ڈرتے اور اُسی کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ اس کو
واحد جانتے اور اُسی پر اعتماد کرتے ہین۔ شرک نہین کرتے۔ اور اس پر آزمائے جاتے ہیں۔
اُن کی توحید اُن کے دلون مین ہے۔ اور مخلوق کی مدارات ظاہر مین۔ جب اُن سے جہل کیجاتی ہے
تو وہ جہل نہیں کرتے۔ اللہ تعالے اُن کے حق مین فرماتا ہے کہ جب جاہل اُن سے خطاب کرتے
ہیں تو وہ سلام کر کے الگ ہو جاتے ہین۔ جاہل کے جہل اور اُس کی طبیعت و نفس اور خواہش
کو جوش دلانے سے خاموشی اور حلم اختیار کرے۔ ہان جب وہ خدا کا گناہ کرین تو خاموش نہو۔
کیونکہ یہ حرام ہے۔ اسوقت کلام کرنا عبادت اور ترک کلام گناہ ہے۔ جب تو امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر پر قادر ہو تو کوتاہی نکر۔ کیونکہ یہ خیر کا دروازہ ہے۔ جو تیرے روبرو کھلا ہوا ہے۔
اس مین داخل ہونے کے لیے جلدی کر۔ عیسٰی علیہ السلام جنگل کی گھانس کھایا کرتے اور تالاب
کا پانی پیا کرتے تھے۔ غارون اور اُجڑ مقامون مین رہتے تھے۔ سوتے وقت پتھر یا کہنی کا تکیہ
لگاتے تھے۔ مؤمن اسی طرح کرتا اور اسی طریقہ پر وہ کر خدا سے ملنے کا ارادہ رکھا کرتا ہے

پس اگر اُس کے لیے دنیوی حصے ہین تو اُس کے پاس آتے ہین۔ اور وہ حسب ظاہر اُن سے فائدہ لیتا ہو
اور پہلے طریقہ پر جو متغیر نہین ہے اپنا نفس اور دل خدا سے لگا کر دنیا کو حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ زہد
جب دل مین بیٹھ جاتا ہے تو دنیا اور اقسام دنیا سے متغیر نہین کر سکتے۔ ہر مؤمن دنیا و اہل دنیا
اور اُس کے شہوات و لذات کو دوست رکھا کرتا ہے تو اُس سے ایک لحظہ صبر نہین کر سکتا۔
رات دن اس مین مشغول رہتا ہے۔ عبادت و ادائے فرائض اور ذکر اللہ یا اطاعت ہرگز نہین
کر سکتا۔ بعدہ اللہ تعالےٰ اُسے اُس کے ذاتی عیب دکھا دیتا ہے۔ اور وہ توبہ کر لیتا ہے اور
ایام گذشتہ کی تقصیرات پر نادم ہوتا ہے خدا کتاب و سنت اور مشائخ کے ذریعہ سے اُسے
دنیا کے عیب معلوم کرا دیتا ہے۔ اور اُس مین زہد آ جاتا ہے۔ اُس وقت ایک عیب پر نظر ڈالنے سے
دیگر عیوب معلوم ہو جاتے ہین۔ اور وہ جان لیتا ہے کہ دنیا فانی۔ اور عمر عنقریب گذرنے والی ہے
اُس کی نعمتین زوال پذیر اور حسن متغیر ہونے والا ہے۔ اُس کے اخلاق بُرے۔ ہاتھ ذبح کرنیوالا
اور کلام مجرب زہر۔ اور دست لانے والا ہے۔ اُس کا کوئی اعتبار اور جبر اور عہد نہین ہے۔ دنیا کا
قیام پانی کی دیوار ہے۔ مؤمن اُس کو دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے نہین لیتا۔ پھر ایک اور
درجہ حاصل کرتا ہے اور اُس کی مضبوطی قوی ہو جاتی ہے۔ یعنے خدا کو پہچان لیتا ہے۔ اُسوقت وہ
دلی اطمینان اور گھر بنانے کے لیے آخرت کو بھی نہین لیتا۔ بلکہ دنیا و آخرت مین خدا کے قرب کو
اپنے لیے باعث اطمینان خیال کرتا ہے۔ اپنے سِرّ و قلب کے لیے وہیں گھر بنا لیتا ہے۔ اسوقت
اُسے عمارت دنیا ضرر نہین پہنچا سکتی۔ خواہ ہزار گھر بنالے۔ کیونکہ وہ غیر کے لئے بناتا ہے۔ نہ کہ
اپنے لیے۔ اور اس مین خدا کا حکم بجا لاتا اور قضا و قدر کی موافقت کرتا ہے۔ وہ مخلوق کی خدمت
کے لیے عمارت بناتا ہے۔ پخت کرنے اور کھانا پکانے مین روشنی کو اندھیرے سے
ملاتا ہے اور اُس میں ذرہ برابر نہین کھاتا۔ اُس کے حصہ کا ایک خاص کھانا ہے۔ جس میں
کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لیے وہ اپنے کھانیکے وقت افطار کرتا ہے اور غیر کے
کھانے کے وقت روزہ دار۔ یا بھوکا رہتا ہے۔ زاہد کھانے پینے سے روزہ رکھتا ہے اور عارف
غیر معروف سے۔ اس لیے عارف بمنزلہ مریض ہے۔ جو طبیب کے سوا اور کسی کے ہاتھ سے نہین
کھاتا۔ بُعد اُس کی بیماری اور قرب اُس کی دوا ہے۔ زاہد کا روزہ فقط دن مین ہوتا ہے اور عارف
کا ہر وقت۔ خدا سے ملنے کے وقت تک اُس کا روزہ نہیں کھلتا۔ عارف بارہ مہینہ کا روزہ دار
اور ہمیشہ کا بیمار ہے یعنے اپنے دل سے روزہ دار ہے۔ اور سِر سے بیمار۔ اور اُسے معلوم ہے
کہ خدا کی ملاقات اور قرب اُس کی صحت ہے اے لڑکے اگر نجات چاہتا ہے تو مخلوق کو دل سے
نکال ڈال۔ اُن سے امید و بیم نہ رکھ۔ اور محبت نکر۔ اُن کے پاس نہ جا۔ اُن سے بھاگ اور الگ ہو

اور یہ سمجھ کہ وہ مُردار ہیں۔ جب یہ رتبہ حاصل ہو جائیگا تو ذکر الٰہی کے وقت اطمینان اور ذکر غیر کے وقت نفرت حاصل ہوگی

بتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہویں جمادی الاخری ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ مین قدرے کلام کے بعد فرمایا

امر الٰہی بجا لا۔ اور منہیات سے بچ۔ آفات پر صبر کر۔ اور نوافل سے اُس کا تقرب ڈھونڈھ۔ اسوقت تیرا نام بیدار۔ اور مع اجتہاد و ترک معاصی (جو تکلیف کے ساتھ ہے)، توفیق الٰہی کا طالب رکھا جائے گا۔ حضوری عمل کا دروازہ ہے اور وہ تجھسے عمل کرانے والا۔ اُس سے مانگ اور اُس کے آگے ذلیل رہ۔ تاکہ تیرے لیے اسباب طاعت مہیا کر دے۔ وہ جب کوئی کام لینا چاہے گا تجھے اُس کے لیے تیار کر دے گا۔ تجکو تیرے مقام سے جلدی کرنے کا حکم دیگا۔ اور توفیق کو اُسکے مقام سے تیری جانب متوجہ فرمائے گا۔ حکم ظاہر ہے اور توفیق باطن۔ گناہون سے رکنا ظاہری ہے اور اُن سے پرہیز کرنا باطن۔ تو اُس کی توفیق سے مضبوط ہوتا اُس کے بچاؤ اور عصمت سے گناہ چھوڑتا اور اُس کی قوت سے صبر کرتا ہے۔ میرے پاس عقل و ثبات۔ نیت و عزیمت۔ اور دفع تہمت و حُسن ظن کے ساتھ آؤ۔ میرا قول تم کو نفع دے گا اور تم اُس کا مطلب سمجھ لوگے۔ اے مجھ پر تہمت لگانے والے تجکو کل میرا حال معلوم ہو جائے گا۔ مین جس شغل مین ہون اُس کی بابت مجھ سے مزاحمت نکر۔ تیرا دل مقہور اور مغلوب ہے۔ دنیا کے بوجھ میرے سر پر ہیں اور آخرت کے میرے دل پر۔ اور حق کے میرے باطن پر۔ کوئی ہے جو میرا مددگار رہے۔ کوئی ہے جو اچھی طرح میری طرف بڑھے اور اپنے سر کو خطرے مین ڈالے۔ خدا کا شکر ہے کہ مین حق کے سوا اور کسی کی مدد کا محتاج نہین ہون۔ اگر عقل سیکھو اور اہل اللہ کا اچھی طرح ادب کرو کیونکہ وہ اکثر قبیلون سے منتخب کیے گئے ہیں۔ شہرون اور مخلوقات سے نکالے گئے ہیں۔ انھیں کے باعث زمین کی حفاظت ہوتی ہے۔ ورنہ اے منافقو اے خدا و رسول کے دشمنو اے دوزخ کی چھپٹیو۔ تمہارے ریا اور نفاق شرک سے کس چیز کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ الٰہی مجھ پر اور اُن پر رحمت نازل کر۔ الٰہی مجھے اور اُن کو بیدار کر دے اور ہم سب پر رحم فرما۔ ہمارے دلون اور اعضا کو اپنے لیے فارغ کر دے۔ اور اگر یہ نہو تو اعضا کو امور دینوی مین اہل و عیال کے لیے اور نفس کو آخرت کے لیے اور قلب و سر کو اپنے لیے مخصوص کر لے۔ آمین۔ اے لڑکے تجھ سے کوئی عمل نہین ہوتا۔ حالانکہ تجکو اس کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ مجھ سے کوئی نیکی نہین ہو سکتی حالانکہ تیرے لیے

حضوری نہایت ضروری امر ہے۔ عمل کے دروازہ پر ثابت قدم رہ۔ تاکہ وہ تجھ سے تعمیر کا کام لی سکے تیری اور توفیق آلہی کی یہ مثال ہے کہ تو مزدور توفیق کام لینے والا افسر۔ اور اللہ تعالے صاحب عمل ہے۔ اُس نے تجکو طاعات کی طرف دوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اور اُسی کا نام توفیق ہے۔ افسوس تونے اپنے نفس کو مخلوق کیجانب سے خوف و رجا کا مقید بنا رکھا ہے۔ اُس کے پاؤن سے یہ بیڑی نکال ڈال تاکہ وہ اپنے خدا کی طاعت مین کھڑا ہو جائے اور اُسکے آگے مطمئن رہے۔ دنیا اور خواہشات اور عورتون اور دنیا کے تمام سامانون سے نفس کو الگ رکھ۔ اگر ان مین تیرا ازلی حصہ ہے تو بلا امر و طلب تجھے ملے گا اور خدا کے یہاں تیرا نام زاہدون مین لکھا جائیگا۔ وہ تجھے نظر کرامت سے دیکھے گا۔ اور قسمت کا لکھا ہرگز نہ ٹلے گا۔ تو جب تک اپنی قوت و طاقت اور حاصلات پر بھروسہ رکھے گا خزانہ غیب سے کچھ نہ ملے گا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ جب تک جیب مین کچھ باقی رہے گا غیب سے کچھ نہ آئے گا۔ الٰہی ہم اسباب پر توکل کرتے اور ہوا و ہوس عادات پر قائم رہنے سے تیری پناہ مانگتے ہین ہر حال میں برائی سے تیری پناہ چاہتے ہین۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ

تیتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرہوین جمادی الاخری ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت رباط مین فرمایا

جس نے خدا کے محب کو دیکھا اُس نے سب کچھ دیکھ لیا جس نے خدا کو دل سے معلوم کیا وہ گویا باطن سے اُس کے پاس چلا گیا۔ ہمارا پروردگار ایسی موجود چیز ہے جو نظر آسکتی ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ تم چاند سورج کی طرح اپنے خدا کو دیکھ لوگے۔ اُس کے دیدار سے کوئی شے مانع نہ ہوگی۔ وہ آج دل کی آنکھون سے نظر آتا ہے۔ کل ان ظاہری آنکھون سے دکھائی دے گا۔ وہ بے مانند دیکھنے اور سننے والا ہے۔ اُس کے دوست اُسی سے رضامند ہیں غیر سے نہیں۔ اُسکے سوا اور کسی سے مدد نہیں چاہتے۔ فقر کی تلخی ان کے نزدیک شیرینی ہے۔ دنیا کا فقر اور اس سے رضامندی وتنعم ان کے پاس موجود ہے۔ ان کو فقر مین تونگری۔ بیماریون مین نعمتین۔ وحشت مین اُنس دوری میں قرب۔ رنج مین راحت حاصل ہے۔ اے صبر کرنے والو۔ رضامند رہنے والو۔ اپنے نفس اور خواہشون کی جانب سے فنا ہو جانے والو تمہیں مبارکباد اے قوم اُس سے موافقت کرو اپنے اور غیر کے متعلق اُس کے افعال سے رضامند رہو۔ جو تم سے زیادہ عقلمند ہو اُسے سکھانا سمجھانا نچاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے تم کچھ نہین جانتے۔ عقل اور علم کی دولت سے مفلس ہو کر اُس کے آگے جا کھڑے ہو تاکہ تم کو اُس کا علم حاصل ہو۔ حیرت زدہ رہو۔ خود پسند نہ بنو اُس کی معرفت مین مقام حیرت حاصل کرو۔ تاکہ علم آلہی حاصل ہو۔ اول حیرت ہے۔ پھر علم۔ پھر

معلومات تک رسائی۔ اول قصد ہے ۔ پھر حصول مقصود۔ اول ارادہ ہے۔ پھر حصول مراد۔ سنو اور عمل کرو مین تمہاری رسیون مین بل دیتا ہون۔ یعنی نرمی کو شامل کرتا ہون اور ٹوٹی رسی کو جوڑتا ہون۔ مجھے صرف تمہارا ہی رنج وغم ہے۔ مین ایسا پرند ہون کہ جہان کہین گر پڑونگا پکڑ اجاؤن گا۔ اے پھینکے ہوئے پتھرو۔ اپاہجو۔ بوجھل لوگو۔ نفس کے قیدیو۔ خواہشات کے گرفتارو۔ مین تمہاری حالت مین متفکر ہون۔ اے خدا مجھپر اور اُنپر رحم فرما۔

چونتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

سخاوت اور مخلوق کی راحت رسانی اہل اللہ کا مشغلہ ہے۔ وہ لٹیرے اور سخی ہین ۔ خدا کے فضل ورحمت لوٹ کر تنگدست فقیرون اور مسکینون کو دیتے ہیں۔ نادار و مفلس لوگون کا قرض ادا کرتے ہین ۔ وہ بادشاہ ہین مگر دنیوی بادشاہون کی طرح نہین جو صرف لوٹ پر کمربستہ ہین اور خیرات کچھ نہین کرتے ۔ اہل اللہ موجودہ اشیار کو خیرات کر دیتے ہین ۔ اور ناموجود کے لیے منتظر رہتے ہین ۔ وہ خدا کے ہات سے لیتے ہین ۔ مخلوق کے ہات سے نہین لیتے۔ اُن کے ہاتھونکی کمائی مخلوق کے لیے ہے ۔ اور دل کی کمائی اپنی ذات کے لیے۔ وہ خدا کے لیے صرف کرتے ہین۔ خواہش اغراض نفسانی اور اپنی تعریف کے لیے نہین دیتے ۔ خدا اور مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے کیونکہ یہ اُن سرکشون کی صفت ہے۔ جنکو خداوندعے سنہ دوزخ مین ڈالے گا جب تو نے خدا کا غضب مول لے لیا تو گویا اُس پر تکبر کیا۔ اذان سنکر نہ اٹھنا اور کسی مخلوق پر ظلم کرنا تکبر مین داخل ہے ۔ توبہ کر۔ اور اس سے پہلے کہ خدا تجکو نمرود وغیرہ متکبر بادشاہون کی طرح کسی ذلیل چیز سے ہلاک کر دے خالص دل سے توبہ کر۔ خدا نے اُن کو عزت کے بعد ذلت غنا کے بعد فقر نعمت کے بعد عذاب اور زندگی کے بعد موت دی۔ ان لوگون مین داخل ہوجاؤ جو ظاہر و باطن شرک سے پرہیز رکھتے ہین ۔ بتون کی عبادت ظاہری شرک ہے اور مخلوق پر بھروسا رکھنا یا نفع ونقصان مین اُنھین دیکھنا باطنی بت پرستی میں داخل ہے بعض لوگ ایسے بھی ہین کہ دنیا ان کے پاس ہے مگر اُسے محبوب نہین رکھتے۔ وہ دنیا کے مالک ہین۔ دنیا اُن کی مالک نہین ۔ دنیا اُن کو چاہتی ہے ۔ لیکن وہ نہین چاہتے ۔ دنیا اُن کے پیچھے دوڑتی ہے ۔ مگر وہ نہیں دوڑتے۔ وہ خود دنیا سے خدمت لیتے ہیں۔ دنیا اُن سے خدمت نہین لیتی۔ وہ دنیا کو چھوڑتے ہیں دنیا اُنھین نہین چھوڑتی۔ خدا نے اُن کے دلون کو ایسی صلاحیت دی ہے کہ دنیا اُنھیں بگاڑ نہیں سکتی۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نیک آدمی کے لیے اچھا مال نہایت اچھی چیز ہے۔ دوسری حدیث ہے دنیا

اُسی کے لیے بہتر ہے جو ہر طرف خدا کے لیے دیتا رہے یعنی دولون ہاتھون سے نیکیون مین صرف کرے دنیا کو مخلوق کی مصلحتون کے لیے ہات مین لو. مگر دل سے نکال ڈالو تمہین اُسکی نعمت وزینت دہوکا نہ دیگی اور کسی طرح کا ضرر نہ پہنچائے گی۔ تم عنقریب چل بسوگے اور تمہارے بعد دنیا جاتی رہے گی اے لڑکے اپنی رائے پر چل کر مجھ سے بے پروا ہو۔ ورنہ گمراہ ہو جائے گا۔ جو شخص اپنی رائے پر رہتا ہی وہ گمراہ اور ذلیل ہوتا ہے لغزش کھاتا ہے۔ تو اپنی رائے پر مستغنی ہو کر ہدایت وحمایت سے محروم ہو جائے گا۔ کیونکہ تو ہدایت اور اُس کے اسباب کا طالب ہی نہیں بنتا۔ تیرا دعوے ہے کہ مین علماء ربانی کے علم سے بے پروا ہون۔ کیونکہ تو خود مدعی علم ہے۔ لیکن یہ تو بتا کہ عمل کہان گیا اس دعوے کا اثر اور مصداق کہان ہے۔ علم کے متعلق تیرے دعوے کی صحت عمل۔ اخلاص بلاؤن پر صبر۔ ترک جزع۔ اور ترک شکایت سے ظاہر ہو سکتی ہے۔ تو اندھا ہے اور بینائی کا دعوے کرتا ہے تو بیمار عقل ہے اور پھر فہم کا مدعی بنتا ہے۔ اپنے جھوٹے دعوے سے خدا کے آگے توبہ کر اور خدا کے سوا سب کو چھوڑ دے۔ کل مخلوق سے منہ پھیر کر خالق کل کو ڈھونڈ۔ کوئی نقصان اٹھائے یا نفع۔ ہلاک ہو۔ یا مالک بنے تجھے کیا۔ تو خاص طور پر اپنے نفس کی اصلاح کر تاکہ وہ مطمئن ہو جائے اور اپنے خدا کو پہچان لے۔ پھر غیر کی طرف متوجہ ہو۔ تو مقصود کے رستہ پر چل۔ دنیا اور آخرت مین اُس کی صحبت کا طالب بن۔ تقوے اور ماسوے سے یکسوئی اختیار کر۔ ہمیشہ کے لیے مٹا اور بجز اوامر ونواہی کے کسی بات مین اپنے آپ کو موجود نہ سمجھ۔ کیونکہ خدا نے تجکو ان کی بجا آوری کے لیے موجود کیا ہے۔ اے مردو۔ عورتو۔ تم مین جس کسی کے پاس ایک ذرّہ اخلاص۔ ایک ذرّہ تقوے۔ ایک ذرّہ صبر و شکر ہے وہ نجات پائے گا۔ مگر مین تم کو مفلس دیکھتا ہون۔

پینتیسوین مجلس

حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے متکبرو تم پر افسوس۔ تمہاری عبادتین زمین مین نہین جاتین بلکہ آسمان پر پہنچتی ہین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پاک کلمے اور نیک عمل اُسکی طرف جاتے ہین۔ ہمارا پروردگار عرش پر غالب اور ملک پر حادی ہے۔ اُس کا علم تمام اشیاء کو احاطہ کئے ہوئے ہے قرآن مجید مین اس مطلب کے متعلق سات آیتین ہین۔ مین تیرے جہل اور رعونت کے باعث انھین مٹا نہین سکتا۔ تو مجکو اپنی تلوار سے ڈراتا ہے مگر مین نہین ڈرتا۔ اپنے مال کیطرف رغبت دلاتا ہے لیکن مین راغب نہین ہوتا۔ مین خدا کے سوا اور کسی سے نہین ڈرتا۔ اور بجز اُس کے کسی سے امید نہین رکھتا۔ اور مین خدا اُسکے سوا کسی کی عبادت نہین کرتا۔ اور بجز اُس کے کسی کے لئے عمل نہین کرتا۔ میرا رزق اُس کے قبضہ مین ہے اور سب کچھ اُسی کا ہے۔ غلام اور جو کچھ اس کے پاس ہے آقا کا ہے۔

روایت ہے کہ شیخ رضی اللہ عنہ کے ہات پر پانسو آدمی مسلمان ہوئے اور بیس ہزار سے زیادہ لوگون نے
توبہ کی۔ آپ فرماتے تھے کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات مین سے ہے۔ اللہ تعالی عالم الغیب ہے
وہ اپنی چھپی باتون پر بجز اس رسول کے جسے خود پسند کرے اور کسی کو مطلع نہین کرتا۔ اسکا قرب
حاصل کر تا کہ تو اُسے اور جو کچھ اُس کے پاس ہے سب کو دیکھ سکے۔ اپنے اہل اور مال۔ اور شہر اور جورو
اور اولا سب کو چھوڑ دے۔ ان سب کو اپنے دل سے نکال کر اُس کے دروازہ کیطرف چل۔ اور اُسکے
دروازہ پر پہنچکر اُس کے غلامون اور سلطنت وملک کی طرف مشغول نہو۔ وہ اگر تیرے سامنے طبق لائین
تو ہرگز نہ کھا۔ تجکو کسی حجرے مین ٹھیرائین تو نہ ٹھیر۔ تیرا نکاح کرین تو قبول نکر۔ جب تک تو اپنے
انہی کپڑون اور تعب اور غبار سفر اور پریشان بالون کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرلے کوئی شے
قبول نکر۔ خدا خود تیرے حال کو متغیر کر دے گا۔ تجھے کھلائے پلائے گا۔ تیری وحشت کا مونس ہوگا
تجھے کشائش دے گا۔ تعب کو راحت عطا فرمائے گا۔ خوف کو امن دیگا۔ اس کا قرب تیرے لئے غنا
اور اس کا دیدار تیرا کھانا پینا اور لباس ہو جائے گا۔ مخلوق سے دوستی رکھنے کے کیا معنی ہین اُن
سے خوف ورجا رکھنا۔ اُن کی طرف سکون۔ اور اُن پر بھروسا کرنا۔ مخلوق سے دوستی رکھنے کا یہ مطلب ہے۔

چھتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے دوسری رجب ۵۴۵ھ مین منگل کی شام کو قنطرہ کی کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا

دنیا ایک بازار ہے جو گھڑی بھر کے بعد بالکل خالی ہو جائے گا۔ رات کو تمام بازار والے چلدین گے۔
اس بات کی کوشش کرو کہ اس بازار مین ایسی چیز کی خرید فروخت ہو جو تم کو نفع دے۔ کیونکہ پرکھنے
والا بینا ہے۔ اُس بازار مین توحید آلہی اور اخلاص عمل ہی کا رواج ہے۔ افسوس تمہارے پاس
یہ پونجی بہت کم ہے اسے لڑکے عقل سے کام لے۔ جلدی نکر۔ جلد بازی کے سبب تیرے
ہاتھ کچھ نہ لگے گا۔ مغرب کا وقت صبح کے وقت کے ساتھ اکٹھا نہین ہو سکتا۔ صبر کر اور کسی کام
مین مشغول رہ۔ تاکہ مغرب کا وقت آجائے اور تجھے اپنی مراد حاصل ہو۔ عاقل بن اور خدا کے سامنے
مودّب ہو۔ مخلوق پر ظلم نکر۔ اور وہ چیز نہ مانگ جو اُن کے پاس نہو۔ جب تک وکیل کے نام پروانہ
نہ آجائے کلام نکر۔ اُس وقت تجھے بہت کچھ عطا کیا جائے گا۔ البتہ پروانہ آنے سے پہلے ایک
ذرہ نہ ملے گا۔ لوگ تجکو ذرہ ہو یا بدرہ۔ دریا ہو یا قطرہ بلا حکم آلہی کچھ نہ دینگے۔ وہی پروانہ بھیجے گا
اور دلون مین الہام ڈالے گا۔ عقل سے کام لے۔ عقل کے یہی معنی ہین۔ خدا کے روبرو اپنی
جگہہ ثابت قدم رہ۔ کیونکہ رزق مقسوم اُسی کے پاس اور اُسی کے ہات مین ہے۔ افسوس تو
کیا منہ لے کر کل کو خدا سے ملاقات کرے گا۔ کیونکہ تو دنیا مین اُس سے نزاع رکھتا ہے۔ اُس سے

روگردان ہے مخلوق کی طرف متوجہ اور خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اپنی حاجتیں مخلوق کے پاس
لیجاتا اور مہمات مین اُن پر بھروسا کرتا ہے۔ مخلوق کی طرف حاجت لیجانا اکثر سائلین کے لیے باعث
عقوبت ہے کیونکہ وہ اپنے گناہوں کے باعث سوال کرنے نکلے ہین۔ جن کے حق مین سوال بلاکراہت
جائز ہو وہ بہت کم ہین۔ جب تو سوال کرے گا تو گرفتار عقوبت ہوگا۔ اس لیے عطا سے محروم رکھا جائیگا۔
اے لڑکے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تو حالت ناتوانی مین کسی سے کچھ نہ مانگے۔ اور تیرے
لیے کچھ نہو۔ نہ کسی کو پہچانے نہ پہچانا جائے۔ نہ دیکھے نہ دیکھا جائے۔ اگر تو اس پر قادر ہو کہ لوگون کو
دے اور کسی سے کچھ نہ لے تو اس پر عمل کر۔ خدمت کر کے عوض خدمت نہ مانگ۔ اہل اللہ خدا
کے لیے عمل کرتے اور اس کے ساتھ رہتے ہین۔ وہ دنیا و آخرت مین اُن کو اپنے عجائبات دکھاتا ہے
اپنے لطف و محبّت کا نظارہ کراتا ہے۔ اے لڑکے تیرے پاس جب اسلام نہین تو ایمان نہین اور
جب ایمان نہین تو ایقان کیسا۔ پھر جب ایقان نہین تو نہ معرفت الٰہی ہے اور نہ اُس کا علم۔ یہ معرفت
کے درجے اور طبقے ہین۔ جب تیرا اسلام درست ہو گیا تو خدا کی فرمانبرداری صحیح ٹھیری۔ ہر حال
مین حد شرع کی حفاظت اور اُس کے لزوم کے ساتھ خدا کا فرمانبردار رہ۔ اپنے اور غیر کے حقوق کی
نسبت خدا کا مطیع بنجا۔ اُس کے اور تمام مخلوق کے ساتھ ادب سے پیش آ۔ نہ اپنی جان پر ظلم کر نہ غیر
پر۔ کیونکہ ظلم دنیا و دین مین اندھیرون کا باعث ہوگا۔ ظلم دل اور منہ اور نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیتا ہے
نہ خود ظلم کر اور نہ ظالم کا مددگار بن۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا
کہ ظالم اور ان کے مددگار۔ اور اُن کے لیے قلم دوات درست کرنے والے کہان ہین۔ ان سب کو
جمع کر کے آگ کے صندوق مین بند کر دو۔ مخلوق سے بھاگ۔ اور ظالم و مظلوم نہ بننے کی کوشش کر
اور اگر تجھ سے ہو سکے تو مظلوم بن۔ ظالم نہ بن۔ مقہور بن قاہر نہ بن۔ خدا کی مدد مظلوم کے لیے ہے
خاص کر جب مخلوق مین اُس کا کوئی مددگار نہو۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
جب کسی ایسے شخص پر ظلم کیا جاتا ہے جسکا کوئی مددگار نہو تو اللہ تعالیٰ فرمایا کرتا ہے کہ مین ضرور تیری
مدد کرونگا۔ اگرچہ چند مدت کے بعد سہی۔ صبر۔ نصرۃ۔ رفعت اور عزت کا سبب ہے۔ الٰہی ہم تجھسے
تیرے ساتھ صبر کرنا اور تقوے اور کفایت۔ اور ہر چیز سے فراغ۔ اور تیرے ساتھ مشغول ہونے
اور اپنے اور تیرے مابین حجاب اُٹھ جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ اپنے اور اُس کے مابین
واسطون کو اٹھا دو۔ کیونکہ تمہارا وسائط کے ساتھ ٹھیر جانا بیفائدہ کی ہوس ہے۔ ملک۔ حکومت
غنا اور عزت خدا ہی کے لیے ہے۔ اے منافق تو کب تک ریا و نفاق کو کام مین لائے گا۔ تو
جس کے لیے اظہار نفاق کر رہا ہے اُس سے تجھے کیا حاصل ہوگا۔ افسوس تو اُس سے نہین شرماتا
اور اُس کی ملاقات سے جو عنقریب ہونے والی ہے ایمان نہین لاتا۔ تو ظاہر مین خدا کیلئے عمل

کرتا ہے مگراُس کا باطن غیر کے لئے ہوتا ہے۔ تو اُسے فریب دیتا ہے اور باوجود اُس کے علم کے اُسکا امتحان لیتا ہے۔ چل اپنے کام کا تدارک کر۔ اور اپنی نیت درست کر۔ اس بات کی کوشش کر کہ بلا نیک نیتی کے جو خالص خدا کے واسطے ہو تو ایک لقمہ نہ کھا سکے اور ایک قدم نہ چل سکے۔ اور کوئی کام نکرے جب یہ بات حاصل ہو جائے گی تو تیرے سب کام خدا ہی کے لیے ہوں گے۔ اور تیری کلفت جاتی رہے گی۔ مرتبہ عبودیت درست ہونے کے بعد یہ نیت بندے کے لیے طبعی ہو جاتی ہے۔ تکلف کرنا نہیں پڑتا کیونکہ خدا اُس کا دوست بنجاتا ہے اور دوست بنکراُسے غنی اور مخلوق سے محجوب کر دیتا ہے۔ وہ خلقت کا محتاج نہیں رہتا۔ تعب اسی وقت تک ہے جب تک کہ تو مرید۔ قاصد اور سالک ہے۔ پھر جب واصل ہو گیا اور مسافت سفر طے ہو ئی تو تو بیت قرب الٰہی مین جا پہنچا۔ اور تکلف جاتا رہا۔ اُس کی محبت دل مین ٹھیر گئی اور روز بروز بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ قلب کے تمام اطراف کو گھیر لیا۔ دل اوّل چھوٹا تھا پھر بڑہ گیا۔ اور بڑھکر اللہ کی محبت سے لبریز ہو گیا۔ اب غیر کے جانے کا کوئی رستہ اور اُس کے رہنے کا دل مین کوئی گوشہ نرہا۔ اگر تو اس مرتبہ پر پہنچنا چاہتا ہے تو تو اسکے اوامر بجا لا۔ اور منہیات سے باز رہ۔ اور خیر و شر غنا و فقر۔ عزت و ذلت اور امور دنیا و آخرت کے متعلق کم و بیش اعراض مین تسلیم کا شیوہ اختیار کر۔ اُس کے لیے عمل کرتا رہ اور ایک ذرہ اجرت نہ مانگ اس سے تیرا مقصود کام کرانے والے کی رضامندی اور اُس کا قرب ہو۔ اُس کی رضا اور قرب دارین ہی تیری اجرت ہے۔ وہ دنیا مین تیرے دل سے قریب رہے گا اور آخرت مین جسم سے عمل کر۔ اور ذرہ یا بدرہ کی طرف رغبت نکر۔ اپنے عمل کو ندیکھ۔ بلکہ یہ ہونا چاہیئے کہ تیرے اعضا عمل کرتے رہین۔ اور دل کام لینے والے کے ساتھ متعلق ہو۔ جب یہ بات حاصل ہو جائے گی۔ تو دل کی آنکھین پیدا ہون گی۔ معنی صورت بنجائین گے۔ غائب حاضر ہو جائے گا۔ خبر کو معائنہ کا رتبہ حاصل ہوگا۔ بندہ جب خدا کے قابل ہو جاتا ہے تو ہر حال مین اُسی کے ساتھ رہتا ہے۔ خدا اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف بدلتا رہتا ہے اور وہ سراسر معنوی بنجاتا ہے۔ مجسم ایمان و ایقان اور معرفت و قرب و مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ ایسا آدمی روز بلا شب نور بلا ظلمت۔ صفا بلا کدورت۔ قلب بلا نفس۔ سِرّ بلا قلب۔ فنا ر بلا وجود۔ غیبت بلا حضور بنجاتا ہے۔ مخلوق سے اور خود اپنی ذات سے غائب ہو جاتا ہے خدا سے محبت رکھنا ان سبکی بنیاد ہے۔ جب تک تجھ مین اور خدا مین ایسی محبت نہو کلام نکر۔ مخلوق سے چند قدم آگے بڑھجا کیونکہ وہ ضرر و نفع کچھ نہین پہنچا سکتی۔ تو نے اسے آزما لیا ہے۔ اور نفس سے چند قدم آگے بڑھجا اُس کی موافقت نکر۔ بلکہ خدا کی رضامندی کے لیے اُس سے عداوات باندھ لے کیونکہ تو اُسکا امتحان کر چکا ہے۔ مخلوق اور نفس دو دریا ہین دو آگ ہین دو ہلاک کرنے والے جنگل ہین ہمت کر

اور اس مہلک مقام سے آگے بڑھ جا۔ تاکہ تو ملک الٰہی مین داخل ہو۔ اول مرض ہے اور ثانی دوا اللہ تعالیٰ نے مرض اور دوا دونون چیزین پیدا کی ہین۔ ہر مرض کی دوا خدا کے قبضہ مین ہے۔ اس کے سوا اور کوئی اس کا مالک نہین۔ جب تو تنہائی پر صبر کرے گا تو خدا کا انس حاصل ہوگا اور جب فقیری پر صبر کرے گا تو تونگری ملجائے گی۔ مخلوق چھوڑ اور پھر خالق کی طرف رجوع کر۔ مخلوق اور خالق جمع نہین ہوا کرتے۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کا اجتماع نہین ہوتا۔ رات اور دن سیاہی اور سفیدی اکٹھی نہین ہوتی۔ ایسے اجتماع کا تصور صحیح نہین۔ دل مین یا مخلوق ہے یا خالق۔ دنیا ہے یا آخرت۔ ہان یہ ممکن ہے کہ ظاہر مین مخلوق ہو اور باطن مین خالق۔ ہاتھ مین دنیا ہو اور دل مین آخرت۔ لیکن دونون چیزین دل مین جمع نہین ہوتین اپنے نفس کو دیکھ اور اس کے لیے ایک کو پسند کرے۔ اگر دنیا مقصود ہے تو آخرت کو دل سے نکال دے۔ اور اگر آخرت مطلوب ہے تو دنیا کو الگ کردے اور اگر مولےٰ کو چاہتا ہے تو دنیا و آخرت اور تمام ماسوے کو دل سے باہر کردے کیونکہ جب تک تیرے دل مین ماسوے کا ایک ذرہ رہے گا۔ اس کا قرب نصیب ہوگا اس کی محبت اور اس کی طرف سکون حاصل نہو سکے گا۔ اور جبتک دنیا کا ایک ذرہ دل مین ہوگا آخرت نظر نہ آئے گی۔ اور جب تک آخرت کا ایک ذرہ دل مین موجود رہے گا قرب حق نظر نہ آئیگا۔ عقل سے کام لے اور بلا قدم صدق اس کے دروازہ پر نہ جا کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے۔ تجھ پر افسوس کہ مخلوق سے پردہ کرتا ہے۔ خالق سے کیونکر پردہ کرے گا۔ تو عنقریب مخلوق کے سامنے رسوا ہوگا۔ تیری جیب اور گھر سے مصنوعی درم نکلین گے۔ اے شکستہ شیشہ کے چھوڑ دینے والے کل تیری شراب تیرے شیشہ مین ہوگی۔ تب حال کھلے گا۔ اے زہر کھانے والے تیرے جسم مین عنقریب زہر کا اثر ظاہر ہوگا۔ حرام کا مال کھانا جسم دین کے لئے زہر ہے۔ نعمتون پر شکر نہ کرنا جسم دین کے لیئے زہر ہے۔ اللہ تعالےٰ فقر اور مخلوق کے آگے سوال اور ان کے دلون سے رحم اٹھا کر تجھے عنقریب عذاب دے گا۔ اور اے علم پر عمل نہ کرنے والے عنقریب تیرا علم تجکو بھلا دیگا اور تیرے دل سے اس کی برکت جاتی رہے گی۔ اے جاہلو اگر تم خدا کو جانتے تو اسکے عذابون کو ضرور پہچان لیتے۔ اس سے اور تمام مخلوق سے ادب کے ساتھ پیش آؤ۔ اور بیہودہ گوئی کم کردو۔ بعض صالحین کا قول ہے کہ مین نے ایک نوجوان کو بھیک مانگتے دیکھا اور یہ کہا کہ تم کوئی کام کیا کرتے تو اچھا تھا مجھے اس کی یہ سزا ملی کہ چھ مہینہ تک رات کا قیام نصیب نہوا اے لڑکے فائدہ مند مشغلے بیفائدہ کامون سے روک سکتے ہین۔ نفس کو اپنے قلب سے نکال ڈال بہتری حاصل ہوگی۔ کیونکہ گھری تاریکی یہی ہے۔ اس کے نکلجانے سے صفائی حاصل ہوجائے گی۔ تو اسے بدل دے۔ وہ ضرور بدلجائے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا

جب تک وہ اپنی حالت آپ نہ بدلے۔ اے آدمی سُن۔ اے لوگو سنو۔ اے مکلفو سُن لو۔ اے بالغو
اے عاقلو کلام الٰہی اور اُس کے اخبار سنو ۔ وہ سب سے زیادہ سچا ہے۔ جو بات مکروہ ہو اُسے بدل ڈالو
تاکہ تم کو محبوب شئے حاصل ہو۔ رستہ فراخ ہے۔ اے اپاہج تمہین کیا ہو گیا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ اور مضبوط
تھامو۔ عمل کرو۔ اور غافل نہ ہو۔ جب تک رسی تمہارے ہات مین رہے اُس سے نیکیون پر بدلو۔
اپنے نفسون پر غالب آجاؤ۔ ورنہ وہ تم پر غالب آجائین گے۔ نفس دنیا مین بری باتون کا حکم
کرنے والے اور آخرت مین ملامت کرنے والے ہیں۔ جو چیز تم کو دنیا مین خدا سے غافل
کرے اُس سے اس طرح بچاگو جسطرح درندہ سے۔ اُس سے معاملہ کرو۔ جو اُس سے معاملہ کرتا ہے
نفع اٹھاتا ہے۔ جو خدا کا دوست بنجاتا ہے۔ خدا اُس سے محبت رکھتا ہے جو خدا کا ارادہ رکھتا ہے
خدا اُس کا ارادہ رکھتا ہے۔ جو خدا سے قرب چاہتا ہے خدا اُس سے قریب ہو جاتا ہے۔ میری
بات سنو اور میرا قول مانو۔ میرے سوا روئے زمین پر کوئی ایسا آدمی نہین۔ جو میری
طرح لوگون سے کلام کرے۔ مین مخلوق کو اُسی کے فائدہ کے لیے بلاتا ہون ۔ اپنے لئے نہین۔
اور مخلوق ہی کے لیے آخرت کا طالب ہون۔ میں جو کلمہ کہتا ہون اُس سے میرا مقصود ذات
حق ہے۔ مجھے دنیا اور آخرت وغیرہ کا کوئی فکر نہین ۔ وہ میرے صدق کو جانتا ہے۔ اس لئے
کہ غیب دان ہے ۔ میرے پاس آؤ۔ مین کسوٹی ہون۔ مین بھٹی اور دارالضرب کا مالک ہون
اے منافق بیہودہ کیون بکتا ہے۔ تیرا ہذیان بے فائدہ ہے ۔ انانیت کیون کرتا ہے۔ تو ہے کون
تو غیر کو دیکھتا اور اُس سے محبت کرتا ہے اور دعوے یہ ہے کہ مین خدا کو چاہتا ہون ۔ تو اپنے آپ
کو حکم الٰہی پر رضامند کہتا ہے۔ حالانکہ یہ معارضہ ہے تو اپنے نفس کو صابر کہتا ہے حالانکہ
تجکو ایک مچھر بیقرار اور کافر کر دیتا ہے۔ جب تک تیرا گوشت کثرت آلام و آفات سے اس طرح
کا مردار نہو جائے کہ اُسے آفات کی قینچیان تکلیف نہ دے سکین ہرگز کلام نکر۔ اسوقت تو برسر
خلوت ہو جائیگا۔ اور تیرا دل دنیا و آخرت سے خالی ہو کر ان دونون کی طرف سے معدوم ہوگا
احکام الٰہی بجالانے اور منہیات سے بچنے کے وقت موجود ہو جائیگا۔ خدا تجکو موجود کریگا اور اُس کا
فعل تیری حرکت و سکون کا باعث ہوگا۔ اور تو باوجود غیبت اُس کے ساتھ ہوگا۔ جبتک یہ مقام
حاصل نہو تجکو کسی طرح کا کوئی رتبہ نہین مل سکتا۔ خدا اپنے بندے کی صورت کو نہین چاہتا
بلکہ معنے کو پسند کرتا ہے۔ وہ کیا ہے توحید و اخلاص۔ حب دنیا و آخرت کو دل سے الگ کرنا
اور تمام اشیا سے قطع نظر رکھنا۔ جب یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو خدا اُسے دوست اور مقرب
اور غیرون کی نسبت عالی مرتبہ کر دیتا ہے۔ اے خدا اے یکتا ہم تیری توحید بیان کرتے ہین۔
[illegible] تیرے خالص بندے بنتے ہین اپنے فضل و رحمت کی بنا پر

ہمارے دعوے درست کردے۔ ہمارے دلون کو پاک اور کامون کو آسان کر۔ اپنی ذات سے محبت اور ماسوئے سے نفرت دے۔ ہمارے تمام افکار کو ایک فکر بنا دے یعنی فقط تیرا اور دنیا و آخرت مین تیرے قرب کا فکر رہ جائے۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

سینتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے پانچوین رجب ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ بیمارون کی عیادت کرو۔ اور جنازون کے ساتھ جاؤ کیونکہ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔ اس سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ مقصود ہے کہ تم آخرت کو یاد کرتے رہو مگر تم اس سے بھاگتے اور دنیا کو دوست رکھتے ہو۔ عنقریب تمہاری اجازت بغیر دنیا مین اور تم مین پردہ پڑ جائے گا۔ جس چیز سے تم خوش ہو وہ تم سے چھین لیجائیگی۔ اس وقت دوستی کی جگہہ دشمنی اور خوشی کے بدلے رنج ہوگا۔ اے غافل۔ اے کمینے۔ بیدار ہو۔ تو دنیا کے لیے نہیں بلکہ آخرت کے واسطے پیدا ہوا ہے۔ اے ضروریات سے غافل۔ شہوت۔ ولذت اور روپیہ پر روپیہ جمع کرنے اور ہاتھ پاؤن کو کھیل کود مین مصروف رکھنے کو تو نے اپنا بڑا مقصد سمجھ رکھا ہے اگر کوئی ناصح آخرت اور موت یاد دلاتا ہے تو تو یہ کہتا ہے کہ اس نے میرا عیش مکدر کر دیا۔ اور تو اِدھر اُدھر اپنی گردن موڑ لیتا ہے۔ بڑھاپا جو موت سے ڈرانے والا ہے تیرے پاس آگیا ہے تو خضاب لگا کر اُسے کم یا متغیر کرتا رہتا ہے۔ اجل آجائیگی تو کیا کرے گا۔ ملک الموت اپنے معاون لے کر آموجود ہون گے تو تو کیونکر روکے گا۔ جب تیرا رزق منقطع اور وعدہ پورا ہوجائے گا تو کیا حیلہ کرے گا۔ اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا عمل پر مبنی ہے اگر تو کام کرے گا تو مزدوری ملے گی۔ اور نہ کرے گا تو کچھ نہ ملے گا۔ دنیا اعمال اور آفات پر صبر کرنے کا گھر ہے۔ رنج و تعب کا گھر ہے اور آخرت مقام راحت ہے۔ مؤمن دنیا مین تکلیف اُٹھا کر آخرت مین راحت پاتا ہے۔ تو دنیا مین راحت حاصل کر رہا ہے توبہ مین دیر کرتا ہے آج سے کل پر۔ اس مہینے سے اُس مہینے پر اس سال سے اُس سال پر ٹالتا ہے اسی مین موت آجائیگی۔ تو عنقریب اس پر نادم ہوگا کہ مین نے نصیحت کیون نہ مانی اور بیدار کیون نہوا۔ اور جن باتون کی تصدیق کرائی گئی تھی اُنھین سچ کیون نجانا۔ افسوس تیری زندگی کی چھت کا شہتیر عنقریب ٹوٹنے والا ہے۔ اے غافل تیری حیات کی دیوارین گرنے کو ہین۔ تو جس گھر مین رہتا ہے وہ اُجاڑ ہوگا اور تو اور مکان مین چلا جائے گا۔ دار آخرت کو طلب کر۔ اور اپنا اسباب اُدھر لے جا۔ یہ دنیوی اسباب کیا چیز ہے فی الواقع اسباب نیک اعمال ہین۔ اپنا مال آخرت کی طرف بھیج۔ تاکہ وہان پہنچکر تجھکو ملجائے۔

اے مغرور دنیا۔ اے بیکار چیزوں کا مشغلہ رکھنے والے اے لشکر کو چھوڑ کر گھوڑوں وغیرہ کی خدمت کرنے والے تجھ پر افسوس۔ آخرت دنیا کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اس کے لیے خادم بننا پسند نہیں کرتی۔ دنیا کو دل سے نکالدے۔ پھر دیکھ آخرت کیونکر آتی اور کس طرح تیرے دل پر غالب ہوجاتی ہے جب یہ مرتبہ پورا ہوجائے گا تو قرب الٰہی تجھکو پکارے گا۔ اس وقت آخرت کو دوست رکھ اور اسکا طالب بن صحت دل اور باطنی صفائی حاصل ہوگی اے لڑکے جب تیرا دل درست ہوجائے گا۔ خدا اور فرشتے اور اہل علم گواہ ہوجائیں گے۔ خدا خود مدعی ہوکر دعوے بھی کرے گا اور تیرے لئے شہادت بھی دے گا تو اپنے نفس کے لئے شہادت دینے کا محتاج نہوگا۔ پھر جب یہ رتبہ حاصل ہوگیا تو تو ایسا پہاڑ بنجائے گا جس کو نہ ہوائیں ہلا سکیں گی نہ تیر توڑ سکیں گے۔ اور مخلوق سے ملنا جلنا کچھ اثر نہ کرے گا۔ اور کوئی خدشہ تیرے دل میں نہ آئے گا اور باطنی صفائی مکدّر نہ ہوگی۔ اے قوم سب سے الگ ہوجاؤ۔ جو شخص مخلوق میں قبولیت حاصل کرنے کے ارادہ سے عمل کرتا ہے وہ بھاگا ہوا غلام اور خدا کا دشمن ہے۔ خدا اور اسکی نعمتوں کا منکر ہے۔ محجوب ہے، مغضوب ہے، ملعون ہے مخلوق دل اور نیکی اور دین کو چھین لیتی ہے۔ تجکو اپنے ساتھ مشرک اور خدا سے غافل بنادیتی ہے مخلوق تجکو اپنے لیے چاہتی ہے۔ نہ کہ تیرے لئے۔ اور خدا تجکو تیرے لئے چاہتا ہے۔ بس تو جو تجکو تیرے لئے چاہتا ہے اسی کو چاہ اور اسی کے ساتھ مشغول ہو۔ کیونکہ خدا کے ساتھ رہنا اس سے بہتر ہے کہ تو اس سے مشغول رہے جو تجکو اپنے نفع کے لئے چاہتا ہے۔ اگر تو ضرورت کیلئے کسی چیز کا طالب ہے تو خدا سے مانگ۔ مخلوق سے نہ مانگ۔ مخلوق سے دنیا کا طالب خدا کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مبغوض ہے۔ اس کی مدد سے اسی کی جانب فریاد لے جا۔ وہ غنی ہے اور تمام مخلوق فقیر۔ مخلوق اپنے یا غیر کے لئے نہ نفع کی مالک ہے نہ ضرر کی۔ اس کی دوستی طلب کر۔ وہ تجکو چاہیگا ابتدا میں تو مرید ہوگا اور وہ مراد لیکن انتہا میں تو مراد بنجائے گا اور وہ مرید۔ بچہ لڑکپن میں اپنی ماں کو ڈھونڈا کرتا ہے مگر جب بڑا ہوجاتا ہے تو خود ماں ڈھونڈتی پھرا کرتی ہے۔ جب تیرا سچا ارادہ معلوم ہوجائیگا تو وہ تجھے چاہے گا اور جب سچی محبّت کھلجائے گی تو وہ تجکو دوست رکھے گا اور تیرے دل کو رہبری کریگا تجکو مقرب کرے گا۔ جبکہ تو نے اپنے نفس و ہوا اور شیطان کا ہاتھ دل کی آنکھوں پر رکھ چھوڑا ہے تو کیونکر نجات ملے گی۔ ان ہاتھوں کو الگ کردے۔ تاکہ حقیقت اشیاء نظر آنے لگے۔ مجاہدہ اور مخالفت کے باعث نفس کو جدا کردے۔ ہوا و طبیعت و شیطان کا ہاتھ اٹھا ڈال۔ تو خدا کو پائے گا۔ ان ہاتھوں کو اٹھادے۔ خدا میں اور تجھ میں پردے اٹھ جائیں گے۔ تو ماسوے اور اپنے نفس اور غیر کو الگ الگ دیکھ لے گا اپنے عیب دیکھکر ان سے بچے گا اور غیر کے عیب دیکھکر ان سے بھاگے گا۔ جب یہ رتبہ ملجائے گا تو خدا تجکو مقرب بنائے گا

اور وہ چیز عطا کرے گا جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانون نے سنی۔ اور نہ کسی بشر کے دلمین اُسکا خطرہ گذرا۔
تیرے قلب و سِر کی بصارت و سماعت تیز کرے گا۔ اُن کو درست رکھے گا اور کرامت کا خلعت پہنائیگا
تجکو اپنی ولایت کا والی بنائے گا تیری مدد فرمائیگا تجھے مسلط اور مالک کردے گا۔ تمام مخلوق پر تیرا
حال کھول دے گا۔ تجکو تیرے دل کا نگہبان بنائے گا۔ ملائکہ سے تیری خدمت کرائیگا تجھے اپنے نبیون
اور رسولون کی ارواح کی زیارت کرائے گا۔ تجھپر مخلوق کی کوئی چیز پوشیدہ نرہے گی۔ اے
لڑکے اس مرتبہ کا طالب رہ۔ اور اس کی آرزو کر۔ اور اسے اپنا اعلےٰ مقصد بنالے۔ طلب دنیا
کے مشغلون کو چھوڑ۔ دنیا تیرا پیٹ نہ بھر سکے گی۔ اور ماسوئے اللہ سے تو ہرگز سیر نہوگا۔ اُس سے
مشغلہ کرتا کہ وہ تیرا پیٹ بھر دے۔ جب وہ مل گیا تو گویا دارین کی راحت حاصل ہوگئی۔ اے غافل جو
تجھے چاہے اُسے چاہ۔ جو تیرا طالب ہو۔ اُس کا طالب بن۔ جو تجھسے محبت کرے اُس سے محبت کر جو تیرا
مشتاق ہو اُس سے مشغلہ رکھ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین سنا یحبھم و یحبونہ یعنے خدا اُن کو
دوست رکھتا ہے اور وہ خدا کو۔ اور کیا یہ کلام تیرے کانون تک نہین پہنچا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین تمہاری
ملاقات کا تم سے زیادہ شایق ہون۔ تجھے عبادت کے لیئے پیدا کیا ہے۔ کھیل کود چھوڑ دے۔ اپنی
صحبت کے لیئے بنایا ہے۔ غیر کے ساتھ مشغول نہو۔ اُس کی محبت کے ساتھ اور کسی کو نچاہ۔ غیر کی
چاہت لطف و کرم اور مہربانی کے ساتھ جائز ہے۔ نفس کے ساتھ جائز ہے۔ دل کے ساتھ جائز
نہین۔ باطن کے ساتھ جائز نہین۔ آدمؑ کا دل جب بہشت مین لگ گیا اور وہین مقام کرنا چاہا تو
گیہون کھانے کے بہانے وہان سے جدا کیئے گئے اور نکالے گئے۔ اُن کا دل حوّا پر مائل ہوا
اس لئے تفریق کی گئی۔ آدمؑ سراندیپ مین رہے اور حوّا تین سو برس کے فاصلہ پر جدّہ مین۔
یعقوبؑ نے اپنے بیٹے یوسفؑ کو چاہا۔ انجام کار دونوں کو جدا کیا گیا۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام حضرت
عائشہؓ کو چاہنے لگے۔ اس لیے اُن پر بہتان لگا۔ اور حضور ایک عرصہ تک اُنھین نہ دیکھ سکے
بس تو اے مخاطب اللہ سے لَو لگا۔ غیر مین مشغول نہو۔ اُس کے سوا کسی سے محبّت نکر۔ مخلوق
کو دل سے نکالدے۔ قلب کا ایک گوشہ اس کے لئے خالی کر۔ اے جھوٹے۔ اے سستی بھرے
اے نمانے والے۔ اگر تو میری بات قبول کرتا اور میرے کہے پر چلتا ہے تو اپنے لیئے عمل کر۔ اگر
نکرے گا تو تجھ پر غصّہ اور حرمان لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر امت کے لیئے وہی ہے جو اُس
نے کمایا اور اُس کی برائیون کا وبال اسی پر پڑے گا۔ اگر تم نیکی کروگے تو اپنے نفس کے لیئے۔ اور اگر
بُرائی کروگے تو وبال اسی پر ہے۔ نفس اپنے اعمال کا ثواب جنت مین اور گناہون کا عذاب دوزخ مین
حاصل کرے گا۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اپنا کھانا پرہیز گارون کو
کھلاؤ۔ اور اپنے کپڑے مومنون کو دو۔ جب تو نے پرہیز گار آدمی کو کھانا دیا اور دنیوی

کامون مین اُس کی مدد کی تو گویا اُس کے عمل مین شریک ہوگیا اور اُسکے ثواب کچھ کم نہوا کیونکہ تو نے اُس کے ارادہ مین مدد کی۔ اس کا بوجہ ہلکا کیا اور اُسے خدا کی طرف چلایا۔ اور جب تو نے کسی منافق ریاکار گنہگار کو کھانا کھلایا اور امور دنیوی مین اُس کی معاونت کی تو گویا اُس کے کام مین شریک رہا۔ اور اُس کے عذاب سے کچھ کم نہوا۔ کیونکہ تو نے خدا کے گناہ پر اُسکی اعانت کی اس لئے اُس کا شر تیری طرف رجوع کر آیا۔ اے جاہل علم حاصل کر۔ علم نہو تو عبادت والقان مین خیر نہین ہوتی۔ علم پڑھ اور عمل کر۔ تاکہ تجکو دنیا و آخرت مین نجات حاصل ہو۔ اگر تحصیل علم و عمل پر تو صبر نہ کرسکے گا تو نجات کیونکر ہوگی۔ تو اپنی ذات کو سراپا علم کے حوالے کردے گا تو علم اپنا تھوڑا سا حصہ تجھے دے گا۔ بعض علمار سے پوچھا گیا کہ تمہیں علم کا یہ رتبہ کیونکر حاصل ہوا۔ جواب دیا کہ کوّے کی سویر۔ اونٹ کے صبر۔ خنزیر کی حرص اور کتے کی خوشامد سے۔ مین بہت سویرے علمار کے دروازہ پر جاتا تھا جس طرح کوّا علی الصباح اپنے گھونسلے سے اُڑجاتا ہے۔ اور اُن کی ڈالی ہوئی مشقت پر اس طرح صبر کرتا تھا جس طرح اونٹ بوجھ پر۔ اور طلب علم کا ایسا حریص تھا جیسا خنزیر کھانے کی چیز کا۔ اور اُن کی اس طرح خوشامد کرتا تھا جس طرح کتا لقمہ کے لیے اپنے مالک کے دروازہ کی۔ اے طالبعلم اس عالم کا مقولہ سن اور اگر علم و نجات کا ارادہ ہے تو اسپر عمل کر۔ علم حیات ہے۔ اور جہل موت۔ عالم باعمل کے لئے جو مخلص اور الٰہی تعلیم پر صبر کرنے والا ہو موت نہین ہے۔ کیونکہ وہ مرتے ہی خدا سے جا ملتا ہے۔ اُسکی زندگی دائمی ہے۔ الٰہی ہمین علم اور اُس مین اخلاص نصیب کر۔

اڑتیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کی صبح کو فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر اپنے شیاطین کو اس طرح دبلا کیا کرو جس طرح کوئی شخص بار بار سوار ہونے اور بکثرت بوجھ لادنے سے اپنے اونٹ کو دبلا کیا کرتا ہے۔ اے قوم لا آلہ الا اللہ خالص دل سے کہکر اپنے شیاطین کو دبلا کرو۔ نہ کہ فقط اس لفظ سے کلمۂ توحید شیاطین انس وجن کو جلا ڈالتا ہے۔ کیونکہ یہ شیاطین کے لئے نار اور موحدین کے لئے نور ہے۔ جبکہ تیرے دل مین چند در چند معبود ہین تو زبان سے لا الٰہ الا اللہ کیونکر کہتا ہے۔ خدا کے سوا تو جس پر اعتماد رکھے اور بھروسا کرے وہ تیرا بت ہے۔ دل مین شرک ہو تو زبانی توحید تجکو نفع نہ دے گی۔ قلب ناپاک ہو تو جسم کی طہارت بیکار ہے۔ موحد کا شیطان دبلا ہوتا ہے اور مشرک کو خود اُس کا شیطان دبلا کر دیتا ہے۔ اخلاص تمام اقوال وافعال کا

لب لباب ہے کیونکہ یہ اگر اخلاص سے خالی ہین تو بمنزلہ چھلکے کی مانند ہین - چھلکا محض جلانے کے کام کا ہوتا ہے میری بات سن اور اس پر عمل کر - اخلاص تیری طمع کی آگ کو بجھا دے گا نفس کے تکبر کو توڑ دے گا - ایسی جگہہ نہ جا کہ جہان تیری طبیعت کی آگ بھڑک جائے - اور دین و ایمان کا گھر تباہ ہو طبیعت اور ہوا و شیطان بھڑک کر تیرے دین و ایمان اور ایقان کو غارت کر دیتے ہین - ان منافقون بناوٹی و بیہودہ طمع کارون کی بات نہ سُن - کیونکہ جھوٹی مصنوعی اور طمع کی ہوئی بات کیطرف طبیعت زیادہ لگا کرتی ہے اُسکی مثال فطیری اور بے نمک کے آٹے کی سی ہے کہ کھانے والے کے پیٹ کو تکلیف دیتی ہے اور اُسکی بنیاد گرا دیتی ہے - علم کتابون سے نہین بلکہ لوگون کے منہ سے لیا جاتا ہے - ان لوگون کے منہ سے جو مردان حق ہین متقی تارک الدنیا وارث الانبیاء عارف وعامل - اور مخلص ہیں - تقوے کے سوا ہر چیز ہوس اور باطل ہے - ولایت دنیا اور آخرت مین پرہیز گارون کے لیے ہے - اساس اور بنا ر دونون جہان مین انھین کا حصہ ہے - اللہ تعالی اپنے بندون مین سے پرہیز گارون نیک کارون اور صابرون ہی کو چاہتا ہے - اگر تیرا خیال درست ہو تو اُن کو پہچانے اُن سے محبت رکھے اور اُنکی صحبت مین رہے خیال اُسی وقت درست ہوتا ہے جبکہ دل معرفت آلہی سے روشن ہو - جب تک معرفت درست نہو اور صحت و خیر ظاہر نہو جائے اپنے خیال سے تسکین حاصل کر - محارم سے آنکھین نیچی کر - شہوات سے نفس کو روک - اکل حلال کی عادت ڈال - اللہ کے لیے مراقبہ کرنے سے باطن کی حفاظت کر - اتباع سنت سے اپنے ظاہر کو سنوار - اس وقت تیرا خیال درست ہو جائیگا اور معرفت آلہی صیح طور پر واقع ہو گی - مین عقلون اور دلون کی پرورش کرتا ہون - نفسون طبیعتون اور عادتون کی نہین کرتا - اور اس مین کوئی شیخی نہین - اے لڑکے علم سیکھ اور خالص بن تاکہ تو نفاق کی جال اور اُس کی قید سے رہائی پا سے خدا کے لئے علم حاصل کر نہ کہ مخلوق اور دنیا کے لیے - امر و نہی کے وقت خدا کا خوف اور ڈر تیری طالبعلمی کی علامت ہے مراقبہ کر - خدا کے سامنے ذلیل اور مخلوق کے آگے متواضع رہ - مگر اُن کے پاس حاجت نہ لیجا اور اُن کے مال کی طمع نکر - خدا ہی کے رستہ مین دوستی کر اور اسی کی راہ مین دشمنی رکھ - کیونکہ غیر کی راہ مین دوستی فی الواقع عداوت ہے - غیر کی راہ مین تا بمشت قدم پھنا نہ ڈال - اور غیر کی راہ مین دنیا محرومی ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایمان کے دو حصے ہین - ایک حصہ صبر ہے - اور ایک حصہ شکر - اگر مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر نہین کرتا تو سچا مؤمن نہین ہے - اسلام فرمانبرداری کا نام ہے - الٰہی توکل اور اپنی طاعت - اپنے ذکر - اپنی موافقت - اپنی توحید سے ہمارے دلون کو زندہ کر دے - اور اگر وہ مردان خدا نہون جن کے دلون مین ایسی زندگی موجود ہے اور جو روے زمین پر یکتا گنے جاتے ہیں تو تم ہلاک ہو جاؤ - اُن کی دعا ر کے باعث اللہ تعالے اہل زمین سے عقاب کو رد کر دیتا ہے - نبوت کی ظاہری صورت اُٹھ گئی ہے مگر

معناً قیامت تک کے لیے باقی ہے۔ ورنہ زمین پر چالیس ابدال کیون رہتے۔ اُن میں سے بعض میں نبوت کے معنی پائے جاتے ہین۔ جن کا دل ایسا ہے جیسا کسی نبی کا۔ اور بعض خدا اور رسولوں کے خلیفہ ہیں۔ اُس نے اُستادون کی نیابت مین لڑکون کو قائم کر دیا ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عالم پیغمبرون کے وارث ہیں۔ وہ حفاظت وعمل اور قول وفعل کے اعتبار سے وارث بنائے گئے ہین۔ کیونکہ قول بلا فعل کسی کام کا نہین۔ اور بلا گواہ کورا دعوے بالکل بیکار ہے۔

اے لڑکے کتاب وسنت کی ملازمت اُن پر عمل اور عمل مین اخلاص تیرے گواہ ہین مین تمہارے عالمون کو جاہل اور زاہدون کو طالب دنیا۔ اور اُسکی طرف راغب۔ مخلوق پر متوکل اور خدا سے غافل پاتا ہون۔ غیر اللہ پر بھروسا رکھنا باعث لعنت ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس کا بھروسا اپنی جیسی مخلوق پر ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے۔ نیز آپ کا قول ہے جو مخلوق کے سبب معزز ہوا وہ فی الواقع ذلیل ہوگیا۔ تو جب مخلوق سے الگ ہو جائے گا تب خالق کے ساتھ ہوگا۔ وہ تیرا نفع نقصان تجھے معلوم کرا دے گا۔ تو اُس چیز مین جو تیرے لیے ہے اور اُس مین جو غیر کے لیے ہے تمیز حاصل کرے گا۔ خدا کے دروازہ پر ثبات ودوام اور دل سے قطع اسباب کو لازم کرے۔ دنیا و آخرت کی بھلائی دیکھ لے گا۔ جب تک مخلوق اور ریا اور ماسوے اللہ ذرہ برابر دل مین رہے گا یہ رتبہ حاصل نہو سکے گا اگر تجھ مین صبر نہین تو دین اور اصل ایمان ندارد ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین صبر کو ایمان سے وہ تعلق ہے جو سر کو بدن سے۔ صبر کے یہ معنی ہین کہ تو کسی سے گلہ نکرے اور کسی سبب سے تعلق نہ رکھے۔ بلاؤن کو مکروہ نجانے۔ اُن کا زوال نچاہے۔ بندہ جب فقر و فاقہ کیحالت مین خدا کے لئے متواضع رہے اور اُس کے ساتھ اپنی مراد ملنے سے صبر کرے کسی مباح پیشہ سے ناک نہ چڑھائے۔ عبادت اور کسب حلال مین دن کو رات کر دے۔ خدا اس پر نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اُسے اور اُس کے کنبے کو اس طرح غنی کر دیتا ہے کہ اُسکے حساب مین بھی نہین آتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے خدا اُس کے لیے کشائش کر دیتا ہے۔ اور ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہین ہوتا۔ تو پچھنے لگانے والے کی مانند ہے کہ غیر کی بیماری کو دور کرتا ہے اور اپنے خالص مرض کو دفع نہیں کر سکتا مین دیکھتا ہون کہ تیرا ظاہری علم اور باطنی جہل بڑھتا جاتا ہے۔ توریت مین درج ہے کہ جس کا علم بڑھے اُس کا درد بھی بڑھنا چاہئے۔ درد کیا چیز ہے یہی خدا کا خوف اُس کے اور اُس کے بندون کے سامنے ذلیل رہنا۔ اگر تو عالم نہین ہے تو علم حاصل کر اور اگر تجھ مین نہ علم ہے نہ عمل۔ نہ اخلاص۔ نہ ادب نہ مشائخ سے حسن ظن۔ تو تجھ سے کچھ توقع نہ رکھنی چاہیئے۔ تو نے دنیا اور اُس کی طمع کو اپنا اعلے مقصد سمجھ لیا ہے۔ تجھ مین اور اُس مین عنقریب پردہ پڑ جائے گا۔ تجھے اُن لوگون سے کیا نسبت کہ جنھین صرف ایک ہی غم ہے۔ وہ باطن مین

خدا کا مراقبہ اس طرح کرتے ہیں جس طرح ظاہر مین وہ اعضار کی طرح دل کو سنوارتے ہیں۔ جب یہ رتبہ ملجاتا ہے تو خواہشون کے قصد سے کفایت ہو جاتی ہے۔ اُن کے دلون مین صرف ایک خواہش رہجاتی ہے یعنی طلب الٰہی۔ اُسکا قرب۔ اُس کی محبت۔ اور کچھ نہین رہتا۔ **حکایت**۔ بنی اسرائیل ایک مرتبہ کسی سختی مین مبتلا ہو کر اپنے پیغمبر کے پاس گئے۔ اور یہ کہا کہ جس بات سے خدا خوش ہو وہ ہمین بتاؤ۔ تاکہ ہم اُسے بجا لائین۔ اور یہ سختی دور ہو جائے پیغمبرؑ نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا۔ وحی آئی کہ انسے کہدو اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو مسکینون کو رضامند رکھو۔ تم انھین خوش رکھوگے تو مین رضامند ہو جاؤن گا۔ اور اگر اُن کو ناراض رکھوگے تو مین ناخوش رہون گا۔ اے عقلمند و سن لو۔ تم ہمیشہ مسکینون کو ناراض رکھتے ہو۔ اور خدا کی رضامندی چاہتے ہو۔ اُس کی خوشنودی حاصل نہ ہوگی۔ بلکہ تم اُلٹے غضب الٰہی کے گڑھے مین جا پڑوگے۔ میری سخت کلامی پر ثابت رہو نجات ہو۔ ثبات بمنزلہ نبات ہے۔ مین مشائخ کے کلام اور سخت گوئی سے کبھی نہین بھاگا بلکہ گونگا اندھا بنا رہا۔ اُن کی طرف سے مجھ پر آفتین پڑتی رہین اور مین خاموش رہا۔ تو اُنکے کلام پر صبر نہین کرتا اور نجات کا ارادہ رکھتا ہے یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اور اس مین کچھ شیخی نہین۔ نفع یا نقصان کے متعلق جب تک تو تقدیر کی موافقت نکرے گا نجات نہ ملے گی۔ اپنے نصیب کے متعلق ازالۂ تہمت کے ساتھ مشائخ کی صحبت اختیار کر اور ہر حال مین ان کا اتباع اور موافقت کرتا رہ۔ دارین کی فلاح حاصل ہوگی۔ میری بات کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ بلا عمل سمجھ لینا کسی کام کا نہین۔ اور بلا اخلاص عمل کرنا محض طمع ہے۔ طمع کے سارے حرف خالی ہیں۔ عوام تیرا کھوٹ نہین پہچان سکتے۔ البتہ صرّاف اُسے پہچان لے گا اور پھر عوام معلوم کرکے تجھ سے پرہیز کرنے لگین گے۔ اگر تو خدا کے ساتھ صبر کرے تو اُس کے لطف و کرم کے عجائبات نظر آنے لگین۔ یوسفؑ نے جب اپنی گرفتاری۔ عبودیت۔ قید اور ذلت پر صبر کیا اور فعل الٰہی کی موافقت کی تو اُن کی شرافت قائم رہی۔ بادشاہ بن گئے۔ اور ذلت سے عزت کی طرف منتقل کیئے گئے۔ موت سے حیات کی جانب واپس آئے۔ علی ہذا القیاس تو اگر شریعت کا تابع اور خدا کے ساتھ صابر رہے گا اُس سے امید و بیم رکھے گا۔ نفس و ہوا و شیطان کی مخالفت کرے گا تو موجودہ حالت سے منتقل کیا جائے گا۔ مکروہات سے ایسی حالت کی طرف چلا جائے گا جو فی الواقع پسندیدہ ہوگی۔ کوشش کر کیونکہ وہ خود تیرے پاس نہ آئے گا۔ حالانکہ اُس کا آنا ضروری ہے۔ کوشش کر تاکہ خیر دارین حاصل ہو۔ جس نے طلب مین کوشش کی اپنے مطلوب کو پالیا۔ اکل حلال کی کوشش کر۔ کیونکہ یہ تیرے دل کو روشن کردے گا۔ اور اُسے اندھیرے سے نکالے گا۔ جو عقل خدا کی نعمتون کی شناخت کرائے۔ مقام شکر مین قائم

رکھے۔ نعمتون اور اُن کی مقدار کے اقرابہ پر اعانت کرے وہ سب سے زیادہ نافع ہے اے لڑکے جو شخص یقین کی آنکھ سے یہ بات معلوم کرلیتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام اشیار کو تقسیم فرما کر اس سے فارغ ہوچکا ہے۔ وہ خدا سے شرما کر کسی چیز کا طالب نہین بنتا۔ وہ ذکر الٰہی کے باعث مطالبہ سے فارغ ہے۔ نہ اپنے حصّہ کو جلدی لینا چاہتا ہے اور نہ غیر کے حصہ کا خواہان ہے۔ گمنامی۔ سکوت۔ حسن ادب اور ترک اعتراض اُس کا طریقہ ہوجاتا ہے۔ وہ قلیل وکثیر کی بابت مخلوق سے شکوہ نہین کرتا۔ میرے نزدیک دل کے ساتھ مخلوق سے مانگنا زبانی سوال کی برابر ہے۔ حقیقت کے لحاظ سے دونون مین کچھ فرق نہین۔ تجھ پر افسوس کہ غیر اللہ سے مانگنے مین ذرا نہین شرماتا حالانکہ غیر کی نسبت وہ تجھ سے بہت قریب ہے۔ تو مخلوق سے وہ شئے مانگتا ہے جسکی تجھے ضرورت نہین۔ تیرے پاس چھپا ہوا خزانہ موجود ہے۔ اور پھر تو ایک دانہ یا ایک ذرہ کے لئے فقیرون سے مزاحمت کرتا ہے۔ تو مر کر رسوا ہوگا۔ ڈھکے چھپے عیب کھلجائیں گے۔ اور تجھکو چار طرف سے لعنت گھیرے گی اگر تو عاقل ہوتا تو کم از کم ایک ذرّہ ایمان ضرور حاصل کرتا۔ اور اسسے لے کر خدا سے ملتا نیکون کی صحبت مین رہتا اُن کے اقوال وافعال سے ادب سیکھتا۔ یہانتک کہ جب تیرا ایمان بڑھجاتا اور ایقان پورا ہوجاتا تو خدا تجھے اپنے لئے خالص کرلیتا۔ باعتبار قلب خود تیرے ادب اور امر ونہی کا والی بنجاتا۔ اے صنم ریار کے پوجنے والے تو دنیا وآخرت مین قرب الٰہی کی خوشبو بھی نہ پائے گا اے مخلوق کے ساتھ شرک کرنے اور اُن کی طرف دل سے متوجہ ہونے والے اُن سے اعراض کر کیونکہ مخلوق سے نفع وضرر اور عطار ومنع کچھ نہین حاصل ہوسکتا۔ جب تیرے دل کو شرک لپٹا ہوا ہے تو خدا کی توحید کا دعوے نکر۔ اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔

انتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے باہویں رجب ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو رباط مین فرمایا

اگر تو دنیا وآخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے سراپا کو خدا کے لئے وقف کردے۔ امیر بنجائے گا۔ اپنا اور مخلوقات کا حاکم ہوجائے گا۔ مین تجکو نصیحت کرتا ہون اسے قبول کر۔ سچی بات بتاتا ہون اسے سچ جان۔ اگر تو جھوٹ بولے اور تکذیب کرے گا تو تکذیب کیا جائے گا اور لوگ تجھسے جھوٹ بولینگے۔ اور اگر سچ بولے اور تصدیق کرے گا تو تصدیق کیا جائے گا اور لوگ تجھسے سچ بولین گے۔ تو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ مجھسے اپنے دینی مرض کی دوا لے اور اُس کا استعمال کر۔ تندرستی حاصل ہوگی۔ متقدمین اُن اولیار اللہ اور صالحین کی تلاش میں جو دلون اور دین کے طبیب ہین مشرق و مغرب کے چکر لگایا کرتے تھے۔ اور جب کوئی ملجاتا تھا تو اُس سے اپنے دین کی دوا حاصل

کیا کرتے تھے مگر فقہار علمار اور اولیار اللہ کو جواب سکھانے اور تعلیم دینے والے مین برا جانتے ہو اسی لئے تجکو دوا نہین ملتی۔ میرے علم اور طب سے تجکو کیا فائدہ ہوگا۔ مین ہر روز تیرے لئے ایک بنیاد قائم کرتا ہون اور تو اُسے گرا دیتا ہے۔ دوا بتاتا ہون مگر تو اُسے استعمال نہین کرتا۔ مین کہتا ہون کہ تو یہ لقمہ نہ کھا۔ اُس مین زہر ہے اور یہ نوالہ کھا۔ اسمین تریاق ہے۔ لیکن تو میری مخالفت کرتا ہے اور اُسی زہر آلودہ لقمہ کو کھائے جاتا ہے۔ اس کا اثر تیرے دین وایمان کی بنیاد مین عنقریب ظاہر ہوگا۔ مین تجکو نصیحت کرتا ہون تیری تلوار سے نہین ڈرتا۔ اور تیرا مال نہین چاہتا۔ جو شخص خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ کسی جن وانسان۔ یا حشرات الارض۔ اور درندہ وغیرہ سے نہین ڈرتا۔ اور اُسے تمام مخلوقات مین سے کسی شئے کا خوف نہین ہوتا۔ اُن مشائخ کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین عیب نہ لگاؤ۔ تم خدا ورسول اور اُن نیک بندون سے جو اُس کے ساتھ ٹھیرے ہوئے اور اُس کے افعال سے رضامند ہین ناواقف ہو۔ رضار بالقضا رامید کی کمی اور دنیا سے بے رغبتی مین پوری سلامتی ہے۔ تم اپنی ذات مین ناتوانی دیکھو تو ذکر موت اور امیدون کی کمی کو لازم کرلو۔ پیغمبر علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے روایت کرتے ہین کہ قرب حاصل کرنے والے ادائے فرائض سے بڑھکر اور کسی شئے کے وسیلہ سے میرا قرب حاصل نہین کرتے میرا بندہ نوافل کے ساتھ میرا قربُ حاصل کرتا رہتا یہان تک کہ مین اُس سے محبت کرنے لگتا ہون۔ اور محبت کے باعث مین اُس کی سماعت وبصارت اور ہاتھ اور مددگار بنجاتا ہون۔ وہ میرے ہی وسیلہ سے سُنتا۔ دیکھتا اور پکڑتا ہے۔ تمام افعال کو خدا کی مدد سے اور اُسی کی طرف سے دیکھتا ہے۔ اپنی قدرت وقوت اور اپنی ذات یا غیر پر نگاہ ڈالنے سے الگ رہتا ہے اس کی حرکت طاقت اور قدرت کے ساتھ ہوتی ہے نہ کہ اپنی ذات یا مخلوق کے ساتھ۔ وہ اپنے نفس اور دنیا وآخرت سے الگ ہوجاتا ہے۔ وہ سراپا طاعت ہو کر اُس کا مقرب ہوجاتا ہے۔ اُسکی طاعت اس کے لئے محبت الٰہی کا سبب ہوتی ہے خدا طاعت سے محبوب ومقرب بنالیتا ہے اور گناہ سے مبغوض اور دور کردیتا ہے۔ طاعت سے اُنس اور گناہ سے وحشت حاصل ہوتی ہے کیونکہ بدکار آدمی وحشی ہوجاتا ہے۔ شریعت کے اتباع سے خیر اور مخالفت سے برائی نصیب ہوتی ہے جمیع احوال میں شریعت جس کی رفیق نہ ہو وہ ہالکین کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ عمل کر۔ کوشش کرتا رہ اور عمل پر بھروسا نکر۔ کیونکہ تارک عمل طامع اور عمل پر بھروسا رکھنے والا متکبر اور مغرور ہے۔ ایک قوم دنیا وآخرت کے مابین قائم ہے اور ایک قوم جنت ودوزخ کے مابین۔ اور ایک قوم مخلوق اور خالق کے مابین۔ اگر تو زاہد ہے تو دنیا وآخرت کے مابین قائم ہے۔ اور اگر خائف ہے تو جنت ودوزخ کے مابین قائم ہے۔ اور اگر عارف ہے تو مخلوق وخالق کے مابین

قائم ہے کبھی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی خالق کی طرف۔ تو قوم کو پیغام پہنچاتا اور انہیں احوال آخرت اور اس کا تمام حساب معلوم کراتا ہے۔ بلکہ اس چیز کی خبر دیتا ہے جو تو نے خود مشاہدہ کیا اور دیکھا ہے۔ خبر مشاہدہ کی مانند نہین ہوا کرتی۔ اہل اللہ خدا کی ملاقات کے منتظر ہیں۔ ہر وقت اس کی آرزو کرتے ہین۔ موت سے نہیں ڈرتے کیونکہ یہ تو محبوب کی ملاقات کا باعث ہے۔ اپنے جُدا ہونے سے پہلے دنیا کو جدا اور رخصت سے پہلے اسے رخصت اور چھوڑ جانے سے پہلے تو خود اسے چھوڑ دے۔ قبر مین جانے کے بعد اہل وعیال اور مخلوق تجھے نفع نہ پہنچائے گی۔ خواہش نفسانی کے ساتھ مباح چیزون کے لینے سے پرہیز کر۔ اے قوم ہر حال مین پرہیز کر۔ پرہیزگاری دین کا لباس ہے۔ مجھ سے اپنے دین کا لباس مانگو۔ میرا اتباع کرو۔ مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رستہ پر ہون۔ مین کھانے پینے نکاح کرنے اور تمام حالات واشارات مین پیغمبر ہی کا تابع ہون۔ جب تک اللہ تعالے اپنا ارادہ پورا کرے میں اُسی طرح رہون گا۔ خدا کا شکر ہے مین کچھ فکر نہین رکھتا۔ مجھے تیری تعریف ومذمت کا ذرا فکر نہین۔ تیرے دینے نہ دینے خیر وشر اور اقبال وادبار کا کچھ فکر نہین۔ تو جاہل ہے۔ جاہل کا کچھ اعتبار نہین۔ تو جاہل رہ کر خدا کی عبادت کرے گا تو ایسی عبادت رد کیجائے گی۔ کیونکہ یہ عبادت جہل سے ملی ہوئی ہے۔ اور جہل سراپا فساد ہے۔ رسول خدا نے فرمایا ہے جو شخص باوصف جہالت خدا کی عبادت کرتا ہے اس کا فساد اصلاح کی نسبت بہت زیادہ ہوگا۔ تو جب تک قرآن وحدیث کا اتباع نکرے گا نجات نہ ملے گی۔ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ جس کا کوئی پیر نہین ہوتا اُس کا پیر شیطان ہے۔ ان مشائخ کا اتباع کر جو قرآن وحدیث کے عالم اور ان پر عمل کرنیوالے ہون ان سے نیک گمان رہ۔ اور علم حاصل کر۔ ادب سے پیش آ۔ اور اچھی طرح نجات پا جائے گا۔ اگر تو قرآن وحدیث اور مشائخ عارفین کا اتباع نہ کریگا تو کبھی فلاح نہ پائیگا تو نے یہ نہین سنا کہ جس نے اپنی رائے پر گھمنڈ کیا وہ گمراہ رہا۔ جو تجھ سے زیادہ عالم ہو اس کی صحبت مین رہ کر نفس کی اصلاح کر۔ پھر اُسکی درستی مین مشغول ہو۔ پھر غیر کیطرف چل۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے اول اپنے نفس کی اصلاح کر۔ پھر اپنے عیال کی۔ نیز آپ کا قول ہے کہ رشتہ دار محتاج ہون تو غیر کو صدقہ دینے مین ثواب نہین ملتا

چالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے چودھوین رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کو رباط مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالے کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے دین

کی سمجھ عنایت کرتا اور اُس کے ذاتی عیوب اُسے دکھا دیتا ہے۔ دین کی سمجھ معرفت نفس کا سبب ہے
جس نے خدا کو پہچانا اُس نے کل اشیار کو جان لیا۔ اسی سے خدا کی بندگی اور عبودیت غیر سے آزادی
حاصل ہوتی ہے۔ تو جب تک غیر پر خدا کو اختیار نہ کرے گا فلاح و نجات نملیگی۔ دین کی خواہشونپر
آخرت کو دنیا پر اور خالق کو مخلوق پر اختیار کرے۔ خواہشون کو دین پر۔ دنیا کو آخرت پر اور
مخلوق کو خالق پر مقدم رکھنے میں تیری ہلاکت متصور ہے۔ اس پر عمل کرنا تیرے لیے کافی ہے
تو خدا سے محجوب ہے اسی لئے تیرے لیے قبولیت نہین۔ قبولیت مقبول ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ توکل
کرنا قبول کرے گا تو وہ سوال کے وقت دعا قبول فرمائیگا۔ کھیتی کا وجود بونے کے بعد ہوتا ہے
کھیتی کرتا کہ اناج ہاتھ لگے۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اُس کھیتی
کو بو جس کی زمین تیرا دل اور تخم ایمان ہے۔ اُس کی نگہبانی اور پانی وغیرہ دینا اعمال صالحہ سے
متعلق ہے۔ جس دل مین نرمی رقت اور رحمت ہے تو ضرور کھیتی اُگے گی۔ اور اگر دل سخت پتھر ہے
تو شور زمین ہے۔ ایسی زمین مین کچھ نہین اُگ سکتا۔ تو اگر پہاڑ کی چوٹی پر کچھ بوئے گا تو بر گر جائیگے
گا۔ بلکہ وہ کھیتی قریب ہلاکت ہوگی۔ ایسی کھیتی بونی اُن لوگون سے سیکھ جو بونا جانتے ہین۔
تنہا اپنی رائے سے کام نہ لے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ہر پیشہ مین اُس کے لائق لوگون سے
مدد لو۔ تو آخرت کی نہین بلکہ دنیا کی کھیتی مین مشغول ہے کیا تو نہین جانتا کہ طالب دنیا فلاح نہین
پاتا۔ آخرت کے ساتھ خدا کو نہین دیکھ سکتا۔ اگر آخرت کا ارادہ ہے تو ترک دنیا کو لازم کر لے۔ اور
اگر خدا کو چاہتا ہے تو حظ نفسانی اور مخلوق کو چھوڑ دے۔ واصل ہو جائے گا۔ جب یہ رتبہ
ملجائے گا تو اس کی تبعیت مین دنیا و آخرت اور حظ مخلوق طوعاً و کرہاً سب تیرے پاس چلی
آئے گی۔ کیونکہ تیرے پاس ایسی اصل موجود ہے کہ تمام فروع اُس کے تابع ہین عاقل
بن تیرے پاس نہ ایمان ہے نہ عقل و تمیز۔ تو مخلوق کے ساتھ قائم اور ان کے سبب مشرک
ہے۔ اگر تو یہ نکرے گا ہلاک ہو جائے گا۔ اہل اللہ کے رستہ سے دور ہو۔ اُن کے دروازے
سے چلا جا۔ بغیر قلب کے اپنے جسمانی شالون سے ان کی مزاحمت نکر۔ اپنے نفاق۔ اور
دعوون اور ہوس سے اُن کا مقابلہ نکر۔ بلکہ تو دلون اور اسرار کے وسیلہ سے توکل۔ آفتون
پر صبر۔ اور قسمت پر رضامند رہنے سے اُن کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اے لڑکے خدا
کے آگے کھڑا رہ تجھ پر آفتین نازل ہوا کرین اور تو ان کی محبت کے قدم پر قائم رہے
ذرا متغیر نہ ہو۔ ہوائیں اور مینہ تجھے نہ ہلائیں نیزے تجھے نہ چھیدین تو ظاہر مین ثابت
اور باطن مین ایسے مقام پر قائم رہ جس مین نہ مخلوق ہے نہ دنیا۔ نہ حقوق ہین
نہ حصے۔ نہ علت ہے نہ کیفیت۔ اور نہ ماسوے اللہ۔ مخلوق کی ملاقات اور اہل

وعیال کا بوجھ مکدر نکرے۔ اور تو کثرت وقلت۔ تعریف و مذمت۔ اقبال وادبار سے متغیر نہو۔ انس وجن۔ فرشتون اور مخلوق کی عقل سے پرے ہو کر اُس کے ساتھ رہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ اگر تو تصدیق کرتا ہے تو فبہا ورنہ ہمین رنج وتعب مین ڈال۔ جس بات کی مین شرح کرچکا ہون صبر اور صدق اور اخلاص اُس کی بنیاد ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مین نفاق سے کام لون اور تجھ سے نرم کلام کرون جس سے تیرا دل خوش ہو۔ اور تو گمان کرے کہ مین بھی کچھ ہون۔ نہین ہرگز نہین۔ اس مین کسی طرح کی خوبی نہین۔ مین آگ ہون۔ اور آگ پر سمندر ہی ٹھیرتا ہے جو آگ ہی مین انڈے بچے دیتا اور آگ ہی مین اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو آفتون مجاہدون۔ محنتون اور قضاؤ قدر کے گرزون کی آگ مین سمندر بنکر رہے۔ تاکہ میری مصاحبت اور سخت کلامی اور اُس پر ظاہر و باطن کھلے اور چھپے اول خلوت مین دوم جلوت مین۔ سوم وجود مین عمل کرنے پر صبر کر سکے۔ یہ پورا ہو گیا تو خدا کی مشیت وتقدیر سے دنیا وآخرت کی فلاح حاصل ہو گی۔ مین مخلوق مین سے کسی کے ساتھ محاباۃ کرتا ہون تو وہ اللہ ہی کے لئے اور اُسی کے حقوق مین سے ہے۔ بلا امر الٰہی مین کسی چیز کی طرف توجہ نہین کرتا۔ بلکہ مخلوق سے خدا کا حق لینے مین اُس سے قوت حاصل کرتا ہون سُستی نہین کرتا۔ اپنے نفس کے سات موافقت کرتا ہون اور اسے مخلوق کے بارہ مین اپنا موافق پاتا ہون۔ بعض اولیا ءاللہ کا قول ہے مخلوق کے معاملات مین خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملات مین مخلوق کا ساتھ ندے جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو پھرا وہ پھر گیا۔ مین تیری کیا پروا کرون تو خدا کا گنہگار۔ اور اُس کے اوامر ونواہی کی توہین کرنے والا ہے۔ قضا و قدر کی بابت اُس سے لڑتا ہے۔ دن رات اُس سے دشمنی کرتا ہے تو اُس کا مغضوب اور ملعون ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے مین اپنی اطاعت سے خوش ہوتا ہون۔ اور جب خوش ہوتا ہون تو برکت دیتا ہون۔ میری برکت کی کچھ انتہا نہین۔ اور اپنی نافرمانی سے غصہ کرتا ہوں اور جب غصہ کرتا ہون تو لعنت بھیجتا ہون۔ میری لعنت ساتوین پشت تک پہنچتی ہے۔ یہ انجیر کے بدلے دین بیچنے کا زمانہ ہے۔ طول امل اور قوت حرص کا زمانہ ہے۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو اُن مین نہو جائے جنکی نسبت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم اُن کے عمل کیطرف آئے اور اُسے غبار کی طرح اڑا دیا۔ جس عمل سے غیر اللہ مقصود ہو وہ اُڑے ہوئے غبار کی مانند ہے۔ افسوس تیرا حال عوام سے مخفی ہے۔ مگر خواص سے پوشیدہ نہین۔ تیرا کھوٹ گنوار سے پوشیدہ ہے۔ صراف سے نہیں۔ جاہل سے مخفی ہے۔ عالم سے نہین۔ عمل کر اور عمل مین اخلاص سے کام لے خدا سے لو لگا۔ اور لایعنی سے دل لگی چھوڑدے۔ غیر لایعنی مین داخل ہے۔ اُس سے

مشغلہ نکر۔ خاص اپنے نفس کی اصلاح کر۔ تاکہ اُسپر غالب آجائے اُسے ذلیل و قید کرے اور اپنی
سواری بناکر دُنیا کے میدان طے کرنے کے بعد آخرت سے جا ملے۔ اور مخلوق سے الگ خالق تک
پُہنچ جائے۔ یہانتک کہ جب یہ پورا ہوجائیگا اور تجھے قوت ملیگی تو تو غیر کو اپنی پیٹھ پیچھے سوار کرکے
دنیا سے نکال سکے گا۔ اُسے خدا تک پُہنچائے گا۔ اور حکمتوں کا نوالہ کھلائے گا۔ سچ بولنے کو لازم
پکڑلے۔ اور تاویل نکر۔ تاویل کرنیوالا لٹیرا ہوتا ہے۔ مخلوق سے بیم و اُمید کچھ نرکھ یہ ضعیف ایمانی
علامت ہے۔ ہمت عالی رکھ۔ بلندی حاصل ہوگی۔ خدا تیری ہمت و صدق اور اخلاص کے
مطابق تجھے دیگا۔ کوشش کر۔ درپے ہو۔ اور طالب بن۔ تجھسے کچھ نہین ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیئے
جیسا روٹی کمانے مین محنت اُٹھاتا ہے۔ اسیطرح نیک عمل کرنے مین تکلیف سہار شیطان عوام الناس
سے اسطرح کھیلا کرتا ہے جسطرح سوار اپنے بچھیرے سے۔ جسطرح کوئی اپنے گھوڑی کو پھیرا یا کرتا ہی
اُسیطرح شیطان عوام کو جسطرف چاہتا ہو کاوے دیا کرتا ہی۔ اُنکے دلونکی گُدی پر چانٹے مارکر جو چاہتا ہی کام
لے لیتا ہی۔ اُنہین عبادت خانون سے الگ کرتا مسجدون سے نکالتا اور اپنی خدمت کیلئے کھڑا
کردیتا ہے۔ اور نفس ان کامون مین شیطان کی اعانت اور اسکے لئے سامان مہیا کردیتا ہی اے
لڑکے اپنے نفس کو بھوک۔ خواہشون سے رُکنے۔ لذتون اور باطل چیزون سے باز رہنے کی کوڑی
سے مار۔ اور اپنے دل کے خوف اور مراقبہ کے کوڑے سے خبرلے۔ استغفار کو اپنے نفس اور قلب اور
سِر کا طریقہ بنالے۔ انمین ہر ایک کا ایک مخصوص گناہ ہے۔ ان کو ہر حال مین موافقت اور خدا کی
متابعت مین لگائے رکھ۔ اے کم عقل جبکہ تقدیر کا روا اُسکی تبدیل۔ محو۔ اور مخالفت تجھسے ناممکن ہے
تو اُسکے خلاف کوئی ارادہ ہی نکر۔ جبکہ تیرے پاس وہی آتا ہے جس کا خدا ارادہ کرتا ہے تو پھر تیرا
ارادہ کیا جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے اور وہ پورا نہو سکے تو اپنے نفس اور قلب کو مشقت مین
نڈال۔ ہر چیز کو خدا کے سپرد کردے۔ توبہ کے ہاتھوں سے اُسکی رحمت کے دامن کو تھام لے
جب تو اُسپر مداومت کریگا۔ تو تیرے دل اور سِر کی آنکھ سے دنیا زائل ہوجائیگی اسکی مصیبتین اور
ترک لذات و شہوات سب کچھ آسان ہوجائے گا۔ تو اُسکے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا شکوہ نکریگا
الم بلا مین تیرا نفس فرعون کی بیوی آسیہ کی مانند ہوجائے گا۔ جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ وہ
خدا پر ایمان لے آئی ہے۔ تو فرعون کے حکم سے اُسکے ہاتھ پانون مین لوہے کی میخین ٹھوکی گئین
اور کوڑوں کی مار ماری۔ آسیہ نے آسمان کیطرف سر اُٹھاکر دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہوئے
ہین۔ اور فرشتے اُس مین گھر بنا رہے ہین۔ اتنے مین ملک الموت روح قبض کرنے آئے اور
یہ کہا کہ یہ مکان تیرے لئے ہے۔ آسیہ ہنس پڑین اور اُن سے الم عذاب جلتا رہا۔ اور کہنے
لگین الٰہی میرے لئے اپنے پاس جنت مین ایک مکان بنادے۔ اسیطرح تو ہو جائے گا۔ کیونکہ

تو اپنے دل اور یقین کی آنکھہ سے دنیا کو دیکھے گا۔ اور یہان کی بلاو آفات پر صبر کریگا۔ اپنی طاقت وقدرت سے نکلجائیگا۔ تیرا لینا دینا حرکت وسکون سب خدا ہی کی قوت سے ہوگا۔ اُس کے آگے فنا ہوا اور اپنا کام اسے سونپ دے۔ اپنی اور مخلوق کی نسبت اُس سے موافقت کر۔ اُسکی تدبیر کے ساتھ تدبیر اُسکے حکم کے ساتھ حکم نکر۔ اُسکے اختیار کے آگے اپنا اختیار ندکھا جو اس حال کو معلوم کرلیتا ہے وہ غیر کا طالب نہین بنتا۔ اُسے ماسوے اللہ کی آرزو نہین ہوتی عقلمند اس حالت کی آرزو کیون نکرے۔ خدا کی صحبت اس بغیر پوری طرح حاصل نہین ہوتی۔

اکتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا

یادرکھ کہ تمام چیزین خدا کی تحریک سے متحرک اور اُسی کے ٹھیرانے سے ٹھیری ہوئی ہین جب اُسکے لیے یہ ثابت ہوگیا تو گویا اُس نے شرک بالمخلوق کے بوجہ سے راحت پائی اور مخلوق کو اُس سے آرام ملا۔ کیونکہ وہ ان کو عیب نہین لگاتا۔ اور اپنے پاس کی کوئی شے اُن سے نہین مانگتا البتہ صرف شرعی مطالبہ کرتا ہے۔ وہ شرع کی رو سے مطالبہ کرتا ہے اور علم کی رو سے معذور رکھتا ہے تاکہ علم وحکم دونون جمع ہوجائین۔ مخلوق مین فعل الٰہی کی رویت ایک ایسا عقیدہ ہے کہ جس سے حکم نہین توڑا جاسکتا۔ وہی تقدیر لکھنے والا ہے اور وہی مطالبہ کرنیوالا۔ وہ اپنے کام سے سوال نہین کیا جاسکتا۔ لوگ اپنے اعمال سے ضرور سوال کئے جائینگے۔ یہ اُس شخص کا عقیدہ ہے جو مسلمان مومن یقین رکھنے والا موحد۔ خدا سے رضامند۔ قضاؤ قدر اور اپنے یا غیر کے متعلق اُسکی صنعت سے موافقت رکھتا ہو

وہ تیرے نفس اور صبر سے بے پرواہ ہے مگر یہ دیکھتا ہے کہ تو اپنے دعوے مین کیسے عمل کرتا ہے تصدیق کرتا ہے یا تکذیب۔ عاشق کسی چیز کا مالک نہین ہوتا۔ بلکہ سب کچھ معشوق کے حوالے کردیتا ہے محبت اور ملکیت جمع نہین ہوتی۔ خدا کا محب جو اُسکی دوستی مین صادق ہو اپنے نفس ومال اور عاقبت کو اُسی کے سپرد کردیتا ہے اپنے اور غیر کے متعلق اپنے اختیار کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُسکے تصرفات مین اُسے تہمت نہین لگاتا۔ اس سے جلدی نہین مانگتا۔ اسے بخیل نہین جانتا جو کچھ خدا کی طرف سے آتا ہے اُسے خوش گوار معلوم ہوتا ہے۔ اُسکی تمام راہین بند ہوکر صرف ایک رستہ رہ جاتا ہے۔ اے محبت الٰہی کے مدعی جب تک تیرے حق کی تمام راہین بند ہوکر ایک رستہ نرہجائیگا تیری محبت کمال کو نہین پہنچے گی۔ تیرا محبوب عرش سے لیکر روے زمین تک تیرے دل سے مخلوق کو نکالدیگا۔ تو دنیا وآخرت کو نچاہے گا۔ اپنے سے وحشت اور خدا سے اُنس کریگا۔ تو لیلی کے عاشق یعنی مجنون کی طرح ہوجائیگا۔ کہ جب اُسکے دل مین لیلی کی محبت لگگئی تو مخلوق سے الگ ہوکر گوشہ نشین

ہوگیا۔ وحشی جانورون مین جا ملا۔ آبادی سے نکلکر اُجاڑ مین جارہا۔ مخلوق کی تعریف و مذمت سے علیحدہ ہوگیا۔ اُسکے نزدیک اُن کا کلام و سکوت اور رضا و غضب برابر تھا۔ ایک دن اُس سے کسی نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ جواب دیا لیلی۔ پھر پوچھا کہ کہان سے آیا ہے۔ کہا لیلی پھر سوال کیا کہان جائیگا۔ مجنون نے کہا لیلی۔ وہ ماسوے لیلی سے اندھا اور اُسکے غیر کا تذکرہ سننے سے بہرہ ہوگیا تھا۔ مجنون کسی ملامت گر کی ملامت کے باعث لیلی سے نہ پھرا کسی نے خوب کہا ہے کہ جب نفس محبت مین باہم موافقت کر لیتے ہین۔ تو مخلوق کا سمجھانا سرد لوہے کو کوٹنے کی برابر ہے دل جب خدا کو پہچان لیتا اُسے چاہتا اور اُس کا مقرب بنجاتا ہے مخلوق اور اُنکے پاس ٹھیرنے سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کھانے پینے۔ نکاح اور آبادی سے اُسے وحشت ہوجاتی ہے منہ اٹھائے ویرانہ کی طرف چلا جاتا ہے حکم شرع کے سوا اُسے کوئی چیز مقید نہین کرتی۔ شریعت امر و نہی اور دیگر افعال مین تقدیر الٰہی آگے تک اُسے رکھتی ہے۔ الٰہی ہمیں اپنی رحمت کے ہاتھ سے نچھوڑ ورنہ ہم دنیا اور وجود کے دریا مین ڈوب مرین گے۔ اے کرم اور فہم ور سابقہ نعمتون کے دینے والے ہماری مدد کر۔ اے لڑکے جو شخص میرے قول پر عمل نہین کرتا۔ وہ میری بات نہین سمجھتا۔ اور جو عمل کرتا ہے۔ وہ سمجھ لیتا ہے جب تو مجھسے نیک گمان نہوگا اور میرا کہا نمانے گا اور اُسپر عمل نکریگا تو کیا سمجھے گا۔ تو بھوک کی حالت مین میرے آگے کھڑا ہے مگر میرا کھانا نہین کھاتا تیرا پیٹ کیونکر بھریگا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہین مین نے پیغمبر علیہ السلام سے سُنا ہے کہ جو ایک رات بیمار رہکر خدا سے رضامند اور تکلیف پر صابر رہے۔ گناہون سے اسطرح پاک ہوجاتا ہے گویا اُسکی مان نے آج جنا ہے تجھسے کچھ نہین ہوتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیئے۔ معاذ بن جبلؓ صحابہ سے فرمایا کرتے تھے ٹھیرو۔ تھوڑی دیر ایمان تازہ کرین۔ یعنی ٹھیر و گھڑی بھر ایمان کا لطف حاصل کرو باب قرب مین داخل ہوجاؤ۔ آپ نرمی سے غائر اشیاء کی اطلاع کیجانب اشارہ کیا کرتے تھے چشم یقین سے نظر کرنے کا ایما فرماتے تھے۔ ہر مسلمان مومن اور ہر مومن اہل یقین نہین ہوتا لہذا صحابہؓ نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا کہ معاذ ہمین ایمان لانے کی ہدایت کیا کرتے ہین کیا ہم مومن نہین ہین۔ آپ نے فرمایا معاذ کو اُنکی حالت پر چھوڑ دو۔ اے نفس و ہوا اور طبیعت و شیطان اور دنیا کے بندے خدا اور نیک بندوں کے نزدیک تیری کچھ قدر نہین۔ بندۂ آخرۃ کی طرف خدا التفات نہین کیا کرتا۔ پھر بندۂ دنیا کی طرف کیا توجہ کریگا۔ افسوس۔ بلا عمل کے محض زبانی بکواس سے تو کیا کر سکے گا۔ تو فی الواقع تکذیب کرتا ہے۔ اور اُسے تصدیق جانتا ہے حقیقت مین مشرک ہے۔ اور اپنے آپ کو موحد خیال کرتا ہے باطل کامون پر دوستی کا معتقد ہے۔ تو اپنی کوڑی کو جوہر خیال کر رہا ہے تجھسے مجھے یہ کام ہے کہ تجھے جھوٹ سے روکون سچ کا حکم کردون

میرے پاس قرآن۔ حدیث اور میرا دل۔ تین کسوٹیان ہین۔ جن سے مین تجکو پہچان رہا ہون پچھلی کسوٹی مین تمام صورتین نظر آجاتی ہین۔ جب تک قرآن حدیث پر پورا عمل نہو دل اس مرتبہ کو نہین پہنچتا۔ علم پر عمل کرنا علم کا نور صفائی کی صفائی۔ جوہر کا جوہر۔ اور خلاصہ کا خلاصہ ہے۔ علم پر عمل کرنا دل کو درست اور پاک کرو دیتا ہے۔ دلکی صحت اور پاکی سے اعضا تندرست اور پاک ہوجاتے ہین۔ جب دل کو خلعت پہنایا جاتا ہے۔ تو تمام اعضا کو خلعت ملجاتا ہے۔ جب مضغۂ دل صالح ہوجاتا ہے۔ تو سارا بدن درست ہوجاتا ہی۔ دلکی درستی اُس سر کی درستی کی باعث ہوتی ہے۔ جو خدا اور بندہ کے مابین ہے۔ سر ایک پرند ہی اور دل اُس کا قفس۔ قلب ایک طائر ہے اور جسم اُس کا پنجرہ۔ جسم ایک جانور ہے اور قبر اُس کا قفس۔ اور جسم دل کا ایک ایسا پنجرہ ہے جس مین داخل ہونا ضروری بات ہے

بیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے انیسوین ۱۹ رجب ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے۔ کہ جو شخص لوگون مین مکرم ہونا چاہے اُسے خدا سے ڈرنا چاہیئے اور جو قوی تر ہونا چاہے۔ وہ خدا پر توکل کرے اور جسے غنی تر ہونا منظور ہے وہ اُن چیزون پر پورا بھروسا رکھے جو خدا کے قبضہ مین ہین۔ جو دنیا و آخرۃ کی بزرگی کا خواہان ہے وہ خدا کا خوف اختیار کرے اس لئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو شخص زیادہ متقی ہے۔ خدا کے نزدیک وہی زیادہ مکرم ہی۔ خدا سے ڈرنے مین کرامت اور معصیت مین ذلت ہے۔ جو شخص دین الٰہی مین قوت کو درست رکھتا ہے اُسکو خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ توکل دل کو درست۔ قوی۔ مہذب اور راہ یافتہ کر دیتا اور اُسے عجائبات کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ اپنے درہم و دینار اور اسباب پر بھروسا نکر۔ یہ تجھکو عاجز اور ضعیف کر دیگا۔ خدا پر بھروسا رکھ۔ وہ تجکو قوت و مدد دے گا۔ اور تجھپر مہربانی کرے گا۔ اور ایسی جگہ سے فراخی دیگا کہ تجکو گمان بھی نہوگا۔ وہ تیرے دلکو مضبوط کر دیگا کہ تجکو دنیا کی آنے جانے اور مخلوق کے اقبال و ادبار کی ذرا پروا نہوگی۔ اسوقت لوگون کی نسبت قوی ہوجائے گا اور اگر اپنے مال وجاہ اور اہل و سامان پر بھروسا کرے گا۔ تو غضب الٰہی ور اشیا مذکورہ کے زوال کے سامنے آجائے گا۔ کیونکہ خدا غیور ہے۔ وہ تیرے دل مین غیر کو دیکھنا نہین چاہتا جو دنیا و آخرت مین غنا کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور اُس کے دروازہ پر کھڑا رہے اُس سے شرمائے۔ غیر کی طرف نظر ڈالنے سے آنکھین بند کرے اِس سے دل کی آنکھین مراد ہین نہ کہ سر کی۔ تو اپنے قبضہ کی دولت پر کیونکر بھروسا رکھتا ہے حالانکہ وہ معرض زوال مین ہے اور خدا پر توکل نہین کرتا۔ حالانکہ اُس کی ذات لازوال ہے۔ تیرا جہل تجھے غیر کا سہارا لینے پر

اُبھارتا ہے۔ خدا کا بھروسا پورا غنا اور غیر کا بھروسا کامل فقر ہے۔ اے تارک تقوے تو دنیا وآخرة
کی کرامت سے محروم کیا گیا۔ اور اے مخلوق وسامان پر بھروسا کرنیوالے تو قوت اور دنیا وآخرة
مین خداداد عزت سے محروم رہا۔ اور اے اپنے مال پر توکل کرنے والے تو دو جہان مین خداداد
غنا سے بے نصیب رکھا گیا اے لڑکے اگر تو متقی متوکل مضبوط ہونا چاہتا ہے تو صبر اختیار کر۔
کیونکہ یہ تمام نیکیون کی بنیاد ہے۔ جب صبر کے متعلق تیری نیت درست ہو جائے گی اور تو خدا
کے لئے صابر ہو جائے گا۔ تو اُس کی جزا یہ ہوگی کہ تیرے دل مین اُسکی محبت اور دو جہان کی قربت
داخل ہو جائے گی۔ خدا کی اُس قضا و قدر سے جسکا ازلی علم خدا کو ہے۔ اور مخلوق مین کوئی اُسکے
مٹانے پر قادر نہین موافقت کرنے کا نام صبر ہے۔ یہ بات مؤمن موقن پر ثابت ہے اس لئے وہ
اپنے مقدر پر اضطراری نہین بلکہ اختیاری صبر کیا کرتا ہے پہلے قدم مین صبر کرنا۔ اضطراری ہے
اور دوسرے قدم مین اختیاری۔ تو ایمان اور معرفت کا دعوے کیونکر کرسکتا ہے تیرے پاس نہ صبر ہے نہ رضا
یہ شئے محض دعوے سے حاصل نہین ہوتی۔ تو جبتک باب الٰہی کو نہ دیکھے اور اُسکی چوکھٹ سے تکیہ نہ لگائے۔
تقدیر اور نفع و ضرر کے قدمون کی رَوندن پر صبر نکرے ہم سے کلام نکر۔ بات تو جب ہے
کہ یہ قدم تیرے جسم کو نہین بلکہ دل کو روندین اور تو اپنی جگہ سے نہ ٹلے اور اسطرح رہے۔ گویا بیہوش
یا جسم بلا روح ہے۔ یہ امر سکون بلا حرکت خمول بلا ذکر اور مخلوق سے الگ رہنے کا محتاج ہے
دل اور سِر اور باطن اور معنے کے اعتبار سے غیبت بلا حضور خلق ہونی چاہیئے مین بہت کچھ بیان
کرچکا ہون مگر تم کچھ نہین سنتے۔ مین بہت لمبی چوڑی اور مشرح تقریر کرچکا ہون لیکن تم نہین سمجھتے
مین بارہا تمہین دینا چاہتا ہون تم نہین لیتے۔ مین تم کو بہت کچھ نصیحت کرچکا ہون تم قبول نہین
کرتے۔ تمہارے دل کسقدر سخت اور خدا کی معرفت سے جاہل ہین۔ اگر تم اُسے پہچانتے اُسکی ملاقات
پر ایمان لاتے موت اور اُسکے مابعد کو یاد رکھتے تو ایسے نہوتے۔ کیا تم نے اپنے مان باپ اور گھر
والونکی موت نہین دیکھی۔ کیا تم نے اپنے بادشاہون کا مرنا ملاحظہ نہین کیا۔ پھر اُن سے نصیحت
کیون نہ پکڑی۔ اور اپنے نفسون کو طلب اور اُسکے لقار کی محبت سے کیون نہ روکا۔ اپنے دلونکو
بدلکر مخلوق کو اُن سے کیون نہ نکالا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خدا کسی قوم کی حالت نہین بدلتا
جب تک قوم اپنی حالت آپ نہ بدلے۔ تم کہتے ہو کرتے نہین۔ عمل کرتے ہو۔ مگر خالص طور پر
نہین کرتے عاقل نبو۔ اور خدا کے سامنے بے ادبی نکرو۔ قوت پکڑو۔ ثابت رہو۔ قائم ہو جاؤ
سوچو۔ تم جن مشغلون مین ہو یہ آخرت مین نفع ندینگے۔ تم اپنے نفسون کے حق مین بخیل ہو
اگر اُن پر کرم کرتے تو ایسی چیز حاصل کرتے جو آخرت مین نفع دیتی۔ تم اُس چیز مین مشغول ہو
جو زوال پذیر ہے۔ اس لئے زائل ہونے والی چیز تمہارے ہاتھ سے جاتی رہی۔ اموال اور

اولاد وازواج جمع کرنے مین مشغول نہو عنقریب اُن مین اور تم مین پردہ پڑجائے گا۔ طلب دنیا اور مخلوق کے دسیلہ سے معزز ہونے مین مشغول نہو۔ یہ خدا کے عذاب کو ذرا بھی دفع نہ کرسکینگے تیرا قلب شرک کے باعث ناپاک۔ خدا کے معاملہ مین شک اور بہرحال اُسپر تعرض کرنے والا ہے اُسنے یہ جانکر تجھے مبغوض رکھا اور نیک لوگون کے دلون مین تیری دشمنی ڈالدی بعض اولیار اللہ گھر سے آنکھون پر پٹی باندہ کر نکلا کرتے تھے اور لڑکا انگلی پکڑے رہتا تھا۔ اُن سے اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ کہا کہ خدا کے منکر کو دیکھنا نہین چاہتا۔ ایک دن وہ آنکھین کھولکر گھر سے نکلے۔ اور کافر کو دیکھا غش کہاکر گرپڑے۔ دیکھو اس شخص مین خدا کے لئے کسقدر غیرت کا مادہ موجود تھا تو کیونکر غیر کی عبادت اور اُسکے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اُسکی نعمتین کھاتا اور کفر کرتا ہے مسلمانو تم اس کا کچھ خیال نہین کرتے۔ بلکہ کافرون کے ساتھ کھاتے اور اُن کے جلسون مین بیٹھتے ہو۔ کیونکہ تمہارے دل مین ایمان اور خدا کے لئے غیرت نہین رہی۔ توبہ استغفار کو لازم کرلو اور خدا سے شرم اور بیحیائی کا جامہ اُتار ڈالو۔ اُسکے آگے دلیری نکرو۔ دنیا کے حرام اور شبہات سے بچو پھر اُن مباحات سے جو ہوا اور شہوت کے متعلق ہون پرہیز کرو۔ کیونکہ ہوا و شہوت کے ساتھ کھانا تم کو خدا سے روکدیگا پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے مومن اپنے قیدخانہ مین کیونکر خوش رہ سکتا ہے ہرگز نہین رہتا۔ لیکن اُسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے اور دل مین غم۔ ظاہر مین خوش رہتا مگر باطن اور خلوت اور معنے کے لحاظ سے آفتین اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی رہتی ہین۔ کپڑون کے نیچے اُسکے زخمون پر پٹی بندھی رہتی ہے۔ وہ اپنے زخمون کو تبسم کے کرتے سے ڈھانکے رہتا ہے۔ اسی لئے خدا فرشتون مین اُسپر فخر کیا کرتا ہے۔ تمام فرشتے اُسکی طرف انگلیان اُٹھاتے ہین۔ وہ دین الٰہی کی دولت کا سانپ ہے۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کے ساتھ صبر کرتے اور اُسکی تقدیر کے کڑوے گھونٹ پیتے رہتے ہین۔ یہان تک کہ خدا اُن کو محبوب بنالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ خدا صابرون کو دوست رکھتا ہے۔ اپنی محبت کے سبب تجھے آزماتا ہے۔ تو جسقدر اوامر بجالائیگا اور منہیات سے بچیگا اسی قدر محبت زیادہ ہوگی۔ اور جتنا صبر کریگا۔ اتنا ہی قرب الٰہی بڑہے گا

بعض اولیار اللہ کا قول ہے۔ کہ خدا اپنے دوست کو عذاب دینے سے انکار کرتا ہے مگر اُسے آزماتا اور صبر دیدیا کرتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین گویا دنیا ہے ہی نہین اور گویا آخرت ہمیشہ رہیگی۔ اے دنیا کے طالبو۔ دنیا کے چاہنے والو۔ میرے پاس آؤ۔ مین تم کو اُسکے عجیب بتاؤن۔ اور خدا کا رستہ دکھاؤن۔ اور اُن لوگون سے ملاؤن جو خدا کے طالب ہین۔ تم بوالہوس ہو۔ میری بات سُنو۔ اُسپر عمل کرو۔ اور خالص عمل کرو۔ اگر تم میری بات سمجھلو اور عمل کرتے کرتے مرجاؤ تو علیین کیطرف اُٹھائے جاؤ گے وہان تم میری طرف دیکھوگے

اور میرے اصل کلام پر نگاہ ڈالو گے۔ مجھے دعا دو گے۔ سلام کرو گے۔ اور جو کچھ مین کہتا ہون اُسکی حقیقت معلوم کرو گے اے قوم اپنے دلون سے میری نسبت تہمت کا خیال اُٹھا لو مین کھلاڑی اور طالب دنیا نہین ہون حق کہتا۔ اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہون۔ مین تمام عمر صالحین سے نیک گمان رہا اور اُنکی خدمت کرتا رہا یہی بات مجکو نفع دے رہی ہے۔ مین تم سے اپنے وعظ و نصیحت کی اُجرت نہین مانگتا۔ میرے وعظ کی قیمت عمل کرنا ہے۔ یہ کلام خلوت و اخلاص کے لائق ہے جیلون اور اسباب کے منقطع ہونے سے نفاق جاتا رہتا ہے۔ ایمان و ایقان کو لباس پہناؤ کہ نفس اور خواہش کو۔ مومن پر صرف کرنا چاہیے نہ کہ موافق پرائے قوم ہوسون اور جھوٹی آرزوون کو چھوڑ دو۔ ذکر الٰہی مین مشغول رہو۔ وہ بات کہو جو تم کو نفع دے۔ ضرر رسان کلام نکرو۔ اگر تو بولنا چاہے تو پہلے یہ سوچ لے کہ کس چیز کے متعلق کلام کرتا ہے۔ اور پھر نیک نیتی کیساتھ کلام کر۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ جاہل کی زبان دل کے آگے اور عالم و عاقل کی زبان دل کے پیچھے ہوتی ہے۔ تو گونگا بنا رہ خدا جب چاہے گا۔ تجکو گویائی عنایت کرے گا۔ جب کسی کام کے لائق دیکھے گا تجھے تیار کر دیگا اُسکی صحبت بالکل گونگا رہنا ہے۔ جب یہ گونگا پن تمام ہو جائے گا۔ تو بشرط مشیت خدا کی طرف سے گویائی حاصل ہوگی۔ یا آخرۃ تک برابر یہی حالت رہیگی پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کہ جو خدا کو پہچانتا ہے۔ اُسکی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔ یہی مطلب ہے۔ خدا کیسی شئے کے متعلق اعتراض کرنیسے عارف کی ظاہری و باطنی زبان گنگ ہو جاتی۔ بلا منازعت موافق بنجاتی ہے۔ غیر کیجانب دیکھنے سے اُسکے دل کی آنکھین پھوٹ جاتی ہین۔ اُس کا سر پارہ پارہ۔ تمام کام کاج اور مال متفرق ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے وجود سے نکلجاتا ہے۔ دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ نام و نشان مٹجاتا ہے۔ پھر جب خدا چاہتا ہے۔ اُسے زندہ کرتا ہے گم ہونیکے بعد موجود کر دیتا ہے گویا دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ فنا کے ہاتھ سے مارتا اور بقا کے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے تا کہ اُس کی ملاقات کا طالب ہو۔ پھر دوبارہ بھیجتا ہے تا کہ مخلوق کو فقر سے غنا کی طرف بلائے۔ غنا وہی ہے جو خدا اور اسکے اتصال سے حاصل ہو۔ خدا سے دوری اور بغیر اللہ سے استغنا حاصل کرنا فقر ہے غنی وہ ہے جس کا دل قرب الٰہی کی فتحمندی حاصل کرے۔ اور فقیر وہ ہے جسکے پاس یہ دولت نہو جو اس غنا کا ارادہ رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ دنیا و آخرت۔ اور ماسوے اللہ کو چھوڑ دے ان اشیاء کو رفتہ رفتہ دل سے نکالڈالے۔ اس قلیل چیز کے ساتھ جو تمہارے پاس ہے مقید نہو۔ یہ تو تمہارے لئے توشہ ہے۔ اے خدا کے رستہ کا توشہ بناؤ۔ اُس نے تمہاری نعمتین اس لئے بنائی ہین۔ کہ انھین خدا کی طرف منسوب کرو۔ اور اُسکے وجود پر استدلال کرو۔ اور علم اس لئے ہے۔ کہ اُس پر عمل کرو۔ اور اُسکی روشنی سے ہدایت پاؤ۔ الٰہی ہمارے

دنون کو اپنی طرف ہدایت کر۔ اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا

تینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کیوقت رباط مین فرمایا

اے لڑکے اگر فلاح چاہتا ہے تو خدا کی موافقت مین اپنے نفس کی مخالفت کر۔ طاعت مین نفس کا موافق اور گناہ مین اُس کا مخالف رہ۔ تیرا نفس معرفت مخلوق سے اور مخلوق معرفت خالق سے حجاب کا باعث ہے۔ تو جب تک نفس کے ساتھ رہے گا۔ تو مخلوق کو اور جب تک مخلوق کیساتھ رہے گا۔ تو خالق کو نہ پہچان سکیگا۔ پھر جب تک دنیا کا ساتھ دے گا۔ تو آخرت کو اور جب تک آخرۃ کا ساتھ دے گا۔ تو خدا کو نہ دیکھے گا۔ مالک و مملوک جمع نہین ہوتے۔ اور جسطرح دنیا و آخرۃ کا اجتماع نہین ہوسکتا اسی طرح خالق و مخلوق کا اکٹھا ہونا ممکن نہین۔ نفس برائیون کا حکم دیا کرتا ہے یہ اُسکی جبلّت ہے۔ اِسے چند در چند عرصہ کیلئے الگ کر دے۔ تاکہ قلب کے مطابق حکم کرنے لگے بہرحال اُسے مجاہدہ مین ڈال اور اُسکے لئے اس آیۃ کو حجت نہ بنا۔ فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا۔ یعنے خدا نے نفس کو اُسکے تقوے اور فجور کا الہام کیا ہے۔ نفس کو مجاہدہ کی آگ سے پگلا دے۔ وہ پگلنے اور فنا ہونے کے سبب قلب کی طرف قرار پکڑے گا۔ پھر قلب سِرّ کیطرف اور سِرّ خدا کی طرف مطمئن ہوکر رہے گا۔ اور سب کو وہین سے فیض حاصل ہوگا۔ اور جب نفس کے پگلانے کا مرتبہ پورے طور پر حاصل ہوجائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے دل مین ندا کرے گا۔ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا یعنے اپنے نفس کو نہ مارو اللہ تم پر مہربان ہے۔ یہ خطاب الٰہی نفس کی طہارت اُسکے شر کو دفع کرنے اور دل کو طاعت اور ذکر اللہ سے قوت دینے کے بعد آتا ہی۔ یہ بات حاصل نہو تو باوجود کدورت و شرارت قرب کی اُمید نرکھ۔ کیونکہ جب وہ نجاستون سے پاک نہین تو بادشاہ کا قرب کیونکر مل سکتا ہے۔ اُسکی امیدین کم کر۔ تیرے ارادون کا مطیع ہوجائے گا اُسے پیغمبر علیہ السلام کی فرمائی ہوئی نصیحتین سُنا۔ آپ فرماتے ہین جب تو صبح کرے تو اپنے دل مین شام خیال نکر۔ اور جب شام کرے۔ تو صبح کی اُمید نہ رکھ۔ تجھے کیا معلوم ہی کہ کل تیرا نام زندون کی فہرست مین ہوگا۔ یا مُردون کی۔ تو غیرون کی نسبت اپنے نفس پر زیادہ مہربان ہے اور تو نے اُسے ضائع کر رکھا ہے۔ پھر غیر اُسپر مہربان اور اُسکی حفاظت کیونکر کریگا۔ تیری اُمید و حرص کی قوت نے تجکو اُسکے ضائع کرنے پر اُبھار رکھا ہے۔ امیدونکی کمی حرص کی کوتاہی۔ ذکر موت۔ مراقبۂ الٰہی۔ صدیقون کے انفاس و کلمات سے نفس کا علاج اور رات دن خالص ذکر کرنے مین کوشش کر۔ اُس سے یہ کہاکر کہ تیری نیک کمائی تیرے لئے اور تیرے

حاصلکہ وہ گناہوں کا بوجہ۔ تجھی پر ہے۔ تیرے ساتھ کوئی اور ہرگز عمل نکریگا۔ اور نہ اپنے عمل مین سے
تجھے کچھ دیگا۔ عمل اور مجاہدہ ضروری چیز ہے۔ منع کرنیوالا تیرا دوست اور اغوا کرنے والا دشمن ہے
مین تجھکو خالق کے نہین بلکہ مخلوق کے پاس دیکھتا ہون۔ تو نفس و مخلوق کے حقوق ادا کرتا اور خدا
کا حق ساقط کر دیتا ہے۔ اُسکی نعمتون پر غیر کا شکر ادا کرتا ہے۔ اُسکے سوا تجھے یہ نعمتین کس نے دی
ہین تاکہ تو اُس کا شکر اور اُس کی عبادت کرے۔ اگر تجھے اس کا علم ہے کہ تمام موجودہ نعمتین خدا ہی
کیطرف سے ہین تو شکر کدھر گیا۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ وہ تیرا خالق ہے تو امتثال اوامر و نواہی اور
بلاؤن پر صبر کرنے مین اُسکی عبادت کدھر گئی۔ نفس سے مجاہدہ ہے تاکہ تجھے ہدایت نصیب ہو۔
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین۔ ہم اُن کو اپنی راہ دکھا دیتے ہین
دوسری آیت ہے اگر تم خدا کی مدد کروگے تو خدا تمہاری اعانت کریگا اور تمہارے قدمونکو مضبوط
کردیگا۔ اُسے ڈھیل نہ دے اور اُسکی اطاعت نکر۔ نجات پائے گا۔ اُسکے رہ برونہ ہنس۔ اور
سو باتون مین ایک کا جواب دے۔ تاکہ وہ مہذب۔ مطمئن۔ اور قانع ہوجائے۔ جب وہ تجھسے
خواہشون اور لذتون کا طالب ہو تو درنگ کر۔ اُسے ڈھیل دے۔ اور سمجھا دے کہ اس کا وعدہ جنت
مین ہے۔ منع کی تلخی پر اُسے صبر دلا۔ تاکہ اُسے غیب سے بخشش ملے۔ جب تو اُسے صبر دلا کر خود صبر
کریگا۔ تو خدا اُسکے ساتھ ہوجائے گا۔ کیونکہ اُس نے فرمایا ہے کہ خدا صبر کرنیوالون کے ساتھ ہی
اُسکی کوئی بات نہ مان۔ کیونکہ وہ برائی کے سوا اور کسی چیز کا حکم نہین کرتا۔ اُسے مخالف جواب دیا کر
کیونکہ مخالفت مین اُسکی اصلاح منتصور ہے۔ اے ارادۂ معرفت الٰہی کے مدعی اور
نفس کے ساتھ ٹھیرنے والے تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے۔ نفس اور حق جمع نہین ہوتے۔ دنیا
و آخرت کا اجتماع ناممکن ہے۔ جو نفس کے ساتھ ٹھیرتا ہے۔ وہ خدا کے ساتھ نہین ٹھیر سکتا۔
اور دنیا کے پاس ٹھیرنے والے سے آخرت کے پاس نہین ٹھیرا جاتا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے
ہین۔ جسنے دنیا کو محبوب رکھا آخرت کو ضرر پہنچایا۔ اور جسنے آخرت سے دوستی کی اُسنے اپنا
دنیوی نقصان کیا۔ صبر کر۔ جب تیرا صبر کامل ہوگا۔ تو رضا کامل ہوجائے گی۔ فنا تیرے
سامنے آجائے گی۔ اور سب کچھ تیرے نزدیک خوشگوار ہوجائے گا۔ سب چیزین شکر کیصورت
مین پلٹ آئینگی۔ بعد قرب ہوجائے گا۔ اور شرک توحید بنجائے گا۔ پھر تو مخلوق کیطرف سے نہ ضرر
پائیگا نہ نفع۔ تجھے کوئی ضد نظر نہ آئے گی۔ تمام ابواب وجہات متحد ہوجائین گے۔ ایک جہت کے
سوا کچھ نہ دکھائی دیگا۔ اسحالت کو اکثر آدمی نہین سمجھ سکتے۔ یہ بات لاکھون مین ایک آدھ کو
نصیب ہوتی ہے اے لڑکے اسبات مین کوشش کر۔ کہ تو دنیا مین خدا کے سامنے مرے
اور تیرا نفس جسم سے روح نکلنے سے پہلے مرجائے۔ اس کی موت صبر اور مخالفت سے عنقریب

اِس کا انجام اچھا ہوگا۔ تیرا صبر فنا ہو جائے گا۔ مگر اُسکی جزا فنا نہوگی۔ مین نے صبر کیا۔ اور اِس کا انجام اچھا پایا۔ مین مرگیا اُسنے مجھے زندہ کیا۔ اور پھر مارا مین غائب ہوگیا۔ اُس نے مجھے ڈھونڈنکالا مین اُسکے ساتھ ہلاک ہوا اور اُسی کے ساتھ مالک بن گیا۔ مین نے ترک اختیار و ارادہ کی بابت اپنے نفس سے مجاہدہ کیا۔ یہانتک کہ مجھے یہ مرتبہ ملگیا۔ اب تقدیر مجھے کھینچتی۔ احسان خداوندی میری مدد کرتا۔ اُس کا فعل مجھے حرکت دیتا۔ غیرت مجھے بچاتی۔ ارادہ میرا ساتھ دیتا سابقہ کرم میرے آگے آتا اور خدا مجھے بلند کرتا ہے۔ افسوس تو مجھسے بھاگتا ہے۔ حالانکہ مین تیرے نفس کا نگہبان ہون۔ اُسکی حفاظت کرتا ہون۔ تیرا اُٹھکانا میرے پاس ہے۔ ورنہ تو ہلاک ہوجائے گا۔ اے سخت جاہل حج کے لئے پہلے میرے پاس آ۔ پھر بیت اللہ کا قصد کر۔ مین کعبہ کا دروازہ ہون۔ آ۔ تاکہ مین تجکو ارکان حج سکھاؤن۔ اور ایسی بات بتاؤن کہ جسکے وسیلہ سے تو رب کعبہ کیساتھ خطاب کرسکے۔ جب غبار منقطع ہوجائے گا تو تم حقیقت کو معلوم کرسکوگے۔ اے سیاست کرنیوالو میرے پاس بیٹھو۔ میرے سبب قوت حاصل کرو۔ مین خدا کی طرف سے قوت دیا گیا ہون۔ اہل اللہ تم کو اُسی چیز کا حکم دیتے ہین جسکا خدا نے حکم دیا ہے اور اُسی سے روکتے ہین جس سے خدا نے روکا ہے۔ تمہاری نصیحت اُن کے سپرد کیگئی ہے۔ وہ اس معاملہ مین امانت ادا کرتے ہین۔ آ۔ دار حکمت مین عمل کرو۔ تاکہ دار قدرت مین پہنچ جاؤ۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت حکمت آلات اور اسباب و سامان کی محتاج ہے۔ قدرت کسی چیز کی محتاج نہین۔ خدا نے یہ اسلئے کیا ہے۔ کہ دار قدرت دار حکمت سے ممتاز رہے۔ آخرت مین تکوین بلا سبب ہے وہان اعضا بدن بولین گے۔ اور خدا کے سامنے اُن گناہون کی گواہی دینگے جو تم نے کئے ہین۔ تم چاہو یا نہ چاہو قیامت کے دن پردے کُھلجائین گے۔ مخفی چیزین ظاہر ہونگی۔ ارتکاب جتہ کے لئے دوزخ مین وہی جائیگا جسکا دل سرد ہوگا۔ فکر کی زبان سے اپنی کتاب پڑھو۔ پھر گناہون سے توبہ کرو اور نیکیون کا شکر ادا کرو۔ معاصی کے دفتر کو اکٹھا کرو۔ اور اُن کی سطرون پر توبہ کا قلم پھیر دو۔ اے لڑکے تو نے میرے ہاتھ پر اور میری صحبت مین توبہ کی جب تو میرا کہا نہین مانتا تو اس سے کیا نفع ہوگا تو معنی کیطرف نہین۔ بلکہ صورت کی طرف راغب ہے۔ جو شخص میری صحبت چاہتا ہے وہ میری بات مانے اور عمل کرے۔ میری طرح پھرے۔ ورنہ میری صحبت مین نہ رہے کیونکہ وہ نفع سے زیادہ نقصان اُٹھائے گا۔ مین عمدہ دسترخوان ہون۔ کوئی شخص مجھے کھاتا نہین چاہتا۔ مین کُھلا ہوا دروازہ ہون مگر کوئی داخل نہین ہوتا۔ مین تمہارا کیا علاج کرون کہان تک کہون تم کچھ نہین سنتے۔ مین تم کو اپنے لئے نہین۔ بلکہ تمہارے ہی لئے چاہتا ہون۔

مین تم سے اُمید و بیم کچھ نہین رکھتا۔ ویرانہ اور آبادی مین فرق نہین سمجھتا

باقی اور ہیبت غنی اور فقیر بادشاہ اور غلام کو جدا نہین جانتا۔ حکم غیر کے قبضہ مین۔ یعنے محبت دنیا جب
دل سے نکالدی تو یہ مرتبہ حاصل ہوگیا۔ جب دل مین محبت دنیا موجود ہے تو تیری توحید کیونکر درست
ہوسکتی ہے۔ کیا تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سُنا کہ دُنیا کی محبت تمام گناہونکی جڑ ہے۔ تو
جب تک مبتدی۔ عبادت کرنیوالا طالب اور سالک رہے گا تو حب دنیا تیرے حق مین تمام گناہونکی
اصل ہوگی۔ اور جب تیرے دل کی سیر منتہی ہوکر قرب آلہی تک پہنچ جائیگی تو تجھے تیری تقدیر محبوب
معلوم ہوگی۔ اور غیر کی قسمت مبغوض۔ تیری تقدیر تجھے اس قدر پیاری ہوگی کہ علم ازلی کے ثابت
کرنے کے لئے تو اپنا حصہ اچھی طرح لے سکیگا۔ اور اُسپر قانع ہوکر غیر کی طرف التفات نکریگا۔ تیرا دل
خدا کے سامنے موجود رہیگا۔ اور تو دنیا مین اسطرح پھرے گا جسطرح اہل جنت بہشت مین اب خدا
کیطرف سے تیرے نام جو حکم جاری ہوگا۔ وہ تجھے اچھا معلوم ہوگا۔ کیونکہ تو اسکے ارادہ سے قصد کرتا اُسکے اختیار ہے
مختار بنتا اور اُسکی قدرت سے پھرتا ہے۔ تیرا دل ماسوے سے الگ ہوجائے گا۔ دنیا وآخرۃ تجھسے ایک طرف
ہوگی۔ پھر تیرا اپنے حصہ کو لینا اور اُسے محبوب رکھنا اُسی کے حکم سے ہے تیرے اختیار سے نہین
ریاکار اور اپنے عمل پر مغرور منافق دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کیا کرتا ہی موٹا کہاتا پہنتا ہی
مگر وہ ظاہری و باطنی تاریکی مین ہے۔ اپنے دل سے ایک قدم خدا کی طرف نہین چلتا۔ وہ عمل کرنے
والون اور رنج اٹھانیوالون مین سے ہی۔ اسکی باطنی خصلت صدیقین اولیاء اللہ اور خدا رسیدہ صالحین
کو معلوم ہے۔ آج اُسکو دُنیا کے خاص لوگ جانتے ہین کل عوام مین رسوائی ہوگی۔ خواص اُسے
دیکھکر دلون مین بُرا جانتے ہین۔ مگر خدا کے حکم سے پردہ پوشی کرتے ہین۔ باوجود نفاق اہل اللہ کا
مقابلہ نکر۔ تو نفاق سے خالی نہین تو جب تک زُنّار توڑکر تجدید اسلام نکرے تو بہ تیرے
دل مین مضبوط نہ ہوجائے۔ اور جب تک تو طبیعت۔ خواہش۔ وجود۔ حصول منافع اور دفع ضرر کے
گھر سے باہر نہ نکل آئے ہمسے کلام نکر۔ تو جب تک ترک نفس و ہوا و طبیعت کیساتھ دروازہ پر آجائے
اور اپنے دل کو دہلیز مین اور سر کو کسی گوشہ مین بادشاہ کے چھوڑے اہل اللہ سے نہ بول۔ بنیاد
ڈالنے مین جلدی کر۔ اور جب اسے مضبوط کرچکے تو جلدی سے دیوار بنائے۔ بنیاد کیا ہے۔ دین اور
دل کی سمجھ۔ نہ کہ فقہ اللسان۔ دلکی سمجھ خدا سے اور فقہ اللسان مخلوق اور اُن کے بادشاہون سے
قریب کردیتی ہے۔ دلکی سمجھ تجھکو مجلس قرب آلہی مین صدرنشین بنادے گی۔ بلند کریگی اور تیری قدم
خدا کی طرف بڑھائے گی۔ افسوس تو اپنا وقت طالب العلمی مین ضائع کرتا ہے اور علم پر عمل نہین کرتا۔ بس تو
تو جہل کے قدم پر ہوس مین مبتلا ہے۔ دشمنان خدا کی خدمت اور اُن کے ساتھ شرک کرتا ہے
وہ تجھسے اور تیرے شریکون سے بے پروا ہے۔ وہ تجھسے کسی شریک کو پسند نہین کرتا۔ تو نہین
جانتا کہ تو اُس کا بندہ ہے جسکے قبضہ مین تیری لگام ہے اگر فلاح کا ارادہ ہے تو دلکی باگ خدا کو سونپ دے

اور اسپر حقیقی توکل کر۔ ظاہر و باطن سے اُسکی خدمت کرتا رہ۔ اُسپر تہمت نہ لگا۔ وہ غیر متہم ہے تیری مصلحت کو تجھسے زیادہ جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے تو نہین جانتا۔ خدا کے آگے سکوت۔ گمنامی آنکھین بند رکھنے۔ سر جھکانے اور گنگ رہنے کو لازم کرے۔ یہانتک کہ اُسکی طرف سے بولنے کا حکم آئے۔ اب تو اُسکے ارادہ سے بولے گا نہ کہ اپنے ارادہ سے۔ اسوقت تیرا بولنا دلی بیماریونکی دوا شفاے اسرار۔ اور عقلون کے حق مین روشنی کا باعث ہوگا۔ الٰہی ہمارے دلون کو روشن کر۔ اور اُن کو اپنا رستہ دکھا۔ ہمارے اسرار کو صاف اور اپنے سے قریب کردے اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؁

چوالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیرہوین رجب ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو مدرسہ مین فرمایا

مؤمن دنیا مین غریب ہے۔ زاہد آخرت مین۔ اور عارف ماسوے اللہ مین۔ مؤمن دنیا مین بمنزلہ قیدی ہے اگرچہ اُس کا رزق فراخ اور مکان وسیع ہو۔ اُسکے گھر والے اُسکے مال و جاہ مین اینڈی پھرتے ہین۔ اُسکے گرداگرد آ کر خوش ہوتے اور ہنستے ہین مگر وہ بلحاظ باطن قید خانہ مین ہے اسکے چہرہ پر خوشی ہوتی ہے۔ اور دل مین غم۔ اُسنے دنیا کو پہچانکر طلاق دیدی ہے۔ پہلی مرتبہ ایک طلاق دی۔ کیونکہ اُسے خوف تھا کہ اغیار ارادہ نہ بدلدین۔ اسی حالت مین آخرت نے اپنا دروازہ کھولا۔ اور اُسکے حُسن و جمال کی بجلی چمکی۔ مؤمن نے دُنیا کو دوسری طلاق دیدی۔ اسوقت دنیا مکرر آئی اور گلے سے لپٹ گئی۔ اُس نے تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرۃ کا ہو رہا۔ اب نور الٰہی کی تجلی ظاہر ہوئی۔ اور مؤمن نے آخرت کو طلاق دیڈالی۔ دُنیا نے پوچھا میان تم نے مجھے کیون چھوڑ دیا۔ جواب ملا کہ مین نے تجھسے اچھی چیز دیکھ لی تھی۔ پھر آخرۃ نے سوال کیا کہ مجھے کیون طلاق دیدی۔ مؤمن نے کہا کہ تو نوجوان اور صورت والی ضرور ہے مگر غیر اللہ ہے اس لئے تجھے طلاق کیون نہ دیتا۔ اسوقت اُسکے لئے معرفت الٰہی محقق ہو جاتی ہے اور وہ ماسوے سے بالکل آزاد ہو جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت دونون سے بیگانہ ہوتا ہی سب سے غائب اور بالکل عالم محویت مین رہتا ہے۔ دنیا اُسکی خدمت مین آکھڑی ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو اپنی خادمہ جانتا ہے حرم نہین سمجھتا دنیا اُسکے کام کے لئے تیار کھڑی رہتی ہے۔ اور اُس زینت و آرائش سے خالی ہوتی ہے۔ جسکے ساتھ وہ اہل دُنیا کے سامنے پیش آتی ہے۔ یہ اس لئے کہ مؤمن اُدھر متوجہ نہو جائے۔ بیگم جب کسی کو چاہنے لگتی ہے۔ تو اُسکے تحفے بڑھیا عورتون اور کالی کلوٹی لونڈیون کے ہاتھ اُسکے پاس پہنچا کرتے ہین۔ کیونکہ بیگم اُس مرد کی حفاظت اور اُسپر غیرت کیا کرتی ہے۔

خدا کی طرف سراپا متوجہ ہوجا۔ کل آئیندہ کو کل گذشتہ کے پاس چھوڑ دے کیا تعجب کل آئیندہ
ایسی حالت مین آئے کہ تو مر چکا ہو۔ اے غنی اپنے غنا کے باعث خدا سے بے پروا نرہ شاید کل کو
تو فقیر ہوجائے۔ کسی شئے کے ساتھ نہو بلکہ خالق الاشیاء کے ساتھ رہ اُسکی مانند کوئی شئے نہین
ہوسکتی۔ اور اسکے غیر کیطرف قرار نہ پکڑ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ خدا سے ملاقات کئے بغیر مومن
کو راحت نہین ملتی۔ جب تیرے اور مخلوق کے تعلقات جاتے رہے اور خدا سے تعلق ہوگیا تو یہ سمجھ
کہ اُسنے تجکو پسند کرلیا اُسکے پسند کو بُرا نہ جان۔ جو خدا کے ساتھ صبر کرتا ہی اسکے الطاف کے عجائبات
دیکھ لیتا ہے۔ فقر پر صبر کرنیوالے کو غنا حاصل ہوجاتا ہے۔ نبوت اکثر چرواہون مین اور ولایت
اکثر غلامون اور غریبون مین ہوئی ہے۔ بندہ جب خدا کے لئے ذلیل ہوتا ہی خدا اُسکو عزیز کردیتا ہی
اور جب تواضع کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بلند کردیتا ہے۔ عزت ذلت دینے والا۔ پست اور بلند کرنیوالا
توفیق دینے اور آسانی کرنے والا وہی ہے۔ اگر وہ نہوتا تو ہم اُسے نہ پہچانتے۔ اے اعمال پر غرور
کرنے والو۔ تم بڑے جاہل ہو۔ اُسکی توفیق نہوتی تو تم نماز و روزہ اور صبر کچھ نکر سکتے۔ تم مقام شکر
مین ہو نہ کہ مقام غرور مین بہت سے لوگ اپنے عمل و عبادت پر مغرور خلقت سے مدح و ثنا کی طالب
اقبال دنیا کے راغب اور اہل دنیا کی طرف متوجہ ہین نفسون اور خواہشون کے ساتھ ٹھیرنا اس کا
سبب ہے۔ دنیا نفس کی اور عقبےٰ دل کی پیاری چیز ہے۔ اور خدا محبوب اسرار ہی۔ مضبوط حلم کے بعد اُسنے
تمہارے دلون مین حکمتین ڈالی ہین حکمتین اس کام کا پہلا قدم ہین جسنے باوجود عدم حکمت اُسکا دعوےٰ
کیا وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ شریعت جس چیز کی گواہی نہ دے وہ الحاد ہے۔ قرآن و حدیث کے دو پر لگاکر
خدا کی طرف اُڑجا اور پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر اُسکے پاس جا پہنچ اُن کو اپنا وزیر و معلم
بنالے۔ وہ بنا سنوار کر تجھے خدا کے سامنے پیش کردین گے۔

وہ اُن ارواح مین حاکم مریدونکے مربی۔ مرادون سے واقف۔ اور صالحین کے افسر ہین
اُن مین احوال اور مقامات کی تقسیم کرنے والے ہین۔ خدا نے یہ کام اُنکے سپرد کردیا ہے۔ اُن کو سب کا
سردار بنایا ہے۔ بادشاہ کے پاس سے جب لشکریون کے لئے خلعت جاتے ہین تو افسر کے ہاتھون
تقسیم ہوا کرتے ہین۔ توحید عبادت ہے اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا عادت۔ عبادت کو لازم کرلے
اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو عادت کو چھوڑ دے گا تو تیرے حق مین خرق عادت ہونے لگیگا
اپنی عادت بدلدے تاکہ خدا تیری حالت بدلڈالے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ خدا کسی قوم کی حالت
نہین بدلتا جب تک لوگ اپنی حالت خود نہ بدلدین۔ اپنے نفس اور مخلوق کو اپنے دل سے نکالدے
اور اُن کے پیدا کرنے والے سے بھر دے تاکہ تکوین تیری طرف واپس آجائے۔ طہارت قلب
اور صفائی اسرار نہو تو اس دن کے روزون۔ اور رات کی نمازون سے کچھ حاصل نہین۔ بعض

اولیاء اللہ کا قول ہے کہ صیام و قیام اس دسترخوان کا سرکہ اور ساگ ہے۔ اصل کہانا اور شئے ہے۔ اِن دونو کا صدق اول کہانا ہے۔ پھر رنگ برنگ کے کھانے آنے لگتے ہین۔ بعد کہانے تناول کئے جاتے ہین۔ پھر ہاتھ دھوئے جاتے ہین۔ پھر خدا کی ملاقات ہوتی ہے۔ پھر خلعتین اور جاگیرین ملتی ہین امارت و نیابت حاصل ہوتی ہے۔ شہر اور قلعے تسلیم کئے جاتے ہین۔ جب بندہ کا دل درست ہوتا اور قرب کو جگہہ دیتا ہے اُسے اطراف زمین کی بادشاہت و سلطنت سب مل جاتی ہے مخلوق کیطرف دعوت اسلام۔ اور اُن کی ایذاؤن پر صبر۔ تغییر باطل اور اظہار حق کا منصب دیا جاتا ہے خدا اُس کو دیتا اور غنی کر دیتا ہے کیونکہ وہ جب دیتا ہے غنی کر دیا کرتا ہے۔ اُس کا پیٹ حکمتو نسے بھر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندون اور عارفون کے دلون کی زمین مین حکمتون کی نہرین پیدا کر رکھی ہین۔ جن مین اُسکے علم کے وادی سے اُسکے عرش و لوح سے پانی آتا ہے۔ اور اُن دونوں کی طرف جو مُردہ۔ خدا سے ناواقف۔ اور اُس سے مُنہ پھیرے ہوئے ہین جاری ہوتا ہے اے لڑکے۔ حرام کھانا تیرے دل کو مارتا اور حلال اسے زندہ کر دیتا ہے ایک لقمہ دلکو روشن کرتا ہے اور ایک تاریک۔ ایک لقمہ دنیا مین مشغول کرتا ہے اور ایک آخرت مین۔ ایک لقمہ دونون سے بے رغبت بناتا ہے اور ایک خالق کی جانب راغب کر دیتا ہے۔ حرام کھانا دنیا مین مشغول اور معاصی کو محبوب کرتا ہے۔ مباح لقمہ آخرت مین مشغول اور طاعات کو مرغوب کر دیتا ہے۔ اور حلال دل کو خدا سے قریب کر دیتا ہے۔ اِن کھانون کی شناخت صرف معرفت الٰہی کے باعث ہوتی ہے اور اُسکی معرفت دل مین ہوتی ہے۔ کتابون مین نہین ہوتی۔ اُسکی طرف سے ہوتی ہے۔ مخلوق کی جانب سے نہین ہوتی۔ خدا کی معرفت اُسکے حکم پر عمل کرنے اور تصدیق و صدق کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے۔ یہ رتبہ توحید اور اُس پر مضبوط ہونے اور مخلوق سے الگ ہونے کے بعد ملتا ہے جب تو کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے کے بعد کچھ جانتا ہی نہین تو خدا کو کیونکر پہچان سکتا ہے یہ چیزین وجہ حلال سے ہون یا حرام سے تجھے کچھ پروا نہین۔ تو نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہین سُنا کہ جو اپنے کھانے پینے کی پروا نکرے کہ کہان سے آرہا ہے خدا اُسکی پروا نہین کرتا جونسے دروازے سے چاہے دوزخ مین داخل کر دے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا اشیا جمع کرنے کی پروا نکر۔ اور کسی چیز کی تمنا نرکھ۔ تجھے کوئی شئے اُس سے غافل نکرے مخلوق تجھے اس سے نروکے۔ ہان اُنکی عقل کے مطابق اُن سے بات کر۔ اور مدارات کے ساتھ اُن پر صدقہ کر۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے اس قول پر عمل کر۔ نارہ کہ لوگون سے مدارات کرنا صدقہ ہے۔ خدا کے دئیے مین سے اُن کو دے۔ جو تجھے ملا ہے۔ اُسمین سے کچھ اُنہین بخش۔ نرمی مہربانی اور خوش اخلاقی سے پیش آ۔ اسوقت تیرا خلق اخلاق الٰہی مین سے اور تیرا فعل اُسکے حکم سے ہوگا مشائخ دو طرح

کے ہوتے ہین۔ ایکسن شیخ الحکم دوسرا شیخ العلم یہ دوسرا شیخ تجکو مخلوق سے الگ کرکے قرب الٰہی کو دروازہ
تک پہنچا دیگا۔ تجھے دو دروازون مین جانا پڑے گا۔ اِن مین ایک مخلوق کا دروازہ ہے دوسرا خالق کا
ایک دُنیا کا دوسرا آخرت کا۔ ایک دوسرے کا تابع ہے۔ اول مخلوق کا دروازہ ہے پھر خالق کا
تو پہلے دروازہ سے تجاوز کئے بغیر دوسرے کو نہین دیکھ سکتا۔ دل کو دُنیا سے الگ کر۔
تاکہ دوسرے دروازہ مین چلا جائے۔ شیخ الحکم کی خدمت کر تاکہ وہ شیخ العلم تک پہنچا دے مخلوق سے
نکل۔ تاکہ خالق پہچان سکے۔ معرفت درجہ بدرجہ ہے۔ دُنیا و آخرت جمع نہین ہوتین یہ چیزین ایک
دوسرے کی ضد ہین۔ اِن کے اجتماع کا طالب بن۔ کچھ حاصل نہوگا۔ خدا کے گھر یعنی دل کو
خالی کر دے اور اُسمین غیر کو نہ چھوڑ جب فرشتے اُس گھر مین کہ جسمین تصویر ہو داخل نہین ہوتے
تو تیرے دل مین تو بہت سی تصویرین اور بُت موجود ہین۔ اُس مین خدا کیونکر آئیگا۔ ماسوے اللہ
بُت ہے۔ اِسے توڑ۔ اور اِس گھر کو بتون سے پاک کر۔ تو اپنے مطلوب کو اسی مین موجود پائے گا
اور ایسے عجائبات دیکھے گا جو اِس سے پہلے نہ دیکھے ہونگے۔ الٰہی ہمین اپنی مرضیات کی توفیق
دے۔ اور دنیا و آخرت مین نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا ؎

پینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے سولھوین رجب ۵۴۵ھ کو صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جسکا بھروسا اپنی جیسی مخلوق ہو وہ ملعون ہے ملعون ہے اس لعنت مین
اکثر لوگ شامل ہین۔ ہزارون مین ایک خدا پر بھروسا کرتا ہے۔ اور جسنے خدا پر اعتماد کیا۔ اُس نے
گویا بہت مضبوط کڑا تھام لیا۔ اور جسنے مخلوق پر بھروسا رکھا اُسنے گویا پانی کو مٹھی مین بند کر لیا
مٹھی کھولدی تو کچھ بھی نہ رہا۔ افسوس۔ مخلوق ایکدن۔ دو دن۔ تین دن۔ مہینا بھر۔ برس دن
دو برس تک تیری حاجتین پوری کریگی۔ آخر تنگ آجائیگی۔ اسلئے خدا کی صحبت اختیار کر۔ اور
اپنی حاجتین اُدہر بھیجا۔ وہ تیری دونون طرح کی حاجتون سے نہ تنگ ہوگا نہ گھبرائے گا۔ قوت توحید
کے وقت موحد کے سامنے ماں باپ اہل وعیال۔ دوست دشمن اور مال وجاہ کی کچھ حقیقت نہین
رہتی وہ کسی کی طرف قرار نہین پکڑتا۔ خدا کے دروازہ اور اُسکے احسانات کے سوا کسی سے تعلق نہین
رکھتا۔ اے اپنے قبضہ کے دینار و درہم پر اعتماد کرنے والے۔ یہ دونون عنقریب تیرے ہاتھ سے
جاتے رہین گے اور جیسا تو ان کو چاہتا تھا ویسا ہی یہ تجکو دکھ دینگے۔ یہ پہلے غیر کے پاس تھے
چھینکر تجھے دئے گئے۔ تاکہ تو طاعت الٰہی پر ان سے مدد لے۔ تو نے اِن کو اپنا بُت بنا لیا۔ اے
جاہل خدا کے لئے علم پڑھ اور اُسپر عمل کر۔ علم حیات ہے اور جہل موت۔ صدیق جب علم [illegible]

کی تعلیم سے فارغ ہوتا ہے۔ تو علم خاص یعنی علم قلوب و اسرار مین مشغول ہوجاتا ہے پھر یہ علم پڑھکر
خدا کے دین کا بادشاہ بنجاتا ہے۔ امرونہی اور دینا ندینا مسلط کرنے والے کے حکم سے کیا کرتا ہے
اُسی کے حکم سے لیتا دیتا ہے۔ وہ بلحاظ حکم مخلوق کے ساتھ ہے۔ اور بلحاظ علم خدا کیساتھ حکم دربان
ہے۔ اور علم گھر۔ حکم عام ہے۔ اور علم خاص۔ عارف خدا کے دروازہ پر کھڑا رہتا ہے۔ اُسے علم معرفت
واطلاع امور دیا جاتا ہے جس کی خبر اور کو نہین ہوتی۔ اُسے عطا کا حکم دیا جاتا ہے۔ اسلئے دیدیتا ہے
روکنے کا حکم ملتا ہے۔ روک لیتا ہے۔ کھانے کی اجازت ہوتی ہے کھالیتا ہے۔ بھوکے مرنے کا
حکم ہوتا ہے بھوکا رہتا ہے۔ اُسے کسی شخص کی طرف متوجہ ہونے کا حکم ہوتا ہے۔ اور کسی سے
مُنہ پھیر لینے کا۔ کسی سے لینے کی اجازت ہوتی ہے۔ اور کسیکو روکردینے کی۔ جس کی خدا مدد کرے
وہ منصور ہے۔ اور جسے وہ محروم رکھے وہ محروم۔ اہل اللہ تمہارے پاس تمہارے نفع کیلئے آتے
ہین۔ اپنی حاجت کے لئے نہین آتے۔ اُن کو مخلوق کی حاجت ہی نہین۔ وہ مخلوق کی رسیون مین
بل دیتے۔ اُن کی بنیادین مضبوط کرتے اور اُسپر مہربانی فرماتے ہین۔ وہ دنیا و آخرت مین خدا سے
واقف ہین۔ تمسے جو کچھ لیتے ہین وہ تمہارے ہی لئے ہے نہ کہ اُنکے لئے مخلوق کی نصیحت اور اُسپر دوام انکا شغلہ ہے
کیونکہ جو چیز خدا کی طرف سے ہوتی ہے دائم وثابت رہتی ہے۔ اور جو غیر کی طرف سے ہو
فنا ہوجاتی ہے۔ علم اور عمل کرنے والے علمار کی خدمت کر۔ اور اُسپر صابر رہ۔ تو اگر علم کی خدمت پر
اول صبر کرے گا۔ تو ثانی الحال علم تیرا خادم بنجائے گا۔ جس طرح تونے اُسکی خدمت پر صبر کیا ہے
وہ تیری خدمت پر صبر کرے گا۔ تجھے علم کی خدمت پر صبر کرنے کے باعث دلکی سمجھ اور باطن کا
نور دیا جائے گا۔ اے قوم اپنے کام خدا کے حوالے کرو۔ وہ تمہارا حال تم سے زیادہ جانتا ہے
اُسکی طرف سے کشائش کے منتظر رہو کیونکہ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک کشائش
ہوجایا کرتی ہے۔ خدا کی عبادت کرو۔ اُس کا دروازہ کھلواؤ۔ مخلوق کی طرف سے دروازے
بند کرو۔ وہ تمہین ایسے عجائبات دکھائے گا جو شمار مین نہ آسکینگے۔ تجھپر افسوس۔ اگر خدا مخلوق
کے ہاتھون تجھے نفع دینا چاہے گا تو ضرور دیگا اور اگر ضرر دینا چاہے گا تو یہ ہوکر رہیگا کیونکہ تسخیر اور
دلون کو نرم وسخت کرنے والا وہی ہے۔ اور مارنے جلانے دینے۔ ندینے ذلیل اور معزز کرنے
بیماری اور تندرستی دینے۔ پیٹ بھرنے اور بھوکا رکھنے۔ کپڑا پہنانے اور ننگا پھرانے۔ نیکی کرنے
اور وحشی بنانے والا وہی ہے۔ اول وآخر اور ظاہر و باطن وہی ہے سب کچھ وہی ہے۔ ماسوا
کچھ نہین۔ اسبات کو دل مین جمالے۔ اور بظاہر لوگون کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کر۔
یہ اُن نیک لوگون اور پرہیزگارون کا شغل ہے جو ہر حال مین خدا سے ڈرتے۔ مخلوق کے ساتھ
مدارات کرتے اُن کے دلی حالات سمجھکر خوش اخلاقی کے ساتھ اُن سے بیان کرتے ہین

قرآن وحدیث کے مطابق اخلاق برتتے اور انہی کے موافق عمل کرتے ہین۔ پھر اگر لوگ اُن کی باتین مان لیتے ہین تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ اور اگر لوگ قرآن وحدیث سے نکلجاتے ہین تو اِن مین اور اُن مین دوستی اور مدارات کچھ نہین رہتا۔ خدا کے امر ونہی کے متعلق مخلوق سے نہیں شرماتے اپنے دل کو مسجد بنالے اور خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکار۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بیشک مسجدین خدا کے لئے ہین۔ تم خدا کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو۔ اس وقت ایسے آدمی کا درجہ اسلام سے ایمان۔ ایمان سے ایقان۔ ایقان سے معرفت۔ معرفت سے علم۔ علم سے محبّت محبّت سے محبوبیت اور طلب سے مطلوبیت کی طرف ترقی کرجاتا ہے۔ اس وقت ایسا آدمی جب بندہ بنجاتا ہے چھوڑا نہین جاتا۔ جب بھولتا ہے یاد دلایا جاتا ہے۔ جب سوتا ہے بیدار کیا جاتا ہے جب غافل ہوتا ہے جگایا جاتا ہے۔ جب پشت پھیرتا ہے متوجہ کیا جاتا ہے۔ جب خاموش ہوتا ہے بُلایا جاتا ہے۔ پھر وہ ہمیشہ بیدار اور صاف رہتا ہے کیونکہ اس کا آئینۂ دل صاف ہوجاتا ہے۔ اُس کے ظاہر سے باطن کو دیکھ لیتا ہے اور اپنے پیغمبر علیہ السلام سے بیداری کا ورثہ پاتا ہے۔ حضور کی آنکھین سویا کرتی تھین اور دل بیدار رہتا تھا۔ اور پس پشت سے آپ اس طرح دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے۔ ہر کسی کی بیداری اُسکی حالت کے مطابق ہے پیغمبر علیہ السلام کی بیداری کو کوئی نہین پہنچتا۔ اور آپ کے خصوصیات مین کوئی شریک نہیں ہوسکتا ہان آپ کی اُمت کے ابدال واولیاء آپ کے فضلہ خوار ہین۔ اُنکو آپکے دریاے مقامات کا ایک قطرہ اور کرامات کے پہاڑون کا ایک ذرّہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ آپ کے وارث۔ دین کو تھامنے والے۔ دین کے مددگار۔ دین کے رہبر۔ علم دین اور شریعت کے پھیلانے والے ہین۔ ان پر اور قیامت تک ان کے وارثون پر خدا کا سلام اور اُس کی رحمت۔ مؤمن نے دنیا پر نظر ڈالی۔ اُسے چاہا اور طلب کیا۔ اور دنیا نے اُسکے دلمین جگہہ لیکر مالک بنناچاہا۔ اُس نے جھٹ طلاق دیدی پھر آخرت کو طلب کیا اور اُسے پالیا۔ جب اُس نے دلکو گھیر لیا تو مومن کو اسکا خوف ہوا کہ کہتین مجکو خدا سے نہ روک دے اور قید نکرلے۔ اس لئے اسے بھی طلاق دے کر دنیا کے پہلو مین بٹھادیا۔ اور اس کا مہر ادا کرکے خدا کے دروازہ پر جا پہنچا۔ وہان خیمہ لگایا۔ اور اُس کی چوکھٹ کو تکیہ بنالیا۔ اُس نے ملّتِ ابراہیم کا اتباع کیا۔ پہلے ثریا کو دیکھا پھر چاند کو۔ پھر سورج کو۔ پھر فریاد یا کہ فنا اور غائب ہونے والی چیزون کو مین پسند نہین کرتا۔ مین اس کی طرف متوجہ ہوتا ہون جس نے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا۔ مین باطل دینون سے دین حق کی طرف مائل ہون اور مشرک نہین ہون۔ مؤمن جب ہمیشہ خدا کی چوکھٹ سے تکیہ کرتا اور خدا اُس کے صدق طلب کو معلوم کرلیتا ہے تو دروازہ کھولدیتا ہے اور اُس کے دل کو اپنے پاس آنکی

اجازت دیتا ہے پھر اُس سے اُس کے حال اور دنیا و آخرت کے ساتھ جو کچھ گذر چکی ہے سب کی خبرین پوچھتا ہے حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے مؤمن اپنا سب قصہ کہہ سناتا ہے۔ بعد و خدا اُسے مقرب کر لیتا اُس سے اُنس اور کلام کرتا اپنی رضا کی خلعت پہناتا۔ اُسے حکمت و علم سے پُر کرتا ہے اور اُس کی دونون مطلقہ عورتون یعنی دنیا و آخرت کو تجدید عقد کرتا ہے۔ اُس کے اور اُن دونون کے مابین حکمنامہ لکھتا ہے اور اسکے حق مین ترک اذیت شرط کر لیتا ہے۔ اور اُن دونون کو خادمہ بنا دیتا ہے۔ یہ دونون اُسکا پورا حق ادا کرتی ہین۔ خدا ان دونون کے دل مین اُسکی محبت ڈالتا ہے۔ اُسکی حالت بدلجاتی ہے۔ اور اُسکا دل خدا کے قرب مین جا رہتا ہے۔ ماسوے سے الگ ہوجاتا ہے۔ یہ شخص آزاد بندہ بنجاتا ہے ماسوے سے الگ اور زمین و آسمان مین بے قید ہو کر رہتا ہے۔ کوئی چیز اس پر حاکم نہین ہوتی اور وہ اختیار کا مالک ہوتا ہے وہ ایسا بادشاہ بنجاتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی اُسکا مالک نہین ہوتا۔ اُس کے سامنے دروازہ کھلا رہتا ہے۔ کوئی دربان ہوتا ہے نہ پھرہ دار اے لڑکے اہل اللہ کا غلام بنجا کیونکہ اُن کی چاہت کے وقت دنیا و آخرت اُن کی خدمتگار ہوجاتی ہے۔ وہ ان دونون سے بحکم آلٰہی لیتے ہین۔ بظاہر دنیا سے لیکر ٹھکو دیتے۔ مگر اُن کا باطن آخرت مین ہے الٰہی دنیا اور آخرت مین ہمین اُنکی شناخت کرادے۔

چھیالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ رجب ۵۴۵ھ مین اتوار کے دن صبح کے وقت فرمایا

دنیا ایسا بازار ہے جو عنقریب بند ہوگا۔ مخلوق پر نگاہ ڈالنے کے دروازے بند کرو۔ اور خدا کو دیکھنے کے دروازے کھولو۔ ولکی صفائی اور قرب باطن کی ایسی حالت مین جو تمہارے ساتھ مخصوص ہو۔ اور عام طور پر تمہارے اہل و عیال سے متعلق نہ ہو کمائی اور اسباب کے دروازے بند کرو۔ بات تو جب ہے کہ کمائی نفع اور تحصیل سب غیرون کے لئے ہو۔ اپنے لئے اُس کے فضل کے طبق سے خاص چیز طلب کرو۔ نفسون کو دنیا دلون کو آخرت اور اسرار کو خدا کے ساتھ متعلق کرو۔ ہمارا ارادہ تجھے معلوم ہے شیخ کا قول ہے کہ اہل اللہ انبیا کے نعم البدل ہین۔ اُن کی بات مانو۔ کیونکہ خدا و رسول کے حکم سے امر و نہی کرتے ہین بلائے جاتے ہین اس لئے بولتے ہین۔ دئے جاتے ہین اسلئے لیتے ہین طبیعت و نفس کی خواہش سے کوئی حرکت نہین کرتے۔ خدا کو دین کی بابت اپنی خواہشون مین شریک نہین ٹھیراتے تمام اقوال و افعال مین پیغمبر علیہ السلام کا اتباع کرتے ہین۔ اُنھون نے خدا کا یہ حکم سن رکھا ہے کہ جو کچھ رسول دین اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرین باز رہو۔ رسول کے اتباع نے انھین مرسِل تک پہنچا دیا ہے۔ اُنھون نے رسول کا قرب چاہا۔ رسول نے اُن کو خدا کا مقرب کر دیا۔ خدا نے اُن کو خطاب خلعت اور مخلوق کی سرداری دی۔ اے منافقو تمہین یہ گمان ہے کہ دین

چلنے کو طیار رہے اور امر دین مہمل اور بیکار رہے۔ تمہین۔ اور تمہارے شیاطین اور برے مصاحبون کے لئے کوئی عزت نہین۔ الٰہی مجھ پر اور ان پر مہربان ہو۔ اور ان کو نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے نجات دے۔ خدا کی عبادت کرو۔ اور حلال کی کمائی سے عبادت پر مدد چاہو۔ کیونکہ خدا مومن مطیع اور حلال کھانے والے بندہ کو محبوب رکھتا ہے کھا پی کر عبادت و عمل کرنے والے کو دوست اور بے عمل کو دشمن جانتا ہے۔ کسی پیشہ سے کمائی کھانے والے کو اچھا جانتا ہے اور نفاق سے کھانے والے کو دشمن۔ ایسے کو مخلوق کے حوالے کر دیتا ہے۔ موحد کو دوست رکھتا ہے اور مشرک کو مبغوض۔ اہل تسلیم کو پیار کرتا ہے اور جھگڑالو سے دشمنی کرتا ہے۔ موافقت محبّت کی علامت ہے اور مخالفت دشمنی کی۔ سب کام خدا کو سونپ دو اور دنیا و آخرت کے متعلق اس کی تدبیر پر رضا مند رہو مین مدتون بلاؤن کے ساتھ آزمایا گیا مین نے خدا سے اُس کے دفعیہ کا سوال کیا۔ اس سے اور زیادہ بلا مین مبتلا ہوا سخت حیرانی ہوئی۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ کیا ابتدائی حالت مین ہم نے تجھ سے نہ کہدیا تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہے۔ مین نے اس سے ادب حاصل کیا اور خاموش ہو رہا۔ افسوس تو خدا کی محبّت کا دعوے کرے اور غیر کو چاہے۔ وہ صاف ہے اور اغیار مجسم کدورت ہین جب تو غیر کی محبت مین صاف کو مکدر کرے گا تو وہ تجھکو مکدر کر دے گا۔ اور تیرے ساتھ وہ برتاؤ برتے گا جو حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ برتا۔ جب انھون نے اپنے بیٹون کی طرف اپنے دلی توجہ فرمائی تو انھین بیٹون ہی کے غم مین مبتلا کر دیا۔ اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام جب اپنے نواسون حضرت اما حسنؓ و حسینؓ کی طرف مائل ہوئے تو ایک دن جبرئیلؑ نے آکر یہ فرمایا کہ کیا تم ان دونون کو چاہتے ہو۔ آپ نے فرمایا ہان۔ جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ ان مین ایک کو زہر دیا جائیگا اور دوسرا شہید ہوگا۔ چنانچہ دونون کی محبّت آپ کے دل سے جاتی رہی اور آپ صرف خدا کے ہو گئے اور خوشی غم سے بدل گئی۔ اللہ تعالیٰ انبیا و اولیا اور نیک بندون کے دلون سے غیرت کرتا ہے اے نفاق سے دنیا طلب کرنے والے ہاتھ کھول۔ تجھے اس مین کچھ بھی نظر نہ آئیگا۔ افسوس تو نے کمائی مین زہد اختیار کیا اور دین بیچکر لوگون کا مال بیٹھے بیٹھے کھانے لگا۔ کسب تمام انبیا کا فعل ہے۔ ہر نبی کوئی نہ کوئی پیشہ کیا کرتا تھا۔ انجام کار جو کچھ انھون نے مخلوق سے لیا وہ خدا کے حکم سے لیا اے دنیا کی شراب اسکی خواہشون اور لذتون کے سرمست۔ عنقریب قبر مین جاکر تیرے ہوش ٹھکانے آجائینگے۔

سینتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے ۵۴۵ھ مین شعبان کی چاندرات کو منگل کے دن مدرسہ مین فرمایا

علم پڑھ پھر عمل و اخلاص سے کام لے اپنے نفس اور مخلوق سے الگ ہو۔ اور اللہ کہکر مخلوق کو چھوڑ دے

کہ اپنے خیال میں لہو ولعب کرتے رہیں۔ ابراہیمؑ کی طرح پکار کہ رب العلمین کے سوا تمہارے معبود میرے دشمن ہیں۔ خلقت کو چھوڑ۔ اور جب تک اُن کو نفع وضرر میں مبتلا دیکھے اُن سے نفرت رکھ۔ جب نری توحید ہوجائے اور شرک کی ناپاکی دل سے باہر ہو تو اُن کی طرف جا اُن سے مل۔ اور ان کو اپنے علم سے فائدہ پہنچا۔ خدا کے دروازہ کا رستہ دکھا۔ مخلوق کی طرف سے مرجانا خواص کی موت ہے۔ یہ ارادی اور اختیاری موت ہوا کرتی ہے۔ جسکو موت آگئی اُسے حیات ابدی مل گئی۔ اس کی ظاہری موت لحظہ بھر کے لئے سکتہ ہے۔ لحظہ بھر کے لئے غشی۔ لحظہ بھر کے لئے غیبت۔ پھر نیند۔ پھر بیداری اگر ایسی موت درکار ہے تو معرفت وقرب کا نشہ پی لے۔ اور خدا کی چوکھٹ پر اس قدر سو۔ کہ رحمت اور احسان کا ہاتھ تجھے تھام لے۔ اور حیات ابدی عنایت کرے۔ نفس کا کھانا الگ ہے۔ دل کا الگ اور سِر کا الگ۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنے خدا کے پاس رہتا ہوں۔ وہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ یعنی میرے سر کو معانی اور روح کو روحانیت عطا فرماتا ہے۔ اور خاص غذائیں دیتا ہے۔ ابتدا میں آپ کو جسم وقلب دونوں کے ساتھ معراج ہوئی۔ پھر جسم روکا گیا۔ دل اور سر سے معراج ہوئی۔ اور آپ لوگوں میں موجود رہے۔ یہی حال آپ کے اُن سچے وارثوں کا ہے جو علم وعمل واخلاص اور مخلوق کی تعلیم کے متعلق جامع اوصاف ہیں۔ اہل اللہ کا فضلہ کھاؤ۔ اُن کے برتنوں میں جو کچھ بچا ہوا ہے اُسے پی جاؤ۔ اے علم کے مدعی۔ بلا عمل تیرے علم کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور بلا اخلاص تیرا عمل معتبر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ جسم بلا روح ہے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو مخلوق کی تعریف ومذمت کی طرف توجہ نکرے۔ اُن کے مال کی طمع نہ رکھے بلکہ ربوبیت کا حق ادا کرے۔ نعمت کے لئے نہیں بلکہ منعم کے لئے۔ ملک کے لئے نہیں بلکہ مالک کے لئے۔ باطل کے لئے نہیں بلکہ حق کے لئے عمل کرے۔ مخلوق کے پاس چھلکا اور خدا کے پاس مغز ہے۔ اور اُس نے تجھے لب لباب۔ سر اسرار اور خلاصہ معنی کی اطلاع دیدی ہے۔ اب ماسوے اللہ سے الگ ہوجا۔ یہ تجرید دل کے لئے ہے نہ کہ جسم کے لئے۔ زہد دل کے لئے ہے نہ کہ جسم کیلئے روگردانی سِر کے لئے ہے نہ کہ ظاہر کے لئے۔ نظر معانی کیطرف چاہئے نہ کہ الفاظ کیطرف۔ نگاہ خدا کے لئے ہے نہ کہ مخلوق کے لئے۔ دار مدار اس پر ہے کہ تو خدا کے ساتھ ہو نہ کہ مخلوق کے ساتھ تمہاری طرف سے دنیا وآخرت سب نابود ہونی چاہئے۔ گویا دنیا وآخرت کوئی چیز نہیں۔ گویا اُسکے سوا ہر چیز لاشے ہے۔ خدا کے محب جو مخلوق میں خاص ہیں جسمانی بلاؤں سے خوش ہوتے ہیں۔ جو لوگ جسمانی آزمائش کے متعلق کفار کی تلوار سے قتل کئے جاتے ہیں وہ شہید ہوتے ہیں۔ پھر جو محبت کی تلواروں سے مارے جاتے ہیں وہ کس رتبہ کے شہید ہوں گے۔ ویرانی آبادی پر مسلط ہوتی ہے اور معانی گناہوں سے خراب ہوتے ہیں۔ تو نے اُجاڑ مقامات کو نہیں دیکھا۔ اُنکو باشندوں کے گناہوں

نے اُجاڑا ہے۔ گناہ شہرون کو اُجاڑتے اور بندون کو ہلاک کرتے ہین اسی طرح تیری بنیاد ہے جب تو گناہ کریگا اجڑ جائے گی۔ گناہون سے پہلے تیرے بدن مین خرابی واقع ہوگی۔ پھر تیرے دین کے بدن مین۔ اندھاپن۔ اپاہجی۔ بہراپن۔ ناطاقتی سب موجود ہوجائینگی۔ پھر مختلف بیماریان لاحق ہون گی۔ فقر مال کے گھر کو خراب کرے گا۔ اور دوست دشمن کا محتاج بنا دیگا۔ اے منافق خدا کو فریب ندے۔ تو اپنے عمل کو خدا کے لئے ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ مخلوق کے لیئے ہوتا ہے۔ تو اُن کو دکھاتا نفاق کرتا اور ان کی خوشامد کیا کرتا ہے۔ خدا کو بھول رہا ہے۔ تو عنقریب دنیا سے مفلس ہو کر نکلے گا۔ اے باطنی مریض۔ دوا کر۔ ایسی دوا نیکون ہی کے پاس ہوتی ہے۔ اُن سے دوا لے کر استعمال کر۔ تندرستی حاصل ہوگی۔ یعنی۔ قلب سِر۔ اور خدا کے ساتھ خلوت نشینی کے متعلق ابدی صحت حاصل ہوگی۔ دل کی آنکھین کھلجائینگی۔ اور تو خدا کو دیکھ لے گا اور تو ان مین جائیگا جو خدا کے دوست اور اس کے دروازہ پر پڑے ہوئے ہین۔ اُس کے سوا کسی کو نہین دیکھتے۔ جس دل مین بدعت ہو خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ اے قوم سنت کا اتباع کرو۔ بدعت نہ کرو۔ موافق بنو۔ مخالف نہو۔ اطاعت کرو۔ گناہ نکرو۔ اخلاص کرو مشرک نہ بنو۔ خدا کو ایک جانو۔ اُس کے دروازہ سے نہ ٹلو۔ اُس سے مانگو غیر سے نہ مانگو۔ اُس سے مدد چاہو غیر سے نہ چاہو۔ اُس پر توکل کرو۔ غیر پر اعتماد نہ رکھو۔ اور اے خاص لوگو۔ تم اپنے نفس اسے سونپ دو۔ اپنے متعلق اُس کی تدبیر پر رضامند ہو جاؤ۔ اُس کے ذکر مین مشغول رہو نہ کہ سوال مین۔ تم نے بعض کتابون مین خدا کا یہ قول نہین سُنا جو شخص میرے ذکر مین مشغول ہو کر مجھ سے سوال نہین کر سکتا مین اُسے مانگنے والون سے زیادہ دیا کرتا ہون۔ اے ذکر الٰہی مین مشغول ہونے اور اس کے لئے شکستہ دل رہنے والے کیا تو اُس سے رضامند نہیں کہ وہ تیرے ہمنشین ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض کلام مین فرماتا ہے۔ مین اپنے ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہون۔ اور مین اُن کے پاس ہون جو میرے لئے شکستہ دل رہتے ہین۔ اے لڑکے ذکر الٰہی تجکو خدا کے قریب اور اُس کے بیتِ قرب مین داخل کردے گا۔ تو اس کا مہمان ہوجائے گا۔ مہمان اور خاص کر بادشاہی مہمان کا اکرام ہوا کرتا ہے تو اپنے ملک اور مِلک کے باعث بادشاہ سے کب تک غافل رہیگا عنقریب اپنے مُلک اور مِلک سے جدا ہوجائے گا۔ عنقریب آخرت مین چلا جائے گا۔ اور معلوم کرلے گا کہ گویا دنیا کالعدم تھی۔ اور آخرت ہمیشہ باقی رہے گی۔ میری فقیری کے باعث مجھسے نہ بھاگو۔ مین تم سے اور تمام جہان سے بے پروا ہون مین تمہین تمہارے لئے چاہتا ہون۔ تمہاری رسیون مین بل دیتا ہون۔ خدا کے دین مین بدعت نکر۔ دو سچے گواہون یعنی قرآن و حدیث کا اتباع کر۔ یہ دونون تجھے خدا سے ملا دین گے۔ اور اگر تو بدعتی ہے تو عقل و ہوا تیرے گواہ ہین۔

یہ دونون تجھکو جہنم مین پہنچائین اور فرعون وہامان اور اُن کے لشکر سے جا ملائین گے۔ تقدیر کو دلیل نبنا۔ یہ دلیل قبول نہوگی۔ دارِ علم و تعلم اور دار عمل و اخلاص مین داخل ہو۔ تجھ سے کچھ نہین ہوسکتا حالانکہ ہونا ضرور چاہیے۔ طلب علم و عمل مین کوشش کر۔ دنیا کا طالب نہ بن۔ عنقریب تیری کوشش منقطع ہوجائے گی۔ اس لیئے منافع مین کوشش کر۔ اس وقت ایک شخص نے حالت وجد مین کھڑے ہوکر عرض کیا کہ اس دلہن کی ابتدائی حالت کیا تھی جس سے ایسی صاحب نصیب ہوگئی۔ فرمایا اسے زفاف سے پہلے بادشاہ سے محبت تھی اے لڑکے سامنے آ اور رضائے الٰہی کیطرف پہنچ جب وہ رضامند ہوجائیگا تو تجھے دوست رکھے گا۔ روزی کا غم دل سے دور کردے۔ خدا کیطرف سے بلا محنت ومشقت روزی آئیگی۔ سب غمون کو دل سے نکال کر صرف ایک یعنی خدا کا غم باقی رکھ۔ تو لیا کرے گا تو تمام غمون سے کفایت ہوگی۔ جو چیز تجھے مغموم کرے وہی تیرا مقصود ہے۔ اگر غم دنیا ہے تو تو دنیا کے ساتھ ہے اور اگر غم آخرت ہے تو آخرت کے ساتھ ہے اور اگر غم مخلوق ہے تو مخلوق کے ہمراہ ہے۔ اور اگر خدا کا غم ہے تو دنیا و آخرت مین تو خدا کا ہمراہی ہے ؛

اڑتالیسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے آٹھوین شعبان ۵۴۵ھ مین منگل کے دن شام کو وقت مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جس نے لوگون کیلئے اُس چیز سے اپنی زینت کی جسے وہ پسند کرتے ہین اور خدا کے لئے اُس شے کا اظہار کیا جسے وہ ناپسند کرتا ہے وہ خدا سے ایسی حالت مین ملے گا کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔ نبیؐ کا کلام سنو۔ اے منافقو۔ آخرت کو دنیا کے۔ خدا کو مخلوق کے۔ اور باقی کو فانی کے بدلے بیچنے والو۔ تم نے تجارت مین نقصان اُٹھایا۔ تمہاری پونجی جاتی رہی۔ افسوس تم غضب الٰہی کے سامنے ہو۔ کیونکہ جو شخص لوگون کے لئے اس چیز سے اپنے آپ کو مزین کرتا ہے جو اُس مین نہین ہے۔ خدا اُس سے ناراض ہوتا ہے۔ اپنے ظاہر کو آداب شرع اور باطن کو مخلوق کے ساتھ دلی تنفر سے آراستہ کر۔ اُنکی طرف کا دروازہ بند کرے۔ اُن کو دل سے مٹادے اور یہ سمجھ کہ گویا وہ پیدا ہی نہین ہوئے۔ تو اُن کے قبضہ مین نفع یا ضرر کچھ نہین دیکھتا۔ تو جسمانی آراستگی مین مصروف ہے دل کو نہین سنوارتا۔ دل کی آراستگی توحید۔ اخلاص۔ خدا کے بھروسے اُس کے ذکر اور غیر کے بھولنے سے ہوتی ہے عیسیٰؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نیک عمل وہ ہے جسکے متعلق تعریف پسند نکیجائے۔ اے بیوقوفو۔ آخرت کے لحاظ سے دیوانو۔ اور باعتبار دنیا عقلمندو۔ یہ عقل تم کو فائدہ نہ دے گی۔ ایمان حاصل کرنے مین کوشش کر ضرور حاصل ہوگا۔ توبہ۔ عذر اور ندامت کا اظہار کر۔ اور آنکھون سے رخساروں پر

آنسو بہا۔ کیونکہ خوف خدا سے رونا گناہون اور غضب الٰہی کی آگ بجھا دیتا ہے۔ جب تو صدق دل سے توبہ کرے گا تو اس توبہ کا نور چہرہ پر ظاہر ہوگا اے لڑکے تو جبتک حفاظت پر قادر ہو اپنا بھید چھپائے رکھ۔ یاں غلبۂ حال کے وقت مجبور ہے۔ محبت پردے۔ حیا۔ وجود۔ اور رویت مخلوق کی دیوار کو گرا دیتی ہے۔ تکلف کرنے والے کے نکالدینے کا حکم ہے اور مکلف مغلوب الحال کے پانوکی خاک کا سرمہ لگایا جاتا ہے کیونکہ وہ نفسی ہے اور یہ قلبی۔ وہ مخلوق والا ہے یہ اللہ والا۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو تو نرہے بلکہ وہی وہ ہو۔ کوشش کر کہ دفع مضرت اور حصول منفعت کے لئے تو خود حرکت نکرے جب تو نے یہ کیا تو گویا خدا کو اپنے دل مین قائم کرلیا۔ جو تیری خدمت کرے اور تجھسے تکلیف دفع کرتا ہے اُسے نچھوڑ۔ اُس کے ساتھ ایسا رہ جیسا میت نہلانے والے کے ساتھ اور جیسا اصحاب کہف جبرئیلؑ کے ساتھ۔ اُسکے ساتھ بلا وجود و اختیار و بلا تدبیر رہا کر۔ قضا و قدر کا بوجھ نازل ہوتے وقت ایمان اور نفس کے قدمون کو مضبوط رکھ۔ ایمان تقدیر کے ساتھ ٹھیرتا اور ثابت قدم رہتا ہے اور نفاق منافق کو بھگا دیتا ہے۔ جسقدر زمانہ گذرتا ہے۔ اسکی بنیاد سُست اور نفس و طبیعت و ہوًا کا غلبہ ہوتا ہے۔ دل اور سِر کی آنکھین پھوٹ جاتی ہین۔ اُس کے گھر کا دروازہ آباد۔ اور اندر کا گھر اُجاڑ ہے۔ اُس کا ذکر اللہ کرنا فقط زبانی ہے دلی نہین۔ اس کا غصہ اپنے نفس کے لئے ہے خدا کے لئے نہیں مومن منافق کی ضد ہے۔ وہ دل و زبان دونون سے ذکر اللہ کرتا ہے۔ بسا اوقات اُسکا دل ذاکر رہتا ہے اور زبان خاموش ہوتی ہے۔ اس کا غصہ خدا و رسول کے لئے ہوتا ہے۔ نفس و ہوا و طبیعت و دنیا کے لئے نہین ہوتا۔ نہ وہ خود حسد کرتا ہے نہ اُس پر کوئی اور حسد کرسکتا ہے۔ وہ اہل تقدیر سے اُن کی تقدیر کی بابت جھگڑتا نہیں اے لڑکے تقدیر کی بابت کسی صاحب نصیب سے نہ جھگڑ۔ وہ سالم رہے گا اور بلند مرتبہ ہوتا جائے گا۔ اور تو ہلاک ہوگا۔ گریگا۔ ذلیل اور رسوا ہوگا۔ تیرے جھگڑنے سے اُس کی تقدیر بدل نہیں سکتی۔ خدا اُس کا حال معلوم کرچکا ہے۔ جب تو اپنے یا غیر کی بابت علم الٰہی کے متعلق جھگڑے گا تو خدا کی نظر سے گرجائیگا۔ اور تیرا علم تجکو نفع ندیگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بہت سے لوگ اُس دن عمل کرنے اور تکلیف اُٹھانے والے ہون گے۔ اُسوقت خدا کے آگے توبہ کر۔ دانا آدمی گناہ سے بچا کرتا ہے۔ کسی بلا کے سبب جو تجھ پر نازل ہوئی ہو اُس سے رجوع کرنے کا قصد نکر۔ اُس کے دفیعہ کا منتظر رہ اور ناامید نہو۔ ایک ساعت سے دوسری ساعت تک کشایش ہوجاتی ہے۔ وہ ہر روز نئی شان مین ہے۔ ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف انتقال کرتا ہے۔ اس کے ساتھ صبر کر اور اُس کی تقدیر سے رضامند رہ تجھے کیا خبر کہ خدا اسکے بعد کوئی نئی بات پیدا کردے۔ اگر تو صبر کرے گا تو بلا ہلکی ہوجائے گی اور وہ تیرے لئے ایسی بات نکالدیگا کہ تو اُسے محبوب رکھے گا اور وہ تجھے۔ اور اگر جزع فزع اور اعتراض کرے گا تو بلا بھاری ہوگی اور عقوبت

بڑھ جائے گی۔ تمہارا نفسون۔ خواہشون اور اعتراض کیساتھ ٹھیرنا اور محبت دنیا اور اُسکا جمع کرنے پر
حریص ہونا خدا پر اعتراض کرنے اور اُس سے جھگڑنے کا باعث ہے **اے قوم** اگر دنیوی خیال ضروری ہے
تو نفس کو دنیا کے دلکو آخرت کے۔ اور اسرار خدا کے دروازہ پر رکھو۔ جبتک نفس دل بن کر اور دل سِرّ
ہو کر اور سِرّ فنا کیحالت مین منقلب ہو کر اپنے آپ سے لطف نہ اٹھائے۔ اُسی حالت مین رہو۔ پھر خدا
اس کو غیر کے لیئے نہین بلکہ اپنے لیئے زندہ کردیگا۔ اور وہ کیمیا بن جائے گا۔ اس کا ہر درم ہزار
مثقال تانبے پیتل کو سونا کر دے گا۔ یہ مقصد اصلی پورا اور باقی رہنے والا ہے۔ وہ شخص خوشحال ہے
جس نے میری بات سُنی اور اُسے مان لیا۔ وہ آدمی مبارک ہے جس نے خالص عمل کیئے اس کے لیے مبارکباد
جس نے عمل کو اپنے ہاتھون مین لیا اور عمل نے اُسے خدا تک پہنچا دیا جس کے لیئے عمل کیا گیا تھا اے
لڑکے تو مرنے کے بعد مجھے دیکھے اور پہچانے گا۔ اپنے دہنے بائین دیکھے گا مین تیرا بوجھ اُٹھاؤن
اور تجھ سے عذاب دفع کرون گا۔ اور تیری بابت سوال کیا جاؤن گا۔ مخلوق کے ساتھ کبتک شرک کریگا
اُن پر کب تک اعتماد رکھے گا۔ تجھے یہ جاننا چاہیئے کہ کوئی شخص غنی ہو یا فقیر۔ عزت والا ہو یا ذلیل
تجکو کسی طرح کا نقصان نہین پہنچا سکتا۔ خدا کو پکڑے۔ مخلوق اور اپنے کسب اور طاقت و قوت
پر بھروسا نہ رکھ۔ خدا کے فضل پر بھروسا رکھ۔ اور اُس پر توکل رکھ جس نے تجکو کمانے کی قدرت
دی اور روزی عطا کی۔ جب تو ایسا کرے گا تو وہ تجکو اپنے ساتھ سیر کرائے گا۔ اپنی قدرت اور سابقہ
کے عجائبات دکھائے گا۔ تیرے دل کو اپنی طرف واصل کرے گا اور وصول کے بعد اُسے اُس کے
گذشتہ ایام یاد دلائے گا۔ اور وہ اس طرح یاد کرے گا جس طرح اہل جنت بہشت مین ایام دنیا کو یاد
کرین گے۔ جب تو سبب کے جال کو توڑ دے گا تو سبب تک پہنچ جائے گا۔ اور جب اپنی عادت کے خلاف
کرے گا تو تجھ سے کرامت صادر ہونے لگے گی۔ جو خدمت کرتا ہے مخدوم ہو جاتا ہے۔ جو مطیع رہتا ہے
مطاع بنجاتا ہے۔ جو اکرام کرتا ہے مکرم ہو جاتا ہے۔ جو قرب حاصل کرتا ہے مقرب ہو جاتا ہے جو تواضع
کرتا ہے سربلند ہو جاتا ہے جو حسن ادب کرتا ہے مقرب ہوتا ہے۔ حُسن ادب تجکو مقرب کر دے گا
اور سوء ادب خدا سے دور رکھے گا۔ طاعت الٰہی حُسن ادب ہے اور گناہ بے ادبی **اے قوم**
اپنے نفسون پر اعتراض اور اُن کا حجاب چھوڑو۔ آخرۃ سے پہلے دنیا مین محاسبہ نفس کی بابت
تعجیل کرو۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا اپنے اُن بندون سے جو دنیا مین پرہیزگار ہین حساب
لینے سے شرماتا ہے۔ پرہیزگاری کو لازم کرلے۔ ورنہ محرومی تیرے گلے کا ہار ہو گی۔ اپنے دنیوی
تصرفات مین پرہیزگاری کر ورنہ دنیا و آخرت مین تیری خواہشین حسرتین ہو کر رہجائین گی۔
دینار دار النار اور درہم دار الہم ہے۔ خاصکر جبکہ ان کو حرام سے کما کر حرام ہی مین صرف کیا جائے
کل کو میری بات تجھ پر کھلجائے گی۔ آج تو اندھا بہرا بنا ہوا ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ کسی شے

کی محبت تجکو اندھا. بھرا کر دیتی ہے تو اپنے دلکو دنیا سے ننگا بھوکا اور پیاسا رکھ تاکہ خدا اُسے لباس پہنائے کھلائے پلائے۔ اپنا ظاہر و باطن اُسکو سونپ۔ اور نکر نکر۔ وہی وہ رہجائے اور تو نہو۔ ہمیشہ کام کرتا رہ۔ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرت مزدوری ملنے کا۔ عطا کا اور بخشش کا یہ گھر صالحین کے حق مین باعتبار اکثر ہے ایسے کم ہین کہ خدا اُن کو دنیا مین عمل سے الگ کر کے اپنے احسان و رحمت کے باعث آخرۃ آنیسے پہلے راحت عاجلہ عنایت کرتا ہے۔ ادائے فرائض کو کافی جانتا اور نوافل سے راحت دیتا ہے کیونکہ فرض کسی حال مین کسی جگہہ ساقط نہین ہوتا۔ یہ خدا کے بندون مین سے کسی کسی بندہ کے حق مین نہایت ہی شاذ و نادر طور پر ہوا کرتا ہے اے لڑکے زاہد بن اور دنیوی تجملات سے اعراض کر دنیا کے راحت پا جائیگا۔ اگر دنیوی حصہ تیرے مقدر مین ہے تو ضرور پہنچے گا۔ اور اُس حالت مین پہنچے گا کہ تو عزیز مکرم اور مسئول ہوگا۔ اپنے نفس اور خواہشون سے نہ کھا کیونکہ ہر ایک ایسا حجاب ہے جو تیرے دل کو خدا سے محجوب کر دیگا۔ مومن نفس کی خواہش اور نفس کے نفع کے لئے نہین کھاتا اور نہ اسکے لئے پہنتا ہے نہ اور طرح کا فائدہ اٹھاتا ہے بلکہ طاعت پر قوت حاصل کرنے کے لئے کھاتا ہے وہ چیز کھاتا ہے جو اُسکے ظاہری قدم کو خدا کے آگے کھڑا رکھے۔ وہ با جازت شرع کھاتا ہے نہ کہ باجازت خواہش۔ ولی خدا کے حکم سے اور ابدال جو قطب کے وزیر ہوتے ہیں خدا کے فعل سے کھاتے ہین۔ قطب کا کھانا پینا اور تصرف پیغمبر علیہ السلام کے کھانے پینے اور تصرف کی مانند ہے اور ایسا کیون نہو قطب نبی کا غلام۔ نائب اور اُمت مین رسول کا خلیفہ ہوتا ہے جو خدا کا خلیفہ ہے۔ قطب خلیفہ باطن ہے اور امام المسلمین یعنی بادشاہ اسلام خلیفہ ظاہر۔ اُس کی اطاعت و متابعت کا ترک کسی مسلمان کے لئے حلال نہین۔ بعض علماء کا قول ہے کہ بادشاہ اسلام اگر عادل ہو تو قطب زمان ہے۔ اپنے کام کو آسان نسمجھو۔ بادشاہ تمہارے ظاہری افعال کا نگہبان ہے اور قطب باطنی افعال کا۔ قیامت کے دن ہر شخص کو اس حال مین لایا جائیگا کہ اُسکے ساتھ وہ فرشتے موجود ہونگے جو دنیا مین اُسکی نیکی بدی لکھا کرتے تھے۔ اُن کے پاس ننانوے دفتر ہون گے ہر دفتر بقدر منتہائے بصر ہوگا جن مین اُسکی نیکیان بدیان اور تمام اعمال درج ہونگے۔ اُسے اُن دفترون کے پڑھنے کی تکلیف دیجائیگی بندہ گو دنیا مین لکھا پڑھا نہ ہوگا مگر اُنھین پڑھ لیگا۔ کیونکہ دنیا دار حکمت ہے اور آخرت دار قدرت دنیا اسباب و آلات کی محتاج ہے۔ آخرت کو اسکی حاجت نہین۔ اُن دفترون کے مضامین سے کوئی بندہ منکر ہوگا تو اُس کے اعضا گواہی دینگے۔ ہر عضو اپنے اُس عمل کی جو اُس نے دنیا مین کیا ہے الگ الگ شہادت دیگا۔ تم ایک بڑے کام کے لیے پیدا کئے گئے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس کوئی نیکی نہین ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تمہین یہ گمان ہے کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف رجوع نکروگے۔

انچاسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے گیارہوین شعبان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ مین فرمایا

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک دن ایک سائل آیا اور کھانا مانگنے لگا۔ آپ کے پاس دس انڈون کے سوا اور کچھ نتھا۔ لونڈی کو حکم دیا کہ سائل کو دیدو۔ اُسنے نو دیئے اور ایک چھپالیا۔ غروب آفتاب کے وقت ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ یہ ٹوکرا لیجاؤ۔ عبداللہ نے نکلکر لے لیا اور انڈے گنے تو پورے نوے ۹۰ نکلے۔ لونڈی سے کہا کہ ایک انڈا کیا ہوا تونے سائل کو کتنے دیئے تھے۔ وہ بولی کہ نو دیئے تھے اور ایک آپکے افطار کیواسطے رکھ لیا تھا۔ آپ نے کہا کہ تونے ہمارے دس انڈون کا نقصان کیا۔ یہ لوگ خدا سے معاملہ کرنے مین ایسے تھے قرآن و حدیث کے مضامین پر ایمان لائے اور اُسکی تصدیق کرتے تھے۔ وہ قرآن کے متبع تھے اپنے حرکات و سکنات اور دینے ندینے مین اُسکی مخالفت نہین کرتے تھے۔ اُنھون نے اپنے خدا سے معاملہ کیا۔ اور اس مین نفع پایا۔ اُسے ہمیشہ حاصل کرتے رہے۔ اُنھون نے خدا کے دروازے کو کھُلا پایا اُس مین جا داخل ہوئے اور غیر کے دروازہ کو بند پایا اُسے چھوڑ دیا غیر کے مقابلہ مین اُس سے موافقت کی۔ اُسکے مقابلہ مین غیر سے موافقت نہین رکھی۔ جو خدا سے بغض رکھتا ہے اُس سے بغض رکھنے مین اور جو دوستی رکھتا ہے اُس سے دوستی رکھنے مین خدا سے موافقت کی۔ اسی لئے بعض علماء کا قول ہے کہ مخلوق مین خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق سے اتفاق نرکھ۔ جو اُس سے ٹوٹے اُس سے ٹوٹ جا۔ اور جو اُس سے ملے اُس سے مل۔ اہل اللہ ہمیشہ خدا کیطرف رہتے اپنے اور غیر کے متعلق اُس کے دین کی مدد کرتے ہین۔ اس معاملہ مین ملامت گر کی ملامت اُن پہ اثر نہین کرتی۔ اُس کے حدود اور شرع قائم رکھنے مین وہ کسی سے نہین ڈرتے اے لڑکے تو جس ہوس مین گرفتار ہے اور جس پر بیٹا ہوا ہے اُسے چھوڑ۔ اقوال و افعال مین اہل اللہ کا اتباع کر۔ محض جھوٹے دعوے سے اس مقام پر پہنچنے کا طالب نہو جس مقام پر اہل اللہ پہنچ گئے ہین۔ اگر بلائین نہوتین تو تمام آدمی عابد و زاہد ہوا کرتے۔ لیکن بلاؤن کے وقت لوگ صبر نہین کرتے۔ اور بلائین اُن کو خدا کے دروازے سے محجوب رکھتی ہین۔ جو خدا کے لئے صبر نہین کرتے اس کو عطار آہی نہین ملتی۔ اگر تجھ مین صبر اور رضا نہین ہے تو یہ تیرے لئے خدا کی عبودیت سے نکلنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے۔ جو شخص میرے حکم سے رضا مند نہو۔ میری بلا پر صبر نکرے اُسے چاہیئے کہ میرے سوا کوئی اور معبود بنالے۔ غیر کو چھوڑ کر خدا کے ساتھ قناعت کرو۔ تمہارے نفع و ضرر کے متعلق جو کچھ مقدر کیا گیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ اسلام کو مضبوط کر کے ایمان تک اور ایمان کو مضبوط کر کے ایقان تک پہنچ جاؤ۔

اسوقت تم کو وہ چیزین نظر آئین گی جو ایقان سے پہلے نہ دیکھی ہون گی۔ خدا اشیار کو اُن کی واقعی صورت پر دکھائے گا خبر عین مشاہدہ بنجائے گی یقین دل کو خدا کے پاس جا ٹھیرائے گا۔ اور تمام اشیار کو اسی طرف سے دکھائے گا۔ دل جب خدا کے دروازہ پر جا کھڑا ہوگا تو کرامت کا ہاتھ اُس کی طرف بڑہے گا اور اس پر اکرام کرے گا۔ پھر وہ کریم پسندیدہ ہوجائے گا۔ مخلوق پر مکرم ہوگا اور اُن پر غور انجل نکرے گا تندرست دل جو خدا کے لائق ہوکر کریم ہوتا ہے اور سر جو کدورت سے پاک ہوکر مکرم بنجاتا ہے اور جب اکرم الاکرمین یعنی خدا اپنا کرم کرے تو دل اور سر کو اکرام کیون نہ حاصل ہو۔ اے قوم گناہ مین نہین بلکہ طاعت مین کرم و ایثار کو لازم کرلو۔ گناہ مین صرف ہونے والی نعمت قریب الزوال ہوتی ہے۔ طاعت کے ساتھ کمائی مین مشغول ہو تاکہ اُس کا قرب حاصل ہوجائے اور تمہارے تمام تفکرات غیر سے الگ ہوکر خدا کے ساتھ جمع ہوجائین۔ اُس وقت تمہارا کھانا اس کے فضل و کرم کے طبق سے ہوگا۔ اور اس طرح ہوگا کہ تم سمجھ نسکوگے نفس خدا کی طرف سے مخلوق کا حجاب ہے۔ جب نفس نرہا تو پردہ اُٹھ گیا۔ اسی لئے ابویزید بسطامی کا قول ہے مین نے خدا کو خواب مین دیکھکر عرض کیا کہ تیرے ملنے کا کونسا رستہ ہے۔ فرمایا نفس کو چھوڑ کر ادھر چلا آ۔ چنانچہ مین نفس سے اس طرح جدا ہوگیا جس طرح سانپ کیچلی سے نکلجاتا ہے۔ خدا کی نظر نفس کے سوا اور کسی چیز پر نہین۔ اُس نے اُسی کے ترک کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ دنیا مافیہا اور ماسوی اللہ تابع نفس ہے۔ دنیا نفس کے لئے ہے اور اُسی کی محبوبہ ہے۔ اور آخرت بھی اُسی کے واسطے ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جنت مین وہ چیزین ہین جن کو نفس چاہتے اور آنکھین لذت اُٹھاتی ہین۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ اہل اللہ دن کو مخلوق اور اہل و عیال کی مصلحتون مین رہتے ہین اور رات کو خدا کی خدمت اور خلوت مین۔ یہی قاعدہ بادشاہون کا ہے دن کو غلامون خادمون اور رقضائے حاجات مین مصروف رہتے ہین اور رات کو اپنے وزیرون اور خواص کے ساتھ خلوت کرتے ہین۔ میری بات کو دل کے کانون سے سنو اور اُسے یاد رکھکر عمل کرو۔ مین خدا کی طرف سے سچ بولتا ہون مین تم سے خدا کا رستہ اس لئے بیان کرتا ہون کہ تم اس پر چلو۔ مین اس پر قناعت نہین کرتا کہ تم زبان سے میرے فعل کی تعریف کرو۔ بلکہ زبان دل سے میری تحسین کرتے رہو۔ میرے قول پر عمل کرو۔ اور اعمال کو خالص رکھو۔ مین جب یہ دیکھونگا تو تمہاری تعریف کرونگا۔ تو اپنے نفس دنیا۔ آخرت۔ مخلوق اور ماسوی اللہ کے ساتھ کب تک پیوند رکھے گا۔ مخلوق تیرے نفس کا نفس تیرے دل کا اور دل تیرے سر کا حجاب ہے۔ تو جبتک مخلوق کے ساتھ رہیگا اپنے نفس کو ندیکھ سکیگا۔ اور جب ان کو چھوڑ دے گا تو نفس کیحالت دیکھ لے گا اور اُسے خدا کا

دشمن پائے گا۔ اس لئے اس سے لڑتا رہے گا تاکہ خدا اور اُسکے وعدہ پر مطمئن ہو جائے وعید سے ڈرے اوامر بجالائے۔ نواہی سے باز رہے تقدیر کی بابت موافقت کرے۔ اس وقت دل اور سِر سے پردہ اُٹھ جائے گا اور ان کو وہ چیز نظر آئے گی جو پہلے نہ دیکھی تھی۔ دونون اپنے خدا کو پہچان لین گے۔ اور اُس کی پناہ مین آجائین گے۔ اور خدا کے سوا کسی کے پاس نہ ٹھیرین گے۔ عارف خدا کے سوا کسی کے پاس نہین ٹھیرتا بلکہ خالق الاشیاء کے پاس رہتا ہے۔ اُس کو نہ نیند آتی ہے۔ نہ اونگھ اور نہ خدا سے کوئی شئے روک سکتی ہے۔ محبوب کا وجود نہین ہوا کرتا۔ وہ علم و قدرت کے جنگل مین خدا کے ساتھ رہتا ہے۔ دریائے علم کی موجین اُسے زیر و زبر کرتی رہتی ہین۔ کبھی آسمان پر بیجاتی اور کبھی زمین پر گرا دیتی ہین۔ وہ خود غائب متحیر اور لایعقل اور بہرا گونگا ہوتا ہے خدا کے سوا اور کسی سے کچھ نہین سُنتا۔ اور نہ کسی غیر کو دیکھتا ہے۔ اُس کے آگے مردہ بنجاتا ہے وہ جب چاہتا ہے اُسے اُٹھا دیتا ہے جب ارادہ کرتا ہے ایجاد کر دیتا ہے۔ اہل اللہ قرب کے خیمون مین ہین حکم کے وقت حکم کے صحن مین اور نکلنے کے وقت دروازہ پر چلے آتے ہین۔ مخلوق کے قصے سنتے اور خدا و مخلوق کے مابین واسطہ بنجاتے ہین۔ یہ اُن کے ظاہری احوال ہین لیکن بعض حالات پوشیدہ رہتے ہین اے قوم یہ کیا بات ہے تم ہوس اور بیکار وقت کھونے مین مصروف ہو۔ خدا کے ساتھ صبر کرو۔ دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کروگے۔ اگر تو اسلام کی تحقیق چاہتا ہے تو گردن جھکانے کو لازم کرلے اور اگر قرب الٰہی کا ارادہ ہے تو قضا و قدر اور اُسکے فعل کے آگے پڑا رہ۔ چون چرا نکر۔ اس کا مقرب بنجائیگا۔ کسی چیز کو نہ چاہ کیونکہ یہ درست نہین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کسی چیز کو نہین چاہ سکتے مگر یہ کہ خدا چاہے۔ جب تیرا چاہا پورا نہو تو چاہت چھوڑ دے۔ اُسکے افعال مین اُس سے نہ جھگڑ جب تیری آبرو۔ مال۔ تندرستی۔ اور اولاد چھین لے۔ اور تیرے مقاصد کو ملیا میٹ کردے تو اُس کی تقدیر ارادے اور تبدیل کے آگے تبسم کرتا رہ۔ اگر اُسکا قرب اور صفائی چاہتا ہے تو اسیحالت پر رہ۔ اور اگر دنیا مین رہکر وصول قلب کا ارادہ رکھتا ہے تو اپنا غم پوشیدہ رکھ اور خوشی ظاہر کر۔ لوگون کے ساتھ خوش اخلاق رہ۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مومن کے چہرہ پر خوشی ہوا کرتی ہے۔ اور دل مین غم متمکن رہتا ہے۔ کسی سے گلہ نہ کر۔ خدا کی شکایت کرے گا تو اُس کی نظر سے گر جائیگا اور باینہمہ جس بات کی شکایت کی ہے وہ زائل نہو گی۔ اپنے اعمال پر مغرور نہ ہو کیونکہ تکبر عمل کو خراب اور ہلاک کر دیتا ہے۔ جو خدا کی توفیق کو دیکھ لیتا ہے اُس سے تکبر زائل ہو جاتا ہے۔ اپنا سارا ارادہ اُسکی طرف کر۔ وہ اپنی رحمت نازل کرے گا۔ اور تیرے لئے وصول کے اسباب مہیا کر دیگا تو اپنے اقوال و افعال مین جھوٹا۔ مخلوق کی تعریف کا طالب۔ اُن کی مذمت سے خائف ہو کر اپنے قصد کو اُسکی طرف متوجہ کرنے پر کیونکر قادر ہو سکتا ہے۔ خدا کا رستہ محض صدق ہے۔ صدق

بلا کذب و بلا ظہور اولیاء اللہ کا حصّہ ہے۔ اُن کے افعال اقوال سے زیادہ ہوتے ہین۔ وہ مخلوق مین خدا کے نائب۔ اُسکے خلیفہ۔ باخبر۔ اور زمین پر اُس کے کوتوال ہیں۔ وہ اُسکے یکتا اور خاص بندے ہین۔ اے منافق تجھ پر اُس کا کیا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اپنے نفاق کے باعث اُن سے فراحمت نکر۔ یہ شے خلوت و تمنّا اور قال وقیل سے حاصل نہین ہوتی۔ الٰہی ہمین صادقین مین داخل کر۔ دنیا و آخرت کی نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل اللہ کے حالات مین سے صرف اُن کے نام لینے اُن کی سی صورت بنانے اور ان کا کلام سنانے پر اکتفا نکر۔ اُن کے سے فعل نہون تو یہ باتین تجھے نفع ندینگی۔ توکدورت بلا صفا۔ مخلوق بلا خالق دنیا بلا آخرت باطل بلا حقیقت ظاہر بلا باطن قول بلا عمل عمل بلا اخلاص۔ اور اخلاص بلا اصابت سنت ہے۔ خدا قول بلا عمل اور عمل بلا اخلاص کو پسند نہین کرتا۔ اور قرآن وحدیث کے خلاف اس کے نزدیک کوئی عمل مقبول نہین۔ یہ دعوے بلا گواہ ہے اس لئے قبول نہوگا۔ اگر باوجودیکہ مخلوق کے نزدیک تجھے قبولیت حاصل ہو گئی تو خدا کے نزدیک مقبول نہوگا۔ وہ دونوں کی بات جانتا ہے۔ کھوٹ ظاہر نکر۔ کیونکہ پرکھنے والا بینا ہے۔ خدا تیرے دل کو دیکھتا ہے۔ صورت کو نہین دیکھتا۔ کپڑون۔ بدنون اور ہڈیون کے اندر نظر ڈالتا ہے۔ وہ تیری خلوت کو دیکھتا ہو جلوت کو نہین دیکھتا۔ تجھے شرم نہین آتی کہ تونے منظر خلق کو مزین اور منظر خالق کو ناپاک کر رکھا ہے اگر نجات چاہتا ہے تو تمام گناہون سے توبہ کر۔ اور توبہ میں اخلاص سے کام لے۔ مخلوق کے ساتھ شرک کرنے سے تائب ہو۔ ہر کام محض خدا کے واسطے کیا کر۔ مین تجکو مجسم حظ نفسانی پاتا ہون۔ کیونکہ تو نفس وہوا۔ دنیا اور شہوات ولذات کے ساتھ ہے تجکو ایک مچھر ننگا اور ایک لقمہ غضبناک کر دیتا ہے۔ تو اپنے نفس کی رضا سے رضامند اور اسکے غصہ سے غضبناک ہو جاتا ہے۔ تو نفس کا غلام ہے۔ تیری لگام اسی کے ہاتھ مین ہے۔ تجھے اُن خدا کے بندون سے کیا نسبت جن کے لئے مرتبہ عبودیت اور اسکے افعال پر رضامندی متحقق ہے۔ وہ آفتون کے نزول کے وقت پہاڑ کی طرح مستقل رہتے ہین۔ آفتین اُن کے نفع ونقصان کے متعلق نازل ہوتی ہین۔ اور وہ صبر وموافقت کی نگاہ سے انھین دیکھتے رہتے ہین۔ انھون نے جسم کو بلا کے لئے چھوڑ دیا ہے اور دل کے ساتھ خدا کی طرف اُڑ گئے ہین۔ وہ بلا مکین خیمون اور بلا طائر پنجرون کی مانند ہین۔ اُنکے جسم خدا کے پاس اور روحین اُسکے سامنے موجود ہین اے خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے وحشت کرنے والے بندو میرے پاس آؤ مین اُسمین اور تم مین صلح کرا دون۔ تمہاری بابت اُس سے سوال کرون۔ تمہارے لئے امن چاہون۔ اُس کے آگے تضرع کرون تاکہ خدا اپنے وہ حقوق جو تمہارے ذمے ہین معاف کر دے۔ الٰہی ہم کو اپنی طرف پھیر۔ اپنے دروازہ پر جگہہ دے۔ ہمین اپنے لئے

اپنی رحمت مین اور اپنے ساتھ کرلے۔ ہمین اپنی خدمت سے رضامند رکھ۔ ہمارا لین دین خاص اپنے لئے کر۔ غیر سے ہمارے دل پاک کردے ہمین اپنی منہیات کی جگہہ نہ دیکھ۔ اور امر اکی جگہہ سے غائب نکر۔ ہمارے ظاہر کو معاصی مین اور باطن کو شرک مین مبتلا نکر۔ ہمین بنفس سے الگ کر کے اپنا بنالے۔ ہمین اپنی ذات کے باعث غیر سے بے پرواکردے۔ غفلت سے بیدار کر۔ ہم سے اپنی طاعت ومناجات کا ارادہ رکھ۔ اپنے قرب سے ہمارے دل اور اسرار کو لذت عنایت کر۔ ہم مین اور گناہون مین اتنا فاصلہ ڈالدے جتنا زمین وآسمان مین ہے۔ ہم مین اور مکروہات مین ایسا پردہ ڈال جیسا گناہ کے بابت یوسف وزلیخا مین ڈالا تھا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اپنے نفسون۔ خواہشون اور طبیعتون کو ہمیشہ کے روزے نماز اور صبر سے گھلا دو۔ جب نفس وہوا طبیعت کا گھلانا صحیح طور پر ہوگا تو بلا زحمت بندے اور مولا کے سوا اور کچھ نہ رہے گا۔ فقط دل اور سرّ اور خدا رہجائے گا۔ اسوقت کشائش بلا ضیق اور عافیت بلا مرض باقی رہے گی۔ عقل پکڑو۔ علم پڑھو۔ اور خالص عمل کرو۔ اے لڑکے پہلے مخلوق سے سیکھ پھر خالق سے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے خدا اُسے غیر معلوم کا علم عطا فرمادیتا ہے۔ اول مخلوق سے سیکھنا چاہیئے۔ اسی کا نام حکم ہے۔ پھر خالق سے۔ اسے علم لدنی کہتے ہین۔ یہ علم دلون کے ساتھ مخصوص اور یہ سراسر اسرار سے مختص ہے۔ جب تو دار حکمۃ مین ہے تو کوئی چیز بلا مدد اُستاد کیونکر سیکھ سکتا ہے۔ علم کا طالب بن۔ کیونکہ طلب علم فرض ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین علم ملک چین مین ہو تو بھی اُس کے طالب بنو۔ اے لڑکے جو مجاہدۂ نفس پر تیری امداد کرے اُسکی صحبت اختیار کر نہ کہ اُسکی جو تیرے ضرر پر اُس کا معاون ہو اگر تو جاہل منافق اپنی خواہش کے پیچھے چلنے والے شیخ کی صحبت مین بیٹھے گا تو وہ تیرے ضرر پر مجاہدۂ نفس کا معاون ہوگا مشائخ دنیا کے لیے نہین بلکہ آخرت کے لئے صحبت مین رکھے جاتے ہین۔ شیخ اگر صاحب طبیعت دنیوی ہے تو اُسکی مصاحبت دنیا کیلئے اور اگر صاحب دل ہے تو اُسکی صحبت آخرت کیلئے ہے۔ اور اگر صاحب سر ہے تو اُسکی صحبت خدا کے واسطے ہے۔ اے شیخی خورے۔ بناوٹی صدر نشین۔ اور مخلصین مشائخ سے مقابلہ کرنیوالے شیخ۔ تو اپنے نفس وخواہش کے باعث ہمیشہ طالب دنیا رہتا ہے۔ بس تو تو لڑکا اور یہ تیری محض طبیعت ہے۔ وہ نفس نہایت کمیاب ہے جو دنیا سے مونہ موڑے اور اُسے اضطرار اً نہین بلکہ اختیار اً چھوڑدے۔ اور مطمئن ہوکر دل بنجائے۔ یہ بات بہت ہی نادر اور نہایت ہی بعید ہے۔ یہ بات اُس وقت حاصل ہوتی ہے کہ نفس دنیا وآخرت اور ماسوی اللہ سے اندھا ہوجائے۔ بندہ جسقدر خدا سے قریب ہوتا ہے۔ اُسی قدر خوف وخطر بڑھجاتا ہے۔ اسی لئے لوگونکی نسبت بادشاہ سے وزیر کو زیادہ خوف رہتا ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ مقرب ہے۔ مومن اخلاص بغیر اُس تک نہین پہنچ سکتا اور اُسوقت وہ سب سے زیادہ خطرہ مین پڑجاتا ہے۔ اہل اللہ

نہایت پُرخطر رہتے ہیں۔ ملاقات الٰہی کے زمانہ تک اُن کا خوف کم نہین ہوتا۔ جو خدا کو پہچانتا ہے بہت ڈرنے لگتا ہے اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مین تم مین خدا کو سب سے زیادہ پہچاننے والا اور سب سے زیادہ اُس سے ڈرنے والا ہون۔ تصفیہ باطن کیلئے خدا اوراولیاء اللہ کا امتحان لیا کرتا ہے وہ تغیر و تبدیل سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین۔ اُنکو امن کیحالت مین خوف اور سکون کیحالت مین اضطراب ہوا کرتا ہے۔ وہ ورے رائی کے دانے۔ ایک نگاہ اور ادنے غفلت پر اپنے نفس سے مناقشہ کیا کرتے ہین خدا جب اُنکو سکون دیتا ہے تو اُڑجاتے ہین جب غنی کرتا ہے فقیر بنجاتے ہین جب امن دیتا ہے خوف کرتے ہین۔ جب ہنساتا ہے رو دیتے ہین۔ جب خوش کرتا ہے غمگین ہوتے ہین۔ اغیار کے بدلدینے اور بُرے انجام سے ڈرتے ہین۔ وہ جانتے ہین کہ خدا اپنے افعال سے سوال نہین کیا جاتا۔ اور لوگ ضرور پوچھے جاینگے اے غافل تو معصیت و مخالفت کے باعث خدا سے لڑتا ہے اور پھر اُس سے امن چاہتا ہے عنقریب تیرا امن خوف سے۔ کشائش تنگی سے۔ تندرستی بیماری سے عزت ذلت سے۔ رفعت پستی سے اور غنا فقر سے بدلجائیگا۔ یاد رکھ کہ تو جسقدر دنیا مین خدا کا خوف کرے گا۔ اُسی قدر آخرت مین عذاب الٰہی سے امن مین رہے گا اور جسقدر دنیا مین بیخوف ہوگا اُسی قدر آخرت مین خوفناک ہوگا لیکن تم دنیا کے دریا مین ڈوبے ہوئے اور غفلت کے کنوئین مین گرے ہوئے ہو اسی لئے تمہاری زندگی چوپایون کی سی ہے۔ کھانے پینے۔ جماع اور سونے کے سوا تم اور کچھ نہین جانتے۔ اہل دل تمہارے حالات سے واقف ہین۔ دنیا کی حرص اور اُسکے جمع کرنے اور طلب روزی نے تم کو خدا کے رستے اور اُس کے دروازے سے روکدیا ہے اے حرص کے باعث رسوا ہونے والے تو اور روئے زمین کی تمام مخلوق اُس شے کے حاصل کرنیکی جو قسمت مین نہو ہرگز قدرت نہین رکھتی۔ بس تو رزق مقسوم اور غیر مقسوم کی طلب مین کوشش کرنی چھوڑدے۔ عقلمندون کے لائق نہین کہ جس چیز سے فراغت حاصل ہوچکی ہے اُسکی طلب مین اپنا وقت ضائع کرین۔ مخلوق کو دل سے نکال۔ نفع و ضرر۔ دینے ندینے۔ تعریف و مذمت۔ اکرام و اہانت اقبال و ادبار کے متعلق اُن کو نہ دیکھ اور یہ سمجھ کہ ضرر و نفع خدا کیطرف سے ہے اور خیر و شر اُسی کے قبضہ مین ہے۔ وہ ان کو مخلوق کے ہاتھ سے جاری کراتا ہے۔ جب تو اس مرتبہ پر متمکن ہوگا تو خالق و مخلوق کے مابین سفیر بنجائیگا۔ اُن کا ہاتھ پکڑکے خدا کے دروازے پر لیجائیگا۔ اپنی نسبت اُن کو معدوم خیال کریگا۔ گنہگارونکو جنون اور جہل کی نظر سے دیکھیگا پھر اُن کی مدارات اور رو دا کریگا۔ اُنکی ایذا اور جہل پر صابر رہے گا۔ عالم اور عقلمند وہی ہین جو خدا کے مطیع ہون اور جاہل و مجنون اُنہی کا نام ہے جو اُسکے نافرمان ہین۔ گنہگار نے اپنے خدا کو نہ جانا۔ اس لئے گناہ کیا۔ اور شیطان کا تابع ہوگیا۔ اگر جاہل نہوتا ہرگز گناہ نکرتا۔ اگر اپنے نفس کو پہچانتا اور یہ جانتا کہ نفس بُرائی کا حکم دیا کرتا ہے تو اُسکی موافقت نکرتا۔ مین تجکو ابلیس اور اُسکے مددگارون سے بہت کچھ ڈرا چکا ہون

مگر تو اُس کا مصاحب ہے۔ اُس کا کہا مانتا ہے نفس۔ دنیا خواہش طبیعت اور بُرے دوست یہ سب ابلیس کے مددگار ہین۔ ان سے بچ۔ یہ سب تیرے دشمن ہین اور خدا کے سوا کوئی دوست نہین۔ وہ تجکو تیرے لئے چاہتا ہے۔ اور غیر اپنے لئے۔ جب تو خلوت مین اپنے نفس کو نپائے اور طالبین کے ساتھ اُسے ڈھونڈے یہ خلوت خدا کے ساتھ اُس کا باعث ہے اور جب نفس یا اُسکے ساتھ اور کچھ موجود ہے تو خلوت کہان۔ خلوت غیر سے علیحدگی مین ہوا کرتی ہے جب تو نفس کو دنیا کے قلب کو آخرت کے اور سر کو خدا کے ساتھ چھوڑ دیگا تو تیری خلوت محبت الٰہی ہو جائے گی۔ تو خدا کو غیر سے دشمنی رکھ کر پائے گا تو جب تک صفا اہل صفا کو نہ دیکھے گا صاف نہوگا۔ جب تک صدق و اہل صدق پر نظر نہ ڈالے گا صادق نہ بنے گا۔ جبتک خدا کے دروازہ اور اُسکے اہل کو ندیکھیگا نجات نہ پائے گا۔ پھر جب تیرا حال ٹھیک ہو جائے گا تو تجکو مردان خدا نظر آنے لگین گے۔ جب تو بادشاہ کا دروازہ دیکھے گا تو وہان خادم بیٹھے نظر پڑینگے۔ تو نے چھپکر بادشاہ کا دروازہ نہین ٹٹولا اور نہ اُسے دیکھا تجھے اُسکے غلام کیونکر نظر آسکتے ہین۔ جبتک دروازہ ندیکھ لے کلام نکر۔ اسوقت تجکو غلام نظر آئینگے۔ جب تک خدا کو ندیکھ لے کلام نکر۔ اسوقت صدق دکھائی دیگا۔ اور تو معلوم کرلے گا کہ صدق تجکو اٹھائے گا۔ آگے بڑہائیگا۔ بیدار کرے گا۔ اور کذب اُلٹا پھیر دے گا۔ اور سلا دے گا سچون کے ساتھ رہ تاکہ تیرے ساتھ وہی معاملہ ہو جو اُن کے ساتھ ہوا ہے۔ اقوال و افعال مین سچا رہ۔ اور ہر حال مین صبر کر۔ توحید اخلاص اور خدا پر توکل کا نام صدق ہے۔ قطع اسباب و ارباب و قلب و سر کے اعتبار سے اپنی طاقت و قدرۃ سے الگ ہونا حقیقت توکل ہے۔ اگر اُس سے ملنا چاہتا ہے تو اُس کے سوا ہر چیز سے قطع تعلق کر دے۔ اپنی ذات اور مخلوقات سے منہ پھیر لے۔ مخلوق سے الگ ہو تاکہ خالق سے ملجائے۔ جبتک کہ تو اپنے اور اُن کے ساتھ رہے گا نجات نہ پائیگا۔ خدا کا قرب انکے ازدحام کی برداشت نہین کرتا۔ تم مین سے لاکھون مین ایک انقطاع نفس کی طرف متوجہ ہوتا ہے میری بات سمجھتا اور اس پر عمل کرتا ہے باقی صرف بھیڑ بڑہانے آتے اور اپنے حضور سے برکت حاصل کرتے ہین۔ مین تمہارے لئے دنیا و آخرت مین خیر کا اُمیدوار ہون۔ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے جب وہ اس قیدخانہ کو بھول جائیگا۔ خوشی حاصل ہو گی۔ مومن قیدخانہ مین ہے اور عارف نشہ مین۔ وہ قیدخانہ سے غائب ہین۔ خدا نے ان کو شراب شوق پلا رکھی ہے۔ شراب محبت۔ شراب طلب مخلوق کی طرف سے شراب غفلت اور اپنے لئے شراب بیداری عنایت فرمائی ہے۔ اُنکو مندرجہ بالا شرابین پلائی ہیں اس لئے وہ خلقت کی طرف سے نشہ مین ہین۔ اور خدا کے لئے ہوشیاری مین وہ قیدخانہ اور قیدیون سے غائب ہین۔ اُن کے لئے دوزخ جنت دنیا ہی مین موجود ہے بنازعت اُن کی دوزخ ہے اور رضا بالقضا اُن کی جنت۔ غفلت اُن کی دوزخ ہے اور بیداری اُن کی

جنت عوام کے حق مین محاسبہ قیامت ہے۔ اور خواص کے حق مین معاتبہ۔ اور ایسا کیون نہو انھون نے
اپنی ذات پر خود قیامت برپا کر رکھی ہے۔ وہ دنیا مین مار سے پہلے روئے۔ اسلئے مار کے رفع پر لکارنے آنکو
نفع دیا۔ کسی نے سفیان ثوری کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ خدا نے آپسے کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا کہ مجھے
اپنے سامنے کھڑا کرکے فرمایا اے سفیان تم نہین جانتے تھے کہ مین غفور رحیم ہون۔ تم یہ تمام رونا
میرے خوف سے روئے ہو۔ تم کو مجھ سے شرم نہ آئی۔ اپنی طبیعت خواہش اور شیطان کو چھوڑ انکی طرف
نہ جھک۔ جب یہ درست ہوجائے تو اپنے اور اپنے بُرے دوستون مین عداوت پیدا کر۔ اُن سے دوستی
نرکھہ۔ تاکہ وہ تیرے حال کے موافق رہین۔ توبہ قلب کی دولت ہے۔ توبہ کرنے کے بعد جس کی پہلی حالت
نہ بدلی وہ اپنی توبہ مین جھوٹا ہے۔ جب تو اپنی حالت بدلنا چاہیگا تو خدا اُسے ضرور بدل دیگا۔ کیونکہ خدا
کسی قوم کیحالت نہین بدلتا۔ جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلے۔ دنیا مین کسی پر ظلم نکر۔ ورنہ آخرت
مین پکڑا جائے گا۔ دنیا مین عدل کر۔ تاکہ تجھ سے جنت کا رستہ نہ پھیر دیا جائے۔ ظالمون نے جب عدل
چھوڑ دیا تو اُن سے اہل عدل کے گھر کا راستہ پھیر لیا گیا ہر شئے کو اپنی جگہہ چھوڑ دے تاکہ خدا کے نزدیک
تیرا مرتبہ ہو۔ یہ آخر زمانہ ہے مین دیکھتا ہون کہ تم نے اپنی حالت کو بدل لیا ہے مجکو تمہارے تغیر و تبدیل
کا خوف ہے اشیاء کا تغیر و تبدیل ضروری ہے لیکن بعض حالت مین پوشیدہ رہتے ہین۔ اے خدا کی تمام
مخلوق مین تمہاری نیکی اور نفع کا خواہان ہون۔ دوزخ کے دروازون کے بند ہونے بلکہ بالکل نابود
ہوجانے کا آرزومند ہون۔ اور یہ چاہتا ہون کہ اُس مین کوئی متنفس داخل نہو۔ جنت کے دروازون
کے کھلنے اور اس بات کا خواہشمند ہون کہ کوئی اُس سے نہ روکا جائے۔ یہ تمنا اس لئے ہے کہ مین خدا
کی رحمت سے واقف اور مخلوق پر شفقت کرتا ہون۔ میرا بیٹھنا تمہارے دلون کی درستی اور تہذیب
کے لئے ہے اپنے کلام کی تغیر و تہذیب کے لئے نہین۔ میری سخت کلامی سے نہ بھاگو۔ مجھے دین
الٰہی مین سختی ہی نے پرورش کیا ہے۔ میرا کلام بھی سخت ہے اور طعام بھی۔ جو مجھ سے اور مجھ جیسے لوگون
سے بھاگے گا فلاح نہ پائے گا۔ جب تو دین کے معاملہ مین بے ادبی کرے گا تو مین تجکو نچھوڑون گا
اور یہ نہ کہون گا کہ ایسے کر۔ اور مجھے اس کی پروا نہو گی کہ تو میرے پاس بیٹھا رہا یا چلدیا۔ مین خدا
سے اپنی حفاظت چاہتا ہون۔ تم سے نہین چاہتا۔ مین تمہاری شمار و قطار سے الگ ہون
مین جس خیال مین ہون اس کی تعبیر زبان سے نہین بلکہ دل سے ہوتی ہے۔ وہان دہنا
بایان اور پچھایا کچھہ نہین بلکہ سامنا ہی سامنا ہے سینہ ہے پشت نہین۔ مین انبیا و
مرسلین اور سلف کا تابع ہون۔ اُن سے جدا نہونگا۔ اور پوری طاقت سے خدا کے قرب کی
طرف دوڑتا ہون گا۔ اپنے گناہون اور بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہ تو یہ تمہارے دلون کی زمین
مین میرے درخت بونے کی مانند ہے مین تمہارے پاس عمارت بناتا ہون۔ شیطان کی

عمارت ڈھاکر رحمان کی عمارت بناؤنگا۔ اور تم کو تمہارے سولا اور پروردگار سے ملادونگا۔ مین چھلکے کی ساتھ نہین بلکہ مغز کے ساتھ قائم ہون۔ مین اس ظاہری چھلکے کی پرورش مین محنت نہین اٹھاسکتا بلکہ تمہارے مغز کی پرورش کرتا اور چھلکا دور کردیتا ہون۔ مین یہان تک تمہاری پرورش کرون گا کہ تم سے تمہارے پیغمبر علیہ السلام کی آنکھین ٹھنڈی ہو جائیں گی اے لڑکو دنیا کے لئے میری پاس نہ آؤ۔ بلکہ آخرت کے لئے آؤ۔ جب تمہاری صحبت آخرت کے لئے درست ہو جائے گی تو دنیا تبعاً تمہارے پاس آموجود ہوگی۔ تم بقدر زہد اُسے لوگے تو مین ضامن ہون کہ اس کا محاسبہ نہوگا۔ آخرت کو دنیا پر۔ باطن کو ظاہر پر۔ حق کو باطل پر۔ باقی کو فانی پر مقدم رکھو۔ چھوڑو اور پھیرلو۔ طبیعت و ہوا اور نفس کے ہاتھون سے لینا چھوڑدو۔ قلب و سر کے ہاتھون سے لو۔ مخلوق کے ہاتھ سے لینا چھوڑدو خدا کے ہاتھ سے لو رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اور امر و نہی کے متعلق جو کچھ وہ تمہین دے اُسے قبول کرو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے رسولؐ جو چیز بھی تم کو دے اُسے لے لو۔ اور جس سے منع کرے اُس سے باز رہو خدا اور رسولؐ کے حکم کے وقت شیر۔ اور نہی کے وقت بیمار۔ اور قضاؤ قدر کے وقت مردہ بنجاؤ۔ اور باایمہ مخلوق کے ساتھ خوش اخلاقی سے رہو۔ بغیر جانے بوجھے خدا سے کچھ نہ مانگو۔ اپنے اور غیر کے متعلق اُس کے حکم اور تقدیر سے موافقت کرو۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ خدا نے قلم کو پیدا کرکے یہ ارشاد فرمایا کہ لکھ۔ قلم نے کہا کیا لکھون۔ ارشاد ہوا کہ قیامت تک کی مخلوق کی بابت ہمارا حکم لکھدے۔ اے مردہ دلوا ے نفس کے اعتبار سے زندہ رہنے والو۔ تمہارے دل مرگئے ہین۔ تمہارے لئے دلون کی مصیبت و ماتم مین رہنا غیر کی مصیبت مین رہنے سے بہتر ہے۔ خدا اور اُسکے ذکر سے غافل رہنا دلون کی موت ہے تم مین جو شخص دل کو زندہ رکھنا چاہتا ہے تو اُس مین خدا کے ذکر اُس کی محبت کو جگہہ دے۔ اُس کی سلطنت و عظمت و مخلوقات مین اُسکے تصرف کی طرف نظر ڈالے اے لڑکے اول خدا کو اپنے دل سے اور پھر اپنے جسم سے یاد کیا کر اُسے دل سے ہزار مرتبہ یاد کر اور زبان سے ایک مرتبہ۔ آفت آتے وقت صبر سے دنیا آتے وقت ترک سے۔ آخرت آتے وقت قبول کر لینے سے۔ حق کے آتے وقت توحید سے اور غیر کے آتے وقت اعراض سے خدا کو یاد کیا کر۔ اگر تو نفس کی لگام ڈھیلی چھوڑدیگا تو وہ تجھ مین طمع کرے گا۔ اور تجھے پھینکدیگا۔ اُسے پرہیزگاری کی لگام سے قابو مین لا۔ اور قیل و قال چھوڑدے۔ موت کی یاد تیرے دل کو صاف کردے گی۔ دنیا اور مخلوق کو تجھے دشمن بناکر دکھائے گی۔ تیرے دل سے پردے اُٹھادیگی۔ اسوقت تو مخلوق کو فانی۔ مردہ ہالک اور عاجز دیکھے گا۔ کہ ان مین نہ نفع کی قوت ہوگی نہ ضرر کی *

پچاسوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہوین شعبان ۵۴۵ھ مین جمعہ کی صبح کو قدرے کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا

اپنی اصلاح اور نیکی مین مشغول رہ۔ قیل و قال اور ہوس دنیوی کو چھوڑ۔ حتی الوسع اُسکے غمون سے فارغ ہو۔ پیغمبر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ حتی الامکان غم دنیا سے فارغ ہو جاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف اگر تو اسے پہچان لیتا تو اس کا طالب نہ بنتا۔ اگر وہ تیرے پاس آئے گی تو تجھکو رنج مین ڈالیگی اور اگر موہنہ پھیرے گی تو حسرت مین چھوڑ جائے گی۔ اگر تو خدا کو جانتا تو اُسکے باعث غیر کو پہچان لیتا لیکن تو اُس سے۔ اُسکے انبیار اور رسولون اور اولیار سے ناواقف ہے اس دنیا مین تجھ سے پہلے لوگون پر جو کچھہ گزر چکی ہے تو اس سے نصیحت کیون نہین پکڑتا۔ دنیا سے نجات حاصل کر اُس کا لباس اُتار۔ اور اُس سے بھاگ۔ نفس کا لباس اُتار کر خدا کے دروازہ کی طرف چل جب تو نفس سے جدا ہوا تو یہ سمجھ کہ ماسوے اللہ سے الگ ہو گیا۔ اور اگر ماسوی اللہ نفس کا تابع ہے۔ تو نفس ہی سے الگ ہو جا۔ خدا کو دیکھ لے گا۔ تسلیم کا خوگر بن۔ سلامت رہے گا۔ اُس کی راہ کی کوشش کرتا رہ۔ ہدایت پائے گا۔ اُس کا شکر ادا کر۔ وہ تجھے زیادہ دے گا۔ اپنی ذات اور مخلوق کو اُس کے سپرد کر۔ اپنے اور غیر کے متعلق اُس پر معترض نہو۔ اہل اللہ ارادہ الٰہی کے روبرو کوئی ارادہ اور اُس کے اختیار کے آگے کسی طرح کا اختیار نہین رکھتے۔ وہ طلب روزی کے حریص نہین ہوتے اور غیر کی قسمت پر نظر نہین ڈالتے۔ اگر تو دنیا و آخرت مین اُن کی صحبت کا ارادہ رکھتا ہے تو اقوال و افعال اور ارادہ مین اُن کی موافقت کر۔ مین دیکھتا ہون کہ تو برعکس عمل کر رہا ہے اور رات دن کی مخالفت و منازعت کو تو نے اپنا شیوہ کر لیا ہے۔ وہ حکم دیتا ہے کہ فلان کام کر مگر تو نہین کرتا۔ گویا وہ بندہ ہے اور تو معبود۔ سبحان اللہ وہ کسقدر بردبار ہے اگر یہ بردباری نہوتی تو تو اپنی حالت مین انقلاب دیکھتا۔ اگر تو مراد حاصل کرنی چاہتا ہے تو اُسکے سامنے ظاہر و باطن کے سکون کو لازم کر لے سکون ظاہری حرکات سے ہونا چاہیے اور سکون باطن خطرات سے۔ مین اپنے نزدیک سوال کو بے ادبی نہین جانتا بلکہ اسے مباح سمجھتا ہون۔ احکام الٰہی بجالا منہیات سے باز رہ۔ تقدیر سے موافقت کر۔ اور ظاہر باطن کو اُسکے آگے کلام کرنے سے روک۔ دین و دنیا کی بھلائی تیرے سامنے آجائے گی۔ مخلوق سے سوال نکو کیونکہ لوگ عاجز اور فقیر ہین اپنا نفع نقصان اُن کے اختیار مین ہے نہ غیر کا۔ حکم الٰہی کا انتظار کر۔ جلد بازی کو چھوڑ دے۔ خدا کو بخیل نہ جان اور اُس پر بخل کی تہمت نہ لگا۔ لوگو وہ تم سے زیادہ تم پر مہربان ہے اسی لیے بعض اہل اللہ نے کہا ہے کہ مجھ پر میری طرف سے کچھ بھی نہین۔ بلکہ سب کچھ خدا ہی کیجانب سے ہے۔ خدا کے حکم کی موافقت

لازم کرلو۔ وہ تم سے زیادہ تمہارے حالات سے واقف ہے۔ لیکن تمہاری ہر ایک مصلحت تمہین
مطلع نہین کرتا۔ اُس نے قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ لوگو تم ایک چیز کو بُرا جانتے ہو حالانکہ وہ
تمہارے لیئے بہتر ہوتی ہے اور ایک چیز کو اچھا سمجھتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیئے بُری ہوتی
ہے۔ اس کی مصلحت خدا جانتا ہے تم نہین جانتے۔ دوسری آیت مین فرمایا ہے کہ خدا
اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے۔ تیسری آیت مین ارشاد ہوا ہے کہ تمہین بہت
تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔ جو شخص خدا کے رستے پر چلنا چاہتا ہو اس پر لازم ہے کہ اس راہ
مین قدم رکھنے سے پہلے اپنے نفس کو مہذب بنائے کیونکہ نفس بڑا بے ادب اور برائیون کا
حکم کرنے والا ہے۔ تو خدا کے نزدیک پہنچکر کیا کرے گا۔ اُس کی راہ کیونکر طے کرسکے گا نفس
کے مطمئنہ بنانے کے لئے مجاہدہ کر۔ اور جب وہ مطمئنہ بنجائے۔ تو اُسے خدا کے دروازہ پر اپنے ساتھ
لے جا۔ ریاضت تعلیم حسن ادب اور خدا کے وعدہ و وعید کے متعلق اطمینان حاصل ہونے کے
بعد نفس کے ساتھ موافقت کر نفس اندھا۔ گونگا۔ بہرا۔ لنگڑا۔ لولا۔ اور اپنے پروردگار سے ناواقف
اور اُس کا دشمن ہے۔ مجاہدہ دوامی سے اُسکی آنکھین کھلجائین گی۔ زبان چلنے لگے گی۔ کانون
مین سننے کی طاقت پیدا ہوگی۔ اُس کا لنگڑا لولا پن اور جہل و عداوت سب زائل ہوجائے گا۔
اس کے لئے پیشوایان قوم اور مردان خدا اور ایسے دوامی مجاہدہ کی ضرورت ہے جو ساعت بساعت
روز بروز اور سال بسال ترقی کرتا رہے۔ یہ بات ایک ساعت ایک دن۔ یا ایک ماہ کے مجاہدہ
سے حاصل نہین ہوتی۔ نفس کو بھوک کے کوڑے سے مار حظ نفسانی سے روک اور اس کا
حق ادا کر۔ اُس پر بوجھ رکھ۔ اور اُس کی تلوار یا چھری سے نڈر۔ اُس کی تلوار لوہے کی نہین بلکہ
لکڑی کی برابر ہے اس کا کلام بلا افعال۔ اور کذب بلا صدق۔ اور عہد بلا وفا ہے۔ اُس مین محبت کا
مادہ نہین۔ اور اُس کی جولانی بلا دولت ہے۔ جو بندے اُسکی عداوت اور مخالفت مین صادق ہین
اُن کے نزدیک نفس کے رئیس اعظم یعنی شیطان ہی مین کسی قسم کی قوت نہین۔ تو نفس مین کیا خاک
طاقت ہوگی۔ تو یہ گمان نکر کہ اُس نے اپنی طاقت کے باعث آدمؑ کو جنت سے نکالدیا۔ یہ طاقت
تو اُسے خدا نے دی تھی۔ اور یہ طاقت سبب واقعہ تھی نہ کہ اصل واقعہ۔ اے کم عقل کسی مصیبت
مین مبتلا ہونے کے باعث خدا کے دروازے سے نہ بھاگ۔ وہ تیری مصلحت کو تجھ سے زیادہ
جانتا ہے۔ اُس نے تجھے کسی فائدے اور حکمت کے لئے گرفتار بلا کیا ہے۔ جب تو کسی بلا مین مبتلا
ہو تو ثابت قدم رہ۔ اپنے گناہون کی طرف دیکھ۔ کثرت سے توبہ استغفار کر۔ خدا سے صبر و ثبات
کی توفیق مانگ۔ اُس کے سامنے چلاتا ہو۔ اس کی رحمت کا دامن تھام۔ اور اس مصیبت کے دفعیہ
اور اس کے متعلق اظہار مصلحت کا سوال کر۔ اگر مراد حاصل کرنی ہے تو اُس شیخ کی صحبت اختیار کر

جو خدا کے حکم اور اُس کے علم سے واقف ہو۔ وہ تجکو تعلیم و تادیب کرے گا۔ اور خدا کا رستہ بتادے گا
مرید کے لئے رہبر کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ بچھوؤن سانپون۔ آفتون پیاس اور ہلاک کرنے والے
درندون کے جنگل مین ہے۔ شیخ مریدون کو ان آفتون سے بچاکر پانی اور میوہ دار درختون کے مقامات
تک پہنچادے گا۔ اگر مرید بلا رہبر تنہا اس رستہ مین چلے گا تو ایسی زمین مین جاپڑے گا جس مین
درندے۔ سانپ۔ بچھو۔ اور دیگر آفتین بکثرت ہین۔ اے راہ دنیا کے مسافر۔ قافلے اور رہبر
کو نچھوڑ۔ ورنہ مال وجان دونون غارت ہو جائین گے۔ اور اے راہ آخرت طے کرنیوالے
ہمیشہ رہبر کے ساتھ رہاکر۔ تاکہ وہ تجکو منزل مقصود تک پہنچادے اس راہ مین اُس کی
خدمت کر۔ اس کا ادب ملحوظ رکھ۔ اُسکی رائے سے باہر نہو۔ وہ تجکو تعلیم کرے گا۔ اور مقرب الٰہی بنادیگا
اور چونکہ وہ تیری نجابت و صدق و فہم کو معلوم کرے گا۔ اس لئے طریقت مین تجکو اپنا نائب بنالے گا۔ اور
طریقت و اہل طریقت کا افسر کردے گا۔ تجکو اپنے لشکر کا خلیفہ مقرر کردے گا۔ یہان تک کہ
پیغمبر علیہ السلام تک پہنچاکر تجھے اُن کے سپرد کردے گا پھر تجکو قلوب واحوال ومعانی پر مسلط کریگا
اور تو خدا و مخلوق خدا کے مابین ایک سفیر۔ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک
غلام کی طرح ہو جائے گا۔ بار بار مخلوق و خالق کی طرف آتا جاتا رہے گا۔ یہ مرتبہ خلوت نشینی
اور تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ اُس چیز سے ملتا ہے جس کی توقیر دلون مین ہو اور تصدیق
عمل مین ہو۔ اہل اللہ بہت سے قبیلون مین منتخب لوگ ہین۔ کروڑ دن مین ایک آدھ ولی ہوتا ہے
یہ لوگ اپنے دلون اور معانی سے کلام الٰہی سنتے اور اعمال جوارح سے اپنے سننے کی تصدیق
کرتے ہین۔ جاہلو۔ خدا کے آگے توبہ کرو۔ اور طریقہ اہل اللہ پر چلو۔ افعال و اقوال مین۔
اُن کا اتباع کرو۔ اُن منافقون کا رستہ نہ لو جو دنیا کے طالب آخرت سے روگردان۔ اور
خدا کے اُس رستہ کو چھوڑ بیٹھے ہین جس پر متقدمین چلتے تھے۔ انھون نے دہنے بائین اور پیچھے
چلنا شروع کردیا ہے۔ اور کاہل لوگون کا طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ اور اُس سیدھی بٹیا پر
نہین چلتے جو خدا تک پہنچادیتی ہے اے لڑکے تو دنیا مین حصول دنیا کے لئے اِن سے
ملتا ہے۔ کل انھین کہین نہ دیکھے گا۔ تمہارے علاقے قطع ہو جائین گے۔ تجھ مین اور تیرے
اُن برے دوستون مین جن سے تو غیر اللہ کے لئے ملتا ہے قطع تعلق کیون نہوگا۔ ضرور ہوگا۔
اگر مخلوق سے ملنا ضروری امر ہے تو پرہیزگارون زاہدون۔ عارفون۔ عمل کرنے والون اور
اُن لوگون سے مل جو خدا کے مرید اور اُس کی مراد ہین۔ اُس سے مل جو تجھ سے مخلوق کو لے لے
اور قرب الٰہی عطا فرماوے۔ گمراہی دفع کرکے سیدھی راہ پر قائم کردے۔ دنیا کی طرف سے
تیری آنکھون پر پٹی باندھکر اخروی آنکھین کھولدے۔ دنیا کے طبق آگے سے اُٹھاکر اُخروی طبق سامنے

لار کھے۔ کثرت سوال کو تجھ سے الگ کر دے۔ اور اُس کے بدلے حیرانی مرحمت کرے۔ سب تجھے سانپون
بچھوؤن اور درندون کے پنجے سے نکال کر امن و راحت کے اچھے مقام پر پہنچا دے۔ جس مین یہ
صفت ہو اُس سے مل۔ اس کی باتون پر صبر کر۔ اور اُسکے امر و نہی کو قبول کرے۔ اس حالت مین تو
فی الفور خیر دارین اپنی آنکھون سے دیکھ لے گا۔ گھڑی بھر صبر کرنا شجاعت ہے۔ تجھ سے کچھہ نہین
ہو سکتا حالانکہ ضرور کچھہ نہ کچھہ کرنا چاہئے۔ کدال۔ پھاوڑا۔ اور ٹوکری خرید کر عمل کے دروازہ پر
بیٹھ جا۔ اگر عمل تیرے مقدر مین ہے تو تو ضرور کریگا۔ سبب کو اس کا حق دیتا رہ۔ توکل کر۔ اور عمل کو دروازہ
پر جا بیٹھ۔ اگر دیگر کارگذارون کی طلبی ہوئی اور تجھے نہ بلایا گیا تو نا امیدی کی حد تک اپنی جگہہ سے نہ ٹل۔
پھر اپنے آپ کو توکل کے دریا مین ڈالدے۔ سبب اور مسبب دونون جمع ہو جائین گے۔ اپنے معلم کا
ادب کیا کر۔ اُسکے آگے بات نکر۔ خاموش رہ۔ یہ تیرے تعلم اور دلی قرب کا باعث ہوگا۔ حسن ادب تجکو
مقرب بنائے گا۔ اور بے ادبی دور پھینکدیگی۔ تجھے حسن ادب کیونکر حاصل ہو تو تو ادیبون کے پاس ہی
نہین جاتا۔ تجھے علم کس طرح آئے تو اپنے معلم سے رضامند نہین ہے اور اُس سے حسن ظن نہین رکھتا +

مجلس اکاون

شیخ علیہ الرحمہ نے اسی سنہ کی بیسوین شعبانکو فرمایا

دنیا سراسر حکمت و عمل اور آخرت سر بسر قدرت ہے۔ یہ حکمت پر مبنی ہے اور وہ قدرت پر۔ دار الحکمت میں
عمل نچھوڑ۔ اور دار القدرت مین اُسکی قدرت کو عاجز خیال نکر۔ دار الحکمت مین اُسکی حکمت پر عمل کر
اور قدرت پر بھروسا نرکھ۔ تقدیر کو اپنا عذر نہ بنا ورنہ تو اُسے حجت سمجھکر عمل چھوڑ بیٹھے گا۔ تقدیر
کو عذر بنا لینا سُست لوگون کی حجت ہے۔ تقدیر کا عذر اوامر و نواہی کے سوا دیگر افعال مین ہو سکتا ہی
شیخ علیہ الرحمۃ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ مؤمن دنیا و ما فیہا سے اطمینان حاصل نہین کر سکتا
بلکہ دنیا سے اپنا حصہ لیکر دلی توجہ کے ساتھ خدا کی طرف راجع ہو جاتا ہے۔ وہ اسی جگہہ ٹھیرا رہتا ہے
یہانتک کہ آتش دنیا کی لپٹ اُس سے دور ہو جاتی ہے۔ اور اُس کے دل کو خدا کے سامنے
جانے کی اجازت مجاتی ہے۔ اُسکے سر کی سفارت سر کو قلب کی۔ اور قلب کو نفس مطمئنہ اور بندگی
کرنے والے اعضا کی طرف لیجاتی ہے۔ اسحالت مین اللہ تعالے اُسکے اہل و عیال کو اُس سے
بے پروا کر دیتا ہے۔ اس مین اور اُن مین ایک دیوار کھڑی ہو جاتی ہے۔ مخلوق کے شر کو کفایت کرتا
لوگون کو اس کا مطیع بنا تا۔ اسکے اور اُن کے دلون مین حائل ہو جاتا ہے اور وہ تنہا خدا کے
ساتھ رہجاتا ہے۔ گویا اُسکے حساب مین مخلوق پیدا ہی نہین ہوئی۔ گویا اسکے سوا اور کوئی خدا
کی مخلوق ہی نہین۔ خدا اُس کا فاعل ہوتا ہے اور وہ مفعول فیہ۔ وہ مطلوب ہے، یہ طالب

وہ اصل ہے نہ فرع۔ وہ خدا کے سوا کسی سے جان پہچان نہیں رکھتا۔ خدا مخلوق کیطرف سے اُسے
لپیٹ لیتا ہے پھر جب چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے۔ اُسے ہدایت و مصلحت مخلوق کے لئے موجود کر دیتا ہے
وہ رضا مندی الٰہی کے باعث اُن کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔ اہل اللہ قلوب اور اسرار کے نگہبان۔ اور محض
خدا کے ساتھ قائم ہین۔ اور اسی کے لئے عمل کرتے ہین اے منافق تجھے اہل اللہ کا حال معلوم نہین
اور نہ تو ایمان اور محبت الٰہی سے واقف ہے تو عنقریب مر کر موت کے بعد پشیمان ہو گا۔ باوجود بیزبانی
دل کے تو فصاحت لسان پر قانع ہے حالانکہ یہ تجھے نفع نہ دیگی۔ فصاحت تو دل کے لئے ہونی چاہیے
نہ کہ زبان کے لئے۔ اے مردہ دل۔ اے اہل اللہ سے بے خبر۔ اے بدنصیب۔ اے اپنے نفس
اور مخلوق کے باعث خدا سے محجوب اپنے نفس پر ہزار بار رویا کر۔ اور غیر پر ایکبار۔ الٰہی مین گنگ
تھا۔ تو نے مجکو گویائی دی۔ میری باتون سے لوگون کو نفع پہنچا۔ اور میرے ہاتھ پر۔ انکی صلاحیت
کامل کر دے۔ اور یہ نہو تو مجھے پھر گونگا کر دے۔ اے قوم مین تم کو سرخ موت کی طرف
بلاتا ہون۔ وہ کیا ہے؟ نفس۔ ہوا۔ طبیعت۔ شیطان اور دنیا کی مخالفت۔ مخلوق سے الگ
ہونا۔ اور ماسوی اللہ کو چھوڑ دینا۔ ان حالتون کی کوشش کرو۔ ناامید نہو۔ ہر روز اسکی ایک نئی
شان ہے اس سے اسکی قدرت کے مطابق طلب کرو حکمت کے مطابق نہ مانگو۔ اسکے علم کیمطابق
مانگو اپنے علم کے مطابق طلب نکرو۔ اپنے قلوب و اسرار سے سوال کرو۔ زبانی الفاظ سے طالب بنو۔
اپنے علم و قدرت سے متجاوز ہو کر اُس سے سوال کرو۔ ہر چیز سے مفلس ہو کر اُس کے آگے کھڑے
ہو جاؤ۔ اس پر حکومت نکرو۔ اپنی قدرت نہ جتاؤ۔ عقلمندی کا اظہار نکرو۔ اپنی تدبیر سے اُسکی تدبیر
کو جاہلون کی طرف رد نکرو۔ اپنے علم پر عمل نہ کرنے والا جاہل ہے۔ خواہ اُس کا حافظہ کیسا ہی
زبردست اور معانی کا کیسا ہی علم کیون نہو بلا قصد عمل علم حاصل کرنا تجکو مخلوق کیطرف محتاج کریگا
اور علم مع عمل خدا کیجانب لیجائے گا۔ دنیا مین زاہد بنائے گا۔ اور باطنی آنکھ کھولدیگا۔ زینت ظاہری سے
جدا کر کے زینت باطنی کا الہام کرے گا۔ اس حالت مین خدا تجکو دوست رکھے گا۔ کیونکہ اب تو اُسکے
لائق ہو گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ صالحین کو دوست رکھتا ہے۔ اُن کے ظاہر و باطن کو
پسند کرتا ہے۔ ظاہر کو حکمت کے اور باطن کو عمل کے ہاتھ سے تربیت دیتا ہے۔ وہ خدا کے سوا
کسی سے امید و بیم نہین رکھتے۔ اُسی سے لیتے اور اُسی کی راہ مین دیتے ہین۔ غیر سے نفرت اور اُس
سے محبت رکھتے ہین۔ اُسی کی طرف جا کر قرار حاصل کرتے ہین یہ آخر زمانہ ہے جسمین تغییر و تبدیل بکثرت
ہو گئی ہے بلکہ یہ زمانۂ فترت یعنی نبوت سے خالی زمانہ ہے نفاق اور اُسکے رواج کا زمانہ ہے۔ اے منافق
تو دنیا اور مخلوق کا بندہ ہے۔ اُن کو دکھاتا اور انہین کے لئے عمل کرتا ہے اور خدا کی اُس نگاہ کو بھول
رہا ہے جو تیری جانب ہے۔ ظاہر تو یہ کرتا ہے کہ آخرت کے لئے عمل کر رہا ہے حالانکہ تیرا دلی مقصود و مطلب

دنیا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب بندہ اس حالت مین عمل آخرت کے لئے مزین ہوجاتا ہے کہ فی الواقع آخرت کا طالب نہین ہوتا تو اس پر اس کا اور اس کے باپ دادا کا نام لے کر آسمانون مین لعنت کیجاتی ہے۔ اے منافقو۔ مین تم کو اپنے حکم اور علم کے طریقہ سے پہچانتا ہون لیکن خدا کے حکم سے تمہاری پردہ پوشی کرتا ہون۔ افسوس تجھے اپنے اعضا سے شرم نہین آتی۔ تو گناہون اور ظاہری نجاستون سے پاک نہین ہے اور طہارت باطن کا دعوے کرتا ہے۔ طہارت قلب ہی درست نہین پھر طہارت سر کیونکر ٹھیک ہوسکتی ہے۔ تو مخلوق کے ساتھ مودب نہین ہے اور خالق کے ساتھ مؤدب ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ معلم تجھ سے رضامند نہین۔ تونے اُس کا ادب نہین کیا۔ اور اس کا حکم نہین مانا۔ تو تو اپنے محل مین صدر نشین ہے۔ جب تک خدا کے آگے تیری توحید قائم نہو جائے اور تو وجود ظاہر کے بیضہ سے نکلکر لطف الٰہی کی گود مین نہ جا بیٹھے۔ اس کی محبت کے پرون مین نہ جا چھپے اخلاص کا دانہ نہ چُنے۔ مشاہدہ کا پانی نہ پئے اور پھر مرغ ہونے تک اسی حالت مین نرہے ہرگز کلام نکر۔ اس وقت تو مرغیون کا محافظ۔ انھین دانہ دینے والا۔ ادب آموز اور رات دن لوگونکو تنبیہ کرنیوالا بنجائے گا۔ انھین طاعت الٰہی سے آگاہی دیگا اے جاہل کتابین پھینکدے۔ اور میرے آگے ادب سے بیٹھ۔ علم اہل اللہ کے زبان اور حالات سے حاصل ہوتا ہے۔ نہ کہ کتابون اور مقالات سے علم ان سے حاصل ہوا کرتا ہے جو اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے فانی ہو کر ذات الٰہی کے ساتھ مرتبہ بقا حاصل کر چکے ہین۔ زمانہ کی گردش تجھ سے اور مخلوق سے تیرے فنا ہونے اور خدا کے ساتھ موجود ہو جانے پر مبنی ہے۔ ماسوا سے مر کر خدا کے ساتھ اور اس کے لئے زندہ ہوجا۔ خدا کے ان خادمونکی مصاحبت اختیار کر جو اس کے دروازہ سے کبھی نہین ٹلتے۔ احکام الٰہی بجالا۔ منہیات سے بچنا اور تقدیر الٰہی کے موافق رہنا ان کا مشغلہ ہے۔ وہ خدا کے ارادے اور اُسکے فعل کے ساتھ گردش کرتے ہین۔ اپنے اور اغیار کے لئے وہ خدا سے نہین جھگڑتے قلیل و کثیر اور اعلیٰ و ادنےٰ چیز مین لم اور کیون سے اعتراض نہین کرتے اغراض حاصل کرنے کی حرص مین طاعت الٰہی چھوڑ کر نفس کا خادم نہ بن۔ اولیاء اللہ مخلوق سے بتکلف طلب کیا کرتے ہین۔ حالانکہ ان کو اس کی کچھہ حاجت نہین۔ خدا مخلوق پر رحم کرنے کے لئے ان کو طلب کا الہام کیا کرتا ہے۔ ولی بذاتہ کچھہ نہین مانگتا۔ اس کا نفس مطمئن ہوجاتا ہے دنیوی ارادہ اور خواہش کچھہ نہین رکھتا۔ تو اسکے نفس کو اپنے ایسے جاہل نفس پر قیاس کرتا ہے جس نے تجکو خدمت کے لئے کھڑا کر رکھا ہے۔ اور تجھے اپنے ارادون اور خواہشون مین مصروف رکھتا ہے۔ اگر عقل ہوتی تو تو اس کی خدمت سے الگ ہو کر اطاعت الٰہی مین مشغول ہوجاتا۔ اور اس کا دشمن بنجاتا۔ مناسب یہ ہے کہ تو اُسکے جواب سے خاموش رہتا۔ اور اس کے کلام کو دیوار سے مار دیتا۔ اس کی بات کو دیوانہ کا کلام سمجھ۔ اس کے قول۔ طلب خواہشات و لذات اور

بیہودگیوں کی جانب توجہ نکر۔ اسکی بات مان لینے مین تیری اور اسکی ہلاکت۔ اور مخالفت مین دونونکی
بھلائی متصور ہے جب تیرا نفس۔ خدا کا مطیع ہوجائیگا تو ہر جگہہ سے بافراغت روزی آئیگی
اور اگر وہ عاصی و جابر رہے گا تو تمام وسائل منقطع ہوجائینگے اور اس پر بلائیں مسلط ہونگی انجام کار
یہ کہ ہلاک ہوجائیگا اور دونون جہان مین نقصان اٹھائے گا۔ مطیع و قانع نفس والا آدمی مخدوم ہر
جہان جائیگا اپنی تقدیر کا حصہ لیکر اُس پر رضامند ہوگا۔ اپنے ذمہ کا فرض بلا تکلیف دلی خوشی کے
ساتھہ ادا کرے گا ایسے لوگ ماسوے اللہ سے فارغ القلب ہوتے ہین۔ دنیا اور اسکی فضولیات مین
حاصل کرنے مین اُنکے اعضا تکلیف نہین اٹھایا کرتے۔ اے منعم نعمت کا شکر ادا کر۔ ورنہ تجھسے
چھین لیجائیگی۔ شکر کی قینچی سے طائر نعمت کے پر کتر دے ورنہ یہ جانور اُڑ جائے گا۔ مردہ وہ ہے
جو خدا کی طرف سے مرجائے۔ گو اُسے دنیوی زندگی حاصل ہو۔ ایسی زندگی جس کو وہ شہوات و
لذات حاصل کرنے مین صرف کر رہا ہے نفع نہین دیسکتی۔ یہ بظاہر جیتا ہے مگر باطن مین فی الواقع وہ مردہ ہے۔
الٰہی ہمین اپنی محبت کیساتھہ زندگی دے اور اغیار کی طرف سے مار ڈال۔ اے عمر کے بڈھے اور طبیعت
کے لڑکے۔ تو اپنی طبیعت کی چاہت کے باعث دنیا جیسی بدخو محبوبہ کی طرف کبتک دوڑیگا۔ تو نے
اُسے اپنا دلی مقصود بنا رکھا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہین کہ جو چیز تجھے فکرمند رکھے وہی تیرا مقصود ہے
اور جسکے ہاتھہ مین تیری باگ ہے تو اُسی کا غلام ہے۔ اگر تیری لگام دنیا کے ہاتھہ مین ہے تو تو دنیا ہی
کا بندہ ہے۔ اور اگر مخلوق کے ہاتھہ میں ہے تو بندۂ مخلوق ہے۔ اور اگر خدا کے ہاتھہ مین ہے تو بندۂ
خدا ہے۔ اور اگر نفس کے ہاتھہ مین ہے تو بندۂ نفس ہے۔ خواہش کے ہاتھہ میں ہے تو بندۂ خواہش
ہے۔ اور اگر آخرت کے ہاتھہ مین ہے تو بندۂ آخرت ہے۔ اب یہ دیکھ کہ تو نے اپنی باگ کس کے سپرد کر رکھی ہے
تم مین اکثر دنیا کے طالب۔ قلیل آخرت کے خواہان۔ اور اقل وہ لوگ ہیں جو دنیا و آخرت کے پروردگار
کو چاہتے ہین۔ تو حسن ادب سے ان کے پاس جا بیٹھ۔ اُن سے معارضہ اور جھگڑا نکر۔ ان کو ناقص
نہ سمجھ۔ ورنہ خود ناقص رہے گا۔ اُن کی بے ادبی سے ہلاک ہوجائیگا۔ عاقل بنو۔ تم اپنے اعمال کے
باعث خدا کے دشمن ہو۔ خلوتون اور دیگر تمام احوال مین اسکے لئے خالص عمل نہو تو مچھر کے پر کی
برابر بھی وقعت نہین رکھتا۔ صدق۔ اخلاص۔ خوف الٰہی۔ اُس سے امید رکھنا۔ اور ہر حال
مین اُس کی طرف رجوع کرنا ایسا خزانہ ہے جو کبھی فنا نہین ہوتا۔ ایمان کو لازم پکڑ لے۔ وہ
تجھے نازم کرے گا۔ جب تو اہل اللہ مین سے کسی کو دیکھے تو اُسکے سامنے متواضع ہو۔ اور اُسکی
حالت خدا کے سپرد کر دے۔ اُسکے معاملہ مین نہ جھگڑ۔ خاموش رہ اور اپنی بے ادبی سے اُسے
ایذا نہ دے جسے تو نہین جانتا اُس سے خاموش رہنا علم ہے اور جو تجھے معلوم نہ ہو اُسے تسلیم کر لینا
اسلام ہے۔ اے ضعیف الیقین تیرے پاس نہ دنیا ہے نہ آخرت۔ یہ اس لئے کہ تو خدا کے آگے

بے ادبی کرتا ہے اُسکے اولیا اور اُن ابدال پر تہمت لگاتا ہے جن کو خدا نے انبیا کا قائم مقام کیا ہے اور
ان پر وہی بوجھ رکھا ہے جو پیغمبرون اور صدیقون پر۔ انکے اعمال و علوم انھین کے سپرد کردے۔ خدا نے
اُن کو اُن کے نفسون اور خواہشون سے فنا کر کے اپنی ذات کیساتھ موجود کر دیا ہے اور اپنے سامنے
رکھا ہے۔ اُنکے دلون کو ماسوی سے پاک کر کے دنیا و آخرت اور مخلوق کو اُن کے آگے کر دیا ہے۔ انکو
اپنی قدرۃ دکھائی اور حکمت و علم سکھایا ہے۔ خدا سے اُن کو قوت ملی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم بالکل صحیح ہے۔ وہ اس قول مین بالکل سچے ہین۔ اپنی طاقت و قوت اور مخلوق کی قدرت
کو فنا کر کے خدا کی قوت پر بھروسہ رکھتے ہین۔ معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے آلٰہی اگر تو میرا
چاہا نہین کرتا تو جو کچھ تو نے چاہا ہے مجھے اُس پر صبر دے۔ اے لڑکے جھگڑے کیساتھ دنیا حاصل
کرنے سے رضا بالقضا بہتر ہے۔ صدیقین کے دلون مین اسکا مزہ شہوات و لذات سے کہین بڑھکر ہے
یہ اُن کے نزدیک دنیا و مافیہا سے کہین بہتر ہے۔ کیونکہ باعتبار اختلاف اخبار اس سے فی الجملہ ہر حالمین اچھی
زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ اخلاص کر علم و عمل کی زبان سے لوگون کیساتھ کلام کیا کر محض علم بلا عمل کے
زبان سے نہ بول۔ یہ تجھکو نافع ہوگا نہ تیرے پاس والون کو۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم عمل کو
آواز دیا کرتا ہے۔ اگر عمل جواب نہین دیتا تو علم رخصت ہو جاتا ہے۔ اسکی برکت کوچ کرتی ہے اور حجۃ باقی
رہجاتی ہے اس حال مین تو ایسا عالم رہجاتا ہے کہ تیرا علم تجھ پر فتنہ بجاتا ہے۔ اُس کا درخت باقی رہتا ہے
اور پھل رخصت ہوتا ہے۔ خدا سے حال اور اُس کے سامنے مقام کا سوال کر۔ یہ نصیب ہو جائے تو
اس کے اخفا اور عدم محبت اظہار کا طالب بن۔ اگر تو اپنے اور خدا کے درمیانی اسرار کا اظہار کریگا تو یہ
تیرے ہلاک کا باعث ہوگا۔ احوال اور اعمال کے متعلق عُجب سے پرہیز کر۔ کیونکہ یہ گمراہ کرنے اور آدمی
کو خدا کی نظر سے گرانے والا ہے۔ مخلوق کے روبرو کلام اور مقبولیت سے بچتا رہ۔ یہ تجھکو ضرر پہنچائے گا
نفع نہ دیگا۔ جبتک تجھکو اپنے کام مین کمال حاصل نہو۔ اور دل سے کوئی قطعی بات معلوم نہ ہو جائے
کوئی بات منہ سے نہ نکال۔ بغیر کھانا تیار کیے لوگون کو اپنے گھر مین مہمان کیون بلاتا ہے۔ یہ بات
بنیاد کی محتاج ہے۔ دیوار اس کے بعد ہوگی۔ اپنے قلب کی زمین کو کھود تاکہ حکمت کا پانی نکل آئے
پھر اخلاص۔ مجاہدات اور نیک کامون کی بنیاد رکھ تاکہ عالیشان محل تیار ہو جائے۔ اسکے بعد لوگونکو
بلا۔ الٰہی ہمارے اعمال کے بدنون کو اخلاص کی روح سے زندہ کر دے۔ جب تیرے دلمین مخلوق
بسی ہوئی ہے تو خلقت سے خلوت گزین ہونا کیا نفع دیگا۔ اسوقت تجھے اور تیری خلوت کو کسی طرحکی
عزت نہ ملے گی۔ جب تو مخلوق کو دلمین لیکر خلوت مین بیٹھا تو گویا بلا حضور محبت الٰہی گوشہ تنہائی مین
جا بیٹھا۔ بلکہ نفس و شیطان و ہوائے تیرے ہمنشین بنگئے۔ اگر تیرا دل خدا سے اُنس رکھتا ہے تو اپنے
اہل و عیال اور کنبے مین رہنے کیحالت مین بھی تو مخلوق کی طرف سے خلوت نشین ہے۔ جب محبت الٰہی

دل مین آتی ہے تو وجود ظاہری کی دیوار گر پڑتی ہے۔ اور بصیرت دل تیز ہو جاتی ہے۔ تو اُسکے فضل اور
فعل کو دیکھ لیتا ہے۔ اور اُسکے سوا کسی سے رضامند نہین ہوتا۔ جو شخص التزام شرع کے ساتھ کسی
حالت مین ہو اور اپنی موجودہ حالت کے فوق و تحت اور زوال و بقا کی تمنا نکرے اُسکو رضا و موافقت
اور عبودیت کی شرط حاصل ہو جاتی ہے۔ تجھ پر افسوس ہے جھوٹ نہ بول۔ تو رضا رکا مدعی ہے حالانکہ
ایک مچھر ایک لقمہ۔ ایک کلمہ۔ ذرا سی بے آبروئی تجکو متغیر کر دیتی ہے۔ جھوٹ نہ بول۔ مین تیرا جھوٹ
نہین سنتا نہ اُس پر عمل کرتا ہون اور نہ اس پر تیری تصدیق کر سکتا ہون۔ مخلوق مین بعض لوگ ایسے
بھی ہین کہ اُن کے دلون مین الہام ہوتا ہے۔ خاص کلمات کا القا کیا جاتا ہے وہ خبرونکو پہچانتے اور
اُن پر ٹھیر لیے جاتے ہین۔ یہ کیون نہ ہو وہ اقوال و افعال مین پیغمبر خدا کے تابع ہین۔ آپ پر ظاہری وحی
آتی تھی اُن کے دلون مین باطنی الہام ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ آپ کے وارث اور تمام احکام مین آپکے تابع ہین
اگر تو اس نسبت متابعت کو درست کرنا چاہتا ہے تو موت کو زیادہ یاد کیا کر۔ موت کی یاد تیرے نفس ہوے
شیطان اور ترک دنیا پر تیری مدد کرے گی۔ جسنے موت سے نصیحت حاصل نکی اُسکی نصیحت کا اور کوئی
رستہ نہین ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نصیحت ماننے کے لیے موت کافی ہے۔ تو خواہ زاہد ہو
یا حریص تیری قسمت کا لکھا ضرور تجکو ملے گا۔ لیکن زہد کیحالت مین عزت حاصل ہوگی۔ اور حرص کے
باعث ذلیل ہو جائے گا۔ منافق مخلوق کے سامنے خدا سے شرماتا اور خلوت مین اس سے بیحیائی
کا اظہار کیا کرتا ہے۔ اگر تیرا ایمان و اعتقاد اس بات پر درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تجھ سے قریب
اور تیرا نگہبان ہے تو تو اُس سے ضرور شرماتا۔ مین حق بات کہتا ہون۔ تم سے کسی طرح کا خوف اور
کسی قسم کی امید نہین رکھتا۔ تم اور تمام اہل زمین میرے نزدیک مچھر یا چیونٹی کی مانند ہو۔ مین ہر طرح کا
ضرر و نفع تمہاریطرف سے نہین بلکہ خدا کیجانب سے خیال کرتا ہون۔ میرے نزدیک بادشاہ اور غلام
دونو برابر ہین۔ اپنی ذات اور غیر کا شرعی دلیل سے انکار کرو۔ نہ کہ ہوا اور نفس اور طبیعت کی رو سے۔ جس
چیز سے شرع ساکت ہے اُس کے ساتھ سکوت مین اور جسپر ناطق ہے اُسکے ساتھ نطق مین شریعت
کی موافقت کرو۔ اے لڑکے اپنے نفس و ہوے کے باعث غیر کا انکار نکر۔ بلکہ ایمان کے باعث
اس کا منکر ہو۔ ایمان انکار کرنے یقین زائل کرنے اور پروردگار مدد کرنے والا ہے۔ وہ تیری مدد
اور تجھ پر فخر کرے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ اگر خدا تمہاری مدد کریگا تو تم پر کوئی غلبہ نہ پا سکے گا۔ اگر
تم خدا کے مددگار رہو گے تو خدا تمہاری اعانت فرمائیگا۔ اور تمہین ثابت قدمی عنایت کریگا۔ اگر
تو غیرت الٰہی کے باعث کسی بُری چیز کا انکار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکے ازالہ پر تیری مدد کریگا۔ اُس کے
اہل کے مقابلہ مین تیرا معاون رہے گا۔ اور اُن کو تیرا فرمان پذیر بنا دے گا۔ اور اگر اپنے نفس و
ہوا اور شیطان و طبیعت کے باعث منکر ہوگا تو خدا تجکو محروم رکھے گا اور اُسکے اہل پر تیری مدد نہ کریگا۔

اور تو اُسکے ازالہ پر قادر نہو گا۔ انکار کرنے والا فی الواقع ایمان ہے جس منکر کا انکار بذریعہ ایمان نہو۔
وہ منکر ہی نہین۔ انکار تیری نیستی پر موقوف ہو۔ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محض خدا کے لئے ہو نہ کہ مخلوق کے لیے
اپنے دین کے لئے ہو نہ کہ نفس کے لئے۔ خالص خدا کا بنجائے نہ کہ اپنا تو اپنی ہوس کو چھوڑ دے موت
تیری گھات مین ہے تو ضرور اُس کے پل سے گزرے گا۔ اس حرص کو جسنے تجھے رسوا کر رکھا ہے چھوڑ دے
جو کچھ تیرے لئے ہے وہ ضرور تجکو ملے گا اور جو غیر کا حصہ ہے وہ ہرگز تیرے پاس نہ آے گا۔ خدا کے
ساتھ مشغول ہو اپنے اور غیر کے حصہ کا طالب نہ بن۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا ہے کہ لوگون کے
مال متاع کی طرف اپنی آنکھین نہ لگا یہ دنیوی زندگی کی رونق ہے۔ اور اس لئے ہے کہ ہم انکو آزمائین
مخلوق سے گفتگو کرنا اور اُن کے پاس بیٹھنا عارف باللہ کے لئے سب سے بڑی مشکل ہی۔ اسی لئے عارف
ہزار ہوتے ہین اور اُن مین متکلم ایک۔ کیونکہ عارف قوت انبیاء کا محتاج ہے اور یہ اس لیے کہ وہ
ہر قسم کی مخلوق مین بیٹھنے۔ عاقل و غیر عاقل اور منافق و مؤمن کے ساتھ مخالطت رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے
اس لئے بڑی مشکل مین ہے۔ اور مکروہات پر صبر کرتا ہے۔ بااینہمہ محفوظ ہے اور اُسپر خدا کی نظر پڑتی
ہے کیونکہ وہ مخلوق سے کلام کرنے مین خدا کا حکم بجالاتا ہے۔ اپنے نفس و ہوی اور ارادہ و اختیار سے
کلام نہین کیا کرتا بلکہ بولنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اسلئے محفوظ رہتا ہے۔ اگر معرفت الٰہی چاہتا ہی تو ضرر و
نفع کے متعلق مخلوق کا خیال دل سے نکال دے۔ تو خدا کو اسی سے پہچانیگا۔ دنیا مین ہاتھ ہو یا تھیلی
مین یا نیک نیتی کے ساتھ خزانے مین یہ سب جائز ہین مگر اُس کا دل مین رکھنا جائز نہین۔ دروازہ پہ
کھڑا رہنا درست لیکن آگے بڑھنا ناجائز۔ بندہ جب اپنی ذات اور مخلوق کی طرف سے فنا ہو جاتا ہی
تو مفقود اور محو ہونے کے باعث آفات کے وقت اُسکا باطن متغیر نہین ہوتا۔ وہ اوامر و نواہی کیوقت
موجود ہو کر امر کو بجالاتا۔ اور نواہی سے باز رہتا ہے۔ کسی چیز کی تمنا اور حرص نہین کرتا۔ تکوین کو
قلب کی طرف پھیرتا اور تبدیل اعیان کو اُسی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اے علم و عمل کے خائنو۔
خدا اور رسول کے دشمنو۔ خدا کے بندون سے قطع تعلق کرنیوالو کہان تم۔ اور کہان وہ۔ تم ظاہری
ظلم و نفاق مین مبتلا ہو۔ یہ نفاق کب تک۔ اے علما و زہاد۔ تم سلاطین و امرار کے دربار سے
دنیوی حصہ اور لذات و خواہشات حاصل کرنے کے لئے منافق بنا کرتے ہو۔ تم اور اس زمانہ کے
اکثر بادشاہ خدا کے مال اور اُس کے بندونکے معاملہ مین ظالم اور خائن ہین۔ الٰہی منافقون کی
شان و شوکت کو توڑ۔ اُن کو ذلیل کر۔ یا اُن پر رجوع ہو۔ ظالمون کو غارت کر۔ زمین کو ان سے
پاک کر دے یا اُن کی اصلاح کر۔ آمین۔ اے بادشاہو۔ اے غلامو۔ اے ظالمو۔ اے عادلو۔ اے
منافقو۔ اے دنیا کو مدت دراز اور آخرت کو ابد تک خیال کرنے والو۔ اپنے مجاہدہ اور زہد کے باعث
ماسوے اللہ سے جدا ہو جاؤ۔ اے مخاطب غیر اللہ سے دل کو پاک کر۔ اس سے ڈرتا رہ کہ کوئی چیز

تجکو شکار کرے یا روکدے۔ یا خدا تک نہ پہنچنے دے۔ پھر جب قسمت کا دیا سامنے آجائے تو اُسے امر
اور موافقت کے ہاتھ اور زہد کے قدم سے حاصل کر نہ کہ اختیار اور محبت کے ہاتھ سے۔ زہد ہمیشہ
رہ رہ کر بدن مین اپنی تاثیر دکھاتا رہتا ہے۔ یعنی دل مین غم اور جسم مین ضعف پیدا کرتا ہے۔ پھر جب
یہ غم اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کیجانب سے اس کی اور اس کی معرفت کی خوشی حاصل ہوتی ہے
اسوقت تمام رنج وغم جاتے رہتے ہین۔ مؤمن کا دل مخلوق اور اہل وعیال اولاد ومال سے جدا ہوتا ہے وہ
ان مین مشغول ہوتا ہے اور اُسکا دل شاہی قاصد کے پیغام لانے کا منتظر رہتا ہے۔ وہ شہر کے دروازہ
پر پہنچ جاتا اور اہل وعیال کو رخصت کرکے ان ہی مین بیٹھا رہتا ہے۔ مومن ہمیشہ کیلیے سب سے رخصت
ہو چکا ہے۔ وہ مخلوق مین رہکر انھین وداع کر چکا ہے۔ مخلوق کیساتھ بمنزلہ ذرہ ہے اور خدا کے
ساتھ گویا پہاڑ۔ جب توحید دل مین ٹھیر جاتی ہے تو ظاہری عمل سنور جاتے ہین۔ کیونکہ ظاہر و
باطن۔ غنا وفقر۔ مخلوق کا آنا نہ آنا۔ اُن کی مذمت اور تعریف یکسان ہو جاتی ہے۔ اسوقت تو
ان دونون کو نکالدے گا۔ کیونکہ تیرا مضغۂ دل باوجود فراخی ان کو جگہہ دینے سے تنگ اور تیرا قلب
محبت الٰہی سے پر ہوگیا ہے۔ اُس کے ذکر اور شوق سے لبریز ہے۔ اجگہہ اور اسوقت محض خدا ہی
کی محبت ہے۔ تو اسوقت سچا دوست عالم معلم۔ دانا محکم۔ قریب۔ مقرب۔ ادیب۔ مؤدب۔
اور مخلوق سے بے پروا ہو جائیگا۔ خدا کی مدد کفایت کریگی۔ اے جاہل علم حاصل کر۔ تو نے اپنے
جہل کے باعث سیکھنا چھوڑدیا ہے اور سکھانے مین مشغول ہے۔ یہ تکلیف نہ اٹھا تجھ سے
کچھہ نہو سکیگا۔ اور تیرے ہاتھ سے کسی کو فلاح نہو گی۔ اس لئے کہ جو اپنے نفس کا معلم نہین بن
سکتا وہ غیر کو کسطرح تعلیم دیسکتا ہے۔ اے قوم قدرت الٰہی کو عاجز نجانو۔ ورنہ کفار مین جاملوگے
حکم پر عمل کرو تاکہ تم کو عمل مع علم حاصل ہو۔ جب عمل متحقق ہو جائے گا اُسکی قدرۃ نظر آجائے گی۔
اُس وقت تکوین تمہارے دلوں اور اسرار کے سامنے کردیجائے گی۔ جب تجھ مین اور خدا مین
دلی پردہ نرہے گا تو وہ تجکو تکوین پر قادر کردے گا۔ خزانۂ اسرار پر مطلع فرمائیگا۔ اپنے فضل کا
طعام اور اُنس کی شراب عنایت کرے گا۔ قرب کے دسترخوان پر بٹھائے گا یہ سب کتاب وسنت
پر عمل کرنے کا پھل ہے۔ ان پر عمل کر۔ اور ان سے باہر نہو۔ تاکہ تجھے کوئی اللہ والا ملجائے اور
اُسکی طرف دستگیری کرے۔ جب کتاب اللہ کا کوئی دانا معلم ملجائے گا تو تجکو کتاب العلم کیطرف نقل
کردے گا۔ پھر جب تو اس مقام مین ثابت قدم رہے گا تو تیرا قلب اور معنے دونون درست ہوجا
اور پیغمبر علیہ السلام ان دونون کیساتھ رہین گے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بادشاہ حقیقی کے پاس
لے جائین گے وہان سے ان دونون کو خطاب ہوگا کہ اب تم ہو اور تمہارا پروردگار +

مجلس باون ۵۲

شیخ رحمہ اللہ نے تیسری ۳ رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے قوم اللہ کی طرف رجوع کر جاؤ۔ مخلوق اور دنیا اور ماسوی سے اسی کیطرف سبقت کرو۔ دلون سے اسکی جانب متوجہ رہو۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہین سنا کہ تمام امور خدا ہی کیطرف متوجہ ہونیوالے ہین۔ **اے لڑکے** مخلوق کیطرف عین بقا سے نہین بلکہ چشم فنا سے نظر ڈال چشم ضرر و نفع نہین بلکہ عین عجز و ذلت سے دیکھ۔ خدا کو ایک جان۔ اس پر توکل کر۔ اور جس چیز سے فراغت ہو چکی ہے اسکی طلب مین بیہودگی اختیار نکر۔ دنیا اور ما فیہا سے فراغت ہو چکی ہے مخلوق اور اس کے تمام انقلابات سے فراغت ہو چکی ہے۔ مؤمن کا دل ان تمام چیزوں سے فارغ ہے خصوصاً جب وہ ظاہری اسباب سے جدا ہوتا ہے تو اس کا حال اور زیادہ درست ہو جاتا ہے اور اگر اسباب و عیال اسکے پاس ہوتے ہین تو ان پر نظر ڈالی جاتی ہے اور ان کی سختی پر اللہ تعالی اسے قوت دیتا ہے۔ اس کا دل ہر حال مین ماسوی اللہ سے فارغ رہتا ہے۔ نہ غیبت مین زائل ہو۔ اور نہ تغیر و تبدل کا طالب ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو حکم ہو چکا ہے ہرگز نہ بدلے گا اور قسمت سے فراغت ہو چکی ہے کم و بیش نہو گی وہ کمی بیشی کا طالب نہین ہوتا۔ اپنی قسمت کے متعلق تاخیر و تعجیل کا خواہان نہین ہوتا۔ کیونکہ یہاں بات محقق ہے کہ اس کے لئے ایک وقت معین اور مخصوص ہے۔ ایسا اور اس کے مانند عقلمند ہوتے ہین۔ اور کمی بیشی یا تعجیل و تاخیر کے طالب مخلوق مین دیوانے گنے جاتے ہین۔ جو خدا سے رضامند ہے۔ وہ تمام احوال مین خدا سے موافقت کرتا۔ اسے محبوب رکھتا پہچانتا اور تمام عمر اس کی مراد کے فیصلے پر اس سے مصاحبت رکھا کرتا ہے۔ خدا اسے توفیق دیتا۔ مقرب بناتا اور اسکے تحیر و انقطاع کے وقت خطاب کیا کرتا ہے کہ مین تیرا پروردگار ہون۔ جیسا کہ موسیٰؑ سے کہا تھا کہ مین تیرا رب ہون موسیٰؑ سے بطور ظاہر کہا تھا اور اس عارف کے دل سے بطور باطن کہا کرتا ہے۔ پیغمبرون کے معجزے ظاہر ہین۔ اور اولیاء کی کرامتین باطن۔ وہ انبیا کے وارث ہین۔ خدا کے دین کو درست کرتے ہین اور شیاطین انس و جن سے اس کے محافظ ہین۔ تو خدا اور اسکے رسولون۔ اور اولیاء سے ناواقف ہے۔ اے منافق تجھے کیا معلوم کہ اہل اللہ کس مشغلہ مین اور کس کام پر مامور ہین۔ تو قرآن پڑھتا ہے اور یہ نہین جانتا کہ کیا پڑھا۔ عمل کرتا ہے اور یہ خبر نہین کہ کیا کیا۔ یہ تیری دنیا بلا آخرت ہے پھر تو ان پر معترض ہے۔ عاقل بن۔ ادب سیکھ۔ توبہ کر۔ گونگا بنکر رہ۔ تجھے نہ خدا کی خبر نہ پیغمبرون کی۔ نہ اولیاء کی۔ اور نہ یہ معلوم کہ وہ تجھ مین اور مخلوق مین کیا عمل کر رہا ہے۔ توبہ و سکوت کو لازم کر لے۔ موت اور قبر مین جانے کی حالت کو سوچ۔ تاکہ تجھکو علم حاصل ہو۔ خدا کیساتھ عمل کر تاکہ وہ تجھکو ایسا نور دے کہ جس سے تو دنیا و آخرت مین روشنی حاصل کر سکے

جو مین کہتا ہون اُسے مانو۔ اور کوشش کرو۔ اور سابقہ تقدیر کو چھوڑ دو۔ یہ تمہاری بوالہوسی اور کسلمندون کی حجت ہے۔ ہمین سابقہ تقدیر مین حجت سے کیا علاقہ۔ بلکہ ہم پر تو یہ ہے کہ کمر باندھکر عمل مین کوشش کرین۔ اور اس مین قیل و قال اور چون وچرا ہرگز نکرین۔ خدا کے علم مین دخل ندین۔ ہم کوشش کرتے رہیں۔ آئندہ خدا جو چاہے گا کر دیگا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا اپنے افعال سے سوال نکیا جائیگا۔ بلکہ لوگ اپنے اعمال کا حساب دینگے۔ جب تیرا امر انتہا کو پہنچے گا اور خدا تیرے دل کو مقرب بنائے گا دنیا مین تیرا زہد اور آخرت مین تیری رغبت صحیح طور پر ہوجائیگی۔ اس وقت تو اپنے نام کو قرب الٰہی کے دروازہ پر لکھا پائے گا کہ فلان بن فلان خدا کے آزاد کردہ بندون مین سے ہے اس مین تغیر و تبدل اور کمی بیشی نہوگی۔ اس وقت تجھ مین صفت شکر اور طاعت الٰہی کا مادہ بڑھ جائے گا۔ باایں ہمہ صفت خوف کو نچھوڑ۔ اور اس کی قدرت کو عاجز نہ جان۔ اور یہ آیت پڑھ کر کہ خدا جس چیز کو چاہے مٹا دیتا اور جس کو چاہے قائم کر دیتا ہے۔ اُس کے پاس لوح محفوظ ہے۔ وہ اپنے فعل سے نہ پوچھا جائیگا بلکہ لوگون سے اُن کے اعمال پوچھے جائینگے۔ اس مکتوب پر بھروسہ نکر۔ کیونکہ جس نے لکھا ہے وہ مٹانے پر بھی قادر ہے۔ جسنے بنایا ہے وہ توڑنا بھی جانتا ہے۔ طاعت و خوف اور پرہیز کے قدم پر یہانتک مضبوط رہ کہ تجکو موت آجائے اور سلامتی کے قدم کیساتھ تو دنیا سے آخرت کیطرف چلا جائے۔ اسوقت تغیر و تبدل سے امن ملجائیگا۔ اے جہل و نفاق اور طلب دنیا کے باعث زحمت اٹھانے والے۔ اے حرام کھانیوالے تو نور قلب صفا ضمیر۔ اور کلمات حکمۃ کی طمع کیون رکھتا ہے۔ اہل اللہ کا کلام ضروری۔ نیند غرق ہونیوالونکی سی۔ اور کھانا بیمارون کی طرح کا ہوا کرتا ہے۔ وہ مرتے دم تک اسی حال مین رہتے ہین۔ اور ان ملائکہ سے مشابہ ہین جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے اور جو حکم ملتا ہے بجالاتے ہین وہ ملائکہ سے مشابہ بلکہ ان سے افضل ہین۔ ملائکہ اُن کے خادم اور دنیا و آخرت مین اُن کے غاشیہ بردار ہین۔ اے قوم اگر میرا کلام تمہارے حال تک نہ پہنچے تو اُسے ایمان و تصدیق کیساتھ سنو۔ میرا کلام دلونکی طرف متوجہ ہے۔ اسے اپنے دلون اور اسرار سے سنو۔ تمہارے ظاہر و باطن کو راحت ملے گی نفسون اور خواہشون کی شوکت ٹوٹجائے گی۔ شہوتون کی آگ بجھے گی۔ وہ خواہشین جنھون نے دنیا کو تمہارے دلون مین محبوب اور فقر کو مبغوض بنا کر تمہین ہلاکت مین ڈالدیا ہے بہت ہی بُری ہین بعض صوفیہ کا قول ہے کہ تقوی کی حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ تیرے دلمین ہے اُسے ایک کھلے طبق مین رکھے اور بازار مین لئے پھرے۔ باایں ہمہ اُس مین کوئی چیز ایسی نہ ہو جس سے تجکو شرم آئے۔ اے جاہل کیا تجھے یہ کافی نہین کہ تو غیر متقی ہے پھر اسکے کیا معنی کہ جب کوئی تجھے خدا سے ڈرنے کا حکم کرتا ہے تو تو غضبناک ہوجاتا ہے۔ حق بات کو سنکر حقیر جانتا ہے پھر جب کوئی تیری بات پر انکار کرتا ہے تو تو خفا

ہوتا ہے۔ اور اس سے اپنے غصہ کو تسلی دیتا ہے۔ امیرالمومنین عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے کہ خدا سے ڈرنے والا اپنے غصہ کو تسلی نہین دیا کرتا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے جبتک تم میری طاعت کرتے ہو مین تم کو دوست رکھتا ہون اور نافرمانی کیحالت مین تمہارا دشمن بنجاتا ہون۔ اللہ تعالیٰ اپنی کسی حاجت کیلیے تم کو دوست نہین رکھتا۔ بلکہ یہ تم پر رحمت ہے۔ وہ تجکو تیرے فائدہ کیلیئے چاہتا ہے۔ نہ کہ اپنی غرض کے لیے۔ اور اسی لئے تیری طاعت کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا نفع تجھے پہنچے گا۔ جو تجکو تیرے فائدہ کیلیے چاہے اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنے لیئے دوستی ومحبت کرے اُس سے منہ موڑلے۔ مومن ہر چیز کو بھول کر صرف خدا کو یاد کیا کرتا ہے۔ اس لئے اُسے قرب اور حیات مع اللہ کا مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے اس کا توکل درست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت مین اس کے کام بنا دیتا ہے۔ جب مومن توکل وتوحید مین ٹھیک ہوجاتا ہے۔ تو اللہ اس کے ساتھ ابراہیمؑ کا سا معاملہ کرتا ہے۔ اُن کا سا باطن اور حال عنایت فرما دیتا ہے۔ لقب ونام نسہی۔ اُن کا سا کھانا پینا دیتا اور اپنے دروازہ پر ٹھیرالیتا ہے یہ معنی نہین ہین کہ اسے عین مقام ابراہیمی ملجاتا ہے۔ اسوقت باعتبار صورت نہ سہی۔ مگر باعتبار معنی ابراہیمؑ کے ساتھ اسکی نسبت درست ہوجاتی ہے تجھے شرم نہین آتی کہ حرص نے تجکو ظالمون کیخدمت اور حرامخواری پر برانگیختہ کر رکھا ہے۔ تو کہانتک حرام کھائے گا۔ اور کب تک اُن بادشاہون کا خادم بنا رہے گا جنکی سلطنت زائل ہونیوالی ہے۔ اور خدا کی طاعت سے جسکا ملک کبھی زائل نہوگا کبتک منہ پھیرے گا۔ عاقل بن۔ اور تھوڑی سی دنیا پر قناعت کرتا کہ اخروی حصہ زیادہ ملے۔ اپنا حصہ زہد کے ہاتھون سے لے۔ یہ لینا مولا کے دروازہ پر خدا کے دست قدرۃ۔ اور اُسکے فعل سے اُسکے ساتھ ہوگا۔ طبیعت و ہوے اور شیطان وعوام کی مصاحبت مین بادشاہون کے دروازہ پر دنیا کیساتھ اور اُسکے ہاتھ سے نہوگا۔ اگر تو دنیا کو اسحالت مین لے گا کہ تیرا دل خدا کے دروازہ پر ہوگا تو فرشتے اور ارواح انبیا تیرے گرداگرد رہین گے۔ ان دونون مقامون اور حالتون مین بہت بڑا فرق ہے اہل اللہ عقلمند ہوا کرتے ہین۔ اُنکا قول ہے کہ ہم رستہ مین کھائین یا گھر مین۔ اپنا حصہ دنیا کے ہاتھ سے لیکر نہیں کھاتے۔ ہمتو خدا ہی کے پاس کھاتے ہین۔ زاہد جنت مین کھایا کرتے ہین اور عارف خدا کے پاس۔ حالانکہ یہ دنیا مین ہوتے ہین۔ لیکن محبوب نہ دنیا مین کھاتے ہین نہ آخرت میں۔ اُن کا کھانا پینا اُنس اور خدا کا قرب ہے۔ اُن کی نظر اُس کی طرف رہتی ہے۔ اُنھون نے دنیا کو آخرت کے بدلے آخرت کو اپنے اُس خدا کے قرب کے بدلے مین بیچڈالا ہے جو دنیا وآخرت کا پروردگار ہے۔ وہ اُسکی محبت مین بیچے ہین۔ دنیا وآخرت کو اُس کی ذات کیلئے بیچ چکے ہین۔ اور اُسکے سوا کسی کو نہین چاہتے۔ جب یہ بیع وخرید تمام ہوگئی تو اس کا کرم غالب آیا اور اُس نے ازروے ہبہ دنیا وآخرت اُن کے حوالے کردی۔ اور ان دونون کے لینے کا حکم دیا۔ انھون نے باوصف اسیری بلکہ باوجود تخمہ وبے احتیاجی محض

امر الٰہی کے باعث اُن دونون کو ے لیا۔ اور یہ فعل تقدیر کے ساتھ اظہار موافقت اور حسن ادب قسمت کے لحاظ
سے انھین مجبوراً کرنا پڑا۔ قبول کرتے اور لیتے وقت انھون نے یہ کہا۔ الٰہی تو ہمارے ارادہ کو جانتا ہے
ہم تیرے سوا اور کسی سے رضامند نہین ہم بھوک پیاس۔ برہنگی۔ ذلت اور حقارت سے خوش ہین۔
اور تیرے دروازہ پر پڑا رہنا پسند کرتے ہین۔ جب وہ اس پر رضامند ہوئے اور انکے دلونکو اطمینان
ہو گیا خدا نے اُن پر رحمت کی نظر ڈالی۔ یعنی ذلت کے بعد عزت فقر کے بعد غنا اور دنیا و آخرت مین
اپنا تقرب مرحمت کیا۔ مؤمن دنیا مین زاہد ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا زہد باطنی میل کچیل اور کدورت
کو دفع کر دیتا ہے۔ پھر آخرت سامنے آتی ہے اور اس کا دل ٹھیر جاتا ہے۔ بعدہ دست غیرت اسی
اس کے دل سے زائل کرتا اور معلوم کرا دیتا ہے کہ آخرت قرب حق سے حجاب کا باعث ہے
اس وقت وہ خلق کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ دیتا۔ اوامر شرع کو بجا لاتا۔ اور اُن حدود کی جو اُسمین اور
عوام مین مشترک ہین حفاظت کرتا ہے۔ اُس کی باطنی آنکھین کھلجاتی ہین اس سے وہ اپنے اور
مخلوقات کے عیب دیکھ لیتا ہے۔ اس لئے بجز خدا کے اور کہین قرار نہین پکڑتا۔ اُسکے سوا کسیکی بابت
نہین سُنتا۔ اُس کے سوا کسی کو کچھ نہین سمجھتا۔ اس کے وعدہ کے سوا کہین سکون نہین پاتا۔ بجز وعید
الٰہی اور کسی سے نہین ڈرتا۔ غیر کے ساتھ مشغولی کو چھوڑ کر صرف خدا سے مشغول ہو جاتا ہے۔ پھر جب
یہ باتین پوری ہو جاتی ہین تو وہ ایسے محل آرام مین چلا جاتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے
سُنا۔ اور کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ اے لڑکے اپنے نفس کی اصلاح مین مشغول ہو۔
پہلے اپنے آپ کو نفع پہنچا۔ پھر دوسرے کو۔ شمع کی مانند نہو۔ کہ اپنے آپ کو جلا کر دوسرون کو روشنی
پہنچا رہی ہے۔ اپنی ذات اور ہوئے و نفس کے اقتضا سے کوئی کام نکر۔ خدا جب کسی کام کے لئے
چاہے گا اُس کا سامان تیرے لئے مہیا کر دے گا۔ اگر نفع مخلوق کے لئے تجھے چاہیگا تو اُن کیطرف
متوجہ کرے گا۔ اور تجھے استقلال اور اُن کی مدارات کا مادّہ عطا فرمائے گا۔ اُن کی سختی اُٹھانے
کی قوت بخشے گا۔ مخلوق کے لئے تیرے قلب مین وسعت اور سینہ کو کشادگی دیکر اُن مین اپنا حکم القا
کرے گا۔ تیرے باطن کو ملاحظہ اور سِرّ کی سیر فرمائیگا۔ اس وقت وہی وہ رہجائیگا تو نہو گا
کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا یہ قول نہین سُنا۔ اے داؤد ہم نے تجکو ملک مین اپنا نائب مقرر کیا ہے
اس قول کو کہ ہم نے تجکو نائب کیا ہے یاد رکھ۔ یہ نہین کہا کہ تو نے اپنے آپ کو خود خلیفہ کر لیا ہے
اہل اللہ کا نہ کچھ ارادہ ہے نہ اختیار بلکہ وہ محض خدا کے حکم و فعل اور تدبیر و ارادہ کے ماتحت
ہین۔ اے سیدھے رستے سے الگ چلنے والے حجت نکر۔ تیرے پاس کوئی حجت نہین۔ رستہ تیرے
سامنے ہے۔ حلال و حرام بالکل ظاہر ہے۔ تو خدا کے سامنے مقدر بچتا ہے۔ تجھ مین خوف
الٰہی نہین۔ تو اُس کے دیکھنے کو حقیر جانتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے ایسا ڈر گویا اُسی

دیکھ رہا ہے اور اگر تو اُسے نہین دیکھ سکتا تو یہ سمجھ کہ وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔ بیدار رہنے والے اُسے
دل کی آنکھ سے دیکھتے ہین۔ اسلئے دل کی پراگندگیان مجتمع ہو جاتی ہین اور پگھلکر ایک چیز بنجاتی ہین۔
درمیانی پردے اُٹھجاتے ہین۔ الفاظ مٹتے اور معنے باقی رہجاتے ہین۔ پیوند قطع ہوتے اور ارباب الگ
ہو جاتے ہین۔ خدا کے سوا اور کچھ باقی نہین رہتا۔ جبتک یہ مرتبہ نہین ملتا کلام و حرکت اور کسی چیز سے
اُن کو خوشی نہین ہوتی اور جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو اُن کا پورا کام بنجاتا ہے۔ وہ سب سے اول دنیا کی
غلامی اور اُس کی فرمانبرداری سے نکلتے اور پھر ماسوے اللہ سے جدا ہو جاتے ہین۔ ہمیشہ بحالت امتحان
اُس کے معاملہ اور اُس کے گھر مین . . . . . رہتے ہین تاکہ وہ دیکھے کہ کیسے عمل کر رہے ہین۔ سر بادشاہ
ہے اور قلب اسکا وزیر اور نفس دربان۔ و دیگر اعضا انکے خادم۔ سر دریاے الٰہی سے۔ قلب سر سے۔
نفس مطمئنہ قلب سے زبان نفس مطمئنہ سے اور اعضاے دیگر زبان سے یہ فیض حاصل کرتے ہین۔ جب
زبان نیک ہو گی تو قلب بھی درست ہو جائے گا۔ اور جب وہ بگڑے گی یہ بھی بگڑ جائیگا۔ تیری زبان تقوے
کی لگام اور بیہودہ کلام و نفاق سے توبہ کرنے کی محتاج ہے۔ جب تو اس پر مداومت کریگا تو زبان
کی فصاحت قلبی فصاحت سے بدلجائے گی۔ اور جب یہ مرتبہ ملجائے گا تو دل منور ہو گا اور اس کا نور
زبان اور دیگر اعضا کیطرف پہنچے گا۔ اس وقت زبانی گفتگو کام کی ہو گی۔ قرب کی حالت مین مقرب
کے پاس زبان و دعا و ذکر کچھ نہین ہوتا۔ بلکہ ذکر و دعا و کلام بُعد کی حالت مین ہوتا ہے۔ قرب
مین سکوت۔ خاموشی۔ صرف نظر اور اس سے متمتع ہونے پر قناعت ہوتی ہے۔ الٰہی ہمین اُن
مین کر دے جو تجکو دنیا مین دل کی آنکھون سے دیکھتے ہین اور آخرت مین سر کی آنکھون سے
دیکھین گے۔ اور ہمین دنیا و آخرت کی نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

مجلس تریپن

شیخ رضی اللہ عنہ نے ساتوین رمضان ۵۴۵ھ کو منگل کے دن دوپہر سے پہلے مدرسہ مین فرمایا

امتحان و آزمائش ضروری چیز ہے۔ یہ نہو تو ولایت کے مدعی سیکڑون پیدا ہو جائین۔ اسی لئے
بعض صوفیہ کا قول ہے کہ ولایت کے ساتھ امتحان مقرر کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص مدعی نہو جائے۔ مخلوق
کی ایذا پر صبر کرنا اور اُن سے درگذر ولی کی علامت ہے۔ اولیا مخلوق کے کامون سے اندھے
اور ان کی باتون سے بہرے ہین۔ اپنا اعراض اُنھین بہرہ کر رکھا ہے۔ کسی چیز کی محبت آدمی کو
اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ چونکہ اولیا خدا سے محبت رکھتے ہین اسلئے ماسوے کیطرف سے
اندھے بہرے ہو گئے ہین۔ وہ خوش کلامی اور نرمی و مدارات کے ساتھ مخلوق سے ملتے ہین۔ اور کبھی

غیرت الٰہی کے اقتضا اور اُس کے غضب کی موافقت کے باعث ان پر غضبناک بھی ہو جاتے ہین۔
اولیا بمنزلہ طبیب ہین وہ جانتے ہین۔ . . . . . کہ ہر مرض کے لئے ایک نئی دوا ہے۔ طبیب تمام
بیمارونکو ایک دوا نہین دیا کرتا۔ وہ اپنے قلب وسعی کے لحاظ سے اصحاب کہف کیطرح خدا کے سامنے
ہین۔ اُن کو جبریل ع کا ہاتھ کروٹین دلاتا ہے اور اُن کو خدا کی قدرت ورحمۃ اور اُسکی مہربانی کا ہاتھ۔ محبۃ کا
ہاتھ اُن کے دلون کو بدلتا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اُنکی دنیا طالبان
دنیا کے لئے ہے اور آخرت طالبان آخرت کے لئے۔ اور اُن کا خدا اُن کے لئے۔ وہ کسی چیز مین بخل
نہین کرتے۔ اگر اُن سے دنیا مانگی جاتی ہے۔ تو بشرطیکہ اُن کے پاس ہو فوراً دے ڈالتے ہین۔
اور اگر ثواب آخرت طلب کیا جاتا ہے مرحمت کر دیتے ہین۔ فقرار کو دنیا دیتے ہین۔ اور طلب آخرت
مین قصور کرنے والون کو ثواب آخرت۔ بدعتی کے لئے بدعت اور بدعتی دونون کو چھوڑ دیتے ہین۔
چھلکے مخلوق کو دیڈالتے ہین کیونکہ ماسوے اللہ ہر چیز چھلکے کی مانند ہے۔ البتہ اسکی طلب اور قرب بمنزلہ
مغز ہے۔ بعض صوفیہ سے مروی ہے کہ فاسق سے عارف ہی خندہ پیشانی کیساتھ پیش آتا ہے۔
ہان سچ ہے کیونکہ اُسے امر ونہی کرتا اور اُسکی ایذا کا متحمل ہوتا ہے۔ اس پر صرف عارف باللہ ہی قدرت
رکھتا ہے۔ زاہدون۔ عابدون اور مریدون مین یہ طاقت نہین۔ لوگ گناہ گارون پر رحم کیون نہین
کرتے حالانکہ وہ محل رحم و توبہ و اعتذار ہین۔ عارف کا خلق اخلاق الٰہی مین سے ہے۔ اس لیے وہ
شیطان اور نفس وہوے کے پنجہ سے گنہگار کے چھٹانے کی بابت کوشش کیا کرتا ہے تم مین
جب کوئی اپنے بیٹے کو کسی کافر کے ہات قید مین دیکھتا ہے تو کیا نجات دلانے کی کوشش نہین
کیا کرتا؟ اسی طرح عارف کے نزدیک تمام مخلوق اولاد کی مانند ہے وہ زبان حکم سے مخلوق کو
مخاطب اور علمی اطلاع کے باعث ان پر رحم کیا کرتا ہے۔ وہ اُن مین افعال حق کا ملاحظہ کرتا ہے۔ حکم اور
علم کے دروازہ سے صدور قضا و قدر کو دیکھتا رہتا ہے۔ مگر اس راز کو چھپائے رکھتا ہے اور مخلوق
کو اس حکم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے۔ جس کا نام امر ونہی ہے۔ البتہ اُس علم کے ساتھ مخاطب نہین
جس کو سر کہتے ہین۔ اللہ تعالےٰ نے رسول بھیجے۔ کتابین نازل کین۔ ڈرایا اور خوف دلایا تاکہ
اس ترکیب سے مخلوق پر حجت تمام ہو جائے۔ مخلوق کی نسبت خدا کے علم مین دخل نہین دیا جاتا اور
نہ اس پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ حکم مین کرو فر اور علم مین ثبات ہے۔ احکام کے متعلق تو ایسے حکم کا
محتاج ہے جو تجھ مین اور غیر مین مشترک ہے۔ اور علم کی بابتہ اُس علم کا حاجتمند ہے جو صرف تیرے
لئے مخصوص ہو۔ جب کوئی علم ظاہر پر عمل کیا کرتا ہے تو پیغمبر علیہ السلام اُسے علم باطن عطا فرما دیتے
ہین۔ اور حکم باطن اُسے اس طرح دانہ دیا کرتا ہے جسطرح طائر اپنے بچہ کو۔ پیغمبر علیہ السلام اسکی تصدیق
اور آپ کے قول ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنے کے باعث اُسکے ساتھ یہ سلوک فرماتے رہتے ہین۔ اب

آدم جب درست ہو جاتا ہے تو اُس کے برابر کوئی درست نہین جب صاف ہو جاتا ہے۔ اُسکی برابر کوئی صاف نہین جب قریب ہوتا ہے اُسکی برابر کوئی قریب نہین۔ جاہل سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور عاقل عقل کی آنکھ سے اور عارف اپنے اس قلب کی آنکھ سے جو صاف جوہر اور عالم ہے۔ تمام مخلوق اُس کا لقمہ بنجاتی ہے۔ خدا کے سوا اور اس کے پاس اور کچھہ نہین رہتا۔ اس وقت عارف کہہ اُٹھتا ہے کہ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کا اول و آخر اور ظاہر و باطن اور صورت و معنے بنجاتا ہے۔ اُس کے پاس خدا کے سوا کچھہ نہین ہوتا۔ اس وقت دنیا و آخرت خدا کیساتھ اُس کی محبت کامل ہو جاتی ہے۔ وہ ہر حال مین اُسکی موافقت کرتا ہے۔ اُس کی رضا اور غیر کی نارضا مندی کو قبول کر لیتا ہے۔ کسی کی ملامت اُس پر اثر نہین کرتی۔ چنانچہ بعض صوفیہ کا قول ہو کہ مخلوق کے معاملہ مین خدا کی موافقت کر۔ خدا کے معاملہ مین مخلوق کی موافقت نکر۔ جو ٹوٹے وہ ٹوٹجائے اور جو ملے وہ ملا رہے۔ شیطان اور ہوے۔ طبیعت اور بُرے ہمنشین تیرے دشمن ہین۔ ان سے پرہیز کرتا کہ تجکو ہلاکت مین نڈالدین۔ علم سیکھ تاکہ تجھے ان سے دشمنی اور پرہیز کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے۔ اور پھر عبادت الٰہی کی کیفیت حاصل ہو۔ جاہل کی عبادت قبول نہین ہوتی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ جو جہال کے ساتھ عبادت کرے گا اُسکا بگاڑ بناؤ سے بہت زیادہ ہوگا۔ جاہل کی عبادت نکمی ہے بلکہ وہ پورے فساد اور ظلمت مین اسیر ہے علم عمل کے اور عمل اخلاص کے ساتھ نفع دیتا ہے۔ جو عمل بلا اخلاص ہو ہرگز نفع نہین دیتا اور نہ قبول ہوتا ہے۔ علم پڑھکر عمل نہ کیا تو یہ علم تجھہ پر حجۃ ہو جائیگا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ جاہل کو ایکبار عذاب ہوگا اور عالم کو سات بار۔ جاہل کو اس لئے کہ اُس نے علم کیون نہ پڑھا۔ اور عالم کو اس لئے کہ اُس نے عمل کیون نکیا۔ سیکھا اور اپنے علم پر عمل کر۔ پھر اورون کو سکھا۔ یہ خیر ہی خیر ہے۔ علم کی کوئی بات سنکر جب تو عمل کریگا اور دوسرے کو تعلیم دے گا تو تیرے لئے دوہرا ثواب ہے۔ ایک سیکھنے کا۔ دوسرا سکھانے کا۔ دنیا ظلمت اور علم اس کا نور ہے۔ جس کو علم نہین وہ اس ظلمت مین متحیر ہے اور اُس کا بگاڑ بناؤ سے زیادہ ہے۔ اے علم کے مدعی اپنے نفس طبیعت اور شیطان و وجود ظاہری اور ریاء و نفاق کے ہاتھ سے کچھہ نہ ملے۔ تیرا زہد ظاہر ہے اور رغبت مخفی۔ ایسا زہد باطل ہوا کرتا ہے اسپر تجھے عذاب ہوگا تو خدا کو فریب دیتا ہو حالانکہ وہ تیری خلوت و جلوت اور دل کے حالات سے واقف ہے۔ اس کے نزدیک خلوت و جلوت اور پردہ کوئی شے نہین۔ کہدے کہ میری زندگی پر افسوس۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ میرے رات دن کے تمام افعال سے واقف ہے مجھے دیکھ رہا ہے اور مین اُس کی نظر سے نہین شرماتا۔ اس بیحیائی سے توبہ کر۔ اور ادائے فرائض و اجتناب نواہی کے باعث اُس کی قربت حاصل کر۔ ظاہری و باطنی گناہون کو چھوڑ۔ اور ظاہری نیکیان کر۔ اس سے تو اُس کے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور مقرب بنے گا

وہ تجھے دوست رکھے گا۔ اپنی مخلوق کا محبوب بنا دے گا۔ اور دیگر مخلوق کے سوا خاص تجکو جا ہے گا پھر یہ محبت مخلوق کی طرف منتقل ہو گی۔ جب خدا اور اُس کے فرشتے تجھے دوست بنا لینگے تو کافرون اور منافقون کی تمام مخلوق تیری محب بنجائے گی۔ البتہ کافر و منافق تیری محبت کے معاملہ مین خدا سے موافقت نکرین گے۔ جس کے دل مین ایمان ہے وہ مؤمن کو دوست رکھتا ہے اور جسمین نفاق ہے وہ دشمنی کرتا ہے۔ کافرون منافقون۔ شیطانون اور ابلیسون کے بغض کا کچھہ فکر نکرنا چاہیئے۔ منافق اور کافر انسانون مین شیاطین ہین یقین رکھنے والا مؤمن عارف اپنے قلب و سر و معنے کے لحاظ سے تمام مخلوق سے الگ ہے۔ وہ ایسی حالت کیطرف چلا جاتا ہے کہ اپنی ذات سے آئندہ ضرر و نفع کو دفع نہین کر سکتا۔ وہ خدا کے آگے بیتاب و طاقت ہو کر پچھڑا پڑا رہتا ہے۔ جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو اُس کے آگے ہر طرف سے خیر آجاتی ہے۔ محض دعوے اور خلوت و تمنا کے باعث اہل اللہ کا مقابلہ نکر۔ اس سے کچھہ نہین ہوتا۔ تو جب تک سامان دنیوی کی طرف سے اندھا نہو جائے کلام نکر۔ لوگون کے دروازون پر دوڑ نیسے جبتک پانو توڑ کر نہ بیٹھہ رہے کلام نکر۔ جبتک تیرا دل عقل اور چہرہ مخلوق سے پھر کر خالق کی طرف متوجہ نہو۔ پشت مخلوق کی طرف اور منہ خالق کیجانب نہو جائے کلام نکر۔ ظاہر اور صورت مخلوق کی طرف رہنی چاہیئے۔ اور باطن و عقل و معنی خالق کی طرف۔ اسوقت تیرا دل ملائکہ اور پیغمبرونکی مانند ہو جائیگا۔ قلب کو انھین کا کھانا پینا عنایت ہو گا۔ یہ بات قلوب و اسرار و معانی سے متعلق ہے۔ صورت سے علاقہ نہین رکھتی۔ الٰہی ہمارے دلون کو پاک کر ہمارے اسرار کو خلعت پہنا مخلوق کی اور ہماری عقلون سے الگ اپنے اور ہمارے معاملات مین ہماری عقلون کو صاف کر دے۔ اے حاضرین و غائبین تم قیامت کے دن میری عجیب حرکتین دیکھو گے مین منافقون کے حق مین جھگڑونگا پھر مومنون کے حق مین کیا کچھہ نکرونگا۔ الٰہی مجھے سب سے بے پروا کر دے۔ اپنی محبت کے باعث ماسوا کا محتاج نرکھہ معلم کو لڑکون سے بے نیاز کر دے۔ اور اُس کے گھر کو تعلیم کیساتھ دعوت کا گھر بنا دے۔ الٰہی تو جانتا ہے کہ یہ کلام غلبہ کیحالت مین ہے مجھے معاف فرما دے۔ میری شتربانی کامل اور تیریجانب سے مجھے حاصل ہو چکی ہے۔ البتہ لڑکون۔ نوکرون۔ اور رستہ چلنے والون کی شتربانی باقی ہے۔ مین خوشدلی اور صفائی اسرار کے ساتھہ اُس کی آسانی چاہتا ہون اے قوم تم گمان کرتے ہو کہ مین تم سے کچھہ لینا چاہتا ہون۔ حالانکہ مین تم کو جانتا ہون کہ یہ کوئی اچھی بات نہین ہے۔ مین تو خدا سے لیتا ہون تم سے نہین لیتا۔ ہان وہ تمہارے ہاتون خرچ کراتا ہے جبتک مین تمہارے ساتھہ تھا تم سے ناواقف تھا اور جب تم سے جدا ہو گیا تمہین پہچان لیا۔ مین منافقونکو لغزش دینے اور عارفون کو آگاہ کرنے والا ہون۔ مین منافقون کو لکڑی سے نہین بلکہ ہتھوڑ لیسے مارونگا۔ میرا دسترخوان تمہارے لئے ہے۔ اور میرا کھانا تمہارے فارغ ہونے کے بعد ہے میرا

لقمہ کسی اور کے پاس سے آتا ہے۔ تمہارے چلے جانے کے بعد مجھے اُس دوست کیطرف سے طبق ملتا ہے جس کے آگے مین خدمتگار رہون۔ اے اہل بصیرت کیا تم نہین دیکھتے کہ میری آستینین چڑہی ہوئی ہین اور کمر بندھی ہوئی ہے۔ اس وقت ایک شخص نے سوال کیا کہ پیغمبرونکی طرف جبرئیل ؑ قاصد آلہی ہے۔ اولیار کی جانب کون قاصد ہے؟ آپنے فرمایا وہی جبرئیل ؑ کہ اُسکے لطف و رحمت و احسان کے باعث اور اُنکے دلون اور اسرار ون پر نظر ڈالنے اور اُن پر مہربان ہونے کے سبب بلاواسطہ نازل ہوتے ہین۔ وہ بیداری و خواب مین، دلکی آنکھون اور صفائی اسرار اور ہمیشہ کی بیداری کے باعث جبرئیل ؑ کو دیکھا کرتے ہین۔ تمہاری حب دنیا، حرص اور کثرت دنیا طلبی تم کو معرفت آلہی اور اولیار کی شناخت سے محروم کر رہی ہے۔ آخرت کو یاد کرو۔ اور دنیا کو پشت پھیر کر جانے دو۔ الٰہی جود و کرم تیری صفت ہے۔ اور ہم تیرے بندے ہین۔ ہمین ان دونون مین سے تھوڑا سا حصہ عنایت کر۔ آمین ؛

مجلس چون

شیخ رحمہ اللہ نے دسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کیوقت مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے دو قدم چل واصل ہو جائے گا۔ ایک قدم دنیا سے اٹھا لے۔ دوسرا آخرت سے ایک قدم نفس سے اٹھا دوسرا مخلوق سے ظاہر کو چھوڑ دے پہلے ابتدأً باطن تک پہنچ جائے گا۔ پھر انتہا، تو شروع کر دے پورا کرنا خدا کا کام ہے۔ تجھ سے ابتدار ہے اور خدا کی طرف سے انتہا۔ کدال اور ٹوکری لیکر عمل کے دروازہ پر جا بیٹھ۔ تاکہ تو طلب کے وقت کام لینے کے قریب ہو۔ لحاف بچھونے مین دروازہ بند کرکے نہ بیٹھ۔ اس وقت کا کام کاج ڈھونڈنا بیعقلی ہے۔ دل کو ذکر آلہی کے قریب کر۔ اور اُسے قیامت کا دن یاد دلا۔ پُرانی قبرون کو خیال مین لا۔ اور سوچ کہ اللہ تعالےٰ مخلوق کو کیونکر اکٹھا کرکے اپنے آگے کھڑا کرے گا۔ جب تو اکثر اسے سوچتا رہے گا تو تیرے دل کی سختی جاتی رہے گی۔ اور کدورت صاف ہو جائے گی۔ اگر دیوار بنیاد پر قائم ہوتی ہے تو ثابت اور مضبوط رہتی ہے اور اگر نہین ہوتی تو جلد گر پڑتی ہے۔ تیری حالت کی دیوار اگر حکم ظاہر کی بنیاد پر قائم ہے تو کوئی اُسے توڑ نہین سکتا۔ اور اگر ایسا نہین ہے تو تیری حالت قائم نہ رہے گی۔ اور تو کسی مقام پر نہ پہنچے گا۔ صدیقین کے دل تم سے نفرت رکھینگے۔ اور تیرے نہ دیکھنے کی آرزو کرین گے۔ اے جاہل تجھ پر افسوس۔ کیا تو نے دین کو کھیل کھ دیا ننگ و ناموس کا اظہار خیال کر رکھا ہے۔ یہ کوئی عزت نہین ہے۔ اے ناموس کے پابند تو نے اپنے آپکو نصیحت مخلوق کا اہل سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ تجھ مین یہ لیاقت نہین ہے۔ یہ تو صالحین مین بعض بعض کو نصیب ہوتی ہے۔ ورنہ چپ رہنا۔ اور بلا کلام اشارہ کر دینا اُن کا طریقہ ہے۔ جن کو مخلوق کے آگے

بولنے اور با وجود گروہ جاننے کے کلام کا حکم ہوتا ہے وہ بہت کم ہین۔ قدرے کلام کے بعد شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ خبر معائنہ ہوجایا کرتی ہے یہ امر تیرے قلب اور صفائی سر کیجانب راجع ہوجاتا ہے۔ اسی لئے حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ اگر پردے اٹھجاتے تو میرا یقین موجودہ حالت سے کچھ زیادہ نہوتا۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مین اُس خدا کی عبادت ہی نہین کرتا جسے کبھی نہ دیکھا ہو۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ میرے قلب نے مجکو اپنے پروردگار کا جلوہ دکھادیا ہے۔ اے جاہلو۔ علمأ سے ملو۔ ان کیخدمت کرو۔ ان سے سیکھو۔ علم مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ حسن ادب اور ترک اعتراض کیساتھ علماء کے پاس بیٹھو۔ ان سے فائدے حاصل کرو۔ تاکہ تم کو اُن کے علم کا کچھ حصہ ملجائے۔ اُن کی برکتین عود کرین۔ اُن کے فائدے شامل حال ہون۔ عارفین کے پاس خاموشی کے ساتھ اور زاہدین کے پاس رغبت کے ساتھ بیٹھو۔ عارف ہر ساعت مین بہ نسبت پہلی ساعت کے خدا کا مقرب ہوجاتا ہے خدا کے سامنے ہر ساعت مین اس کا خشوع وخضوع متجدد ہوتا ہے وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ کہ غائب سے۔ اُس کے خشوع کی زیادتی قرب الٰہی کے زیادتی کے مطابق۔ اور اُسکے خاموش رہنے کی زیادتی مشاہدہ کی زیادتی کے موافق ہے۔ جو خدا کو پہچانتا ہے۔ اُس کے نفس وطبیعت وہوا اور عادت وجود کی زبان گنگ ہوجاتی ہے۔ البتہ قلب وسِرّ حال ومقام وعطا کی زبان اُن نعمتون کا اظہار کرتی ہے جو اُسے ملی ہین۔ اسی لئے عارف خاموش رہتے ہین۔ تاکہ اُن سے نفع حاصل ہو۔ اور لوگون کو وہ شراب ملے جو اُن کے دلون سے ٹپکتی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے خدا کو پہچان لیا۔ بندے اور خدا کے مابین نفس حجاب ہو رہا ہے جسنے نفس کو پہچانا وہ خدا ومخلوق کے آگے متواضع ہوگیا۔ اور اُس سے ڈرا۔ اور اُسکی پہچان کے باعث خدا کے شکر مین مشغول ہوگیا اور اُس نے معلوم کرلیا کہ خدا نے اُسے نفس کی شناخت اسلئے دی ہے کہ خدا اسکے لئے دنیا وآخرت کی بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کا ظاہر خدا کے شکر مین اور باطن حمد مین مشغول رہتا ہے۔ اس کا ظاہر متفرق اور باطن مجتمع ہے۔ اخفائے حال کے لئے اُس کا ظاہر غمگین ہوتا ہے اور باطن خوشحال۔ ہان عارف کا حال مؤمن کے برعکس ہے۔ اسکا باطن غمگین ہوتا ہے اور ظاہر خوشحال۔ وہ ایک ذلیل غلام کی طرح دروازہ پر کھڑا رہتا ہے اسے یہ معلوم نہین کہ مقبول ہوگا یا رد کیا جائے گا اور سامنے کا دروازہ کھلجائے گا یا ہمیشہ بند رہے گا۔ جسنے اپنے نفس کو پہچان لیا وہ ہر حالت مین مؤمن کی حالت سے برعکس رہیگا۔ مؤمن صاحب حال ہوتا ہے اور حال کے لئے تغیر ضرور ہے۔ لیکن عارف صاحب مقام ہے۔ اور مقام مستقل ہوا کرتا ہے۔ مؤمن تغیر حال اور زوال ایمان سے ڈرتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا دل غمگین اور چہرہ بشاش ہوتا ہے وہ اپنے غم کو چھپاتا ہے۔ لوگون کے سامنے متبسم رہتا ہے مگر اُسکا دل غم سے پارہ پارہ

رہا کرتا ہے۔ اور عارف کا غم چہرہ پر ہوا کرتا ہے کیونکہ وہ بطور نیابت پیغمبر علیہ السلام ڈرانے کے طور پر مخلوق سے ملتا اور اُن کو امر و نہی کرتا رہتا ہے۔ اہل اللہ نے جو کچھ سنا اس پر عمل کیا۔ عمل نے اُنکو مقرب الٰہی بنا دیا۔ اس کے لئے عمل کیا۔ اور دل کے کانون سے بلا واسطہ اُسکی نصیحت سُنی۔ یہ مرتبہ مخلوق سے غیبت و غفلت اور خالق کے ساتھ بیداری سے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ جلوت مین رہکر خلوت مین رہتا ہے اور تو باوجود خلوت جلوت مین ہے۔ موارد الٰہی اور اُسکی حکمتین ہمیشہ اُس کے سِر پر نازل ہوتی ہین۔ سِر قلب کو لکھوا دیتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو۔ پھر نفس زبان کو۔ اور زبان تمام مخلوق کو۔ اس صفت کے ساتھ مخلوق سے کلام کرنا چاہیئے۔ ورنہ آدمی خاموش رہے۔ عادات طبیعت اور افعال نفسانیہ کا چھوڑنا۔ اور شہوات و لذات سے چشم پوشی کرنا اہل اللہ کا جنون ہے وہ اُن عام دیوانون کی طرح پاگل نہین ہین کہ جنکی عقلین جاتی رہی ہون۔ حسن بصریؒ کا قول ہے کہ اگر تم اہل اللہ کو دیکھ لو تو دیوانہ بتاؤ۔ اور اگر وہ تم کو دیکھ لین تو یہ کہین کہ یہ ذراسی دیر کیلئے بھی خدا پر ایمان نہ لائے۔ تیری خلوت نا درست ہے۔ کیونکہ خلوت بلحاظ قلب ہر چیز سے جدا ہو جانے کا نام ہے خلوت مین تیرا باطن اس طرح ہر شئے سے خالی ہونا چاہیئے کہ نہ دنیا رہے نہ آخرت۔ اور نہ ماسوے اللہ متقدمین انبیا و اولیا اور صالحین کا یہی طریقہ ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میرے نزدیک اُن ہزار عابدون سے بہتر ہے جو عبادت خانون مین رہتے ہون۔ نفس کی آنکھ بند کر۔ اس کی نظر پھیر دے تاکہ اس کی ہلاکت کا سبب نہو جائے مگر ہان نفس قلب و سِر کا تابع ہو جائے۔ اُنکی رائے سے باہر نہو۔ اور اُن کے ساتھ متحد ہو کر رہے ان مین اور نفس مین کچھ فرق نہ ہے۔ اُنکا حکم مان لے اور منع کرنے سے باز رہے۔ اور اُن کی اختیار کردہ چیز کو پسند کرے۔ ایسا نفس اسوقت نفس مطمئنہ بنجاتا ہے اور یہ تینون ایک طلب اور ایک مقصود پر موافقت کرتے ہین۔ جب نفس اس رتبہ کو پہنچ جاتا ہے تو مجاہدات کے متعلق تقصیر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ خدا کیساتھ اُس قول مین نہ جھگڑ جو تجھ مین اور مخلوق مین ظاہر کر رہا ہے۔ کیا تو نے یہ آیت نہین سُنی کہ خدا سے اُس کے افعال کا سوال نہوگا اور مخلوق سے اُن کے اعمال پوچھے جائین گے۔ تو نے خدا کی متابعت کہان برباد کر دی۔ اگر حسن ادب نگاہ نہ رکھے گا تو ذلت کے ساتھ اس گھر سے نکالدیا جائیگا۔ اور اگر ادب سے رہیگا اور موافقت کریگا تو اکرام کے ساتھ بٹھایا جائیگا۔ خدا کا محب اس کا مہمان ہوا کرتا ہے۔ کھانے پینے پہننے اور دیگر تمام احوال کے متعلق مہمان صاحب خانہ پر اختیار نہین رکھتا۔ بلکہ میزبان کی رائے سے موافق و صابر اور اُس پر رضامند رہا کرتا ہے۔ اس لئے اس سے کہدیا جاتا ہے کہ جو کچھ تو دیکھتا ہو اور جو کچھ تجھے مل رہا ہے اس سے خوش رہ۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ اُسکے دل سے غائب ہے۔ تجھپر واجب ہے کہ تیرا کلام خدا کے لئے ہو۔ ورنہ گنگ رہنا اس سے بہت بہتر ہے

تیری زندگی طاعت آلہی مین مصروف ہونی چاہئے ورنہ اس سے موت اچھی ہے۔ الٰہی ہمین اپنی طاعت مین زندہ رکھ اور ہمارا حشر اہل طاعت کے ساتھ کر۔ آمین +

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا

مؤمن اپنے نفس سے ہجرت کرکے ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرتا ہے جو اُسے ادب اور تعلیم دے وہ لڑکپن سے مرنے تک تعلیم ہی مین رہتا ہے۔ ابتدا مین حافظ اُسے قرآن مجید یاد کراتا ہے۔ پھر عالم سنت پیغمبر علیہ السلام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور باایںہمہ توفیق آلہی اُسکے ساتھ رہتی ہے۔ جو سیکھتا ہے اسپر عمل کرتا ہے۔ اس لئے عمل اس کو مقرب آلہی بنا دیتا ہے۔ جب وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسا علم عنایت فرما دیتا ہے جس سے نامعلوم چیزین معلوم ہو جاتی ہین۔ دل کو اُس کے قدمون پر بٹھاتا ہے۔ اور اخلاص اُسکے قدمون کو دروازۂ قرب آلہی تک لے جاتا ہے۔ اگر تو عمل کرنے کے بعد یہ دیکھے کہ دل خدا کی طرف متوجہ نہین ہوتا اور عبادت و محبت میں حلاوۃ نہین ملتی تو یہ سمجھ لے کہ تو عامل ہی نہین بلکہ اپنے عملی خلل کے باعث محجوب ہے۔ یہ خلل کیا چیز ہے؟ ریاء و نفاق و عجب۔ اے عامل اخلاص کو لازم کرلے ورنہ عمل کی تکلیف نہ اُٹھا۔ خلوت و جلوت مین اللہ کے لئے مراقبہ کیا کر۔ جلوت کا مراقبہ منافقون کے لئے ہے اور خلوت کا صالحین کے لئے۔ اچھی چیز کو دیکھکر اپنے نفس و ہوٰے اور طبیعت کی آنکھیں بند کر لیا کر اور خدا کی نظر کو جو ہر دم تجھ پر پڑتی ہے یاد رکھا کر۔ اور یہ آیت پڑھا کر وَمَاتَکُونُ فِی شَانٍ الآیہ خدا سے ڈر۔ اور محرمات سے اپنی دونون آنکھین بند کرلے۔ اور اُس کی نظر کو یاد رکھ کہ جسکی نظر و علم سے تو کبھی اوجھل نہین ہو سکتا۔ اگر تو حق سے مناظرہ اور جھگڑا نکرے گا تو عبودیت کا مرتبہ پورے طور پر حاصل ہو گا اور تو حقیقی بندہ بنکر اُن لوگون مین داخل ہو جائے گا جنکی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ اے شیطان تو میرے خاص بندون پر مسلط نہ ہو سکے گا۔ جب خدا کے لیے تیرا شکر ثابت ہو جائے گا تو وہ مخلوق کے دلون اور زبانون کو تیری شکر گزاری اور محبت کا الہام کرے گا اس وقت شیطان اور اس کے اغوا کا تجھ پر ہرگز قابو نہ چلے گا۔ ترک دعا عزیمت اور اُس مین مشغول ہونا رخصت ہے۔ دعا ڈوبنے والے کا سانس اور قیدی کے لئے ہوے کا سوراخ ہے تاکہ قید سے رہائی اور بادشاہ تک رسائی ہو جائے۔ عاقل بنو۔ تم یہ اچھا نہین کرتے کہ دعا کو چھوڑ دیتے ہو۔ اور یہ بھی اچھا نہین کہ دعا مانگتے ہو۔ ہر چیز نیت و عقل و علم اور پہچاننے والے کی پیروی کی محتاج ہے۔ تمہین کیا معلوم کہ خدا اور اُس کے بندون کے پاس کیا کچھ ہے۔ اسی لئے تم اُن سے بدظن ہو۔ اپنے دین و اقوال کو اُن کے ساتھ خطرہ مین نہ ڈالو۔ ان کے تصرفات کے

متعلق اُن پر اعتراض نکرو۔ جب شرع نے انپر اعتراض نہین کیا تو تم اعتراض کرنے والے کون؟ وہ ظاہر و باطن کے لحاظ سے خدا کے سامنے ہین۔ جب تک اخروی سلامتی ضامن اور تسکین دینے والی نہو اُسکا دل خوف الٰہی کے باعث ٹھیرتا ہی نہین۔ اے ملک ہین خدا کی عبادت کرنے والو۔ اے زاہدو۔ آؤ۔ کچھ حاصل کرلو۔ تمہین خدا کی کچھ بھی خبر نہین۔ میری مکتب مین چلے آؤ۔ ایسی تعلیم دون گا اور وہ چیز سکھاؤن گا جو تمہین معلوم نہین ہے۔ قلوب اور اسرار۔ نفوس اور اعضائے کے مکتب الگ الگ ہین۔ یعنی درجات و مقامات اور ہر ایک کیلئے چند قدم جدا جدا ہین۔ تیرا اسلام ٹھیک نہین پھر ایمان تک کیونکر پہنچے گا۔ ایمان ٹھیک نہین۔ ایقان تک کیونکر رسائی ہوگی۔ ایقان ٹھیک نہین معرفت ولایت کس طرح حاصل ہوگی۔ عاقل بن۔ تو کسی چیز پر قائم نہین ہے۔ تم مین ہر شخص بلا تیاری سامان مخلوق پر حکومت کا طالب ہے۔ حالانکہ یہ حکومت مخلوق و دنیا۔ اور نفس و ہوے اور ارادہ وطبیعت مین زہد حاصل کرنے کے بعد ملا کرتی ہے۔ ریاست آسمان سے نازل ہوتی ہے نہ کہ زمین سے۔ ولایت خالق کیطرف سے ہوا کرتی ہے نہ کہ مخلوق کیجانب سے۔ ہمیشہ تابع بن متبوع نہ بن۔ مصاحب بن۔ حاکم نہ بن۔ ذلت اور گمنامی سے خوش رہ۔ اگر تیرے لئے اس کے خلاف خدا کے پاس کوئی شئے موجود ہے تو وہ اپنے وقت پر ضرور آجائے گی۔ تجھ پر تفویض و تسلیم اور ترک طاقت و قدرت اور ترک شرک ذاتی و مخلوق واجب ہے۔ عبودیت کا ساتھ دے یعنی اوامر بجالا نواہی سے پرہیز کر۔ آفات پر صابر رہ۔ توحید اور اعمال نیک پر قائم رہنا اس امر کی بنیاد ہے۔ تو نے بنیاد ہی مضبوط نہین کی۔ دیوار کس چیز پر بنا رہا ہے۔ تیری نیت درست نہین۔ پھر کلام کیون کرتا ہے۔ تیرا سکوت کامل نہین ہوا۔ پھر بولتا کیون ہے؟ مخلوق کو نصیحت کرنا پیغمبرون کی نیابت ہے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے خطیب تھے۔ جب وہ وفات پا گئے اللہ تعالیٰ نے باعمل علمار کو اُنکی جگہہ قائم کردیا۔ اور اُن کا وارث بنایا۔ جو پیغمبرون کا قائم مقام ہونا چاہے اس کا فرض ہے کہ اپنے زمانہ مین مخلوق سے پاک اور اُن کی بہ نسبت احکام اور علم الٰہی کو زیادہ جانتا ہو۔ اے خدا و رسول اور نیک بندون کے احوال سے ناواقفو۔ اے اپنے نفسون۔ طبیعتون اور دنیا و آخرت سے بیخبر رہنے والو تم اس امر کو آسان جانتے ہو۔ تم پر افسوس۔ گنگ بنجاؤ۔ اور خاموش رہو۔ تاکہ گویا کیے جاؤ۔ اٹھائے اور زندہ کیئے جاؤ۔ جس کا علم خواہش پر غالب ہو ایسا علم نافع ہوتا ہے اور یہ نافع کیون نہو حالانکہ اُس نے مخلوق کے دروازے بند کردیے ہین اور خدا کا دروازہ جو سب سے بڑا ہے کھول رکھا ہے۔ جب یہ بند کرنا اور کھولنا صحیح ہو جاتا ہے تو بندہ کی زحمت دفع ہوتی اور خلوت نصیب ہو جاتی ہے۔ اس کے دل کی طرف خلعت اور بچھاور آتا ہے۔ اُسے کنجیان ملتی ہین جھلکا اُڑکر صرف مغز رہجاتا ہے۔ حرص و ہوے کے رستے بند۔ اور مغلوب و مقہور ہوکر خدا کی

کی طرف کے رستے کھلجاتے ہین۔ اور اُسے مراد کا وہ رستہ ملجاتا ہے جو متقدمین انبیاء و اولیاء کو مل چکا ہے
یہ صفائی بلا کدورت۔ توحید بلا شرک۔ تسلیم بلا منازعت صدق بلا کذب۔ حق بلا خلق۔ مسبب بلا
سبب کا طریقہ ہے۔ یہ وہ رستہ ہے جس پر امراء کے دین اور وہ سلاطین معرفت اور اصفیاء و نجباء چلتے ہین
جو مردان خدا۔ اُس کے دین کے مددگار۔ اور اسی کی راہ مین عداوت و محبت رکھنے والے ہیں۔ افسوس
تو اہل اللہ کے طریقہ پر چلنے کا دعوے کسطرح کرتا ہے حالانکہ تجھ مین شرک ذاتی مخلوق موجود ہے
جبکہ تو روئے زمین پر کسی سے ڈرتا یا امید رکھتا ہے تو تجھ مین ایمان ہی نہین۔ اور اگر دنیا مین کسی
چیز کا ارادہ رکھتا ہے تو تجھ میں زہد نہین۔ اور اگر طریق معرفت الٰہی مین کسی اور پر نظر ڈالتا ہے
تو تجھ مین توحید نہین۔ عارف دنیا و آخرت مین مسافر اور ماسوے سے بیزار ہوا کرتا ہے۔
اس کو غیر اللہ کے رغبت ہی نہین ہوتی۔ اے قوم میری سنو۔ اور اپنے دلون سے مجھ پر تہمت
کا خیال اُٹھا دو۔ تم کس طرح مجھ پر تہمت لگاتے اور میری غیبت کرتے ہو حالانکہ مین تم پر مہربان ہون تمہارا
بوجھ اُٹھاتا ہون۔ تمہارے اعمال مین پیوند لگاتا اور تمہاری نیکیون کی قبولیت اور گناہونکی معافی
کی بابت خدا سے سفارش کرتا رہتا ہون۔ جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مرتے وقت مجھ سے جدا نہیں
ہوتا وہ مجھے اپنی خواہش و لذت اور طعام و شراب لباس سمجھ لیتا ہے۔ میرے سبب دوسرے سے
بے پرواہ ہوجاتا ہے اے لڑکے تو مجھ سے محبت کیون نہیں کرتا۔ حالانکہ مین تجھکو اپنے لئے نہین بلکہ
تیرے لیے چاہتا ہون۔ مین تجھکو دنیا کے ہاتھ سے سفاک و غدار ہے نجات دلانا چاہتا ہون۔
تم کب تک اُس کے پیچھے دوڑو گے۔ وہ عنقریب پیچھے مڑکر تم کو قتل کرڈالے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے
دوستون کو ایک لحظ دنیا کے ساتھ نہین چھوڑتا۔ اُن پر دنیا کو مامون نہین سمجھتا۔ اُنکو دنیا اور غیر دنیا
کے ساتھ نہین رکھتا۔ بلکہ وہ خود اُن کے ساتھ ہے۔ اور عارف اُس کے ہمراہ ہے۔ اُنکے قلوب
ہمیشہ ذاکر۔ اور اُس کے آگے حاضر۔ غیر سے معرض۔ اور اُس کی طرف متوجہ رہتے ہین۔ اس لئے
وہ ان کا حافظ اور مونس ہے۔ الٰہی ہمین اُن مین کردے۔ اور اُن کی طرح ہماری حفاظت کر۔ اور
ہمین دنیا و آخرت مین نیکی عنایت فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے منافق اللہ تعالےٰ
جس بندہ کی چاہے مدد کرتا ہے۔ وہی منادی ہے۔ وہی جس بندہ کیطرف چاہے مخلوق کے
دل متوجہ کردیتا ہے۔ وہی تسخیر کرنے والا ہے۔ تو یہ چاہتا ہے کہ باوجود نفاق خلقت کے دل
مجتمع کرے۔ اس سے کچھ حاصل نہوگا۔ اے لڑکے اپنی خواہشون کو تلوؤں سے مسل ڈال۔ اُن سے
منہ پھیرلے۔ اگر سابقہ علم الٰہی مین کوئی چیز تیرے حصے کی ہے تو اپنے وقت پر ضرور آئے گی۔
کیونکہ سابقہ تقدیر مین زہد صحیح نہیں ہوتا۔ اور خدا کا علم بدل نہین سکتا۔ تیرا حصہ اپنے وقت
پر آجائے گا۔ اور وہ نہایت خوشگوار۔ کافی اور پاکیزہ ہوگا۔ تو اُسے ذلت کے ساتھ نہین بلکہ

عزت کے ہاتھ سے لیگا۔ بااینہمہ خدا سے زہد کا ثواب تجکو الگ ملے گا۔ اور وہ تجکو کرامت کی نظر سے دیکھے گا۔ کیونکہ تو نے حرص اور طلب مین الحاح نہین کیا۔ تو جہان تک قسمت سے بھاگے گا وہ تجھ سے لپٹے اور تیرے پیچھے دوڑے گی۔ اس لئے اس مین زہد صحیح نہین ہی۔ مگر آنے سے پہلے اعراض کرنا لازم ہے۔ زہد اور تناول کا مسئلہ مجھ سے سیکھ لے جہل کے ساتھ کونے مین نہ بیٹھ۔ سمجھ پیدا کر۔ پھر الگ ہو جا۔ احکام الٰہی مین سمجھ پیدا کر اور اُن پر عمل کرتا رہ پھر سب سے جدا ہو جا۔ مگر خاص خاص علماء سے ملتا رہ۔ کیونکہ ان سے ملنا اور نصیحت سننا الگ رہنے سے بہتر ہے۔ جب تو اُن مین سے کسی کو دیکھے تو اُس کے ساتھ ہو جا۔ اور اُس سے علم الٰہی اور معرفت کی بابت فقہ حاصل کر۔ اپنی کانون سے اُن کی باتین سنکر معرفت الٰہی کی سمجھ پیدا کر۔ کیونکہ یہ مردان خدا کی زبان سے حاصل ہوتا ہی انھین لوگون مین احکام و علم الٰہی کے عالم بھی موجود ہین۔ پھر جب یہ بات حاصل ہو جائے تو بلا نفس و شیطان و ہوے و طبیعت و عادت و نظارۂ خلق ایک طرف جا بیٹھ۔ جب ایسی یکسوئی حاصل ہو گی تو فرشتے اور ارواح صالحین اور اُن کی ہمتین تیرے گرداگرد رہین گی۔ مخلوق سے یکسو ہوتا ہے تو اس طرح ہو۔ ورنہ ظاہری یکسوئی نفاق اور بے سود تضیع اوقات ہے۔ تو دنیا و آخرت مین دوزخ مین رہے گا۔ دنیا مین آفات کی آگ مین۔ اور آخرت مین اُس آگ مین جو منافق اور کافرون کے لئے تیار کی گئی ہے۔ الٰہی مین معافی اور مغفرت اور ستر اور درگزر کا خواہان ہون۔ ہمارے پردے چاک نکر۔ گناہون پر ہم سے مواخذہ نفرما۔ اے خدا اے کریم تو نے فرمایا ہے کہ خدا اپنے بندون کی توبہ قبول کرتا اور گناہ معاف فرماتا ہے۔ ہم پر رحمت کے ساتھ رجوع کر۔ اور ہمارے گناہ معاف فرما دے۔ افسوس تو علم کا مدعی ہے اور جاہلون کی طرح خوش ہوتا۔ نادانون کی مانند غضبناک ہوا کرتا ہے۔ دنیا اور لوگون کے اپنی طرف متوجہ ہونے سے تیرا خوش ہونا حکمت کو فراموش اور تیرے دل کو سخت کر دے گا۔ مؤمن خدا کے سوا اور کسی چیز سے خوش نہین ہوا کرتا۔ اگر تجھے خوشی کرنی ضرور ہے تو طاعت الٰہی مین اپنی دنیا آخرچ کرنے سے خوش ہوا کر۔ اس سے خدام الٰہی کو نفع ہوگا اور طاعتون پر ان کی امداد ہوتی رہے گی۔ رات دن خوف کو اس درجہ لازم کرلے کہ تیرے قلب و سر سے یہ کہا جائے تم دونون خوف نکرو۔ مین تمہارے ساتھ ہون۔ سنتا اور دیکھتا ہون۔ جیسا کہ موسیٰؑ اور ہارون کے لئے کہا گیا تھا۔ تو ان مین سے نہین ہے کیونکہ تیرے پاس علم بلا عمل ہے۔ تو ان کا وارث نہین ہو سکتا۔ وراثت علم و عمل اور اخلاص سے نصیب ہوتی ہے۔ اپنا مرتبہ پہچان۔ اور جو تیری قسمت مین نہو اُس کی طرف ہاتھ نہ بڑھا۔ تقدیر کے معاملہ مین خدا سے موافقت رکھ۔ وہ تجھ سے موافقت کرے گا۔ مہربان ہوگا۔ تجھ سے بوجھ اُتارے گا۔ دنیا و آخرت مین تیرے ساتھ نرمی کرے گا۔ جب مؤمن کا ایمان قوی ہو جاتا ہے

تو اُس کا نام موقن ہوتا ہے اور جب ایقان قوی ہو جاتا ہے تو عارف کہلاتا ہے پھر جب عرفان مضبوط ہوتا ہے تو عالم نام رکھا جاتا ہے۔ اور جب علم قوی ہو جاتا ہے تو محب اور جب محبت قوی ہوتی ہے تو محبوب کہلاتا ہے۔ اور جب یہ رتبہ ملجاتا ہے تو غنی مقرب اور مستانس نام ہوتا ہے وہ قرب الٰہی سے انس رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے اپنی حکمت وعلم ازل وابد۔ امر و قدر وغیرہ کے اسرار سے مطلع کر دیتا ہے۔ اور یہ بات بقدر حوصلہ اور خداداد قوت قلب اور اُس کی فراخی کے اندازہ سے ہوتی ہے۔ وہ خدا کے ساتھ قائم۔ اور دل کے ساتھ مخلوق سے خارج ہوا کرتا ہے جب خدا کا علم سابق کھانے پینے پہننے اور نکاح وغیرہ کے سامان اپنی ساتھ لیکر آتا ہی تو لینے والے کو نہیں پاتا۔ کیونکہ جس کی طرف یہ سامان بھیجتا ہے وہ سامان کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔ اس لئے بغرض تناول اللہ تعالےٰ اُسے موجود کر دیتا ہے تاکہ اس کا علم باطل اور محو نہو۔ اُسے دوسری بار پیدا کر دیتا ہے۔ تاکہ جس دیوار کو اُس نے علم سابق میں بنایا تھا وہ ٹوٹ نجائے۔ اسوقت عارف اپنے حصوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح چھوٹا سا لڑکا اور جس طرح ماں دودھ پیتے بچے کے منہ میں شہد ڈالتی ہی اسی طرح ازلی حصے اُس کے منہ میں پڑتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ کھاتا رہتا ہے۔ جیساکہ بیمار شربت پیتا رہتا ہے۔ اور اُس سے بلا اختیار اُس کی قوت محفوظ رہتی ہے اس سوختہ موقن عارف کے جو حصول نافع اور دفع ضرر کی طرف سے فانی ہوچکا ہے سابقہ ازلی پرورش کیا کرتا ہے۔ رحمت کا ہاتھ دہنے بائیں کروٹیں دلاتا اور لطف الٰہی اسے بلند و پست کیا کرتا ہی۔ جس نے خدا کو نہ پہچانا اور اُسکے دامن رحمت کو نہ تھاما وہ محروم ہے جس نے اُس سے معاملہ نکیا اور دل سے اُسکی طرف منقطع نہوا اپنے باطن سے اُسکی ساتھ تعلق نہ پیدا کیا۔ اُسکے لطف واحسان پر ہاتھ نہ مارا وہ محروم ہی اے قوم اللہ تعالی صدیقین کی دلوں کی لڑکین سے لیکر بڑھاپے تک پرورش کیا کرتا ہے۔ جب اُن کو کسی بلا میں مبتلا کرتا اور اُن کا صبر معلوم کر لیتا ہے تو اُن کا مرتبہ قرب بڑھا دیتا ہے۔ بلائیں اُن پر غالب اور لاحق نہیں ہو سکتیں۔ اور یہ اسلئے کہ بلائیں بمنزلہ چوپایہ ہیں۔ اور اُن کے دل اُڑنے والے پرندوں کے بازو پر ہوتے ہیں۔ جو اُن کی دل آزاری کرے وہ بدنصیب ہے۔ اُسکے لئے خدا کا غصہ خدا کی دی ہوئی محرومی اور خدا کا غضب موجود ہے اے لڑکے اہل اللہ کا غلام۔ اُنکے لئے بمنزلہ زمین اور اُن کے آگے خادم بنا رہا کر۔ تو ایسا کرتا رہے گا تو سردار بنجائیگا۔ جو خدا اور نیک بندوں کے آگے متواضع رہتا ہے اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اُسے بلند مرتبہ کر دیتا ہے۔ جب تو اہل اللہ کی برداشت اور خدمت کرتا رہے گا تو خدا تجکو اُن تک پہنچادے گا اور اُن کا سردار بنا دیگا۔ پھر اگر تو خاص لوگوں کی خدمت کرے گا تو گیا کچھ مرتبہ نہ ملجائیگا۔ الٰہی ہمارے ہاتھوں اور زبانوں سے نیکیاں کرا اور ہمیں اُن میں کر دے جو تیرے لطف وعنایت کے مستحق ہیں۔

مجلس پچپن ۵۵

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ستائیسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

جو رضا بالقضا رکا خواہان ہو اُسے چاہئے کہ ہمیشہ موت کو یاد رکھا کرے۔ اُسکا ذکر مصیبتون اور آفتونکو آسان کردیتا ہے۔ اپنے نفس و مال و اولاد کی بابت اس پر تہمت نرکھ۔ بلکہ یہ کہہ کہ میرا پروردگار میرا حال مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ جب تو اس پر مداومت کرے گا تو رضا راور موافقت کی لذت حاصل ہوگی۔ تو آفتین جڑ پیڑ سے جاتی رہینگی۔ اور اُسکے بدے نعمتین آنے لگین گی۔ جب تو حالت بلامین رضا ا ور موافقت کی لذت پائے گا تو ہر جانب سے تیرے پاس نعمتین آئین گی۔ اے غافل طلب غیر مین اُس سے منہ نہ موڑ۔ تو وسعت رزق کا طالب کبتک رہے گا شاید وہ تیرے لئے فتنہ ہو اور تو نہ جانتا ہو تجھے کیا خبر خیر کس چیز مین ہے۔ چپ رہ۔ اور موافقت کر۔ اور اُس کے افعال پر رضا اور ہر حال مین شکر کا اظہار کرتا رہ۔ شکر نہو وسعت رزق اور صبر نہو تو تنگی معاش فتنہ ہے۔ شکر نعمت کو زیادہ اور تجھے مقرب الٰہی بنادے گا۔ اور صبر دل کے قدم کو ثابت اور اُسکی مدد کرے گا مظفر بنائیگا۔ صبر کا انجام دنیا وآخرت مین اچھا ہے۔ خدا پر اعتراض حرام ہے۔ اس سے دل اور چہرہ تاریک ہوجاتا ہے۔ ای جاہل خدا پر اعتراض کے بدے اُس سے سوال کرنے میں مشغول رہا کر۔ تاکہ اس مین بلا کا وقت ٹلجائے اور آفتون کی آگ بجھ جائے۔ اور اے ارادۂ حق کے مدعی اُسکی رحمت و محبت کے خزانون سے واقف جب تو رستہ مین ہو اور پہنچنے سے پہلے حیران رہجائے تو بطور سوال یہ کہا کر۔ اے متحیرین کے رہنما۔ مجھے سیدہا رستہ دکھادے۔ جب تو مبتلائے بلا ہوکر عاجز ہوجائے تو یہ دعا کر الٰہی میری مدد کر مجھے صبر دے اور بلا کو دفع کر۔ لیکن جب تو واصل ہوجائے اور وہ تیرے قلب سے قریب ہو اس وقت سوال و زبان کچھہ نہین۔ بلکہ سکوت اور مشاہدہ ہے۔ اسوقت تو مہمان ہوگا۔ مہمان کچھہ مانگا نہین کرتا بلکہ حسن ادب کے ساتھ جو آگے آتا ہے اُسے کھالیتا ہے۔ اور جو اُسے ملتا ہی لے لیتا ہے۔ مگر ہان جب اُس سے یہ کہا جاتا ہے کہ تو کسی چیز کی خواہش کر تو وہ اپنے اختیار سے نہین بلکہ حکم بجالانیکی نیت سے خواہش کرتا ہے۔ سوال بُعد کے وقت ہوتا ہے اور سکوت قرب کے وقت۔ اہل اللہ خدا کے سوا کسی کو نہین پہچانتے۔ ارباب اور اسباب اُن کے دل سے الگ ہو چکے ہین۔ اگر اُن کو دنون اور مہینون کھانا پینا نہ ملے تو پروا نہین کرتے۔ اور نہ متغیر ہوتے ہین۔ کیونکہ خدا جو اُنکو چاہتا ہے بطور غذا عنایت کردیتا ہے خدا کی محبت کا مدعی اُس سے کسی اور چیز کو مانگے تو اس دعوی مین جھوٹا ہے۔ ہان جب وہ محبوب اور مقرب مہمان ہوجاتا ہے تو اُسے حکم ہوتا ہے کہ مانگ۔ خواہش کر اور جو چاہے کہدے۔ تجھے مرتبہ دیا گیا ہے۔ محب مقبوض ہے اور محبوب مبسوط۔ حرمان محب کے

لئے ہے اور عطا محبوب کے لئے۔ بندہ محب رہنے کیحالت مین قوت کیلئے حیرانی و پریشانی اور کسب کے عالم رہتا ہے۔ پھر دوسری نوبت مین جب محبوب ہوجاتا ہے تو اُس کیحالت بدلجاتی ہے آرام و رفاہیت۔ سکون و وسعت رزق۔ اور تسخیر خلق حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب اُس کے صبر اور محبت مین ثابت قدمی کی برکت ہے۔ خدا کے ساتھ بندہ کی صحبت و محبت ایسی نہین ہوتی جیسی مخلوق کی مخلوق کے ساتھ۔ ہمارا خدا بڑی عزت والا ہے اُسکی مانند کوئی چیز نہین۔ وہ سننے دیکھنے والا ہے۔ مین لوگون کو مثالین دیکر سمجھاتا ہون۔ اس سے سمجھو اور دل کی پاکیزگی طلب کرو وہ جس پر چاہے پاک باطنی کو وسیع کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہے باطنی رزق بڑھا دیتا ہے۔ ایک اہل اللہ کے دل مین زمین و آسمان کے رہنے والے سما سکتے ہیں۔ اس کا دل عصائے موسیٰؑ بنجاتا ہے۔ موسےؑ کا عصا ابتدا مین حکمت تھا آخر مین قدرت بنگیا۔ ضرورت کے وقت آپ کا زاد راہ اُٹھاتا تھا۔ تھک کر آپ اس پر سوار ہوجاتے تھے۔ بیٹھنے اور سونے کی حالتین آپ کا نگہبان رہتا تھا۔ ہر طرح کے پھل دیتا اور بیٹھتے وقت آپ پر سایہ کر لیتا تھا۔ موسیٰؑ کو اس عصا مین خدا اپنی قدرت دکھاتا تھا۔ موسیٰؑ بواسطہ عصا قدرت سے خوگر ہو گئے۔ پھر جب اُنکو بھی مقرب کیا۔ اور ان سے ہمکلام ہوا تو فرمایا کہ اے موسیٰؑ یہ تیرے دہنے ہاتھ مین کیا چیز ہے جواب دیا یہ میرا عصا ہے۔ مین اس پر سہارا لگاتا اور اپنی بکریون کے لئے پتے جھاڑتا ہون۔ اور میرے اس سے کچھ مطلب بھی نکلتے ہین۔ حکم ہوا اسے ہاتھ سے ڈالدو۔ ڈالتے ہی اژدھا بنگیا۔ موسےؑ ڈر کر بھاگے۔ فرمایا ڈرو نہین پکڑلو۔ ہم اسے پہلی حالت مین لے آئین گے۔ اس سے یہ منظور تھا کہ خدا ان کو اپنی قدرت پر مطلع کرے تاکہ اُن کی آنکھون مین فرعون کا ملک حقیر ہوجائے۔ اور اُنکو فرعون اور اُسکی قوم سے لڑنے جھگڑنے کی تعلیم حاصل ہو اور آپ خرق عادات سے واقف ہوجائین۔ موسیٰؑ کو ابتدا مین شرح صدر نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وسعت قلب اور حکم و نبوت کا مرتبہ عطا فرما دیا۔ ای جاہل جسکی ایسی قدرت ہو وہ فراموش کر دینے اور نافرمانی کئے جانے کے لائق نہین ہے۔ جو تجھے نہ بھولے اُسے نہ بھول۔ جو تجھ سے غافل نہو اُس سے غفلت نہ کر۔ موتکو یاد رکھ۔ ملک الموت قبض ارواح پر مقرر ہے تیرا اسباب مال وغیرہ کہین تجکو فریب نہ دے۔ یہ سب عنقریب تجھ سے لے لیا جائیگا۔ پھر تو اپنی تقصیر اور بیہودہ شغلون مین تضیع اوقات کو یاد کرکے نادم ہوگا۔ مگر ندامت نفع ندیگی۔ تو عنقریب مرکر میری نصیحت کو یاد کریگا۔ اور تجھے قبر مین میرے پاس ہونے اور میرا کلام سننے کی آرزو ہوگی۔ میری باتین سننے اور اُنپر عمل کرنیکی کوشش کر۔ تاکہ تو دنیا و آخرت مین میرے ساتھ رہے۔ مجھ سے نیک گمان رہ تاکہ میرے قول سے نفع اٹھا سکے۔ غیرون سے نیک گمان اور اپنے نفس سے بدظن رہا کر۔ ایسا کرنے مین تجھے اور تجھسے غیرون کو نفع ہوگا۔ جبتک تو غیر اللہ کے ساتھ رہیگا تو رنج و

وغم و شرک مین مبتلا رہے گا۔ دل کے ساتھ مخلوق سے جدا ہو کر خدا سے ملجا۔ اسوقت تجکو وہ جلوہ
نظر آئے گا جو نہ کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کان سے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ تو
جس حالت مین ہے یہ ٹھیک نہین۔ اُسکی بنیاد بودی ہے۔ یہ ایک کوڑی ہے جو بلندی پر بنائی گئی
ہے۔ خدا کے آگے توبہ کر اور اپنی حالت بدلنے کا طالب بن۔ تو طلب دنیا اور ترک آخرت کی حالتمین مبتلا
ہے۔ افسوس خدا نے تجکو فقیر بنایا ہے۔ اور تو غنا کا طالب ہی۔ کیا اسے نہین سمجھتا کہ جس چیز کو اُس نے
پسند کیا ہے تو اُسے بُرا جانتا ہے۔ تیرا نفس و ہوٰی و طبیعت و شیطان اور بد ہمنشین خدا کی پسند کو ناپسند
کرتے ہین۔ یہ سب اختیار الٰہی کو مکروہ جان رہے ہین تو اُن کی موافقت نکر۔ ان کیجانب متوجہ نہو۔
ان کے اعتراض اور خدا پر اظہار ناراضی کی طرف التفات نکر۔ اپنے قلب اور سِر کے حکم کو سن۔ یہ دونون
چیز کا حکم کرتے اور بدی سے روکتے ہین۔ اپنے فقر سے رضامند رہ۔ یہ رضا بعینہ غنا ہے۔
صاحب مقدور نہونا عصمت ہے کیونکہ اگر وہ تجکو صاحب مقدور کردے گا تو غالباً تو ہلاک ہو جائیگا
اور اگر تجکو فقیر و عاجز رکھے گا تو غالباً گناہون سے بچائے گا۔ اُس کے اختیار پر صبر کرنے سے
تجھے اتنا ثواب ملے گا کہ جس کا اندازہ نہ تو کر سکتا ہے۔ نہ دیگر اہل زمین۔ تو جلد باز ہے۔
حالانکہ جلد باز اپنے ارادہ مین کامیاب نہین ہوا کرتا۔ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اور
سکون رحمان کی جانب سے ہے۔ جب تو جلدی کرے گا تو شیطان کے لشکر میں داخل ہو جائیگا
اور اگر توقف و ثبات اور ادب و صبر سے کام لے گا تو رحمان کے لشکر کے ساتھ رہیگا۔ خدا کے
اوامر و نواہی پر عمل اور اُس کے قضا و قدر اور تمام بلاؤن اور آفتون پر صبر کرنا تقوے کی حقیقت ہی
تم سراسر خلق و نفس و ہوٰے اور سر بسر غیبت و طبیعت ہو۔ تم کو خدا اور عارفین کی ذرا خبر نہین
تم عارفین کی بہ نسبت پاگل ہو۔ اور وہ عاقل ہین۔ خدا کے دیوانون کا جنون جب تمام ہو جاتا ہی
تو وہ مرتبہ دیوانگی سے نکلجاتے ہیں۔ حرکت ابتدائی شئے ہے اور سکون انتہائی۔ مرض
زائل ہو جاتا ہے اور اس کا حکم باقی رہتا ہے۔ اے لڑکے تو آخرت سے خالی اور دنیا
سے لبریز ہے۔ تیرا یہ حال۔ اور صالحین و اولیار سے جدائی۔ ترک صحبت اور اپنی
رائے پر تیرا استغنا مجھے غمگین رکھتا ہے تو نہین جانتا کہ اپنی رائے پر مستغنی رہنے والا
گمراہ ہو جاتا ہے۔ ہر عالم زیادتی علم کا محتاج ہے۔ اور ہر عالم سے بڑھکر ایک اور عالم ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تمہین بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ جمہور بڑے گروہ۔ سیدھے رستے
متابعت اور ترک مفارقت طریق کو لازم کرلے۔ اتباع کرو۔ بدعتی نہ بنو۔ تمہارے سب کام
بنجائین گے نفس و ہوے کے ساتھ یہ رستہ طے نہین ہوتا بلکہ اس پر حکم و عمل۔ اور ترک قوت
و دلیری اور تسلیم و رضا اور ترک عجلت اور قرار و سکون کے ساتھ چلا کرتے ہین۔ یہ چیز

عجلت سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ پہاڑون - خدا کے بندون - اور صبر و مجاہدہ کی محتاج ہی۔ اور اسمین یہ ضروری بات ہے کہ تو بعض سلاطین معرفت سے ملے۔ تاکہ وہ تیرا رہبر ہو۔ اور تیرا بوجھ اُٹھائے۔ تو اسکی رکاب مین چل۔ جب تو تھک جائیگا تو وہ تیرے سوار کرنے کا حکم دیگا یا اپنے پیچھے سوار کرے گا۔ اگر تو محب ہے تو تجکو اپنے پیچھے بٹھائے گا۔ اور اگر محبوب اپنے زین مین جگہہ دیگا۔ اور خود تیرے پیچھے بیٹھ جائے گا جس نے یہ مزا چکھا اُس نے خدا کو پہچان لیا۔ لائقون کے پاس بیٹھنا نعمت ہے۔ اور مکذبین و منافقین و اغیار کی صحبت باعث نقمۃ۔ خدا کے ساتھ مراقبہ اُسکے اور مخلوق کے حقوق واجب کے متعلق اپنے نفس کیساتھ محاسبہ کو لازم کرے۔ اگر دنیا و آخرت کی خیر مطلوب ہے۔ تو اپنی ذات مین علم الٰہی کی بابتہ مراقبہ اور نفس سے عمل کا مطالبہ کیا کر۔ اُس سے امر الٰہی کا مطالبہ کر۔ اور اُسے ارتکاب معاصی سے باز رکھ۔ اس پر آفتون کے وقت صبر۔ قضا و قدر کے وقت رضا اور نعمتون کے وقت شکر کو لازم کردے۔ جب تو یہ کرے گا تو موانع زائل ہون گے اور خدا سے تیری مصاحبت درست ہوجائیگی اور تو اس رستہ مین رفیق اور مددگار سے جا ملے گا۔ اور ایسے خزانہ سے لاحق ہوجائیگا جو ہر جگہہ تیرے ساتھ ساتھ رہے گا۔ اُسے یہ پروا نہو گی کہ تو کہان رہا اور کہان جا اُترا۔ کیونکہ تو جہان کہین گرے گا اٹھا لیا جائے گا۔ حکم و علم و قدر۔ اور انس و جن و ملائکہ تیرے خادم بنجائین گے۔ تو خدا کا خوف رکھیگا۔ ہر چیز تجھ سے خوف کریگی اور اسکی طاقت کے باعث ہر چیز تیری مطیع ہوجائیگی۔ جو خدا سے ڈرتا ہے ہر شئے اُس سے خوف کیا کرتی ہے۔ اور جو نہین ڈرتا خدا ہر چیز سے اُسے ڈرا دیتا ہے۔ جو خدا کی خدمت کرتا ہے خدا ہر شئے کو اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندہ کے ایک ذرہ عمل کو ضائع نہین کیا کرتا۔ تو جیسا کرے گا ویسا بدلہ پائیگا۔ تم جیسے ہوگے ویسی ہی تم پر توجہ کیجائیگی۔ الٰہی دنیا و آخرت مین اپنے کرم و احسان و درگزر اور مہربانی سے ہمارے ساتھ معاملہ کر اور ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

مجلس پچپن

شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے انتیسوین رمضان ۵۴۵ھ کو اتوار کے دن صبحکے وقت رباط مین فرمایا

اے لڑکے مین تیرے تصرفات کو ان لوگون کے خلاف پاتا ہون جو خدا سے مراقبہ کرتے اور اُس سے ڈرتے ہین۔ تو اہل شر و فساد سے ملتا اور اولیاء و اصفیاء سے جدا رہتا ہے۔ تو نے اپنے قلب کو خدا سے خالی دنیا و اہل دنیا کی خوشی اور اُس کی حرص سے پر کر رکھا ہے۔ تجکو معلوم نہین کہ خوف الٰہی۔ دل کا کوتوال۔ اُسے روشن کرنیوالا امین اور مفسر ہے۔ اگر تو اسحالت پر رہا تو دنیا و آخرت کی سلامتی حاصل کرلی۔ اگر تو موت کو یاد کرتا تو دنیوی خوشی کم اور زہد زائد ہوجاتا۔ جس کا انجام

موت ہو وہ کسی چیز سے کیون کر خوش ہوتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہر دوڑنے والے کے لئے ایک انتہا ہے اور ہر متنفس کی انتہا موت ہے۔ غمی اور خوشی فقر اور غنا شدت اور راحت دکھ اور بیماری سب کا انجام موت ہے۔ جو مر گیا اس کے حصہ کی قیامت آگئی۔ اور دور کی چیز اُسکے لئے گویا نزدیک ہو گئی۔ تیرے تمام شغلے ایک قسم کی بوالہوسی ہے۔ اپنے قلب و سر و باطن کے ساتھ تمام مشاغل سے الگ ہو جا۔ دنیا کی انتہا ہے مگر آخرت کی انتہا معلوم نہین۔ دنیوی زندگی ایک مقررہ میعاد تک ہے اور اخروی ہمیشہ تک کے لئے۔ سراپا طاعت ہونے کی کوشش کر۔ ایسا کریگا تو تو محض خدا کے لئے ہو جائے گا۔ وجود نفس گناہ اور اُس کی نیستی طاعت ہے۔ خواہشون کا حاصل کرنا وجود نفس ہے اور اُن سے باز رہنا اُن کی نیستی۔ خواہشون سے پرہیز کر۔ اور ان کو اپنے اختیار سے نہ لے۔ بلکہ تقدیر الٰہی سے موافقت کرنے کے لئے حاصل کیا کر۔ خواہشون کو قہراً و جبراً زہد کے ہاتھ سے لے۔ زہد کا ہاتھ ہلا۔ خواہشون کو لے۔ اور نفس تک پہنچا دے۔ زہد کی ضرورت عین ضروری بات ہے۔ اپنی حالت معلوم کرنے سے پہلے تو اس کا محتاج ہے۔ زہد تاریکی مین ہے۔ اور تناول و رغبت روشنی مین۔ اس ظلمت کو نکالدے۔ روشنی نظر آئے گی۔ قدرت ظلمت ہے اور تیرے سر پر قادر کی طرف روشنی موجود ہے۔ تیرے کام کی ابتدا ظلمت ہے۔ پھر جب خدا کیطرف سے کشف سامنے آجاتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے جب قمر معرفت کا نور آتا ہے تو لیلۃ القدر کی ظلمت کافور ہو جاتی ہے اور جب علم الٰہی کا سورج نکل آتا ہے تمام اندھیرے زائل ہو جاتے ہین۔ تجھے اپنے گرداگرد اور دور دور کی چیزین نظر آنے لگتی ہین۔ تمام مشکلین حل ہوتین۔ اور پاک و ناپاک الگ ہو جاتا ہے۔ اپنے اور غیر کے حق جدا جدا معلوم ہوتے ہین۔ مخلوق اور خالق کی مراد الگ الگ ظاہر ہو جاتی ہے۔ خلق اور حق کا دروازہ جدا جدا نظر آنے لگتا ہے۔ اس وقت تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا۔ اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خیال آیا۔ اس وقت تیرا دل مشاہدہ کا کھانا کھائے گا۔ انس کی شراب پیئے گا اور اُس پر قبولیت کی خلعت نازل ہون گے۔ پھر وہ مخلوق کی مصلحتون۔ اُن کو گمراہی سے روکنے۔ خدا کو چھوڑ دینے اور نافرمانیون کے باعث خلقت کی طرف رجوع کریگا۔ اور یہ رجوع کرنا مضبوط قلعے۔ حفظ دائم۔ اور ابدی سلامتی کے ساتھ ہوگا۔ اے اس مضمون کو نہ سمجھنے اور اس پر ایمان نہ لانے والے تو تو بلا مغز اور محض چھلکا ہی چھلکا ہے۔ پرانی اور گھن کھائی لکڑی ہے۔ صرف آگ کے لائق ہی۔ مگر ہان توبہ کرے اور ایمان و تصدیق سے کام لے تو خیر ہو گی۔ اگر تو توبہ کرے ایمان اور تصدیق سے کام لے اور تقدیر الٰہی سے موافقت رکھے تو اپنے سرمایہ مین خیر اور سلامتی اور حلاوۃ ضرور پائے گا۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو اس مین شیشہ کے ٹکڑے ملین گے جو تیری زبان اور حلق اور جگر

کو کاٹ ڈالیں گے۔ میری بات مان لے۔ میں تیری رسی کو بل دے رہا ہوں۔ میری نصیحت قبول کرلے مجھے دشمن نہ سمجھ۔ مجھ میں تجھ میں کہاں کی عداوت ہے۔ میں تیری اصلاح اور ازالہ نجاست اور میل کچیل دفع کرنے کے لیے کوشش کر رہا ہوں۔ تیرا رستہ صاف کرتا اور اس میں کھانے پینے کا سامان تیار کر رہا ہوں۔ میں ان کاموں پر تجھ سے مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری خدا کے ذمہ ہے طالبان خدا کی خدمت میرا اشغلہ ہے۔ جب تو ٹھیک طور پر خدا کا طالب بنجائیگا میں تیری خدمت پر مامور ہونگا پھر جب بندہ کو قصد اور طلب الٰہی کا مرتبہ پوری طرح حاصل ہوجاتا ہے تو کل چیزیں اسکی محکوم ہوجاتی ہیں اے لڑکے اپنے نفس کا واعظ بنجا۔ میرا اور کسی اور کا محتاج نہ ہو۔ میرا واعظ تیری ظاہری حالت کے متعلق ہے اور تیرا وعظ تیری حالت سے علاقہ رکھتا ہے۔ ذکر موت اور قطع تعلقات و اسباب کے ساتھ ہمیشہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہ۔ رب الارباب یعنی خلاق عظیم و علیم سے تعلق کرلے اس کی رحمت و رافت کے دامن کو تھام لے۔ اس کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔ ورنہ یہ حالت تجھے محجوب کر دیگی۔ جب تم میں کسی کو میرے ہاتھ پر نجات حاصل ہوگی تو میں خوش ہونگا۔ اور جب وہ میرے کہے کو قبول نکریگا تو مجھے رنج ہوگا۔ مومن مجھ سے قریب ہوتا اور منافق مجھ سے بھاگ جاتا ہے۔ اے منافقو میں تم پر غضبناک ہوئے میں خدا سے موافقت رکھتا ہوں۔ اسنے مجکو تم پر بھڑکتی آگ بنا کر بھیجا ہے اگر تم توبہ کر کے میرا کہنا مان لوگے۔ میری سخت کلامی پر صبر کرتے رہوگے تو میں تمہارے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بنجاؤنگا۔ افسوس تم شرماتے نہیں کہ تمہاری طاعت ظاہری ہے اور گناہ پوشیدہ ہیں۔ تم موت اور بیماریوں کے ہاتھ سے عنقریب ماخوذ ہوگے۔ پھر خدا کی آگ کی قید خانہ میں بند کیے جاؤگے۔ اے عمل میں کوتاہی کرنے والو تم کو شرم نہیں آتی کہ اپنی دن رات کی بیہودگیوں سے رضامند ہو۔ باوجود تقصیر یہ چاہتے ہو کہ خدا کے خزانے ہمیں ملجائیں اعمال پر غالب آجاؤ۔ تمہارے نفس عادی ہوجائیں گے۔ داخل ہونے والی چیز کی دہشت ہوا کرتی ہے انتہا میں تم پاک صاف ہوجاوگے۔ اور تمہاری کدورتیں زائل ہونگی۔ جب تم توبہ کروگے تو اسکے لئے ابتدا و انتہا ضرور ہے۔ اے آقا کیخدمت سے بھاگنے والو۔ اے اصفیا و انبیا و اولیا کی رائے کو چھوڑ کر اپنی رائے پر مستغنی ہونے والو۔ اے خدا کے سوا مخلوق پر بھروسہ رکھنے والو۔ کیا تم نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا کہ جو اپنی جیسی مخلوق کے بھروسہ پر رہے وہ ملعون ہے ملعون ہے دنیا کا طالب نہ بن۔ اور اسکی کسی شئے کیلئے غضبناک نہو۔ یہ صفت تیرے دل کو اس طرح بگاڑ دیگی جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ افسوس تو نے حب دنیا اور تکبر دونوں کو جمع کر رکھا ہے ان دونوں خصلتوں والا ابلا تو بہ فلاح نہیں پاتا۔ عاقل بن۔ تو کون ہے۔ کیا چیز ہے۔ اور کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور کس بات کے لئے مخلوق ہوا ہے۔ تکبر نکر۔ کیونکہ تکبر وہی کرتا ہے جو خدا

ورسول اور خدا کے نیک بندون سے ناواقف ہوتا ہی۔ اے کم عقل۔ تو تکبر سے رفعت چاہتا ہے
اس معاملہ کو برعکس کردے۔ سیدھا ہوجائیگا۔ کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ جو شخص خدا کے
لئے متواضع ہوتا ہے خدا اُسے بلند مرتبہ کردیتا ہے اور جو تکبر کرتا ہی۔ خدا اُسے پست اور ذلیل کرتا ہے۔ جو
آخرت سے رضامند ہے دنیا مین اول درجہ کا ہوجاتا ہی۔ اور جو قلیل سے خوش ہوا اسے بہت سی دولت
ملتی ہی۔ جو ذلت سے رضامند ہے اُسے عزت ملتی ہے۔ پستی سے رضامند رہ تاکہ تیرے حق مین معاملہ
برعکس ہوجائے۔ جو تقدیر پر رضامند اور اس کے آگے ذلیل رہا خداوند قادر و قیوم اُسے بلند
کردے گا۔ تواضع اور حسن ادب تجکو مقرب بنائے گا تکبر اور بے ادبی دور پھیکدے گی۔ طاعت
تجکو دوست اور مقرب بنائے گی۔ اور معصیت خراب اور بعید کردیگی۔ دین کو انجیر کے بدلے نہ بیچ۔
دین کو سلاطین و ملوک و اغنیاء و حرام خوارون سے انجیر لے کر فروخت نکر۔ جب تو دین کو بیچکر کھائے
گا تو تیرا قلب سیاہ ہوجائے گا۔ اور کیونکر سیاہ نہوگا حالانکہ تو مخلوق کی عبادت کرنے لگا ہے۔
اے محروم اگر تیرے دل مین کچھہ نور ہوتا تو حرام و مشتبہات و مباح کی تمیز اور اس چیز کے امتیاز مین
جو دل کو سیاہ یا منور کرتی ہے اور تیرے قلب کو قریب یا بعید کردیتی ہے تو اُسے ضرور صرف کرتا
اے جاہل مین ہاتھ کی کمائی اور توکل کے سوا اور کسی چیز کو نہین جانتا۔ ابتداے ایمان مین ہاتھ
کی کمائی سے لینا چاہیئے۔ پھر قوت ایمان کے وقت خدا سے۔ یہ جب ہے کہ تجھ مین اور خدا مین
کوئی واسطہ حائل نرہے۔ دل جب قوی ہوجاتا ہے تو بامر الٰہی مخلوق کے ہاتھون خدا سے اپنا
حصہ لیا کرتا ہے واسطہ حائل نہ رہنے کے معنی یہ ہین کہ دل وسائط اور شرک بالوسائط کے پاس
ہرگز نہ ٹھیرے۔ بلکہ خدا کا حکم بجالائے۔ لوگون سے اور اُن کی مدح و ذم اور قبول و
رد کی طرف سے بہرا بنجائے۔ اُن کے دینے نہ دینے کو خدا ہی کا فعل سمجھے جو اُن کے ہاتھون ہورہا ہی
اہل اللہ مخلوق کیجانب سے اندہے بہرے گونگے ہین۔ اُن کے پاس بجز خدا کے جو اُن کا ناصر اور
محروم کرنے والا۔ دینے اور ندینے والا۔ ضرر پہنچانے اور نفع بخشنے والا ہے اور کچھہ نہین۔ ان کے
پاس مغز ہے چھلکے۔ محض صاف اور بالکل پاک چیز ہے۔ یہی وہ شئے ہے جو تمام مخلوق کو اُن کے
دل سے نکالدیتی ہے۔ خدا کے سوا اور کچھہ نہین رہتا۔ ان کے دلون مین صرف خدا کا ذکر خفی
رہجاتا ہے۔ الٰہی ہمین اپنا علم عنایت کر۔ افسوس۔ تجھے یہ گمان ہے کہ تو میرے سامنے اپنے
نفس پر جھوٹا ملمع کرنے کی قدرت رکھتا ہے اگر حکمتین نہوتین تو مین تیرے پاس آتا اور تیری
خوب فضیحتی کرتا۔ اے منافق میرے ساتھ اپنی جان کو خطرہ مین نڈال۔ مین خدا اور نیک بندون
کے سوا اور کسی سے نہین ڈرتا۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو مخلوق اسکے قلب سے اس طرح
دور ہوجاتی ہے جس طرح درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہین اور وہ بلا خلق رہجاتا ہے۔

اُنکی دید سے آنکھین بند کرلیتا ہے اور قلب و سِر کے لحاظ سے اُنکا کلام ہرگز نہین سنتا۔ بہرا بنجاتا ہے۔ نفس جب مطمئنہ ہوجاتا ہے تو اعضا کی حفاظت اُسکے سپرد ہوتی ہے پھر دل خدا کیجانب سفر کرتا اور جو کچھہ اُسکے پاس ہے طلب کرلیتا ہے۔ پھر دنیا آکر نفس کی نگہبان ہوتی اور اُسکے کامون مین ایک پانون کھڑی رہتی ہے۔ یہ خدا کا طریقہ اور طالبین کے حق مین اُس کی صنعت ہے استیفاء اقسام کے وقت دنیا ایک بدصورت اور تل جاوے بالون والی ڑبہیا کی صورت مین اسکے پاس آتی ہے اور اُن کو ان کے حصے دیجاتی ہے۔ دنیا ان کی خادمہ بنتی ہے حرم نہین ہوتی۔ اہل اللہ جو کچھہ اُسکے پاس ہے لے لیتے ہین اور اُسکی طرف توجہ ہرگز نہین کرتے۔ اے لڑکے اپنے دلکو خدا کیلئے فارغ رکھہ۔ اور اعضا و نفس کو اہل و عیال کی محنت مزدوری مین لگائے رہ۔ اسوقت تو اُس کے حکم سے کام کرے گا۔ اور اُس کے بہل ان کو کماکر کھلائے گا۔ خدا کے آگے خاموشی اور صبر و رضا کے ساتھ ترک سوال دعا و طلب و الحاح سے بہتر ہے اُس کے علم کے آگے اپنے علم کو اور اس کی تدبیر کے سامنے اپنی تدبیر کو مٹادے۔ اس کے ارادے کے روبرو اپنا ارادہ توڑدے۔ قضا و قدر کے سامنے اپنی عقل کو معزول کردے۔ اگر تو اس کو پروردگار و مددگار مسلم جانتا ہے تو اسکے ساتھ ایسا کر جو مدکور ہوچکا ہے۔ اگر خدا تک پہنچنے کا ارادہ ہے تو اُس کے آگے خاموش رہ۔ مومن کے تمام خیالات اور ارادے متحد ہوجاتے ہیں۔ اس کے لئے بجز اس خیال کے جو خدا کی طرف سے اسکے دل مین آتا ہے اور کچھہ باقی نہین رہتا۔ وہ قرب کے دروازہ پر جاکھڑا ہوتا ہے۔ پھر معرفت حاصل ہوجاتی ہے۔ دروازہ کھلجاتا ہے اور ایسا جلوہ نظر آتا ہے جو بیان نہین ہوسکتا۔ خیال دل کے لئے ہے اور اشارہ مخفی کلام ہے جو سِر سے علاقہ رکھتا ہے۔ اپنے نفس و ہوے۔ اور اخلاق مذمومہ و دنیا سے فنا ہونے والا عاقبت خوشی اور نعمت مین ہے۔ خدا اصحاب کہف کی طرح اس مین اپنا تصرف کرتا ہے اللہ تعالی نے انکی نسبت فرمایا ہے کہ ہم انکو دہنی طرف اور بائین جانب کروٹین دلاتے رہتے ہین لے لڑکے اسے سُن اسکی تکذیب نکر۔ اور نفس کو خیر سے محروم نہ رکھہ۔

مجلس ستاون

شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے چوبیسوین رمضان ۵۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

اے لڑکے تھوڑا سا صدقہ میری نظر کردو۔ باقی تمہارے مال تم کو معاف۔ تمہارے گھر کے مال تمہین حلال۔ مین تم سے صدق و اخلاص کے سوا اور کچھہ نہین چاہتا۔ اس کا نفع

تمہین کو ہوگا۔ مین اپنے لئے نہین بلکہ تم کو صرف تمہارے لئے چاہتا ہون۔ اپنی زبان کے ظاہری وباطنی الفاظ کو مقید رکھو۔ تم پر ملائکہ نگہبان ہین جو تمہاری ظاہری حالت کو دیکھ رہے ہین۔ اور خدا باطن کا نگہبان ہے۔ اے محل اور عمارتین بنانے اور تعمیر دنیوی مین عمر ضائع کرنے والے نیک نیتی بغیر کوئی کام نکر۔ دنیوی دیوار کی بنیاد نیک نیتی ہے۔ اپنے نفس وہوا کے کہنے سے کوئی دیوار نہ بنا۔ جاہل بلا امر الٰہی اور بلا موافقت تقدیر محض نفس وہوا اور طبیعت وعادت کے حکم سے بنیاد رکھا کرتا ہے۔ اسی لئے اس کا کوئی قرینہ درست نہین ہوتا۔ اور اُس کی تعمیر مبارک نہین ہوتی۔ بلکہ اس مین غیر لوگ رہا کرتے ہین۔ قیامت کو اُس سے پوچھا جائے گا کہ یہ تعمیر کیون بنائی تھی۔ اس پر کہان سے خرچ کیا تھا اور صرف کی ضرورت کیا تھی۔ ہر چیز کا حساب لیا جائے گا موافقت ورضاء الٰہی کا طالب بن۔ اور اپنی قسمت پر قانع ہو۔ جو تیرے مقدر مین نہین اُسے نہ مانگ۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بندہ کے لئے دنیا مین سب سے زیادہ سخت عذاب یہ ہے کہ وہ ایسی شئے کا طالب ہو جو اُس کی قسمت مین نہین۔ آپ نے فرمایا کہ تو میرے پاس مجھ سے بدگمان ہو کر آتا ہے۔ اس لیے میرے کلام سے تجھے فلاح نہو گی۔ تجھ پر افسوس کہ اسلام کا دعوے کرتا ہے اور خدا پر معترض ہے۔ اسکے نیک بندون پر اعتراض کرتا رہتا ہے۔ تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے۔ قضاو قدر اور افعال الٰہی پر رضاو تسلیم اور حدود کتاب اللہ وسنت رسول اللہ کے محافظت کا نام اسلام ہے۔ یہ باتین ہون گی تو اسلام درست ہوگا۔ طول امل کی نخوست تجکو معاصی اور مخالفت کے گڑھے مین ڈالتی ہے۔ امید کو تاہ ہونے کے وقت تیرے پاس خیر آجائے گی۔ اگر فلاح کا ارادہ ہے تو اُسے تھام لے۔ جس چیز کو تقدیر لے آئے۔ عارف اس کو تقدیر ہی کے ہاتھ سے لیتا ہے۔ اور موافقت شرع کے ساتھ اُس پر رضامند ہو جاتا ہے۔ اس کے پاس نفس وہوا اور طبیعت و شیطان کچھ نہین ہے یعنے ان کے مقابلہ مین اُسکی مدد ہوتی ہے۔ یہ بات نہین کہ عارف بالکل معدوم ہو گئے ہین۔ انبیاء علیہم السلام کے بعد ہم مین کوئی معصوم نہین رہا۔ البتہ عارف کا نفس مطمئنہ۔ خواہش مغلوب۔ طبیعت کی آگ سرد اور شیطان اُس سے واپس ہو جاتا ہے۔ اُس کے ہاتھ کچھ نہین لگتا۔ شیطان اُس کے گرد پھرتا ہے۔ لیکن کچھ حاصل نہین کر سکتا۔ توکل کے ساتھ تعلق سبب اور توحید کے ساتھ کسی کے نفع وضرر پر نگاہ نہین ہوا کرتی۔ تو سر بسر نفس اور ہوا یا طبیعت ہے۔ تجھے توکل اور توحید کی خبر نہین۔ پہلے تلخی ہے پھر حلاوة پہلے ٹوٹنا۔ پھر جڑنا۔ پھر موت۔ پھر دائمی حیات۔ پہلے ذلت ہے۔ پھر عزت۔ پہلے فقر ہے پھر غنا۔ پہلے نیستی ہے پھر ہستی۔ اگر یہ مرتبے مل گئے تو خدا سے جو کچھ تو چاہے گا وہ درست

ہوگا۔ ورنہ بالکل ناجائز ہے۔ جو چیز تجکو خدا سے غافل کردے وہ نحس ہے۔ خواہ ادائے فرائض وسنن کے بعد روزہ نماز ہی کیون نہو۔ اگر تونے فرض روزہ اداکرلیا پھر اس کے بعد نفلی روزہ مین بھوک پیاس نے تجکو خدا کے آگے حضور قلب۔ مراقبے۔ اور اُس کے ساتھ خوش زندگانی کرنے سے جو اُس کی صحبت اور مقام قرب تک پھیر لیجاتی ہے روکدیا تو تو حجاب اور مخلوق اور نفس و ہَوَئے کا بندہ ہے۔ عارف اپنے علم و سِرّ کے ساتھ خدا کے پاس اُس کے عِلّم و قرب کے نیچے کھڑا رہتا ہی قضا و قدر کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔ اور جب عاجز ہوتا ہے تو بلا تدبیر خود جکڑ دیا جاتا ہے بلا تحریک خود ہلایا جاتا اور بلا تسکین خود ٹھیرایا جاتا ہے۔ اور اُن مین شامل ہوجاتا ہے جن کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ ہم اصحاب کہف کو خود دہنے بائین کروٹین دلاتے ہینا۔ جب اُن کا عجز ظاہر ہوتا ہے تو حرکت دئے جاتے ہین۔ حرکت قدرت کے ساتھ ہے اور سکون و تسلیم عجز کے وقت حرکت تیرے وجود کے وقت ہے۔ اور سکون عدم کے وقت۔ حرکت حکم مین ہے۔ اور سکون علم مینا۔ نفس و ہوَئے۔ اور طبیعۃ و خلق سے الگ ہوجانے کے بعد تیرا نفس درست ہوگا۔ مخلوق کا مقید نہو۔ وہ تیرے نفع و ضرر کی مالک نہین ہے اور نہ خدا کے سوا کوئی رزق دیسکتا ہے ہمیشہ اُس کی طاعت مین رہ امر و نہی پر عمل کر۔ تیرے پاس خدا کے سوا اور کچھ نرہے گا۔ اسوقت تو تمام مخلوق سے بے پروا اور سب سے زیادہ عزیز بنجائے گا۔ اور تیری مثال آدمؑ کی سی ہوگی جن کے لئے اشیار کو سجدہ کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ بات تمام عوام اور اکثر خواص کی عقل سے پرے ہے۔ عارف آدمؑ کا ذرہ اور اُسی کا خلاصہ ہے۔ اے کم عقل۔ سمجھ پیدا کر۔ پھر الگ ہوجا۔ اہل اللہ سمجھ پیدا کرنے کے بعد دل کے ساتھ مخلوق سے جدا ہوجاتے ہین۔ اُن کا ظاہر اصلاح کے لئے مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور باطن خدا کے ساتھ اُس کی صحبت و خدمت مین رہتا ہے۔ اسلئے وہ موجود بھی ہین اور الگ بھی۔ حکم مین مخلوق کے ساتھ ہین۔ لیکن دل کے ساتھ اُن سے الگ ہین۔ ان کے قلب تمام اشیار سے یکسو اور جُدا رہتے ہین۔ اُن کا ظاہری شغل احکام کا منضبط کرنا ہے۔ جب اُن کے کپڑے . . . میلے ہوجاتے ہین اُنھین دہوتے پاک کرتے اور خوشبو مین بسا لیتے ہین۔ اور جب کوئی کپڑا پھٹجاتا ہے اُسے سیتے اور پیوند لگاتے ہین وہ مخلوق کے سردار ہین۔ اُن کا ایک ایک ذرہ بلند پہاڑون کی مانند ہے۔ ان کے دل خدا کے ساتھ ہین۔ اس کے آگے پھیڑے پڑے ہین۔ مراقبہ مین ہین اس کے علم مین غوطے لگایا کرتے ہین۔ الٰہی اپنا ذکر ہماری غذا اور اپنا قرب ہماری اغذا بنادے۔ آمین۔ تو مردہ دل ہے اور ایسون ہی سے صحبت رکھتا ہے۔ زندہ دلون نجبار اور ابدال کی خدمت کیا کر۔ تو قبر ہے قبرون کے پاس جاتا ہے مردہ ہے۔ مردون سے ملتا ہی۔ اپاہج ہی۔ تجھ جیسا اپاہج تجھے

کھینچ رہا ہے۔ اندھا ہے دوسرا اندھا تیرا ہاتھ پکڑ رہا ہے یقین رکھنے والے اور نیک مومنون کی صحبت اختیار کر۔ اُن کے کلام کو صبر کے ساتھ قبول کرے اس پر عمل کر۔ فلاح پائے گا۔ مشائخ کی باتین سنکر عمل کیا کر۔ اور اگر فلاح چاہتا ہے تو ان کی عزت کر۔ میرے ایک پیر و مرشد تھے۔ جب کوئی مشکل مسئلہ یا بڑا خطرہ میرے دل پر گذرتا تھا وہ بیان کر دیا کرتے تھے۔ مجھے سوال کرنیکی حاجت نہوتی تھی۔ یہ اس لئے کہ مین اُنکا احترام اور حسن ادب نگاہ رکھتا تھا۔ مین نے تمام مشائخ کی صحبت مین اُن کی عزت اور حسن ادب کا لحاظ رکھا ہے صوفی بخیل نہین ہوا کرتا۔ کیونکہ جب وہ ترک کل کا مدعی ہے تو بخل کس چیز مین کر سکتا ہے۔ اُسے کوئی چیز ملتی ہے تو اپنے لئے نہین بلکہ غیر کے واسطے لیا کرتا ہے۔ اس کا دل تمام موجودات وغیرہ سے پاک ہے۔ مالدار بخیل ہوا کرتا ہے۔ اور چونکہ صوفی کی تمام چیزین غیر کی مِلک ہوجاتی ہین۔ اسلئے غیر کے مال مین کیون کر بخل کر سکتا ہے۔ اُس کا کوئی دشمن نہ دوست۔ وہ نہ کسی کے منہ سے اپنی تعریف کا مشتاق نہ مذمت کا۔ صوفی عطا و منع اور ضرر و نفع کو بجز خدا کے اور کسی کی طرف سے نہین جانتا۔ اُسے نہ زندگی کی خوشی نہ موت کا غم۔ خدا کی نارضامندی اُس کی موت اور رضا اُس کی حیات ہے جلوت مین اُسے وحشت ہوتی ہے اور خلوت مین انس۔ خدا کا ذکر اسکی غذا ہے۔ اور شراب اُنس اس کا پانی۔ اس لیئے دنیا و مافیہا کی حرص کے باعث بخیل نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ سب سے بے پروا ہے الٰہی ہمین دنیا و آخرت مین نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ آمین

مجلس اٹھاون

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یکم شوال ۵۴۵ھ کو جمعے کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین قدرے کلام کی بعد فرمایا

یہ کب تک ہوگا کہ تو علم پڑہے اور عمل نکرے۔ علم کا دفتر لپیٹ دے۔ اور اخلاص کے ساتھ عمل کا دفتر کھول بیٹھ ورنہ صرف علم سے فلاح نہ ہوگی۔ تو اپنے افعال کے باعث خدا پر دلیر ہے تونے آنکھون سے حیا کا برقع اُتار دیا ہے۔ خدا کی نظر کو ہلکا جان رکھا ہے۔ تو اپنی خواہش سے لیتا ہے اپنی خواہش کو چھوڑتا۔ اور اپنی خواہش سے متحرک ہے۔ اس لئے یہ خواہش تجکو ہلاک کر دیگی۔ ہر حال مین خدا سے شرما کر اُس کے احکام پر عمل کر۔ ظاہر حکم پر عمل کرنا تجکو علم الٰہی کے قریب کر دے گا الٰہی ہمین غافلین کی خواب سے بیداری عطا فرما۔ آمین۔ جب تو گناہ کرے گا تو آفتین ٹوٹ کر تجھ پر گر پڑین گی۔ کوئی نہ کوئی بلا تجھ پر ضرور آے گی۔ خدا سے اس پر صبر اور موافقت کی دعا مانگ تاکہ تیرا اور اُس کا معاملہ ٹھیک رہے۔ اس وقت خدشہ بدن پر ہوگا۔ دل پر نہوگا

تکلیف ظاہر مین ہوگی باطن مین نہوگی۔ آفت مال پر پڑے گی۔ دین پر نہ پڑے گی۔ اس حال مین بلا نعمت بجائیگی مصیبت نہوگی۔ اسے منافق تونے خدا و رسول کی اطاعت کے معاملہ مین صرف نام پر قناعت کی ہے۔ معنے کا خیال نہین کیا یہ تیرا ظاہری و باطنی جھوٹ ہے اس لئے تو دنیا و آخرت مین ذلیل ہے گنہگار اور جھوٹا اپنے دل مین خود ذلیل ہوا کرتا ہے۔ اسے عالم اہل دنیا کے آگے اپنے علم کو ذلیل اور میلا کچیلا نکر۔ عزیز کو ذلیل کے بدلے نہ بیچ۔ علم عزیز ہے۔ اور جن کے قبضہ مین دنیا ہے وہ ذلیل ہین۔ مخلوق اس پر قادر نہین ہے کہ جو قسمت مین نہو وہ تجھے دیدین۔ ہان تیری قسمت کا اُن کے ہاتھون سے تجھے دلوایا جاتا ہے۔ اگر تو صبر کرے گا تو تیرا حصہ اُن کے ہاتھون تیرے پاس پہنچے گا۔ اور تو عزیز کا عزیز رہے گا۔ تجھ پر افسوس یہ نہین جانتا کہ جو رزق دیا جاتا ہے وہ رازق نہیں ہوسکتا۔ جس کو اور جگہہ سے عطیہ ملتا ہے وہ خود کچھہ نہین دیسکتا۔ خدا کی طاعت مین مشغول رہ۔ اس سے مانگنا چھوڑ دے۔ پھر تو اس بات کا محتاج نرہے گا کہ اُسے اپنی مصلحتین معلوم کرائے۔ اللہ تعالے نے اپنے بعض کلام مین فرمایا ہے۔ جس کو میرا ذکر سوال کرنے سے روکدے مین اُسے مانگنے والون کی بہ نسبت دوچند دیا کرتا ہون۔ تجکو زبانی ذکر سے جو بلا قلب ہو کسی طرح کی کرامت و عزت حاصل نہین ہوسکتی۔ اول قلب و سر کا ذکر ہے پھر زبان کا۔ جب یہ مرتبہ ملجاتا ہے تو ایسون کو خدا یاد کیا کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ تم مجکو یاد کرو مین تم کو یاد کرونگا۔ میرا شکر بجالاو۔ ناشکری نکرو۔ اُسے یاد کر۔ تاکہ وہ تجکو یاد رکھے اُسے یاد کر۔ تاکہ ذکر تیرے گناہون کا بوجھ دفع کردے۔ اور تو بالکل پاک ہوجاے۔ اسوقت تو طاعت بلا معصیت رہجائے گا۔ اور وہ اس وقت تجکو فرشتونکی جماعت مین یاد کریگا اس سے تو مخلوق سے بیزار ہوگا اور اُسکا ذکر تجکو سوال کرنے سے روکدیگا۔ تیرا سراسر مقصود وہی ہوجائیگا اور تو تمام مقاصد سے الگ ہوجائے گا پھر جب وہ تیرا مقصود ہوجائے گا۔ ملک کے خزانون کی کنجیان تیرے دل کے ہاتھون مین دیگا۔ جو خدا کو چاہتا ہے اُسکے سوا اور کسی کو نہین چاہتا۔ اس کے دل سے ماسوٰی کی محبت نکلجاتی ہے۔ خدا کی محبت ٹھیرنے کے بعد قلب سے غیر کی محبت جدا ہوجاتی ہے۔ اس سے اُسکے تمام اعضا خوش ہوتے ہین۔ ظاہر و باطن بصورت و معنے خدا سے مشغول ہوجاتا ہے۔ خدا اسکو عادت سے نکالتا اور آبادی سے جدا کردیتا ہے۔ اس کمال کے بعد خدا اس سے محبت رکھنے لگتا ہے۔ کیا تونے کسی آفت رسیدہ کو نہین دیکھا عنقریب تیری بات آنیوالی ہے۔ ملک الموت تیری زندگی کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ اور اُسے اُکھاڑ کر تجھہ مین اور تیرے یگانون اور دوستون مین تفرقہ ڈالدے گا۔ اسکی کوشش کرکہ تو مرتے وقت خدا کی ملاقات کو مکروہ نجانے۔ اپنا سامان آخرت کی طرف بھیج اور موت کا انتظار کر۔ تو خدا کے یہان وہ جلوہ جمیگا

جو دنیا مین کبھی نہین دیکھا۔ الٰہی ہمین دنیا و آخرت کی نیکی دے۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچائے۔

مجلس اُنسٹھ

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوین رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن قدرے کلام کے بعد فرمایا

طامع کا کلام مرتبون اور مداہنت سے خالی نہین ہوتا۔ اُس سے حق گوئی ناممکن ہے۔ اُس کا کلام بے مغز چھلکا۔ اور لفظ بلا معنے ہوا کرتا ہے۔ جس طرح طمع کے تینون حرف نقطہ سے خالی ہین اسی طرح طامع خالی ہوتا ہے۔ اللہ کے بندو سچ بولو۔ نجات پاؤ گے۔ سچے کی ہمت بلند ہوتی ہے کسی کا قول اُسے ضرر نہین دیتا۔ خدا اپنے کام پر غالب ہے۔ جب چاہے گا تجھے کسی کام کے لئے تیار کر دے گا بے ادبی کرنے والی کی بابت کلام شروع ہوا تھا۔ یہ اس کا جواب ہے۔ تمہارا صدق احوال مجھے بلاتا اور جھوٹ خاموش کر دیتا ہے۔ جس اندازہ کے تم خریدار ہو مین اُسی اندازہ سے بیچتا ہون۔ اے لڑکے اگر تیرے پاس علم کا پھل اور اُس کی برکت ہوتی تو حظِ نفس و خواہش کے لئے بادشاہون کے دروازہ پر نہ دوڑتا۔ مخلوق کے دروازہ پر جانے کیلیے عالم کے پانون نہین ہوا کرتے۔ لوگون کا مال لینے کو زاہد ہاتھ نہین رکھتا۔ اور غیر کو دیکھنے کے واسطے محب الٰہی کے پاس آنکھین نہین ہوتین۔ سچا محب خواہ تمام زمانہ سے ملا کرے۔ مگر مخلوق پر نظر ڈالنا اُس کے لئے حلال نہین وہ اپنے محبوب کے سوا کسی کو نہین دیکھتا۔ اُس کی ظاہری آنکھون مین دنیا۔ دل کی آنکھون مین آخرت ذرا نہین جچتی۔ اور اسکی سری آنکھون مین خدا کے سوا اور کوئی نہین سماتا۔ عاقل بنو۔ تم کسی چیز پر قائم نہین ہو۔ تم مین اکثر چیخنے چلانے والون کے تابع ہین۔ اکثر واعظون کا کلام زبان سے ہوتا ہے دل سے نہین ہوتا۔ منافق کی آواز زبان و دماغ سے ہوتی ہے اور صادق کی قلب و باطن سے۔ اُس کا دل خدا کے دروازہ پر اور جسم اُس کے سامنے ہوتا ہے وہ دروازہ پر چیختے چیختے گھر مین داخل ہو جاتا ہے۔ تو ہر حال مین جھوٹا ہے خدا کے دروازہ کا رستہ نہین جانتا۔ دوسرے کو کیونکر رہنمائی کرے گا۔ تو خود اندھا ہے۔ غیر کی لکڑی کس طرح تھامے گا۔ خواہش۔ طبیعت۔ متابعت نفس۔ وحبِ دنیا اور ریاست و شہوت نے تجھے اندھا کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ معاصی ظاہر حالت سے منتقل ہو کر قلب تک پہنچ جائین میرے پاس آجا۔ ورنہ تو گناہون پر اصرار کرنے لگے گا۔ اور پھر یہ اصرار کفر ہو جائے گا۔ جو خدا کا مطیع اور اُس کا پوراندہ ہوتا ہے۔ وہ خدا کا کلام سن سکتا ہے۔ اس وقت آپنے اُن ستر آدمیون کا ذکر کیا جو موسیٰؑ کی قوم مین سے کلام الٰہی سننے کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے خطاب کیا اور وہ سب بیہوش ہو کر گر پڑے فقط موسیٰؑ باقی رہ گئے

پھر اُنھون نے زندہ ہونے کے بعد کہا کہ ہم مین کلام الٰہی سننے کی طاقت نہین ہے اے موسیٰؑ تم
ہم مین اور خدا مین واسطہ بنجاؤ۔ چنانچہ موسیٰؑ کلام کرتے اور بطور ترجمان اُنھین سناتے تھے۔ موسیٰؑ
قوت ایمان اور تحقیق طاعت وعبودیت کے باعث اُسکا کلام سننے پر قادر ہوئے۔ اور وہ لوگ
ضعف ایمان کے باعث قادر نہ ہو سکے۔ اگر وہ توریت کے احکام قبول کرتے امر و نہی مین موسیٰؑ
کے تابع رہتے ادب کو نگاہ رکھتے اور قول کے خلاف عمل نکرتے تو ضرور کلام الٰہی سننے پر قادر
ہوجاتے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ مین ہر کذاب منافق۔ دجّال۔ اور خدا کے نافرمان پر
مسلط کیا گیا ہون۔ ان مین سے سب سے بڑا ابلیس اور سب سے چھوٹا فاسق ہے۔ مین ہر گمراہ اور
گمراہ کرنیوالے۔ باطل کیطرف بلانے والے کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہون۔ اور اس پر **لاحول ولا
قوۃ الا باللہ** العلی العظیم کے ساتھ مدد چاہتا ہون۔ نفاق تیرے دل پر موجود ہے۔ تو اسلام
و توبہ۔ اور ترک ریار کا محتاج ہے۔ میرا یہ موجودہ مشغلہ اگر خدا کی طرف سے ہے تو عنقریب بڑھیگا
زیادہ ہوگا۔ اور عالیشان و زبردست ہوجائے گا۔ اپنے پانوٗن سے کھڑا ہوگا۔ اور اپنے پرون سے
لوگون کی چھتون پر اُڑے گا۔ اُن کے گھرون مین داخل ہوگا۔ لوگ اُسکو اپنی آنکھون اور دلون سے
دیکھین گے۔ اور اگر یہ میرے نفس وہوٰے اور طبیعت وشیطان اور باطل پسندی سے ہی
تو اسے دوری ہوگی۔ اور وہ بہت جلد ذلیل ہوگا معدوم ہوجائے گا۔ منقلب ومتفرق اور منقطع
ہوکر رہے گا۔ کیونکہ خدا جھوٹے کی تائید اور منافق کی مدد نہین کیا کرتا۔ منکر کو کچھ نہین
دیتا۔ اور تارکِ شکر کی نعمت زیادہ نہین فرماتا جس کے نفس مین نفاق خطرے ڈال رہا ہے
اُس سے کچھ نہین ہو سکتا۔ بلکہ اُس کا نفاق اُس کے خرمن دین کو جلا ڈالتا ہے۔ اے مریدو مین
بول رہا ہون مگر تم بھاگتے ہو اور عمل نہین کرتے۔ تمام ملکون مین میرا نام گونگا تھا۔ مین قصداً دیوانہ
گونگا اور خاموش بنا ہوا تھا۔ مگر یہ بات ہمیشہ کے لئے بنہ سکی۔ قضا و قدر نے مجھے تمہاری
طرف نکالا ہے۔ مین تہہ خانون مین تھا تقدیر نے وہان سے نکال کر مجھے کرسی پر بٹھا دیا
ہے۔ جھوٹ نہ بول۔ تیرے پاس دو دل نہین ہین۔ بلکہ ایک ہے۔ یہ کس چیز سے پر ہے کہ دوسری
شئے کی گنجائش نہین رہی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا نے کسی کے جسم مین دو دل نہین بنائے
ایک دل ہو اور خالق و مخلوق دونون کی محبت رکھے یہ ممکن نہین۔ ایک دل مین دنیا بھی ہو اور
آخرت بھی یہ صحیح نہین ہو سکتا۔ قلب خالق کی طرف ہو اور منہ مخلوق کیجانب۔ یہ بیشک صحیح ہے اُنکی
مصلحت ورحمت کے لحاظ سے مخلوق کی طرف نگاہ ڈالنا درست ہے، خدا سے ناواقف ریار ونفاق
سے کام لیتے ہین۔ البتہ عالم ایسا نہین کیا کرتے۔ احمق خدا کا نافرمان ہوتا ہے اور عاقل مطیع
ہوا کرتا ہے۔ دنیا جمع کرنے کا حریص دکھاتا اور نفاق کرتا ہے ان امیدون کو کوتاہ

کرنے والا ایسا نہین ہوتا۔ مؤمن ادائے فرائض کے باعث خدا کا مقرب اور نوافل کے سبب اُس کا حبیب بنجاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے بعض خاص بندے ایسے بھی ہین کہ نوافل کو جانتے ہی نہین۔ بلکہ وہ فرائض کے بعد نوافل کو ادا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ ہمارے امکے باعث نوافل ہم پر فرض ہو گئے ہین۔ تمام عمر عبادت مین مشغول رہنا ہمارا فرض ہی۔ وہ اپنے حق مین کسی چیز کو نفل نہین جانتے۔ اولیاء اللہ کو خدا کی طرف سے ایک تنبیہ کرنے والا تنبیہ کرتا اور ایک معلم تعلیم دیتا رہتا ہے۔ خدا ان کے لئے اسباب تعلیم مہیا کر دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ اگر مومن پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا تو اللہ تعالےٰ ایک تعلیم دینے والا عالم اُس کے لئے مقرر کر دے گا۔ اولیاء اللہ کے کلمات کو مستعار لیکر بیان نکر۔ اور اُن کا خود مدعی نہ بن۔ مانگے کی چیز چھپی نہین رہتی۔ اپنے مال سے بڑائی حاصل کر نہ کر عاریت سے۔ اپنے ہاتھ سے روئی بو۔ اس مین پانی دے۔ کوشش سے اُسکی خبر گیری کر۔ پھر اُسکا کپڑا بن۔ اور سی کر پہن لے غیر کے مال اور کپڑون سے خوش نہو۔ جب تو غیر کا کلام اپنی طرف منسوب کرے گا تو نیک لوگون کے دل تجھ سے بیزار ہو جائین گے۔ اگر تجھ سے عمل نہین ہو سکتا تو منہ سے کچھ نہ کہہ ہر بات عمل سے متعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اپنے عمل کے باعث جنت مین چلے جاؤ۔ معرفت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ مرتبہ اُسکے ساتھ غیبت اور اسکی تقدیر و علم و قدرت کے ساتھ قیام کرنے کا ہے۔ یہ اُسکے افعال و قضا مین فناء کلی کا مقام ہے۔ تیرا کلام دل کی بات پر دال اور زبان ترجمان قلب ہے۔ پھر جب قلب مختلط ہے تو کلام کبھی صحیح ہوگا اور کبھی باطل۔ کبھی ایک شئے کو کما ہو بیان کر سکے گا۔ اور کبھی اُس پر قادر نہوگا جب اسکی تخلیط زائل ہو گی زبان درست ہو جائیگی۔ جب شرک زائل ہو گا زبان درست ہو جائے گی اور جب تو خلق کے ساتھ شرک کرے گا متغیر ہو جائے گا بدلجائے گا۔ ٹھوکر کھائیگا۔ جھوٹا پڑ جائے گا۔ بعض کلام کرنے والے دل سے اور بعض سر سے اور بعض نفس و ہوے اور طبیعت و شیطان کے اقتضا سے کلام کرتے ہین۔ الٰہی ہمین مؤمن بنادے اور منافق نکر۔ اگر ایک شخص سی محبت اور ایک شخص سے بغض ہو تو اس محبت و بغض کو نفس و طبیعت کے اقتضا سے نرکھ۔ بلکہ دونون کو قرآن و حدیث کے سامنے پیش کر دے۔ اگر یہ دونون تیرے محبوب کے موافق ہین تو اُس سے محبت رکھ۔ اگر مخالف ہین تو اُس کی محبت سے رجوع کر۔ اور اگر یہ تیرے دشمن کے موافق ہون تو اُس کے بغض سے باز آ۔ اور اگر مخالف ہون تو اُس سے دشمنی کر اور اگر یہ بات تُجھ نہ دے اور تجھ سے بن نہ پڑے تو صدیقین کے دل کی طرف رجوع کر۔ اور ان دونون باتون کا سائل ہو۔ انکے دل صحیح ہین۔ قلب صحیح ہو کر ہر چیز سے زیادہ

خدا کا مقرب بنجاتا ہے۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے دل مقرب ہو جاتا ہے۔ اور مرتبہ قرب پاکر اپنا نفع ونقصان۔ خدا اور غیر کا حق معلوم کرتا۔ اور حق و باطل کو پہچان لیتا ہے۔ مومن خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے پھر صدیق اور مقرب کیون نہ دیکھے گا۔ مومن اُسکے نور سے دیکھ لیتا ہی اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے مومن کی نظر فراست سے ڈرایا ہے۔ آپکا قول ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔ اسی طرح عارف مقرب کو نور دیا جاتا ہی جس سے وہ خدا کے ساتھ اپنا اور اپنے دل کے ساتھ خدا کا قرب معلوم کرلیتا ہے وہ ملائکہ اور پیغمبرون کی ارواح۔ صدیقین کی روحون۔ دلون اور اُن کے احوال و مقامات کو دیکھتا ہے۔ یہ سب چیزین اُس کے سویداے دل اور صفائی باطن مین موجود رہتی ہین۔ وہ اپنے خدا سے خوش رہتا اُس سے لینے اور مخلوق کو دینے مین واسطہ بنجاتا ہے۔ ان مین بعض کو علم زبانی و قلبی دیا جاتا ہے۔ اور بعض قلبی علم رکھتے ہین۔ مگر ان کی زبان گنگ ہوتی ہے۔ منافق کا علم زبانی ہوتا ہے اور دل گنگ کر دیا جاتا ہے۔ اسکا تمام علم فقط زبان کی نوک پر ہوتا ہے اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مجھے اپنی اُمت پر زبانی علم رکھنے والے منافق سے بہت خوف ہے کسی چیز سے دھوکا نہ کھا۔ خدا جو چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ اسی لئے بعض صالحین سے منقول ہی کہ وہ اپنے دینی بھائی سے ملنے گئے اور یہ کہا کہ آؤ کہ ہم اس علم الٰہی کے خوف سے روئین جو ہم سے تعلق رکھتا ہے۔ فی الواقع اس عارف باللہ نے کیا اچھی بات کہی ہے۔ اس نے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ضرور سنا ہے کہ ایک شخص اسقدر نیک عمل کرتا ہے کہ اس مین اور جنت مین ایک ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا ہے آخر شقاوت اس کا دامن پکڑ لیتی ہے اور وہ دوزخی ہو جاتا ہے۔ اور ایک شخص اس قدر بد عمل کرتا ہے کہ دوزخ کے کنارہ پر جاکر کھڑا ہوتا ہے لیکن سعادت اُسے تھام لیتی ہے اور وہ جنتی ہو جاتا ہے بعض صالحین سے پوچھا گیا کہ کیا تم نے اپنے خدا کو دیکھا ہے۔ فرمایا اگر مین اُسے نہ دیکھتا تو پارہ پارہ ہو جاتا۔ پوچھا تم کس طرح اُسے دیکھتے ہو۔ جواب دیا۔ جب بندہ کے دل سے مخلوق نکلجاتی ہے۔ اور اُس مین خدا کے سوا اور کچھ نہین رہتا تو خدا اپنا جلوہ دکھاتا اور جس طرح چاہے اُسے مقرب بنا لیتا ہے۔ وہ جس طرح غیر کو ظاہر طور پر دکھاتا ہے اپنا جلوہ باطنی طور پر دکھا دیتا ہے۔ اور اس طرح دکھاتا ہے جس طرح معراج کی رات ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو دکھایا تھا۔ اُس بندہ کو اپنا جلوہ دکھاتا۔ مقرب بناتا اور اس سے خواب مین باتین کیا کرتا ہے۔ اور کبھی بعالم بیداری اس کے قلب مین القا فرما دیتا ہے۔ اُس کی ظاہری آنکھین بند کر دیتا ہے۔ اور وہ اُسے اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح کسی چیز کو ظاہری آنکھون سے دیکھا کرتے ہین

خدا اُسے ایک معنوی صفت عنایت کرتا ہے۔ جس سے وہ اُسے دیکھتا ہے۔ اُسکے قرب صفات کرامات اور فضل واحسان والطاف وغیرہ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جسکی عبودیت ومعرفت صحیح ہو جاتی ہے وہ نہ اسانی کہتا ہے نہ لاتر لی نہ اُس کا یہ قول ہے کہ مجھے دے اور نہ یہ کہ نہ دے وہ تو فانی ومستغرق ہو جاتا ہے۔ اسی لئے بعض واصلین کا قول ہے کہ مجھ پر یہ احسان میری طرف سے نہیں ہے۔ کسی کا یہ قول بہت ہی اچھا ہے کہ مین اس کا بندہ ہون بندہ کو مولا کے آگے نہ کچھ اختیار ہے نہ ارادہ۔ ایک شخص نے ایک دیندار غلام خریدا۔ اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا کھائے گا۔ جواب دیا کہ جو تم کھلاؤ گے۔ پھر پوچھا کیا پہنے گا کہا جو تم پہناؤ گے۔ پھر کہا۔ میرے گھر کے کونسے کونے مین بیٹھا کرو گے۔ کہنے لگا جہان بٹھاؤ گے۔ پھر پوچھا کونسا کام کرنا چاہتے ہو۔ جواب دیا جس کام کا حکم دو گے۔ مالک رو پڑا اور یہ کہا کہ جیسا تو میرے ساتھ ہے اگر مین خدا کے ساتھ ایسا ہو جاؤن تو میرے لئے نہایت خوشی کا مقام ہو۔ غلام نے کہا۔ کہ آقا کے سامنے مملوک کو ارادہ واختیار کچھ نہیں رہا کرتا۔ مالک نے کہا تو اللہ کے واسطے آزاد ہے۔ مین چاہتا ہون تو میرے پاس رہا کرتا کہ جان ومال سے تیری خدمت کرون۔ عارف باللہ کے لئے ارادہ واختیار کچھ نہیں رہا کرتا۔ اور وہ یہ کہا کرتا ہے کہ مجھ پر میری جانب سے کچھ بھی نہیں ہے۔ عارف اپنے اور غیر کے کامون مین مقدر سے مزاحمت نہیں کیا کرتا۔ بعض خدا کے بندے مخلوق سے زہد اور خلوت سے محبت رکھتے ہیں۔ اُنھیں قرآن وحدیث کا شوق ہے۔ اُن کے دل خدا سے مونس اور اسکے مقرب ہو جاتے ہین۔ وہ اس قرب کے باعث اپنے اور غیر کے نفوس کو دیکھ لیتے ہین ان کے قلب درست ہوتے ہین اس لئے ان پر تمہارا کوئی حال مخفی نہیں رہتا۔ وہ تمہارے خیالات بیان کر دیتے اور تمہارے گھرون کے حالات کہدیتے ہین۔ تجھ پر افسوس۔ عاقل بن۔ اپنے جہل کے باعث اہل اللہ سے مزاحمت نکر۔ تو مکتب سے نکلکر لوگون سے مباحثے کرنے لگا۔ حالانکہ یہ احکام ظاہر و باطن اور سب سے بے نیاز ہو جانے پر موقوف ہے۔ اسکے بعد دو باتون کی اور ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ شہر مین تیرے سوا اور کوئی سمجھانے والا نہو۔ اس لئے ضرور تا تجھے مخلوق کے سامنے بولنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ قلب کی طرف سے تجکو بولنے کا حکم دیا جائے۔ اب تو اس رتبہ پر پہنچ جائیگا کہ مخلوق کو خالق کا رستہ دکھا سکے گا۔ افسوس تو صوفی بننے کا مدعی ہے حالانکہ بالکل مکدر ہے۔ صوفی وہ ہے جس کا ظاہر و باطن قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے باعث بالکل صاف ہو گیا ہو۔ جہان تک اس کی صفائی ترقی کرے گی وُہ وجود کے دریا سے نکلے گا۔ اور اپنی صفائی باطن کی سبب ارادہ واختیار اور اپنی خواہشون کو چھوڑتا جائے گا۔ پیغمبر علیہ السلام کی متابعت خیر کی بنیاد ہے۔ جب بندہ کا دل صاف ہو جاتا ہے تو وہ خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو اس حال مین دیکھتا ہے کہ آپ بعض چیز کا حکم دے رہے ہین اور بعض سے منع فرماتے ہین۔ وہ سراپا قلب ہوجاتا ہے جسم نہین رہتا۔ سربلا جہر۔ صفا بلا کدورت بنجاتا ہے۔ اس کا ظاہری چھلکا ایک طرف ہوکر صرف مغز باقی رہجاتا ہے۔ وہ معنوی لحاظ سے پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہوتا ہے۔ اُس کا دل آپ کے روبرو تربیت پاتا ہے۔ اور اُس کا ہاتھ آپ کے ہاتھ مین ہوتا ہے پیغمبر علیہ السلام اُس سے مخاطب اور اُس کے نگہبان ہوتے ہیں۔ ہر چیز کا دل سے نکالنا گویا بلند پہاڑون کا اکھاڑنا ہے۔ جو سخت مجاہدون پر موقوف اور نزول آفات ومصائب پر صبر کرنے کا محتاج ہے۔ جو تمہارے ہاتھ نہ لگے اس کے طالب بنو۔ اگر تم اس بیاض کے لکھے پر عمل کروگے تو تمہارے لئے مسرت ہے مسلمان ہوجاؤگے۔ اور قیامت کے دن مسلمانو نکی جماعت مین ہوگے کافرون مین نہوگے۔ جنت کی زمین یا اُس کے دروازہ پر بیٹھنا اچھا ہے۔ درکات والون مین شامل نہو۔ تواضع اختیار کرو۔ متکبر نہ بنو۔ تواضع عالیشان کر دیتی ہے۔ اور تکبر پست کرتا ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو خدا کے لئے متواضع ہوتا ہے۔ خدا اُسے بلند مرتبہ کردیتا ہے۔ دل کے دائمی ذکر الٰہی کے باعث معرفت۔ علم۔ توحید۔ توکل اور ماسوے سے نفرت حاصل ہوتی ہے۔ دائمی ذکر دنیا وآخرت کی دائمی بھلائی کا سبب ہے۔ جب دل درست ہوجاتا ہے تو اس مین ذکر دائمی قرار پکڑتا ہے۔ اُس کے چارون طرف لکھدیا جاتا ہو۔ اسوقت اُس کی آنکھین سوتی اور دل ذکر الٰہی سے جاگتا رہتا ہے۔ اسے یہ میراث پیغمبر علیہ السلام سے ملتی ہے۔ بعض صالحین تکلف سے رات کو سوتے اور بلا ضرورت نیند کے لئے آمادہ ہوا کرتے تھے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو یہ فرمایا کہ میرا دل خدا کو دیکھتا ہے۔ وہ اس قول مین سچے تھے۔ کیونکہ سچا خواب خدا کی وحی ہے۔ خواب مین آنکھونکی باطنی قوت بڑھجاتی ہے +

ساٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تیرھوین رجب ۵۴۶ھ مین منگل کی صبح کو مدرسہ مین فرمایا

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غیر مفید باتون کو چھوڑ دینا آدمی کے حسن اسلام مین داخل ہے جس کا اسلام اچھا اور محقق ہوتا ہے وہ بیہودہ مشاغل کو چھوڑکر کام کی باتون کیطرف متوجہ ہوجاتا ہے جس نے امر الٰہی کی تعمیل نہ کی۔ اور جسکا حکم نہ تھا اُسے عمل مین لاتا رہا یہ اُسکی صریح محرومی ہے۔ یہ ظاہری موت اور مردہ ہوجانا ہے۔ دنیا کا شغل نیک نیتی کا محتاج ہی۔ ورنہ تو مبغوض الٰہی ہوجائیگا۔ دل کی طہارت مین مصروف ہو۔ یہ پہلا فرض ہے۔ پھر

معرفت کو ڈھونڈ۔ اگر اصل کو ضائع کر دیا تو تجھ سے فرع ہرگز قبول نہوگی۔ دل ناپاک ہو تو طہارت اعضا پر قناعت نکر۔ اعضا کو سنت اور دل کو قرآن پر عمل کرنے سے پاک کر۔ دل کی حفاظت کر تاکہ اعضا حفاظت مین رہین۔ برتن مین جو کچھ ہوتا ہے وہی اُس سے ٹپکا کرتا ہے۔ جو کچھ تیرے دل مین ہوگا وہی اعضا پر ٹپکے گا۔ عاقل بن جو شخص موت کو مانتا اور اُس پر یقین رکھا کرتا ہے اُسکے ایسے عمل نہین ہوا کرتے۔ خدا کی ملاقات کا انتظار کرنے والون حساب و مناقشہ سے ڈرنے والون کے ایسے کام نہین ہوتے۔ قلب صحیح۔ توحید و توکل یقین و توفیق عمل و ایمان اور خدا کے قرب سے لبریز ہوتا ہے۔ وہ مخلوق کو عجز وذلت اور محتاجی کی نظر سے دیکھا کرتا ہے مگر بااینہمہ ایک بچہ سے بھی تکبر نہین کرتا۔ کفار و منافقین اور گنہگارون سے ملتے وقت بمقتضائے غیرت الٰہی شیر بنجاتا ہے۔ اور یہ سب اُسکے آگے گوشت کے لوتھڑے ہوتے ہین۔ اور صالحین و متقین کے سامنے متواضع رہتا ہے۔ ایسے لوگون کی خدا نے تعریف فرمائی ہے۔ اور یہ ارشاد کیا ہے کہ وہ کفار پر سخت اور باہم رحمدل ہین۔ اے بدعتی تو خدائی دعوے پہ قادر نہین ہوسکتا ہمارا خدا کلام کیا کرتا ہے۔ گونگا نہین۔ اسی لئے اُس نے تاکید سے فرمایا ہے کہ خدا نے موسٰیؑ سے بیشک کلام کیا ہے۔ اس کا کلام سنا جاتا ہے۔ سمجھ مین آتا ہے۔ اس نے موسٰیؑ سے کہا کہ ای موسٰیؑ مین سارے جہان کا پروردگار ہون یعنی مین خدا ہون فرشتہ یا جن نہین ہون مین رب العلمین ہون۔ فرعون خدائی دعوے مین جھوٹا ہے۔ مین معبود ہون۔ فرعون وغیرہ میری مخلوق مین کوئی معبود نہین۔ موسٰیؑ جب اس کرب وضیق مین پڑے تو ان کا ایمان والیقان ظاہر ہوگیا۔ اور اپنی زوجہ کے کرب کے باعث جب رات اور غم کے اندھیرے مین آئے تو خدا نے نور ظاہر کر دیا۔ موسٰیؑ نے اپنی عادت اور حیلے اور قوت و اسباب سے یہ کہا کہ تم ٹھیر جاؤ مین نے ایک جگہہ آگ معلوم کی ہے۔ مین نے ایک نور دیکھا ہے۔ میرے سر و قلب اور معنے و عقل نے ایک روشنی معلوم کی ہے۔ سابقہ ازلی و ہدایت میرے سامنے آئی ہے۔ مجھے مخلوق سے بے پروا کرنے والی چیز ملی ہے۔ میرے پاس خلافت و ولایت آگئی ہے۔ مجھے اصل مل گئی ہے۔ اور مجھ سے فرع الگ ہوگئی ہے۔ میرے پاس بادشاہ حقیقی آیا ہے۔ فرشتے غائب ہوگئے ہیں۔ اب فرعون کا خوف مجھ سے منتقل ہو کر اسی کی طرف چلا گیا ہے۔ چنانچہ اپنے اہل وعیال کو رخصت کر دیا۔ اور انھین خدا کے سپرد کر کے آگے بڑھے۔ اس لئے اللہ نے موسٰیؑ کے بعد اہل وعیال مین اُن کی خلافت کی یہی حال مؤمن کا ہے۔ خدا جب اُسے مقرب کرتا اور اپنے باب قرب کی طرف بلاتا ہے تو اُس کا دل دہنے بائین اور آگے پیچھے دیکھا کرتا ہے لیکن اُسے خدا کے سوا اور تمام جہتین مسدود نظر آتی ہین۔ اس لئے آپ نے نفس وہوا۔ اعضا اور عادت و اہل

اور جمیع حالات کو مخاطب کر کے کہدیا کرتا ہے کہ مین نے نور قرب الٰہی معلوم کرلیا ہے مین اُسکی طرف جاتا ہون اگر واپس آنا نصیب مین ہے تو تمہاری طرف رجوع کرونگا۔ وہ دنیا ومافیہا۔ اور اسباب وشہوات اور کل مخلوق کو رخصت کر دیتا ہے۔ تمام مخلوقات ومصنوعات کو الوداع کہکر صانع کی طرف چلا جاتا ہے اس لئے خدا اُس کے اہل وعیال اور تمام حلال سامان کا متولی ہو جاتا ہے۔ وہ بعید والون سے چھپتا ہے نہ قریبون سے۔ دشمنون سے پردہ کرتا ہے۔ نہ کہ دوستون سے۔ اکثر سے پردہ کرتا ہی مگر بعض سے نہین کرتا۔ قلب جب صحیح وصاف ہو جاتا ہے تو شش جہت سے خدا کی آواز سن لیتا ہے۔ ہر رسول ونبی اور صدیق وولی کی ندا اُس کے کانون مین آجاتی ہے۔ اُس وقت وہ خدا کا مقرب بنتا ہے۔ قرب الٰہی اسکی زندگی۔ اور بُعد اُس کی موت ہو جاتی ہے۔ خدا سے مناجات کرنا اسکی رضا ہوتی ہے۔ وہ اُسی پر قناعت کرتا ہے دنیا کے جاتے رہنے کا اُسے ذرا غم نہین ہوتا۔ اور نہ بھوک پیاس اور ننگا رہنے اور آبرو جانے کی کچھہ پروا ہوتی ہے۔ مرید کی رضا طاعات مین ہے اور عارف کی جو مراد بن گیا ہو قرب الٰہی مین۔ اے بناوٹی زاہد۔ یہ مرتبہ تیری موجودہ حالت سے حاصل نہین ہوسکتا۔ یہ بات دن کے روزے اور رات کے قیام اور باوجود نفس وہوائے واتباع طبیعت وجہل وملاقات مخلوق موٹا کھانے پہننے سے ہاتھ نہین لگتی۔ اس سے کچھہ نہین ہوسکتا۔ بلکہ اخلاص کر۔ اور سب سے الگ ہو جا۔ صادق بن۔ واصل ومقرب ہو جائے گا ہمت بلند رکھ۔ عالیشان بنجائے گا۔ احکام الٰہی کو مان لے گا سلامت رہے گا۔ الٰہی دنیا و آخرت مین ہمارے کامون کا متولی ہو۔ ہمین ہمارے نفسون اور مخلوق مین سے کسی کے سپرد نکر۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالٰے جبرئیل کو حکم دیا کرتا ہے۔ اے جبرئیل فلان شخص کو بیدار کرو۔ اور فلان آدمی کو سلادو۔ یہ دو وجہ پر ہے اول یہ کہ فلان محب کو بیدار کرو۔ اور فلان محبوب کو سلادو۔ اس محب نے میری محبت کا دعویٰ کیا ہے اب مین اُس سے مناقشہ کرون گا۔ اور کھڑا رکھون گا۔ تاکہ اُس کے درخت وجود سے ایسی ہستی کے پتے گر پڑین جو غیر کے ساتھ متعلق ہے۔ اُسے بیدار رکھو تاکہ اُس کے دعوے کی دلیل ظاہر ہو۔ محبت ثابت ہو جائے۔ اور فلان شخص کو سلادو۔ کیونکہ وہ مدت سے رنج اٹھا رہا ہے۔ اس کے پاس میرے سوا اور کچھہ نہین رہا۔ اُس کی محبت مجھ سے متحد ہو گئی ہے۔ اس کا دعوے مع دلیل ثابت ہو چکا ہے۔ اُس نے میرا اقرار پورا کیا ہے۔ اب یہ نوبت آگئی ہے کہ مین اُس سے اپنا اقرار پورا کرون۔ وہ مہمان ہے۔ مہمان سے خدمت نہین لیا کرتے۔ اُس پر مشقت نہین ڈالتے۔ اُسے میرے لطف کی بغل مین سلاؤ۔ میرے فضل کے دسترخوان پر کھلاؤ۔ میرے قرب سے مونس کرو۔ اور غیر سے چھپالو۔ اُس کی دوستی صحیح ہے صحت محبت کیوقت

تکلیف زائل ہوجاتی ہے۔ دوم یہ کہ فلان شخص کو سلادو۔ مین اُس کی آواز کو بُرا جانتا ہون۔ اور فلان کو جگادو۔ مجھے اُس کی آواز پسند ہے۔ ماسوے سے طہارت دل کے باعث محب محبوب بنجاتا ہے۔ جب توحید وتوکل۔ اور ایمان وایقان ومعرفت کامل ہوتی ہے تو بندہ محبوب ہوجاتا ہے اُس وقت شقاوت زائل ہوکر راحت آجاتی ہے۔ جو شخص کسی بادشاہ کو دوست رکھتا ہے تو باوجود مسافت بعیدہ غلبۂ محبت مین دیوانہ وار گھر سے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کے دارالسلطنت تک پہنچنے کے ارادہ سے روز وشب چلتا اور مشقتین اُٹھاتا ہے اور جب تک اس کے دروازہ تک نہین پہنچا کھانے پینے سے بے رغبت رہتا ہے مگر چونکہ بادشاہ کو اُس کی خبر ہوتی ہے اس لئے اُسکے استقبال اور خیر مقدم کے لئے شاہی غلام اور نوکر چاکر پیشوائی کو آتے ہین۔ اور اُسے حمام کراتے ہین۔ میل کچیل اُتار کر اچھے کپڑے پہناتے خوشبو لگاتے۔ اور بادشاہ کے روبرو حاضر کردیتے ہین بادشاہ اُس سے انس اور کلام کرتا حال پوچھتا اور کسی خوبصورت عورت سے اُس کا نکاح کردیتا ہے۔ اپنے خزانے سے انعامات عطا فرماتا ہے۔ اور یہ مسافر بادشاہ کا محبوب بنجاتا ہے کیا اس کے بعد اس پر کوئی خوف یا رنج کا اثر باقی رہتا ہے؟ کیا وہ اپنے وطن کا آرزومند رہتا ہے۔ چونکہ یہ شخص بادشاہ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور اس کا امین ہوگیا ہے۔ اس لئے اُس کی جدائی کو ہرگز پسند نہین کرتا بس یہی حال قلب کا ہے کہ جب واصل حق ہوجاتا ہے تو اُس کے قرب ومناجات سے صاحب مرتبہ اور اُس کے نزدیک امین بنجاتا ہے۔ اس لئے اُس کے قرب سے غیر کیطرف رجوع ہونیکی آرزو نہین کیا کرتا۔ دل کا اس مقام تک پہنچنا ادائے فرائض۔ حرام شہادت سے پرہیز۔ ہوائے اور خواہش ووجود کو چھوڑ کر مباح اور حلال کے لینے۔ پورے اتقار اور کامل پرہیزگاری کے استعمال کرنے پر موقوف ہے۔ ترک ماسوے اللہ۔ مخالف نفس وہوائے وشیطان۔ مخلوق سے طہارت قلب۔ تعریف ومذمت۔ عطا ومنع۔ پتھر وڈھیلے کے یکسان ہوجانے کا نام کامل پرہیزگاری ہے زہد کی ابتدا لا الٰہ الا اللہ ہے اور انتہا پتھر اور ڈھیلے کا یکسان ہوجانا۔ جس کا قلب درست ہوتا ہے اور جسے خدا سے اتصال ہوجاتا ہے اس کے نزدیک پتھر اور ڈھیلا۔ تعریف اور مذمت بیماری اور عافیت۔ غنا اور فقر۔ اقبال وادبار یکسان ہوتا ہے۔ جسے یہ مرتبہ ملتا ہے اُسکی خواہش اور نفس کو موت آجاتی ہے۔ طبیعت کی آگ بجھتی اور شیطان ذلیل ہوتا ہے۔ اُس کے نزدیک دنیا اور اہل دنیا حقیر۔ آخرت اور اہل آخرت عزیز ہوجاتے ہین۔ پھر وہ دونون سے منہ پھیر کر اپنے مولا کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ مخلوق مین اس کے قلب کے لئے ایک رستہ ہوجاتا ہے جس سے وہ خدا کیطرف چلا جاتا ہے لوگ دہنے بائین ہٹتے اور اُس کے لئے رستہ

چھوڑ دیتے ہین۔ اس کے صدق کی آگ اور باطنی ہیبت سے ڈرتے ہین۔ جس کا یہ مرتبہ ہے
اُسے کوئی رد کرنے والا رد نہین کرسکتا اور کوئی روکنے والا خدا کے دروازہ سے روک نہین سکتا۔ اُس کا
جھنڈا واپس نہین ہوتا۔ اُس کا لشکر ہزیمت نہین پاتا۔ اس کا پرندہ ٹھیر نہین سکتا۔ اُس کی توحید کی
تلوار کند نہین ہوتی اُس کے اخلاص کے قدم تھکنا نہین جانتے۔ اُسکا کام اُسپر مشکل نہین ہوتا
اُس کے آگے کوئی دروازہ یا قفل برقرار نہین رہتا۔ تمام دروازے اور قفل ٹوٹکر اڑجاتے ہین۔ اور
تمام چھتین کھلجاتی ہین۔ وہ اپنے خدا کے آگے قرار پکڑنے سے پہلے کہین نہین ٹھیرتا۔ خدا اس پر
مہربانی کرتا۔ اپنے احسان کی بغل مین سلاتا۔ اپنے فضل کا کھانا۔ اور انس کا پانی دیتا ہے۔
اُس وقت وہ ایسے جلوے دیکھتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کان نے سنے اور نہ کسی بشر کے دل پر
اُن کا خیال گذرا۔ پھر اُس بندہ کا مخلوق کیجانب رجوع کرنا اُن کی ہدایت اُنکی بادشاہی اور نعمتون کا
سبب ہوتا ہے۔ اُس بندہ کی جو واصل ہوکر اُس کا جلوہ دیکھ چکا ہے۔ بادشاہت یہی ہے کہ مخلوق
کیخدمت مین مشغول رہے۔ وہ مخلوق کا رہبر۔ اور نہایت باخبر۔ سفیر اور دروازۂ الٰہی کا رہنما ہوا کرتا
ہے۔ اس وقت ملکوت مین اُس کا لقب بادشاہ عظیم ہوتا ہے۔ تمام مخلوق اُس کے قلب کے
قدمون تلے ہوتی۔ اور اُس کے سایہ مین پناہ لیتی ہے۔ بیہودہ باتین نکر۔ تو اُس چیز کا مدعی ہے
جو تیرے لئے اور تیری ملک نہین ہے۔ تجھ پر نفس غالب اور مخلوق و دنیا سب تیرے دل مین ہے
یہ دونون تیرے دل مین خدا سے بڑے ہین۔ تو اہل اللہ کی حد اور اُنکی شمار سے خارج ہے۔ اگر مندرجۂ
بالا مقام تک پہنچنا چاہتا ہے تو تمام اشیاء سے دل کو پاک کرلے۔ اوامر بجالا۔ نواہی سے پرہیز کر۔ تقدیر
پر صابر رہ۔ دنیا کو دل سے نکال ڈال۔ اس کے بعد میرے پاس آ مین تجکو اسکے سوا کچھ اور بتاؤنگا
اگر تو نے ایسا کیا تو تیری مراد حاصل ہوجائے گی۔ اس سے پہلے تیرا کچھ کہنا سننا بیہودگی ہے
افسوس اگر تجکو ایک لقمہ نہ ملے یا ایک دانہ ضائع ہوجائے یا کوئی غرض حاصل نہو تو تیرے
حصہ کی قیامت برپا ہوجاتی ہے۔ تو خدا پر اعتراض کرنے لگتا ہے جورو بچون پر اپنا غصہ اُتارتا
اور اپنے دین اور پیغمبر کو برا بھلا کہنے لگتا ہے۔ اگر تو عقلمند۔ اہل مراقبہ اور بیدار دل ہوتا تو خدا
کے آگے گونگا بنجاتا اور اسکے افعال اپنے حق مین نعمت اور نظر رحمت خیال کرتا۔ اگر تو ٹھیرتا اور
جھگڑا نکرتا۔ شکر کرتا فکرمند نہوتا۔ رضامند رہتا ناراض نہوتا خاموش ہوتا شک نکرتا تو تجھے
خطاب آتا کہ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہین ہے؟ اے جلدباز ٹھیر۔ تجھے نعمت ملے گی تو نے خدا
کو نہین پہچانا اگر پہچانتا تو شکوہ نکرتا۔ اسکے آگے گونگا رہتا۔ اس سے کچھہ نمانگتا۔ گڑگڑا کر دعا
نکرتا۔ بلکہ موافقت اور صبر کرتا۔ عاقل بن تو ہر فعل و مصلحت کے تزکیہ کا محتاج نہین وہ تجھے
اس لئے آزماتا ہے کہ تیرے طرز عمل کو دیکھے اور یہ معلوم کرے کہ تو اسکے وعدہ پر بھروسا رکھتا ہے

یا نہین۔ اور کیا تجھے اس کا علم ہے کہ وہ تجھے دیکھتا اور تیرے حال سے واقف ہے۔ کیا تو نہین جانتا کہ ہٹا کٹا مزدور اگر شہر مین بھیک مانگنے لگے تو یہ اُسکی بیوقوفی اور طمع ہے وہ فوراً نکالدیا جائیگا اور لوگ یہ کہین گے کہ کیا یہ شخص بھیک مانگنے کے قابل ہے۔ دلمین حرص و طمع و طلب۔ اور مخلوق سے خوف و رجا رکھنے کی حالت مین ایمان کامل نہین ہوتا۔ یہ بات اسوقت درست ہوتی ہے کہ مؤمن فکر دائم اور اصول و فروع پر نظر رکھے پیغمبرون اور صالحین کے احوال پر غور کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو دشمنون کے ہاتھ سے کیونکر نجات دی۔ اور اُن کی امداد فرمائی۔ اور اُن کے کامون مین اُنھین وسعت اور کشادگی مرحمت کی۔ فکر صحیح کے باعث توکل درست ہوتا ہے دنیا دل سے نکلتی ہے۔ اور آدمی تمام جن و انس و ملائکہ اور جمیع مخلوق کو بھول کر صرف خدا کو یاد کیا کرتا ہے ایسے قلب کا آدمی اس حالت مین ہوجاتا ہے کہ گویا اُس کے سوا کوئی پیدا ہی نہین ہوا۔ امر و نہی محض اُس کے لئے ہے۔ انعام الٰہی خاص اُسی کے حق مین ہے۔ تمام تکلیفین اُسی کی قلب و باطن کی گردن پر رکھی گئی ہین۔ وہ تکالیف کے پہاڑ کو باعتبار اختلاف اجناس تکلیف دینے والے کا پیغام سمجھتا ہے۔ اسی لئے عبودیت و فرمانبری کے اثبات کی نظر سے اُنھین اُٹھا لیتا ہے وہ مخلوق کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا۔ وخلقت کا طبیب بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُسکا۔ وہ مخلوق کے لئے خدا کا دروازہ۔ ان مین اور اُس مین سفیر ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کے رستہ مین روشنی حاصل کرنے کے لئے۔ مخلوق کے لئے آفتاب ہوتا ہے۔ اُن کا کھانا پینا بنجاتا ہے کہ کسی وقت غائب نہین ہوتا۔ اُس کی ساری ہمت اُن کی مصلحتون کے لئے ہوتی ہے۔ وہ اپنے نفس کو بھول کر ایسا ہوجاتا ہے گویا اُس کے حصّہ کا نفس پیدا ہی نہین ہوا خواہش و طبیعت کچھ نہین رکھتا۔ اپنا کھانا پینا پہننا بھولجاتا ہے۔ اپنے نفس کو بھولکر خدا کو یاد کرتا ہے اور اپنے قلب کے ساتھ نفس و مخلوق سے جدا ہوکر محض خدا کا ہو رہتا ہے۔ مخلوق کا نفع اُس کا مطلب ہی وہ اپنے نفس کو قضا و قدر کے سپرد کردیتا ہے۔ وہ نفس سے بالکل جُدا ہے۔ جو مخلوق کو خدا کے دروازہ کی طرف کھینچے اُسمین مذکورۂ بالا اوصاف ہونے چاہئین۔ تو بوالہوس خدا اور اُس کے رسولون اور اولیاء و خواص سے ناواقف ہے زہد کا مدعی ہوکر اُس سے روگردان ہے۔ تیرا زہد لنگڑا ہے پاؤن نہین رکھتا۔ تیری رغبت دنیا اور مخلوق مین ہے خالق مین نہین۔ حسن ظن اور ادب کے قدم پر کھڑا رہ تاکہ مین تجکو خدا کا رستہ بتاؤن۔ اور رہنمائی کرون۔ تکبر کا لباس اُتار کر تواضع کا جامہ پہن لے۔ عزت حاصل کرنے کے لئے ذلیل اور عالیشان بننے کے لئے متواضع رہا کر۔ تو جو کچھ کررہا ہے سربسر بوالہوسی ہے خدا اسی کی طرف نہین دیکھتا۔ یہ کلام صرف بدنی اعمال سے نہین ہوتا بلکہ پہلے قلبی اعمال ہون

پھر بدنی پیغمبر علیہ السلام سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ زہد اور تقوے اچھا ہے۔ جو فلاح چاہے۔ اُس کا فرض ہے کہ شائخ کے قدمون کی خاک ہو جائے۔ ایسے مشائخ کی صفت یہ ہے کہ وہ دنیا اور مخلوق کے تارک اور اُن کے رخصت کرنے والے ہوتے ہین۔ عرش سے فرش تک ہر چیز کو چھوڑ بیٹھے ہین اور اسطرح چھوڑا ہے کہ پھر کبھی انکی طرف متوجہ نہون گے۔ انھون نے مخلوق اور اپنے نفوس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اُنکا وجود بہرحال خدا کے ساتھ ہے۔ جو شخص اپنی ہستی کے ساتھ محبت آلہی کا طالب ہے وہ ہوس اور بیہودگی مین گرفتار ہے۔ اکثر زاہد وعابد مخلوق کے بندے اور اُن کے سبب مشرک ہین۔ اسباب کے متعلق کلام اور شرک نکرو۔ اُن پر بھروسا نرکھو ورنہ خدا تم پر غضبناک ہوگا۔ کیونکہ وہ مسبب الاسباب وخالق اور اُن مین تصرف کرنے والا ہے قرآن وحدیث کے متبعین کا عقیدہ یہ ہے کہ تلوار اپنی ذات سے نہین اللہ تعالی کاٹتا ہے۔ آگ اپنی طبیعت سے نہین جلاتی۔ خدا جلاتا ہے۔ روٹی اپنی ذات سے پیٹ نہین بھرتی خدا بھرتا ہے۔ پانی اپنی ذات سے سیراب نہین کرتا۔ خدا کرتا ہے۔ یہ چیزین ظاہری وسیلہ ہین اسی طرح حسب اختلاف اجناس دیگر اشیار کو سمجھنا چاہیئے۔ سب مین تصرف آلہی موجود ہے۔ اسباب اُسکے ہاتھ مین اوزار کی مانند ہین۔ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے پھر جبکہ وہ فاعل حقیقی ہے تو ہر کام مین اُسی کی طرف رجوع کیون نہین کرتے اور اپنی ضرورتون کو چھوڑ کر ہر حال مین توحید کو لازم کیون نہین کرلیتے۔ اُس کے کام ظاہر ہین کسی عاقل پر مخفی نہین۔ غلام کو لکڑی سے مارا کرتے ہین۔ اور آزاد کو ایک اشارا کافی ہے۔ اُسکی اطاعت کرو۔ وہ مطیع کی عزت کرتا ہے نافرمان نہ بنو۔ کیونکہ نافرمانونکو ذلت ملتی ہے۔ مدد اور محرومی اُسکے قبضہ مین ہے۔ مدد کیساتھ جسکی چاہے عزت کرتا ہے اور محرومی کیساتھ جسے چاہے ذلیل کرتاہی۔ جسے چاہے علم کیساتھ عزت دیتا ہے اور جسے چاہے جہل کے ساتھ ذلیل کرتا ہی۔ کسی کو قرب کے باعث معزز کرتا ہے اور کسی کو بُعد کے سبب ذلیل رکھتا ہے۔

اکسٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیسوین رجب ۵۴۶ھ کو قدرے کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا

کسی شخص نے اندرونی واردات کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو واردات کو کیا جانے تیرے دل مین تو شیطان وطبیعت اور خواہش ودنیا کی طرف کے وسوسے آتے ہین تیرا مقصد وہی ہے جو تجھے مغموم رکھتا ہے۔ تیرے واردات مقصد کی جنس کے ہین۔ جیسے تیرے عمل ہین اسیطرح کے واردات ہین۔ الہام الٰہی اُسی دل مین ہوا کرتا ہی جو ما سوی سے

خالی ہو چنانچہ خود فرمایا ہے۔ ہم اسی کو پکڑتے ہین جس کے پاس ہمارا اسباب ہو۔ اگر خدا تیرے
پاس ہے تو تیرا دل اس کے قرب سے پُر ہے اور شیطانی وشہوانی ودنیاوی وسوسے تجھ سے متنفر رہتے
ہین۔ دنیوی وسوسہ اور ہے۔ اخروی الہام اور۔ فرشتے کا القا اور ہے نفس کا اشارہ اور قلب کا
خیال اور ہے۔ الہام خداوندی اور۔ اے سچے بندہ تو الہام الٰہی کے سوا تمام خطرات کے دفعیہ کا
محتاج ہے۔ اگر تو نفس وہوا اور شیطان ودنیا کے خطرات سے اعراض کریگا تو پہلے خیال
آخرت آئے گا۔ پھر الہام ملائکہ۔ پھر سب کے بعد الہام خداوندی ہوگا۔ یہ انتہائی مرتبہ ہے۔ جب تیرا
قلب درست ہو جائے گا تو آنے والے خیال کے پاس ٹھیر کر یہ کہے گا کہ تو کونسا خیال ہے اور
کس کی طرف سے آیا ہے۔ وہ جواب دیگا کہ مین فلان خیال ہون۔ مین الہام ربانی ہون۔
خدا کی طرف سے آیا ہون۔ مین ناصح محب ہون۔ خدا تجکو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے مین بھی
تیرا دوست ہون۔ مین مراتب نبوت سے تیرے حصہ مین آگیا ہون۔ اے لڑکے معرفت
الٰہی سے تعلق کر۔ یہ تمام بھلائیون کی جڑ ہے۔ جب تو طاعت الٰہی بکثرت کرے گا تو وہ تجکو اپنی
معرفت عنایت فرماوے گا۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ طاعت کے باعث اللہ
تعالیٰ بندہ کو اپنی معرفت دیدیتا ہے۔ اور جب بندہ طاعت چھوڑ دیتا ہے تو خدا معرفت کو سلب
نہین کرتا بلکہ قلب مین مخفی کر دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اس پر حجت قائم کرے اور یہ فرمائے کہ
مین نے تجکو اپنی معرفت کی تمیز دی تھی تجھ پر احسان کیا تھا۔ تو نے اپنے علم پر عمل کیون نہ کیا۔
اے لڑکے نفاق اور فصاحت وبلاغت۔ یا چہرہ کا رنگ زرد کرنے اور گدڑی مین پیوند لگانے۔ سکڑنے
اور رونے رولانے سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ یہ سب تیرے نفس وشیطان اور مخلوق کیساتھ
شرک کرنے اور اس سے طالب دنیا بننے کے سبب سے ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قدرے کلام
کے بعد فرمایا۔ اپنے نفس کو ذلیل سمجھ۔ اپنی بات کو چھپا۔ اور اسی حالت پر رہ۔ تاکہ تجکو پیغام
دیا جائے کہ اپنے خدا کی نعمت کا اظہار کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر
ہوتی تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہ فریب ہے۔ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ہمیشہ یہی کہتے رہے یہانتک
کہ ان کو خطاب ہوا تو اور تیرا باپ کون ہے۔ ہماری نعمت کا جو تجھے دی گئی ہے اظہار کر۔ موسےٰ
نے مناجات مین اپنے خدا سے کہا کہ الٰہی مجھے کوئی تاکیدی حکم دیجئے۔ فرمایا مین تجپر اپنی اور اپنی
طلب کی تاکید کرتا ہون۔ موسےٰ نے چار بار سوال کیا۔ ہر مرتبہ یہی جواب ملا۔ یہ حکم نہوا کہ دنیا
یا آخرت کا طالب بن۔ بلکہ اس حکم کا یہ مطلب تہا کہ مین تمکو اپنی طاعت اور ترک معصیت کا
حکم دیتا ہون۔ اپنے قرب اپنی توحید وعمل اور ماسوے سے اعراض کا ارشاد کرتا ہون۔ دل
درست ہو کر جب اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے تو غیر کا انکار کرتا۔ اس کا مونس ہوتا۔ ماسوے سے وحشت

اختیار کرتا۔ اُس سے راحت پاتا اور دوسرے سے رنج اُٹھاتا ہے۔ الٰہی تو گواہ رہ۔ مین تیرے
بندون کے سمجھانے مین مبالغہ کرتا اور اُن کی اصلاح مین کوشش کیا کرتا ہون۔ مین اپنی تمام مشاغل
سے یکسو اور اُن سے اسطرح الگ ہون جسطرح تم سے اور باطن سے مین اُس کی کسی تدبیر و تصرف
مین اس کے ساتھ ہوجاؤن۔ تو یہ کوئی بزرگی نہین ہے۔ اے خانقاہون اور خلوتون مین بیٹھنے
والو۔ میرے کلام مین سے ایک ہی حرف کا مزا چکھ جاؤ۔ ایک دن یا ایک ہفتہ میری صحبت مین رہو
تم ایسی باتین سیکھ جاؤ گے جو تم کو نفع دین گی۔ افسوس۔ تم مین اکثر محض ہوس ہی ہوس ہو خانقاہون
مین بیٹھکر مخلوق کو پوجتے ہو۔ یہ کام حالت جہل مین خلوت نشینی سے حاصل نہین ہوتا۔ علم اور عالم
باعمل کی تلاش مین اس قدر سفر کر کہ کوئی قدم چلنے سے باقی نہ رہے۔ اس قدر چل کر تیری پنڈلیان
دکھ جائین پھر جب عاجز ہوجائے تو بیٹھ رہ۔ پہلے ظاہر قدم سے چل۔ پھر قلب اور معنی کے پاؤن سے
رستہ ناپ۔ بعدہ جب تجھے ظاہر و باطن کے اعتبار سے تھک کر ٹھیر جائے گا تو قرب الٰہی اور وصول
الی اللہ خود بخود حاصل ہوگا۔ جب تیرے دل کے قدم تھک جائین اور چلتے چلتے تو بیٹے زائل
ہوجائین تو یہ تیرے قرب کی علامت ہے۔ اس وقت اپنے آپ کو اُس کے سپرد کردے۔ اور اس
کے دروازہ پر پڑا رہ۔ وہ چاہے تیرے لئے کوئی خانقاہ بنوادے۔ چاہے اُجاڑ مین بٹھائے رکھے یا
ابادی کی طرف پھیر دے۔ اور دنیا و آخرت۔ جن و انس۔ اور ملائکہ و ارواح کو تیری خدمت
کے لئے قائم کردے۔ جب بندہ کا قرب صحیح ہوجاتا ہے تو اُسے ولایت و نیابت ملتی ہے۔ تمام
خزانے سامنے کردیئے جاتے ہین۔ زمین و آسمان اور اُن کے رہنے والے اُس کی لئے شفارش
کرتے ہین کیونکہ اسے سلطنت اور صفائی باطن و اسرار و نور قلب عنایت ہوا ہے۔ اسحالت مین
تصفیہ قلب حاصل کر کہ اسلام و ایمان تیرے پاس بمنزلہ عاریت ہو۔ اس سے تیرا خوف اور
صوم و صلوٰۃ و بیداری زیادہ ہوگی۔ اہل اللہ اس سے موہنہ کے بل گرے اور جانورون مین جا ملے
ہین۔ گھانس وغیرہ کھانے اور تالابون کا پانی پینے مین اُن سے مقابلہ کیا ہے۔ ان کیلئے شروع
رات کا اندھیرا آفتاب ہوگیا ہے اور ان کا چراغ چاند اور ستارے ہین۔ اس بیہودگی۔ اور
قیل و قال اور اضاعت مال کو چھوڑدو۔ ہمسایون۔ دوستون۔ اور مشہور لوگون کے پاس بلا
سبب نہ بیٹھا کرو۔ یہ بوالہوسی ہے۔ جھوٹ اور غیبت غالباً دو آدمیون کے میل جول سے ہوا کرتی ہے
گناہ دو شخص ملکر پورا کیا کرتے ہین۔ اپنی اور اہل و عیال کی مصلحت کے سوا اور کسی کام کے لئے گھر
سے نہ نکلو۔ اس کی کوشش کر کہ تیری جانب سے کلام کی ابتدا نہو۔ بلکہ تیری بات سوال کا جواب
ہوا کرے۔ اگر کوئی تجھ سے کچھ پوچھا کرے اور اس کے جواب مین مصلحت ہو تو جواب دیدیا کر ورنہ
خاموش رہ۔ اہل اللہ ہر حال مین خدا سے ڈرتے ہین۔ اور اس حالت مین اپنے کام کرتے ہین

کہ ان کے دل خوف زدہ رہتے ہین۔ اُن کو ڈر ہوتا ہے کہین دھوکے سے پکڑے نجائین۔ اِس
سے خوف کرتے ہین کہ اُن کا ایمان بمنزلہ عاریت نہو۔ اُن مین بعض پر خدا کے احسان و
انعامات کے خوان نازل ہوتے ہین۔ اس سے اُن کے دل قرب کے دروازہ مین داخل
ہوتے ہین۔ اندر آنے کی اجازت ملتی ہے خدا اُن کو دنیا مین واپس کرتا اور اُن کا متولی
بنتا ہے۔ اُن کو اپنے اولیاء اور ابدال انبیاء اور اعیان خلق مین داخل کر لیتا ہے۔ اُنھین
اپنے بندون کا مشائخ اور حاکم بنا دیتا ہے اُن کو زمین مین نائب و خلیفہ اور یکتا لوگون مین شامل
فرماتا ہے۔ اُنھین اپنے علم کی تعلیم دیتا اپنے حکم سے گویا کرتا۔ اپنی کرامت سے مکرم بناتا۔ اور
اپنی امداد سے اُن کی مدد کرتا ہے۔ اُن کا نفع وضرر اُنھین معلوم کرا دیتا ہے۔ ایمان کا قدم اُن
کے دلون مین مضبوط کرتا ہے اور اس کے سر پر معرفت کا تاج رکھدیتا ہے۔ تقدیر اُن کی
خادم ہوتی ہے۔ اور انس و جن و ملائکہ اُن کے آگے کھڑے رہتے ہین۔ اُن کے قلوب
و اسرار کی طرف خدائی فرمان آتے ہین۔ اُن مین ہر شخص فی ذاتہ بادشاہ ہے جو اپنی سلطنت
کے تخت پر بیٹھا ہے اور ابلیس کے افعال کو شکست دینے کے لئے اُس کا لشکر بنظر اصلاح
مخلوق تمام روے زمین پر موجود ہے۔ **اے قوم** اہل اللہ کے قدم بقدم چلو۔ کھانے پینے
پہننے نکاح اور دنیا جمع کرنے کو اپنا مقصود نہ بناؤ کیونکہ اہل اللہ کا مقصود عبادت اور ترک
عادت تھا۔ خدا کا دروازہ ڈھونڈو اور وہین خیمہ لگا دو۔ خدا کے دروازہ سے آفتون کے
باعث نہ بھاگو۔ وہ بلا آفات و امراض اور درد دکھ بھیجکر تمہین آزمایا کرتا ہے تاکہ اس کے طالب
بنو اور اُس کے دروازہ سے نہ ٹلو۔ اُن مین شامل نہو جو خبط مین پڑے ہوئے ہیں۔ اور اتنا
نہین جانتے کہ خدا اُن سے کیا چاہتا ہے۔ عبادت اور عبادت میں اخلاص کرتے رہو۔ کیا
تم نے خدا کا یہ فرمان نہین سنا کہ مین نے جن و انس کو محض عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے
تم نے اس آیت کے مضمون کو تحقیقی طور پر جان لیا ہے۔ پھر عبادت کیون چھوڑتے ہو۔ اور اسکی
راہ مین خبط سے کیون کام لیتے ہو۔ جو خدا کی عبادت نہین کرتے وہ اُنھین مین ہین جنکو یہ معلوم
نہین کہ ہم کیون پیدا ہوئے ہین۔ اور جو تحقیق و حقیقت کے قدم پر ہین وہ جانتے ہین کہ ہم
عبادت کے لئے بنائے گئے ہین۔ اور ہم مر کر پھر زندہ ہون گے۔ اس لئے وہ حق عبودیت
ادا کرتے ہین اے لڑکے یہان چند باطنی امور ہین جو وصول الی اللہ اُس کے دروازے
پر پڑے رہنے اور اُس کے نائبون کی ملاقات کرنے سے پہلے نہین کھلا کرتے۔ اگر تو خدا
کے دروازے پر جائے گا۔ اور حسن ادب کیساتھ ہمیشہ اسے کھٹکھٹاتا اور وہین ٹھیرا رہے گا تو وہ
تیرے قلب کے سامنے اپنا دروازہ کھولدے گا۔ پھر اُسے وہی کھینچ لے گا جو کھینچتا ہے۔ وہی

مقرب کرے گا جو مقرب کرتا ہے۔ وہی سُلائے گا۔ جو سُلاتا ہے۔ وہی قریب کرے گا۔ جو قریب کرتا ہی وہی سرمہ لگائے گا جو سرمہ لگاتا ہے وہی زیور پہنائے گا جو زیور پہناتا ہے وہی خوش کرے گا جو خوش کرتا ہے۔ وہی امن دے گا جو اُمن دیتا ہے۔ وہی بات کرے گا جو بات کرتا ہے وہی ہمکلام ہوگا جو ہمکلام ہوتا ہے۔ اے نعمتون سے غافلو۔ کہان ہو۔ جس بات کو مین بتا رہا ہون تمہارے دل اُس سے بہت دور ہین تم جانتے ہو کہ یہ کام سہل ہے۔ بناوٹ۔ تکلف۔ اور نفاق سے حاصل ہو جائیگا۔ ہرگز نہین۔ یہ تو صدق اور تقدیر کے گرزون پر صبر کا محتاج ہے مثلاً تو غنی۔ تندرست۔ اور گناہون مین مشغول تھا پھر تو گناہون اور ظاہری و باطنی لغزشون سے توبہ کرکے جنگل مین جا رہا اور خدا کا طلبگار بن گیا۔ اُس وقت تجھ پر امتحاناً بلائین نازل ہونگی۔ اور تیرا نفس اُسی پہلی دنیا اور عافیت کا خواہان ہوگا۔ تو اُس کا کہا نہ مانے گا اور اُس کی مراد اُسے نہ دے گا۔ اگر اُس نے اس پر صبر کیا تو دنیا و آخرت کی بادشاہی مل گئی۔ اور اگر صبر نکر سکا تو یہ بادشاہت جاتی رہے گی۔ اے تائب ثابت قدم رہ۔ اخلاص سے توبہ کر۔ انقلاب امر اور نزول آفات کو اپنے نفس کے ساتھ لازمی سمجھ۔ اور یہ بھی مقرر طور پر جان لے کہ اللہ تعالےٰ اُسے رات کو بیدار اور دن کو پیاسا رکھے گا۔ اُس مین اور اُس کے اہل و عیال۔ اور ہمسایون۔ دوستون اور جان پہچان والون مین تفرقہ ڈالے گا اُن کے دلون مین ایسی نفرت پیدا ہوگی کہ کوئی پاس نہ آئے گا۔ کیا تو نے ایوبؑ کا قصہ نہین سنا۔ اللہ تعالےٰ نے جب اُن کی محبت و برگزیدگی کو ثابت کرنا چاہا اور یہ منظور کیا کہ اُنکے قلب مین ہمارے سوا اور کسی کا حصہ نہ رہے تو اُن کو مال اور اہل و عیال اور اولاد و اتباع سے جدا کرکے ایک کوڑی پر سرکنڈون کی چھپریا مین بٹھا دیا۔ آبادی سے باہر کر دیا۔ گھر والی کے سوا جو لوگون کی خدمت کرکے کچھ کھانے کے لئے لے آتی تھین اور کوئی پاس نہ رہا۔ پھر اُن سے اُن کے گوشت پوست کو الگ کر دیا۔ البتہ سمع و بصر اور قلب کو باقی رکھا جس مین آپ عجائب قدرت کا نظارہ کرتے رہتے تھے۔ زبان سے یاد الٰہی تھی۔ اور دل اُس کی مناجات مین مصروف تھا۔ آنکھون سے عجائب قدرت ملاحظہ فرماتے تھے۔ اور روح بدن مین آتی جاتی تھی۔ ملائکہ آپ پر درود بھیجتے اور آپ کی زیارت کرتے تھے۔ انسان آپ سے الگ تھے۔ مگر اُنس الٰہی قریب ہو گیا تھا۔ اسباب اور قوت زائل ہونے کے بعد خدا کی محبت و قدر اُس کی قدرت و ارادہ اور سابقہ ازلی کے پابند ہو گئے تھے۔ ابتدا مین آپ کی حالت صبر کی تھی۔ انتہا مین عیان ہو گئی۔ ابتدا تلخ تھی۔ اور انتہا شیرین۔ آپ نے بلا مین ایسی اچھی زندگی کاٹی جیسی ابراہیم علیہ السلام نے آگ مین۔ اہل اللہ بلاؤن پر صبر کے خوگر ہین۔ وہ تمہاری طرح اُکھڑ نہین جاتے۔ بلائین مختلف ہین چنانچہ بعض بلائین جسم مین ہین بعض قلب مین بعض

مخلوق کے ساتھ ہین۔ اور بعض خالق کے ساتھ۔ جو ستایا نجائے اُس مین خیر نہین ہوتی بلائین خدا کی طرف کے آنکڑے ہین۔ عابد و زاہد کا مقصود دنیا مین کرامات ہے اور آخرت مین جنات۔ اور عارف کا مقصود دنیا مین بقائے ایمان ہے اور آخرت مین دوزخ سے نجات اُس کی حرص و خواہش ہمیشہ اسی کے متعلق رہتی ہے یہانتک کہ اُس کے دل سے خطاب ہوتا ہے کہ یہ کیا ہا ٹھیر اور ثابت قدم رہ۔ تیرا ایمان تیرے پاس ہے۔ تجھ سے دیگر مومنین نور ایمان حاصل کرتے ہین۔ تو کل کو مقبول الشفاعت ہوگا۔ تیری بات مانی جائے گی۔ تو اکثر لوگون کو دوزخ سے نجات دلانے کا سبب ہوگا۔ تو اپنے اس نبی کے سامنے ہوگا جو شفاعت کرنے والون کے سردار ہین۔ اور کسی کام مین مشغول ہو۔ یہ وہ فرمان ہے جو بقائے ایمان و معرفت۔ عاقبت کی سلامتی اور ان پیغمبرون اور صدیقون کے ساتھ چلنے کے سبب حاصل ہوتا ہے جو مخلوق مین خدا کے خاص بندے ہین۔ پھر جب بار بار ایسے اس کی بشارت دیجاتی ہے اُس کا خوف بڑھتا رہتا ہے۔ حسن ادب اور شکر کی زیادتی ہوتی ہے۔ اہل اللہ نے اس آیت کا مطلب کہ خدا جو چاہے کر گزرتا ہے اور اس آیت کے معنے کہ خدا اپنے فعل سے نہ پوچھا جائے گا بلکہ لوگون سے اُن کے افعال کی بابت سوال ہوگا اچھی طرح سمجھ لئے ہین۔ اور وہ اسے بھی سمجھتے ہین کہ لوگو جب تک خدا نہ چاہے تم کچھہ نہین چاہ سکتے۔ انھین معلوم ہے کہ خدا اپنا چاہا کرتا ہے۔ مخلوق کا چاہا نہین کرتا۔ وہ ہر روز ایک نئی شان مین ہے۔ وہ مقدم و موخر اور بلند و پست کرتا۔ عزت و ذلت دیتا معزول اور متولی بناتا۔ مارتا اور جلاتا۔ غنی اور فقیر کرتا ہے وہی دیتا اور وہی روک لیتا ہے۔ خدا کے ساتھ اہل اللہ کے دلون کو ایک حالت پر قرار نہین رہتا۔ وہ اُن کو متغیر کرتا بدلتا۔ قریب و بعید کرتا۔ اٹھاتا بٹھاتا۔ عزت و ذلت دیتا۔ اُن کو عطا کرتا اور ان سے اپنے عطیہ کو روک لیتا ہے۔ اہل اللہ کے حال بدلتے رہتے ہین مگر وہ اثبات عبودیت اور حسن ادب اور اُس کا دروازہ کھٹکھٹانے پر ثابت قدم رہتے ہین۔ الٰہی ہمین اپنے اور اپنے خاص بندون کے ساتھ حسن ادب نصیب کر۔ اور ہمین اپنے فضل کے باعث بے پروا کردے۔ حاجتون کو اپنی طرف پھیر۔ ہمین تعلق اسباب اور اُن پر اعتماد رکھنے کی بلا مین مبتلا نہ کر ہم پر اپنی توحید و توکل کو قائم رکھ۔ ہمارے اقوال و اعمال سے ہمین نہ آزما۔ اور ان پر ہم سے مواخذہ نہ کر۔ اپنے کرم و درگزر اور نرمی کے ساتھ ہم سے معاملہ کر۔ آمین۔ خدا کے رستہ مین نہ مخلوق ہے نہ سبب۔ نہ نشان ہے نہ جہت نہ دروازہ۔ اور نہ وجود خلق۔ جسم دنیا کے ساتھ ہے۔ دل آخرت کے ساتھ اور سر مولےٰ کے ساتھ۔ سر قلب پر قلب نفس مطمئنہ پر۔ نفس جسم پر اور اعضا مخلوق پر حاکم ہین۔

جب یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے توجن وانس اور تمام ملک بندہ کے قدمون تلے آجاتا ہو۔ سب کھڑے رہتے ہین اور وہ شہ نشین قرب مین بیٹھا رہتا ہے۔ اے منافق تیرے تصنع اور نفاق کے باعث یہ مرتبہ تجھے نہین مل سکتا۔ تو اپنے ننگ و ناموس مخلوق کے دلون مین قبولیت اور اپنے ہاتھونکو بوسہ دلوانے کی تربیت کر رہا ہے۔ تو دنیا و آخرت مین اپنے نفس کے لئے پھر اسکے حق مین جسکی تو تربیت کرتا اور جسے اپنے اتباع کا حکم کرتا ہے منحوس ہے۔ تو ریا کار دجال اور لوگون کے مال پر قائم نہین ہے۔ تیری دعا قبول نہین ہوگی۔ اور صدیقین کے دلون مین تجھے جگہہ نہ ملے گی۔ باوجود علم خدا نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔ غبار ہٹنے کے بعد تو عنقریب دیکھے گا کہ گھوڑے پر سوار ہے یا گدھے پر۔ غبار ہٹنے کے بعد تجکو مردان خدا گھوڑون اور اونٹون پر سوار نظر آئین گے۔ اور تو ان کے پیچھے ٹوٹے پھوٹے گدھے پر ہوگا۔ اور تجکو تباہ کرنے والے شیطان و ابلیس پکڑ لینگے۔ کوشش کرو کہ تمہارے دلون سے قرب کے دروازے بند نہون۔ عاقل بنو۔ تم کسی بات پر قائم نہین ہو۔ کسی ایسے شیخ کی صحبت مین رہو جو احکام الٰہی سے واقف ہو۔ اور اس کا علم تمہین اس کی طرف رہبری کرے۔ جو مفلح کو نہین ڈھونڈھتا وہ نجات نہین پاتا جو علمائے باعمل کی صحبت نہین اُٹھاتا۔ وہ خاکی انڈا ہے۔ اپنے مان باپ کا نہین۔ اس کی صحبت مین رہو جو خدا کی صحبت مین رہتا ہے۔ تم مین ہر شخص کو چاہیے کہ جب رات کو مخلوق سو جائے۔ ان کی آوازین موقوف ہون تو اٹھکر وضو کرے اور دو رکعتین پڑھکر یہ دعا مانگے کہ الٰہی۔ مجھے اپنے نیک اور مقرب بندون مین سے کسی ایسے ایک بندہ کو بتا دے۔ جو تیری طرف رہبری کرے اور تیرا رستہ بتا دے ہر شئے کے لئے سبب کی ضرورت ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر تھا کہ بلا وساطت انبیاء بندون کو اپنا رستہ دکھا دیتا ۔ عاقل بنو۔ تم کسی چیز پر قائم نہین ہو۔ اپنی غفلتون سے بیدار ہو جاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی رائے پر بیدار رہنے والا گمراہ ہو جاتا ہے جو شخص تیرے دین کے چہرہ کا آئینہ ہو اُس سے حالات پوچھا کر۔ اور اسے اس طرح دکھا کر جیسا کہ تو آئینہ دیکھکر اپنا منہ اور عمامہ اور بال وغیرہ درست کیا کرتا ہے عاقل بن۔ یہ کیا بلھوسی ہے۔ تو یہ کیا کہا کرتا ہے کہ مجھے علم کی ضرورت نہین۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے۔ جب مؤمن کا ایمان ٹھیک ہوتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لئے آئینہ بنجاتا ہے۔ اس کی رویت و قرب کے وقت لوگ اسکے آئینہ کلام مین اپنے دین کا چہرہ دیکھا کرتے ہین۔ یہ کیا بلھوسی ہے۔ تم ہر وقت خدا سے دعا کرتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے پینے۔ لباس و نکاح اور رزق مین ترقی دے۔ حالانکہ یہ چیز کم و بیش ہو ہی نہین سکتی۔ تمام زمانے کے مستجاب الدعوات تمہارے ساتھ ہو کر دعا کرین تو بھی

رزق نہ ایک ذرہ بڑھ سکتا ہے۔ نہ کم ہو سکتا ہے۔ اس سے ازل مین فراغت حاصل ہو چکی ہے۔ ایسی دعا کو چھوڑ کر جن چیزون کا حکم دیا گیا ہے اُن کے بجا لانے مین مشغول ہو جاؤ۔ اور جن سے منع کیا گیا ہے اُن سے بچو۔ جس کا آنا ضروری بات ہے اُسمین مشغول نہو۔ کیونکہ وہ اپنے آنیکا ضامن ہے۔ جو کچھہ قسمت مین ہے میٹھا ہو یا کڑوا۔ تمھارے نزدیک بھلا ہو یا بُرا اپنے مقررہ وقت پر ضرور آئے گا۔ اہل اللہ ایسی حالت مین پہنچ جاتے ہیں کہ دعا و سوال کا موقع نہین رہتا وہ حصول نفع اور دفع ضرر کے لئے دعا نہین کرتے۔ اُن کی دعا امر قلبی کی حیثیت سے کبھی اپنے لئے ہوتی ہے کبھی مخلوق کے لئے۔ وہ دعا کے الفاظ مونہہ سے نکالتے اور فی الواقع اُس سے الگ رہتے ہین الٰہی ہمین ہر حال مین اپنے ساتھ حسن ادب عنایت کر۔ روزہ نماز۔ ذکر اور تمام طاعتین عارف کی جبلت مین داخل۔ اُس کے گوشت اور خون مین شامل ہو جاتی ہین۔ پھر ہر حال مین حفاظت خداوندی اُس کے پاس آتی ہے اور بقدر حکم لحظہ بھر کے لئے بھی جدا نہین ہوتی۔ حکم اُسکی کشتی ہے جس مین وہ بیٹھا رہتا ہے۔ ہمیشہ وہ قدرت الٰہی کے دریا مین سیر کیا کرتا ہے۔ یہان تک کہ آخرت کے کنارے۔ دریائے لطف الٰہی کے ساحل اور قرب کے ہاتھ تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر وہ کبھی مخلوق کے ساتھ رہتا ہے۔ کبھی خالق کے ساتھ۔ اُس کا شغل و تعب ہمراہ خلق ہے اور راحت و آرام ہمراہ خالق۔ اے منافق افسوس تجھے اسکی خبر نہین۔ افسوس یہ چیزین تیرے کام نہین شامل نہین۔ اے مخلوق کو دل مین جگہہ دیکر خانقاہون مین بیٹھنے والو۔ تم میری چیخ پکار اور رتبو بچو کو نہین سنتے تم بہرے ہو۔ کھڑے ہو جاؤ۔ چلے آؤ کچھہ خوف نہین ہے۔ مین تم سے تمھارے سوء ادب اور بداعمالیون کے مطابق معاملہ یا خطاب نکرون گا۔ بلکہ خدا کی مہربانی کے باعث تمپر مہربان رہونگا۔ میری سخت کلامی سے نہ بھاگو یہ میری جانب سے نہین ہے۔ مین وہی کہتا ہون جو مجھ سے کہلوایا ہے اے لڑکے جو لوگ خوف و حذر کیساتھ عبادت مین صبح و شام ایک کر دیتے ہین۔ وہ بدانجامی سے ڈرتے ہین اُن کو معلوم نہین کہ علم الٰہی اُن کے متعلق کیا ہے اور اُن کا انجام کیسا ہوگا۔ اسلئے دن رات رنج و غم اور گریہ و زاری مین کاٹتے ہین۔ بااینہمہ روزہ نماز حج و طاعات ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہین۔ اور وہ اپنے دل و زبان سے ذکر الٰہی کرتے ہین۔ پھر آخرت تک پہنچکر جنت مین داخل ہو جاتے ہین۔ دیدار الٰہی اور اُس کی بخشش دیکھکر حمد الٰہی بجالاتے ہین اور یہ کہا کرتے ہین کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمارا غم دفع کر دیا۔ خدا کے بعض بندے اور بھی ہین کہ وہ اُن کے اُستاد و شیخ رئیس و افسر اور بادشاہ ہین۔ اُن کا قول ہے کہ خدا کا شکر ہے جس نے آخرت سے پہلے دنیا ہی مین ہمارا غم کھو دیا ہے جب اُن کے دل دروازۂ الٰہی کی طرف چلتے ہین تو اُسے کشادہ۔ اور بہت سے استقبالی شکرون کو ایستادہ وصف بستہ اور اپنے آنے کا منتظر پاتے ہین۔ اہل لشکر انھین سلام کرتے اور

ہٹو بچو کرتے ہوئے اُن کے آگے چلتے ہیں۔ پھر وہ اس شان سے منزل قرب میں داخل ہو کر ایسا جلوہ دیکھتے ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ وہ یہ کہہ کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے بُعد و حجاب کا غم دفع کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اچھی طرح دنیا و آخرت اور مخلوق کے ساتھ مشغول رکھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنی ذات کے لئے برگزیدہ اور قرب کے لئے منتخب فرمایا۔ اور ہم سے اپنے انقطاع اور غیر کے ساتھ مشغول کا غم زائل کر دیا۔ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنی طرف منقطع ہونا نصیب کیا۔ ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدردان ہے اے لڑکے اگر تو ایمان کو مضبوط کرے گا تو پہلے معرفت کے گھر پر علم کے جنگل۔ پھر صحرائے فنا تک پہنچ جائے گا۔ اپنے وجود اور ہستی مخلوق سے الگ ہو گا۔ پھر ایسا وجود ملے گا جو تیری اور مخلوق کی ذات سے قائم نہیں بلکہ ذات الٰہی سے متعلق ہے۔ اس وقت تیرا غم دفع ہو گا۔ حفظ الٰہی خادم بنے گا۔ جمیت احاطہ کرے گی۔ توفیق آگے آگے چلے گی۔ ملائکہ گرداگرد رہیں گے۔ ارواح سلام کریں گی۔ اللہ تعالےٰ مخلوق سے تجھ پر فخر کرے گا۔ اس کی نظریں تیری نگہبان ہو کر منزل قرب وانس و مناجات تک کھینچ لے جائیں گی۔ جو بلا عذر مجھ سے الگ رہا اس نے نقصان اٹھایا تو اس مقام کے متعلق جو مجھے ملا ہے میرا مزاحم بنتا ہے۔ تو اسپر قادر نہ ہو گا اور تیرے ہاتھ کچھ نہ لگے گا۔ یہ چیز آسمان سے زمین پر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا قول ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں مگر ہم اُسے ایک مقررہ اندازہ سے اُتارتے ہیں۔ مینہ آسمان سے زمین پر برستا ہے پھر سبزہ اُگ آتا ہے۔ اور یہ مرتبہ آسمان سے دلوں کی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ہر طرح کی بھلائی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسرار اور حکمتیں۔ توحید اور توکل۔ مناجات اور قرب الٰہی کے کھیت لہلہاتے ہیں۔ ایسے دل میں درخت اور پھل۔ جنگل اور میدان۔ دریا اور نہریں اور پہاڑ وغیرہ سب موجود ہوتے ہیں۔ ایسا دل انس و جن اور ملائکہ و ارواح کا مجمع ہوتا ہے۔ یہ بات عقل سے باہر محض قدرت اور ارادہ و علم الٰہی سے متعلق ہے۔ وہ اس کے باعث مقبول بنا لیتا ہے اور یہ اُسکی مخلوق میں سے کسی کسی کو ملتا ہے۔ میرے کلام کے جال میں پھنسنے کی کوشش کرو۔ میرا کلام اور نصیحت کیلئے بیٹھنا ایک جال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اس میں آپھنسے۔ یہ خدا کا دستر خوان ہے نہ کہ میرا صدق خدا کی طرف کا داعی ہے۔ اور کذب شیطان کی طرف کا۔ میری بات مان لو۔ خدا تم پر رحم کرے گا۔ میرا اتباع کرو تاکہ خدا کے دروازہ پر پہنچا دوں۔ حق اور چیز ہے اور باطل اور چیز۔ ہر مومن جو نور ایمان سے دیکھتا ہے ان دونوں کو ظاہر طور پر جانتا ہے۔ اے عراق والو تم تیز فہمی کا دعوے کرتے ہو حالانکہ تم پر صادق و کاذب اور محق و مبطل کا حال پوشیدہ رہتا ہے تکذیب کا ضرر تمہاری طرف عائد ہو گا۔ اور مجھے اس کی پروا نہ ہو گی۔ جس کا مقصود ذات حق ہو۔

وہ جنت کا ارادہ اور دوزخ کا خوف نہین رکھا کرتا۔ صرف اُسکی ذات کا طالب ہے۔ اُسکے قرب کا
امیدوار اور بُعد سے خائف ہے۔ تو شیطان و ہوٰے۔ اور نفس و دنیا۔ اور شہوات کا پابند ہے
اور تجھے کچھ خبر نہین۔ تیرا دل قید مین پڑا ہوا ہے اور تجھے کچھ معلوم نہین۔ الٰہی دل کو اسکی قید
سے رہائی دے۔ اور ہمین نجات عطا فرما۔ عزیمت پر عمل کرنے اور رخصت سے منہ پھیرنے کو لازم
کر لو۔ جو عزیمت کو چھوڑتا اور رخصت پر عمل کرتا ہے اُس کے دین کی ہلاکت کا خوف ہے۔ عزیمت
مردون کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ نہایت خطرناک شغل۔ اور کڑوی چیز کا اختیار کرنا ہے اور رخصت
بچون اور عورتون کے واسطے ہے۔ کیونکہ یہ آسان بات ہے اسے لڑکے اول صف کو لازم
کرے کیونکہ وہ بہادر مردون کی صف ہے۔ اور اخیر صف کو چھوڑ دے اس لئے کہ وہ نامردونکی صف
ہے۔ اپنے نفس سے خدمت لے۔ اُسے عزیمت کا خوگر بنا۔ تو جو کچھ لاد دیگا نفس اُسے اٹھائے گا۔
اُس سے اپنا عصا الگ نرکھ۔ وہ سو رہے گا۔ اور اپنے بوجھ کو پھینک جائے گا۔ اُس پر دانت
نہ پیس۔ آنکھین نہ نکال۔ وہ تو نکما غلام ہے لکڑی ہی کے زور سے کام کرے گا۔ جبتک تو
یہ نجان لے کہ سیری اُسے سرکش نہ کرے گی۔ اور وہ سیری کے مطابق کام کر سکے گا۔
ہرگز اُسے پیٹ بھر کر کھانا نہ دے۔ سفیان ثوری بہت عبادت کرنے اور بہت کھانے والے
تھے۔ اور پیٹ بھرنے کے بعد بطور مثال کہا کرتے تھے۔ کہ حبشی غلام کو خوب کھلا اور خوب
محنت و مشقت کے کام لے کیونکہ یہ غلام گدھا ہے۔ پھر عبادت کے لئے کھڑے ہوتے
اور اُس سے پورا حصہ لیا کرتے تھے۔ بعض راویون کا قول ہے کہ ہم نے سفیان ثوری کو اسقدر
کھانا کھاتے دیکھا کہ بہت بُرا معلوم ہوا۔ پھر اس قدر نماز پڑھتے اور روتے پایا کہ اُن پر رحم
آگیا۔ زیادہ کھانے مین نہین بلکہ کثرت طاعت مین سفیان کی پیروی کر۔ تو سفیان نہین ہے۔
نفس کو پیٹ بھر کر نہ دے جیسا کہ سفیان دیتے تھے۔ کیونکہ تو ان کی طرح نفس پر قابو نہین
رکھتا۔ ترک حرام اور تقلیل حلال کی کوشش کر۔ قوت ایمان و ایقان کے ہوتے ہر چیز
سے پرہیز رکھ۔ خدا کے خاص بندون مین داخل ہو جائے گا۔ اگر تیرا زہد ثابت ہو گیا تو وہ
کسی واسطہ سے یا تیرے دل کے ہاتھون مین تکوین کو سونپ دینے سے تجھ پر انعام
کرے گا۔ جب تک تو خدا کا بندہ نہ ہو جائے کلام نکر۔ مخلوق و اسباب دنیا اور خواہشون حظوظ
اور شیاطین کا بندہ نہ بن۔ مخلوق کے نزدیک حبّ جاہ اور ان کے اقبال و ادبار اور
تعریف و مذمت کے بندون مین شامل نہو۔ یہ کوئی اچھی چیز نہین۔ تو جبتک نفس کیساتھ
طبیعت و ہوا کے گھر مین مقیم رہے گا تو دروازہ الٰہی کی طرف ایک قدم بھی نہ چل سکے گا
مین تجکو ہمیشہ مخلوق اور اسباب کا مقید دیکھتا ہون یہ کبتک؟ ان کی قید سے رہا ہو جانا

مجھ سے سیکھ لے۔ جبکہ مخلوق سے لبریز ہے تو تیرا دل خدا کو کیونکر دیکھ سکتا ہے۔ تجھے گھر بیٹھے جامع مسجد کا دروازہ کیونکر نظر آئے گا تو اس دروازہ کو اپنے گھر اور اہل وعیال سے نکلکر دیکھ سکتا ہے جب تو سب کو پس پشت چھوڑ دیگا تو اُسے دیکھ لیگا۔ اسی طرح تو جب تک مخلوق کے ساتھ ہے خالق کا جلوہ نظر نہ آئے گا۔ جب تک دنیا کے ساتھ ہے آخرت نہ سوجھے گی اور جب تک آخرت کیساتھ ہے دنیا و آخرت کے پروردگار کو نہ دیکھ سکے گا۔ پھر جب سب سے الگ ہوگا تو تیرا باطن خدا سے ظاہری نہیں بلکہ معنوی ملاقات کریگا۔ عمل قلوب کے لئے ہے اور معانی اسرار کے لئے۔ اہل اللہ اپنے اعمال سے منہ پھیرتے اور اپنی نیکیوں کو بھول جاتے ہیں۔ بدلہ نہیں مانگتے۔ اس لئے خدا اُن کو اپنے فضل سے ایسی جنت میں جگہہ دیتا ہے جہاں نہ رنج ہے نہ بیماری۔ نہ انقطاع اور نہ ضعف۔ نہ محنت نہ مزدوری۔ بعض مفسرین نے لایمسنا فیہا نصب کے تحت میں لکھا ہے کہ وہاں روٹی کا غم اس کی تحصیل کا فکر اہل وعیال کا بار کچھہ نہ ہوگا۔ جنت سرسبز فضل سراپا خیر۔ بالکل راحت اور عطا بلا حساب ہے۔ سارا دارومدار تیرے حضور قلب پر ہے، جو خاص اللہ کے لئے ہو۔ کسی دنیوی واخروی یا مخلوق کے باعث نہ ہو۔ حضور قلب۔ موت اور اثبات ذکر الٰہی کے بعد درست ہوتا ہے۔ تو اگر دیکھے تو موت کو دیکھہ اور سنے تو موت کا ذکر سُن۔ پوری بیداری کے ساتھ موت کا ذکر ہر طرح کی خواہش کو مکدر کرتا اور ہر قسم کی خوشی کے پاس ٹھیرتا ہے۔ موت کو یاد رکھو۔ تم اس سے بچ نہیں سکتے۔ جب دل درست ہو جاتا ہے تو خدائے قدیم وازلی۔ ودائم وابدی کے سوا ہر چیز کو بھولجاتا ہے۔ اُس کے سوا ہر چیز مخلوق ہے۔ دل درست ہو جاتا ہے تو اس سے جو کلام نکلتا ہے وہ بالکل صواب اور حق ہوتا ہے۔ کوئی رد کرنے والا اُسے رد نہیں کرسکتا۔ قلب کو قلب۔ سر کو سر۔ خلوت کو خلوت۔ معنے کو معنے۔ مغز کو مغز۔ حق کو حق خطاب کیا کرتا ہے۔ اس وقت اس کا کلام دلوں میں اس طرح بیٹھتا ہے۔ جس طرح نرم و پاکیزہ اور بے شورہ کی زمین میں بیج جم جاتا ہے۔ جب دل صحیح ہوتا ہے تو ایسا درخت بنجاتا ہے کہ جس میں ٹہنیاں پتے اور پھل سب کچھہ ہوا کرتے ہیں۔ اس میں مخلوق کا نفع ہوتا ہے۔ جب قلب میں درستی نہیں ہوتی تو وہ صورت بلا معنے ہو کر حیوانوں کا سا دل بنجاتا ہے۔ ایسا دل ظرف بے آب۔ درخت بلا ثمر۔ قفس بلا طائر۔ مکان بلا مکین اور ایسے خزانے کے مانند ہے جسمیں درہم و دینار تو بہت ہیں مگر کوئی خرچ کرنے والا نہیں ایسا دل جسم بلا روح اور اُن اجسام کی مانند ہے جو مسخ ہو کر پتھر ہو گئے ہوں۔ ایسا دل صورت بلا معنی ہے خدا سے منہ پھیرنے اور اُس سے کفر کرنے والا دل مسخ کر دیا جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے نے ایسے دل کو پتھر سے تشبیہ دیکر فرمایا ہے کہ پھر اسکے بعد

تمہارے دل سخت ہو گئے۔ اب وہ پتھر کی مانند یا اُس سے بھی زیادہ سخت ہین۔ بنی اسرائیل نے
جب توریت پر عمل نہ کیا تو خدا نے اُن کے دلون کو مسخ کیا۔ اور اپنے دروازہ سے ہنکا دیا۔ اے
محمدیو۔ اگر تم قرآن پر عمل نکروگے۔ اُس کے احکام کو مضبوطی سے نہ مانوگے تو خدا تمہارے دلون کو
مسخ کریگا۔ اور اپنے دروازہ سے دور کردیگا۔ اُن مین شامل نہو جن کو باوجود علم خدا نے گمراہ کردیا ہے
اگر تو مخلوق کے لئے علم حاصل کرے گا تو انھین کے لئے عمل کرے گا اور جو خدا کے لئے عالم بنے گا
تو تیرا عمل بھی اُسی کے لئے ہوگا۔ دنیا کے لئے علم حاصل کرے گا تو دنیا کے لئے عامل ہوگا اور
آخرت کے لئے عالم بنے گا تو آخرت کے لئے علم نصیب ہوگا۔ فروع اپنے اصول پر مبنی ہوتی
ہین۔ جیسا کرے گا ویسا بدلہ ملے گا۔ ہر ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو اُس مین ہے۔ تو اپنے
برتن مین بدبودار روغن رکھ کر یہ چاہے کہ اُس سے گلاب ٹپکنے لگے۔ اس مین کوئی بہتری
نہین اور مخلوق کے لئے عمل کرکے یہ خواہش کرے کہ کل کو آخرت تیرے ہاتھ آجائے اس مین
کوئی بزرگی نہین۔ مخلوق کے لحاظ سے عامل بنکر یہ ارادہ رکھے کہ کل کو خالق اور اس کا
قرب و دیدار حاصل ہو۔ اس مین کوئی کرامت نہین۔ یہ بات ظاہر اور اکثر ہے۔ ہان خدا بلا
عمل اپنے فضل سے کچھ تجھے دیدے تو یہ اُس کو اختیار ہے۔ طاعت جنت کا اور معصیت
دوزخ کا عمل ہے۔ اس کے بعد خدا کو اختیار ہے۔ خواہ بلا عمل کسی کو ثواب عنایت کردے
یا عذاب مین گرفتار رکھے۔ یہ اُس کے اختیار مین ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہ اپنے
فعل سے نہ پوچھا جائے گا بلکہ مخلوق سے اُن کے اعمال کا سوال ہوگا۔ اگر انبیا و صالحین
مین سے کسی کو دوزخی کردے تو وہ عادل ہی رہے گا۔ اور یہ اُس کی حجت بالغہ ہوگی۔ ہم پر تو
یہ کہنا واجب ہے کہ حاکم نے سچ کہا ہم چون وچرا نہین کرسکتے۔ ایسا ہونا ممکن وجائز ہے اور اگر
ہو تو عدل اور حق کے سبب ہوگا۔ مگر یہ ایسی چیز ہے کہ نہوگی اور وہ ایسا نہ کرے گا۔ میری
بات سُنو۔ اور میرے قول کو سمجھو۔ مین متقدمین کا غلام اور اُن کے آگے کھڑا ہوا ہون۔ اُن
کا سامان پھیلاتا اور اُس پر آواز لگاتا ہون۔ اُس مین خیانت نہین کرتا۔ اور اُسے اپنی
ملک نہین جانتا۔ اُن کے کلام سے ابتدا کرتا ہون۔ اور اپنے کلام سے اُسے دُہراتا ہون اور
برکت خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور والدین کے ساتھ
حسن سلوک کے باعث مجھے چمکا دیا اور بلند آواز کردیا ہے۔ میرے والد باوجود مقدرت
دنیا مین زاہد تھے۔ اور میری والدہ اُن سے موافق اور اُن کے فعل سے رضامند تھین۔ یہ دونون
اہل صلاح و دیانت اور مخلوق پر مہربان تھے۔ مجھ پر اُن کا اور مخلوق کا کچھ احسان نہین
ہے۔ مین تو رسول اور اُس کے بھیجنے والے کے پاس امانت گزارتا ہون۔ انہین سے

باعث مراد پاتا ہون۔ میری بہتری اور نعمت انھین کیساتھ اور انھین کے پاس ہے۔ مین مخلوق مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور ارباب مین اپنے رب العزت کے سوا اور کسی کو نہین چاہتا۔ اے عالم۔ تیرا کلام زبان سے ہے نہ کہ قلب سے۔ تیری صورت سے نہ کہ معنی سے۔ قلب صحیح اس کلام سے نفرت کرتا ہے جو زبان سے ہو دل سے نہو وہ زبانی کلام سننے کے وقت ایسا ہو جاتا ہے جیسا قفس مین طائر یا مسجد مین منافق۔ جب کوئی صدیق کسی منافق۔ عالم کی مجلس مین اتفاقاً چلا جاتا ہے تو اس کی پوری آرزو یہ ہوتی ہے کہ وہ وہان سے نکلجائے۔ ریاکارون۔ منافقون۔ دجالون بدعتیون اور خدا اور رسول کے دشمنون کے چہرون کی علامتین اہل اللہ کو معلوم ہین۔ ان کی علامتین ان کے چہرون اور کلام مین موجود ہوا کرتی ہین۔ وہ صدیقین سے اس طرح بھاگتے ہین جسطرح شیر سے۔ انکی باطنی آگ سے جل مرنے کا خوف رکھتے ہین۔ ملائکہ ان کو صدیقین وصالحین کے پاس سے اٹھا دیتے ہین۔ وہ عوام کے نزدیک بڑے آدمی ہین اور صدیقین کے نزدیک ذلیل۔ عوام کے خیال مین انسان ہین اور صدیقین کی نظرون مین بلی جس کی کچھ بھی حقیقت نہین۔ صدیق اپنی آنکھ یا چاند سورج کے نور سے نہین دیکھتا بلکہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ یہ خدا کا عام نور ہے اس کے علاوہ ضبط حکمت و القان کے بعد خدا اُسے ایک خاص قسم کا نور عطا کر دیتا ہے جس کا نام قرآن وحدیث ہے وہ ان پر عمل کرتا ہے اور اُسے علم کا نور دیا جاتا ہے۔ الٰہی ہمین اپنا حلم وعلم اور قرب نصیب کر۔ اے منافقو۔ خدا تم کو برکت نہ دے۔ تم تعداد مین بکثرت ہو۔ اپنے اور مخلوق کے مابین معاملات کو سنوارنا۔ اور اپنے اور خدا کے درمیانی معاملات کو بگاڑنا تمہارا مشغلہ ہے۔ الٰہی مجھے اُن کی جانون پر مسلط کر دے تاکہ زمین کو ان کے وجود سے پاک کر دون۔ اس زمانہ کے منافق کی علامت یہ ہے کہ وہ میرے پاس نہین آتا۔ اور ملاقات کے وقت سلام نہین کرتا۔ اور اگر ایسا کر لیتا ہے تو یہ ظاہری بناوٹ سے۔ اس دین کا آفتاب غروب ہونے کو ہے۔ دیوارین گرنے والی ہین۔ الٰہی مجھے اس کے بنانے کے لئے مددگار عنایت کر۔ اے منافقو یہ عمارت تمہارے ہاتھ سے نہ بنے گی۔ تم مین بزرگی نہین ہے کہ تم سے بن سکے۔ تمہین نہ تو دیوار بنانی آتی ہے اور نہ اسکا آلہ تمہارے پاس ہے۔ پھر کیونکر بناوگے جاہلو پہلے اپنے دین کی دیوار تو بنالو۔ پھر غیر کی عمارت بنانے مین مشغول ہو جانا۔ اگر تم مجھ سے عداوت کروگے تو مین خدا ورسول کی راہ مین تمہارا دشمن بنجاؤن گا۔ کیونکہ مین ان کی امداد کے لئے قائم ہون۔ بغاوت نہ کرو۔ خدا اپنے حکم پر غالب ہے۔ یوسفؑ کے بھائیون نے اُن کے قتل کی کوشش کی مگر قادر نہو سکے۔ اور نہو سکتے کیونکر۔ یوسفؑ خدا کے نزدیک بادشاہ اُس کے نبیون مین نبی اور صدیقون مین صدیق تھے۔ اور اُن کے ہاتھ سے مخلوق کی مصلحتون کا پورا ہونا سابقۂ ازل مین ہو چکا تھا۔ اے اس زمانے کے منافقو۔ یہی حال تمہارا ہے۔ کہ مجھے ہلاک

کرنا چاہتے ہو۔ تمہارے لئے کوئی برزگی نہین۔ تمہارے ہاتھ اس سے کوتاہ رہینگے۔ اگر حکمت نہوتی
تم مین سے ایک ایک کو عتاب کرتا۔ حکم اور علم کے ساتھ حالت قیام مین حکمت ہرامر کی بنیاد ہو۔ اہل اللہ
مخلوق سے نہین ڈرتے۔ کیونکہ وہ خدا کے حفظ وامان مین رہتے ہین۔ اپنے دشمنون سے خوف
نہین رکھتے کیونکہ وہ عنقریب اُنھین دست وپا اور زبان بریدہ دیکھ لین گے۔ اُنھین تحقیقی طور
پر معلوم ہے کہ مخلوق عاجز ولاشئے ہے۔ نہ ان کے ہاتھ مین ہلاکت ہے نہ سلطنت۔ نہ تونگری نہ فقیری۔
نہ نفع۔ نہ ضرر۔ ان کی ملک مین خدا کے سوا اور کچھ نہین۔ اسکے سوا قادر دینے نہ دینے مارنے اور جلانے
والا کوئی نہین۔ وہ شرک کے بوجھ سے ہلکے۔ خدا کی برگزیدگی وانس کے مقام مین ہین۔ وہ اُسکے
ساتھ راحت مین ہین۔ اس کی مہربانی ولطف ومناجات سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ دنیا وآخرت
اور خیروشر ہو یا نہو ان کو ذرا پروا نہین۔ اُنھون نے ابتدا مین دنیا اور مخلوق اور شہوات
کے متعلق زہد کی تکلیف اُٹھائی اور اس پر مداومت کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے تکلیف اُٹھانا اُنکی
طبیعت مین داخل کردیا اُنکا زہد واقعی زہد۔ اور اُن کی طبیعت حقیقی طبیعت بن گئی۔ ان سے سیکھو
طاعات کی تکلیف اٹھاؤ۔ معاصی ومنکرات چھوڑ دو اس سے تکلیف اٹھانا تمہاری طبیعت مین
داخل ہوجائے گا۔ خدا کا کلام سمجھو اُس پر عمل اور عمل مین اخلاص شامل کرو۔ اے لڑکے
تو سراسر نفس وطبیعت وہویٰ ہے اجنبی عورتون اور لڑکون کے پاس بیٹھتا اور پھر یہ کہتا ہے کہ
مین اُن کی پروا نہین کرتا۔ تو جھوٹ بولتا ہے۔ شرع اور عقل تیرے اعمال سے مطابق نہین۔
تو آگ مین آگ بھڑکائے اور لکڑی پر لکڑی لگائے جاتا ہے۔ تیرے دین وایمان کا گھر جل اٹھے گا۔
اسباب کے لئے انکار شرع عام ہے اس مین کوئی مستثنے نہین ہے۔ ایمان خدا کی معرفت۔ اور اُسکا
قرب حاصل کر۔ پھر اس کا نائب بنکر مخلوق کا طبیب بنجا۔ افسوس۔ تو سانپون کو کیونکر چھوتا اور
الٹ پلٹ کرتا ہے۔ تجکو نہ جوا ٓرکا سا ہنر یاد ہے نہ تو نے تریاق کھایا ہے۔ اندھا ہوکر لوگون
کی آنکھون کا علاج اور گونگا بنکر ان کی تعلیم کس طرح کر سکے ۔۔۔۔۔ گا۔ جاہل ہوکر دین کی درستی
تجھ سے کیونکر ہو گی۔ جو شخص چوبدار نہو وہ لوگون کو شاہی دروازہ کی طرف کسطرح پیش کرسکتا ہے
تو اللہ تعالےٰ سے۔ اُس کی قدرت وقرب اور مخلوق مین اُسکی سیاست سے ناواقف ہے۔ یہ بات
نہ میری سمجھ مین آسکتی ہے نہ تمہاری۔ نہ مین ضبط کرسکتا ہون۔ نہ تم۔ اس کا مطلب خدا ہی
جانتا ہے۔ سنو۔ اور قبول کرلو۔ مین بادشاہ کا داعی۔ اور تم مین اُس کے رسول کا نائب اور
دین کے معاملہ مین سب سے زیادہ بچیا ہون۔ خدا اور رسول کی طرفداری مین تم سے نہین شرماتا
مین ان دونون کا عامل ان کے آگے کاریگر اور انھین کی طرف منسوب ہون۔ دنیا فانی۔ اور
آفات وبلا کا گھر ہے۔ اس مین کسی کو خصوصاً دانا آدمی کو خوش عیشی نصیب نہین ہوتی۔ کسی کا

قول ہے کہ دنیا مین دانا اور ذاکر کی موت کی آنکھ ٹھنڈی نہین ہوا کرتی جس کے سامنے شیر منہ پھاڑے قریب آگیا ہوا سے قرار اور نیند کچھ نہین آتی۔ اے غافلو۔ قبر منہ پھاڑے ہوئے ہے موت کا شیر یا اژدہا منہ کھولے کھڑا ہے۔ سلطان قضا و قدر کا جلاد تلوار ہاتھ مین لے حکم کا منتظر ہے۔ لاکھون مین ایک اس حکمت سے واقف۔ اور بلا غفلت دنیوی بیدار دل ہوا کرتا ہے۔ ابتداے امر مین کوئی ہنر سیکھنا ضروری بات ہے کہ جس سے تو کمائے اور کھائے اور تیرا ایمان قوی ہو جائے۔ جب تو اس پر مداومت کرے گا تو اللہ تعالی تجھے توکل کیطرف لے آئیگا۔ اور بلا سبب کھلائے گا۔ اے اپنے اسباب کے ساتھ شرک کرنے والے اگر تو توکل کے کھانیکا مزا چکھ لیتا تو شرک نکرتا۔ اور متوکل ہو کر اسکے دروازہ بیٹھ جاتا۔ مین صرف دو طرح سے کھانا پینا جانتا ہون۔ یا التزام شرع کے ساتھ کسی ہنر سے۔ یا توکل سے۔ افسوس۔ تو خدا سے نہین شرماتا کمائی چھوڑ کر لوگون سے بھیک مانگتا ہے۔ ہاتھ کا کسب ابتدا ہے۔ اور توکل انتہا۔ مین نہ تیری ابتدا ٹھیک پاتا ہون نہ انتہا۔ مین حق بات کہتا ہون اور تجھ سے ذرا نہین شرماتا۔ سن۔ اور قبول کر۔ اور خدا کے معاملہ مین جھگڑا نکر۔ مین تمہاری ذات۔ تمہارے مال اور تمہاری تعریف و مذمت کی بابت مخلوق کو زاہد بناتا ہون۔ اگر مین نے تم سے کچھ لیا ہے تو اپنے لئے نہین بلکہ غیر کے لئے لیا ہے تمہارے حق مین میرا کلام لازمی ضرب ہے۔ مین ایسے طریق سے اس کا حکم دیا گیا ہون کہ جس کو مین پہچانتا اور اسکی یقینی صحت کو جانتا ہون۔ خدا کے حکم کا کوئی ناسخ اور رد کرنے والا نہین ہے۔ دیکھ لوگون کی باتین تجھے دھوکے مین نہ ڈالین تو اپنے نفع و نقصان کو جانتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی اپنے نفس پر بصیر ہے۔ تو عوام کے نزدیک بہت اچھا اور خواص کے نزدیک بہت برا ہے۔ اے دنیا سے رغبت رکھنے اور اس سے خوش ہونیوالو۔ عقل و ضبط کے مدعیو۔ کیا تم نے اللہ تعالی کا یہ فرمان نہین سنا۔ دنیا کی زندگی کھیل کود اور زینت ہے۔ یہ چیزین نادان بچون کے لئے ہین نہ کہ عاقل مردون کے لئے۔ مین تمہین بتاتا ہون کہ وہ ناقص عقل نادانون کے لئے ہین۔ اس نے تم کو کھیل کے لئے پیدا نہین کیا۔ دنیا مین مشغول رہنے والا کھلاڑی ہے۔ جس نے آخرت چھوڑ کر دنیا پر قناعت کی محروم رہا۔ دنیا تم کو سانپ بچھو اور زہر دیتی ہے۔ بشرطیکہ تم اسے نفس و ہوے و شہوات کے ہاتھ سے لو گے آخرت کی طرف رجوع کرو۔ اور اپنے قلب خدا کی طرف پھیر کر اس سے مشغول ہو جاؤ۔ پھر جو کچھ اس کے دست فضل سے حاصل ہو اسے لے لو۔ دنیا و آخرت کو سوچو۔ اور ان مین ایک کو ترجیح دو۔ اگر تو سیکھے گا اور کسی چیز کو سیکھ لے گا میرے پاس اس سے زیادہ ذخیرہ نکلے گا۔ میرا کھیت پک کر اٹھانے کے لائق ہو گیا ہے اور تیرا کھیت جب اگتا ہے جل جاتا ہے۔

عاقل بن۔ ریاست کو چھوڑ۔ ادھر آ۔ یہان بیٹھ۔ تاکہ میرا کلام تیرے دل کی زمین مین جم جائے۔
اگر تجھے عقل ہوتی تو تو میری صحبت مین بیٹھتا۔ اور ہر روز ایک لقمہ پر قناعت اور میری سخت کلامی پر
صبر کرتا جسکو ایمان ملا ہے وہ ثابت رہتا اور جمتا ہے اور جسمین ایمان نہین وہ میری صحبت سے بھاگ جاتا ہے۔

باسٹھوین مجلس

شیخ رضی اللہ عنہ نے تیس رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ مین فرمایا

خدا کو وحدہ لاشریک جان۔ یہانتک کہ تیرے قلب مین جمیع مخلوق مین سے ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے
تجھے نہ کوئی مکان نظر آئے نہ مین۔ توحید سب کو نیست و نابود کردے خدا کی توحید پر رہنے اور دنیا
کے سانپ سے اعراض کرنے مین پوری دوا موجود ہے۔ اس سانپ سے بھاگ تاکہ تیرے پاس حوّا
آئے اور اُس کے دانت اکھاڑے زہر دفع کرے۔ تجھے اُس کے قریب کردے۔ اس کی ترکیب بتادے
اور اس حالت مین تیرے حوالے کردے کہ اُس مین اذیّت کا مادہ باقی نہ رہے۔ پھر تو الٹے پلٹے۔ اور وہ
تیرے ڈسنے پر قادر نہو سکے۔ جب تو خدا کو دوست اور وہ تجھے محبوب رکھے گا تو تجکو دنیا اور شہوات
ولذات اور نفس و ہوائے و شیاطین کے شر سے کفایت کرے گا۔ پھر تو اپنا حصہ بلا ضرر و بلا کدورت
لے گا۔ اے بلا گواہ مدعی۔ تو مشرک ہوکر توحید کا دعوٰے کب تک کرے گا۔ کیا تو اس پر قادر ہے
کہ رات کو میرے ساتھ کسی خوفناک مقام پر چلے۔ مین سمجھتا ہون۔ اور تیرے پاس ہتھیار
ہون۔ پھر دیکھ کر کون گھبرا جاتا ہے۔ تو۔ یا مین۔ کون دوسرے کے کپڑون مین جا چھپتا ہے۔
تو۔ یا مین۔ تو نے نفاق مین پرورش پائی ہے اور مین نے ایمان مین اے قوم تم دنیا
کے پیچھے اس لئے دَوڑتے ہو کہ تمہین کچھہ دے اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ انھین
کچھہ عطا کرے۔ دنیا اُن کے آگے سر جھکائے کھڑی رہتی ہے۔ اپنے نفس کو توحید کی تلوار
سے مار اس کے لئے توفیق کا خود۔ مجاہدہ کا نیزہ ہاتھ مین لے۔ تقواے کی ڈھال اور یقین
کی باندھ۔ کبھی نیزہ مار اور کبھی تلوار۔ ہمیشہ اسی طرح کرے گا تو وہ مغلوب اور تو اُس پر سوار
ہو جائے گا۔ اس کی لگام تیرے ہاتھ مین ہو گی۔ خواہ جنگل مین لیجائیو خواہ دریا مین۔ اسوقت
خدا تیرے سبب فخر کرے گا۔ پھر اُن لوگون سے آگے بڑھ جائے گا جو اپنے نفوس کیساتھ
باقی ہین اور اس سے نجات نہین پا سکتے۔ جس نے نفس کو پہچانا اور اس پر غالب آگیا نفس
اس کی سواری بنجاتا ہے۔ اس کا بوجھ اُٹھاتا ہے اور حکم کی مخالفت ہرگز نہین کرتا۔ جبتک تو
نفس کو نہ پہچانے۔ اُسے خواہش سے نہ روکے اور حق واجب نہ دے گا تجھ مین خیر نہو گی۔

اس وقت نفس قلب کی طرف۔ قلب سر کی طرف۔ سر اللہ تعالیٰ کی طرف مطمئن ہو کر رجوع کر جائے گا
اپنے نفوس سے مجاہدہ کا عصا نہ اُٹھاؤ۔ اُس کے حادثوں سے قریب نہ کھاؤ۔ اُس کی بناوٹی
نیند کے فریب میں نہ آؤ۔ شیر کی ظاہری نیند کے دھوکے سے بچو۔ وہ تمہارے دکھانے کیلئے
سوتا مگر فی الواقع اپنے شکار کا منتظر ہوتا ہے۔ نفس اطمینان و انکسار اور اکثر نیکیوں میں تواضع
اور موافقت کا اظہار کیا کرتا ہے۔ مگر اُس کا باطن اُس کے خلاف ہوتا ہے۔ اسکے بعد اُس کی
پوری چیز سے پرحذر رہا کر۔ اہل اللہ مخلوق سے اعراض رکھتے ہیں مگر ان پر نظر ڈالنے اور انکے پاس
بیٹھنے کی اس لئے تکلیف اُٹھاتے ہیں کہ اُنھیں امر و نہی کرتے رہیں۔ مخلوق کے ساتھ اہل اللہ
کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک قوم نے دریا پار جا کر کسی بادشاہ سے ملنے کا ارادہ کیا جنھیں رستہ
معلوم تھا وہ پار اُتر گئے۔ اور جب بادشاہ کے پاس جا پہنچے تو اُس نے دیکھا کہ بعض لوگ رستہ بھولکر
ڈوبنے کے قریب ہیں۔ اُن کو وہ راہ معلوم نہیں جس پر پہلے لوگ چلے تھے۔ اسلئے بادشاہ نے
اُن پہلوان کو حکم دیا کہ ان گم کردہ راہوں کو رستہ بتائیں۔ چنانچہ انھوں نے سیدھے رستہ پر کھڑے
ہو کر آوازیں دیں کہ رستہ ادھر ہے پھر وہ قریب آگئے تو ان رہبروں نے اُنکے ہاتھ پکڑ لیے۔ اس کی
اصل اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا تھا۔ اسنے کہا اے قوم میرا اتباع کرو میں
تم کو سیدھا رستہ بتاؤں گا۔ تم میں عقلمند آدمی دنیا اور مال اور اہل وعیال۔ اور کھانے پہننے
اور سواری و نکاح سے ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ یہ سب بلہوسی ہے۔ مومن کو قوت ایمان و یقین
اور قلب کے دروازۂ الٰہی تک پہنچنے سے خوشی ہوا کرتی ہے۔ خدا کے پہچاننے۔ اور اس کے لئے
عمل کرنے والے دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں۔ اے لڑکے تیرا قلب و باطن کب صاف
ہو گا۔ حالانکہ تو مخلوق کے ساتھ مشرک ہے۔ تو کیونکر فلاح پائے گا۔ حالانکہ ہر رات جس کے
پاس جاتا ہے اُس سے مدد چاہتا شکوہ کرتا اور محنت اٹھاتا ہے۔ جس دل میں ذرّہ بھر توحید نہو
وہ کیونکر صاف ہو گا۔ توحید نور ہے۔ اور مخلوق کے ساتھ شرک کرنا اندھیرا۔ تیرے دل میں
ذرّہ بھر تقوے نہیں ہے پھر فلاح کیونکر ہو گی۔ تو مخلوق کے سبب خالق سے۔ اسباب کے
باعث مسبب سے۔ اور مخلوق پر اعتماد رکھنے کے باعث حقیقت توکل سے محجوب ہے۔ تو محض دعوے
اور گھانس کا تنکا ہے۔ بلکہ گواہ دعوے کرنے سے کچھ حاصل نہو گا۔ یہ بات دو صورت سے حاصل
ہو سکتی ہے اوّل مجاہدہ اور تکالیف و محنت کی برداشت سے۔ صالحین میں یہ بات اکثر پائی
جاتی ہے۔ دوم بلا تحمل تکالیف محض عطیۂ الٰہی سے۔ مگر یہ بات بہت کم اور کسی کسی کو ملتی ہے
کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنی معرفت و محبت دیتا۔ اور اُس کو اہل وعیال اور کام کاج سے جدا کر کے
اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ اُسے قزاقی سے الگ کر کے عبادت خانہ میں پہنچاتا اور

مخلوق کو اُس کے دل سے نکالکر اپنے قرب کا دروازہ کھولتا ہے۔ اُسے بیہودگیون سے اتنا جدا کرتا ہے کہ ادنٰی چیز کافی ہو جاتی ہے اُسے فہم اور حکمت وعزت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی دیکھی سُنی چیزون سے نصیحت پاتا۔ اور ایسے عمل کرتا ہے جو اُسے مقرب الٰہی بنا دیتے ہین۔ اللہ تعالیٰ ہدایت وعنایت وکفایت کو حکم دیتا ہے کہ اُس سے جدا نہون۔ اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم یوسف عؑ سے گناہون اور بیحیائیون کو دفع کر دین۔ بیشک وہ ہمارے خالص بندون مین ہے خدا اُس سے گناہ اور بیحیائی کو دفع کرتا اور توفیق کو اُس کا خادم بنا دیتا ہے۔ خدا کا عارف دوست مخلوق کو ہر طرح نصیحت دیا کرتا ہے کبھی فعل سے کبھی قول سے اور کبھی ہمت و دعا سے کبھی اس طرح نصیحت کرتا ہے کہ وہ جان لیتے ہین اور کبھی اس طرح کہ اُنھین کچھہ نہین معلوم ہوتا۔ اے لڑکے ضعف ایمان کے وقت اپنے نفس کی احتیاط کر۔ تجھ پر اپنے اہل وعیال اور ہمسایون اور اہل شہر اور اہل اقلیم کا کوئی حق نہین۔ جب ایمان قوی ہو جائے تو پہلے اہل وعیال اور پھر مخلوق کی طرف آ۔ بدن مین تقوے کی زرہ سر پر ایمان کا خود۔ ہاتھہ مین توحید کی تلوار۔ ترکش مین قبولیت دعا کا تیر لیکر پھر توفیق کے گھوڑے پر سوار ہو کر گرد فر۔ اور شمشیر زنی اور تیر افگنی کا فن سیکھ کر مخلوق کی طرف آ۔ اور پھر خدا کے دشمنو پر حملہ کر۔ اس وقت خدا کی مدد شش جہت سے آئیگی۔ تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھ سے چھین لیگا اور اُنھین خدا کے دروازہ پر پہنچائے گا۔ اُن کو اہل جنت کے عمل بتائے گا۔ اور دوزخیون کے افعال سے ڈرائے گا۔ اور جبکہ تو اہل جنت و دوزخ اور اُن کے اعمال کو معلوم کر چکا ہے تو ایسا کیون نہو گا جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے اس کے دل کی آنکھ کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ وہ شش جہت مین جا ہے جدھر دیکھے اُس کی نظر پردے پھاڑ کر پرے نکلجاتی ہے۔ کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین رہتی۔ وہ اپنے دل کا سر اُٹھا کر آسمانون اور عرش کو دیکھ لیتا ہے۔ اور گردن جھکا کر زمین اور جنات وغیرہ کو معلوم کر لیتا ہے۔ اس کا سبب ایمان اور معرفت الٰہی ہے۔ جسکے ساتھ علم وحکمت دونون ہون۔ اس مقام پر پہنچکر مخلوق کو خدا کے دروازہ کی طرف بلا۔ اس سے پہلے کچھہ نہو گا۔ جب تو خود اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر نہو گا اور لوگون کو اس طرف بلائے گا تو تیری چیخ پکار خود تجھ پر وبال ہو گی۔ جب تو حرکت کرے گا۔ بیٹھ جائیگا اور جب بلندی کا طالب ہو گا پست ہو جائے گا تجھے صالحین کی خبر نہین۔ تو محض زبان دراز۔ یا زبان بلا قلب ظاہر بلا باطن۔ جلوت بلا خلوت۔ اور قوت بلا رعیت ہے۔ تیری تلوار لکڑی کی ہے اور تیر گن دھک کا تو نامرد ہے۔ تجھ مین شجاعت نہین۔ ہلکا سا تیر تجھے مار ڈالے گا۔ ایک مچھر تجھ پر قیامت قائم کر دیگا الٰہی اپنے قرب کے باعث ہمارے دین وایمان اور ابدان کو قوی کر دے اور ہمین دنیا وآخرت مین

نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچائے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ مین کسی کے پاس نہین بیٹھتا۔ اگر بیٹھتا ہون تو اپنے موافقین مین سے دو یا تین کے پاس۔ اہل اللہ کے پاس بیٹھ۔ کیونکہ جب وہ کسی پر نظر ڈالتے اور اپنی ہمت متوجہ کرتے ہین تو اُس کو زندہ کر دیتے ہین۔ خواہ وہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی ہون۔ اور اگر مسلمان ہوتا ہے تو اُس کا ایمان و یقین اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے قلب کی درستی سے نظر درست ہوتی ہے قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ قرب و معرفت کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اس کی نظر خدا کیجانب سے ہوتی ہے۔ قرب حق اُسکے قلب کا ابر۔ نظر اُسکی بجلی۔ اور واعظ اس کا منہ بجاتا ہے۔ اس کی زبان قلبی حالات بیان کرتی اور قلم بنکر معرفت اور علم کے دریا سے روشنائی لیا کرتی ہے۔ اس کا کلام اور نظر دلی ماہیت کے لئے برق ہے یہ دونون سجانب اللہ قوی اصل سے نکلتے ہین۔ جو اوامر بجا لائے۔ منہیات سے بچنے۔ اور جناب پیغمبر علیہ السلام کو رضامند رکھتے ہین ثابت قدم ہو اُسے یہ مرتبہ ملجاتا ہے۔ مگر چونکہ تھوڑی سی کسر رہجاتی ہے اس لئے وہ طلب امر پیغمبر علیہ السلام مین سر گشتہ ہو کر منہ کے بل چلتا ہے۔ اس سے وہ کسر نکلتی اور اس کا علم و قرب بڑھجاتا ہے۔ خدا کی طلب مین صدق ارادت اعمال نیک کا پھل ہے۔ نیک عمل وہ ہے۔ جو محض خدا کے لئے ہو اُسمین کوئی شریک نہو۔ نیک عمل تجکو تیری مراد کے رستہ پر ڈالدے گا۔ اور تو اس راہ مین دہنے بائین نہو گا۔ بلکہ قلب و سر و معنے کے قدم سے سیدھا چلے گا۔ اور سب سے الگ رہے گا۔ مخلوق و دنیا و آخرت کا ساتھ نہ دے گا۔ اور تو اُن لوگون مین ہو جائے گا جو محض خدا کے طالب ہین۔ اور موسےٰ کی طرح یہ کہے گا کہ الٰہی مین نے تیری طرف اس لئے جلدی کی کہ تو رضامند ہو جائے جو خدا کی رضامندی اور اُس کی ذات کا طالب ہو وہ اس بات کا مصداق ہو جاتا ہے جو موسےٰ کے حق مین فرمائی گئی ہے کہ ہم نے پہلے ہی سے موسیٰؑ پر دودھ حرام کر دیئے تھے۔ اسی طرح اس محب صادق کے قلب پر مخلوق کا دودھ حرام ہو جاتا ہے۔ وہ نیستی کے بعد ہست ہوتا ہے غیرت الٰہی۔ کے باعث اُس کے حق مین تمام قسم کے دودھ خشک ہو جاتے ہین۔ سب کے سب زائل کر دیئے جاتے ہین۔ وہ کسی چیز کے باعث اپنے محبوب سے جدا نہین ہوتا۔ ایسا مؤمن پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ عمل کرنے سے ان کو یہان تک خوش کرتا ہے کہ آپ اُسکے قلب کے لئے اللہ تعالےٰ سے حضوری کا اذن طلب کرتے ہین۔ غلام کی طرح آپکے سامنے رہتا ہے۔ اور عرصۂ دراز کی خدمت کے بعد عرض کرتا ہے کہ حضور مجھے بادشاہ حقیقی کا دروازہ دکھا دیجئے اس کے کام مین لگا دیجئے۔ اور ایسی جگہ بٹھایئے کہ مین اُسے دیکھ لون۔ میرا ہاتھ اُسکے دروازہ کی زنجیر تک پہنچا دیجئے۔ چنانچہ آپ اُسے اپنے ہاتھ سے لیتے اور دروازۂ الٰہی کے قریب

پہنچادیتے ہیں وہان سے ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمدؐ۔ اے ہمارے سچے سفیر۔ اے مخلوق کے رہبر اور معلم۔ تمہارے ساتھ کون ہے، فرماتے ہین آلہی تو خوب جانتا ہے کہ ایک ناتوان شخص ہے جسکو مین نے تربیت دی ہے اور اس بارگاہ کی خدمت کے لیے منتخب کرلیا ہے۔ پھر آپ اس کے قلب کو خطاب کرتے ہین۔ کہ اب تو ہے اور تیرا پروردگار۔ جیسا کہ جبرئیلؑ نے معراج مین حضورؐ کو مقرب پروردگار بناکر فرمایا تھا کہ اب تم ہو۔ اور تمہارا پروردگار اے لڑکے عمل نیک کر اور خدا سے مرتبۂ قرب حاصل کرے۔ اے لڑکے اپنی امیدیں کوتاہ کر۔ اور طمع چھوڑ دے۔ رخصت کرنے والے کی سی نماز پڑھ مؤمن کو چاہیئے کہ سونے سے پہلے اسکی وصیت تکیے کے تلے لکھی رکھی ہو۔ پھر اگر خدا عافیت سے بیدار کردے تو بہت مبارک بات ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اُس کے گھر والے موت کے بعد اس کی وصیت سے نفع اٹھائین اور اس پر رحمت بھیجین گے۔ تیرا کھانا پینا۔ اہل وعیال مین رہنا اور بھائی بندون کی ملاقات رخصت کرنے والے کی سی ہونی چاہیئے اپنے باطن مین یہ بات پیدا کرے کہ مین رخصت کرنے والا ہون۔ جس کی تمام باتین غیر کے قبضہ مین ہون اُسے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ بعض اہل اللہ ایسے بھی ہین کہ جو کچھ اُن کے لئے پردۂ غیب مین ہے یا اُن سے سرزد ہوگا اُس سب سے مطلع ہین۔ وہ اپنی موت کا وقت جانتے۔ اور دل مین غمگین رہتے ہین۔ وہ اُسے اس طرح دیکھتے ہین جس طرح تم آفتاب کو دیکھ لیتے ہو۔ ہان بیان کرنے کے لئے اُن کی زبانین نہین پلٹتین۔ سر اس پر پہلے سر مطلع ہوتا ہے۔ پھر وہ قلب کو خبر دیتا ہے۔ اور قلب نفس مطمئنہ کو خبر دیکر اُس سے اخفاء راز کا طالب رہتا ہے نفس مؤدب ہونے اور خدمت قلب وغیرہ بجالانے کے بعد اس امر پر مطلع ہوجاتا ہے۔ اور مجاہدات کے بعد اس لائق بنجاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچنے والا خداکا نائب اور زمین مین اس کا خلیفہ اور اسرار کا دروازہ ہوتا ہے۔ دلون کے خزانے کی جو خزانۂ آلہی ہے تمام کنجیان اُس کے قبضہ مین ہوتی ہین۔ یہ نکتہ مخلوق کی سمجھ سے باہر ہے۔ عارف مین جو بات پیدا ہوجاتی ہے وہ خدا کے پہاڑ کا ایک ذرّہ۔ اس کے دریا کا ایک قطرہ اور اُس کے آفتاب کا ایک چراغ ہے۔ آلہی مین ان اسرار کے متعلق کلام کرنیسے معافی چاہتا ہون۔ حالانکہ تو جانتا ہے کہ مین مغلوب الحال ہون۔ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ معافی مانگنے کی چیز سے بچا کرو۔ مگر مین جب اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہون تو تم سے غائب ہوتا ہون اور میرے قلب کے سامنے خود وہی نہین رہتا کہ جس کے سامنے عذر کرون اور پھر اُس کا کلام یاد رکھکر تمہین سناؤن۔ مین ایک مرتبہ تم سے بھاگا اور پھر تمہین مین آپڑا۔ مین ارادہ کرتا رہا کہ ہر رات نئی جگہہ بسر کرون۔ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک گاؤن سے دوسرے گانون مین چلتا پھرتا رہتا ہون۔ اور مسافر وگمنام ہو کر مرون۔ یہ میرا ارادہ تھا مگر ارادۂ آلہی اس کے

ہوا۔ اس لئے میں جس جگہ سے بھاگنا چاہتا تھا وہیں آ رہا۔ قلب درست اور ثابت قدم ہو کر خدا کے دروازے تکوین کے جنگل اور اُس کے دریا میں جار رہتا ہے کبھی اپنے کلام کے ساتھ اس مرتبہ کو طے کرتا ہو اور کبھی ہمت و نظر کے ساتھ۔ وہ خدا کا فعل ہو کر یکسو ہو جاتا ہے۔ اور فنا ہو کر بقا کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ اسے ماننے والے کم۔ اور نہ ماننے والے بہت ہیں۔ اسے ماننا اور اس پر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ منافق دجال اور مرکب ہوئے پر سوار ہونے والے صالحین کے احوال کا انکار کیا کرتے ہیں۔ یہ امر صحیح اعتقاد اور پھر عمل پر موقوف ہے۔ ظاہر احکام پر عمل کرنے والے کو خدا کی معرفت اور اسکا علم حاصل ہو جاتا ہے حکم اس کے اور مخلوق کے۔ اور علم اس کے اور خدا کے مابین ہو جاتا ہے۔ اسکے ظاہری اعمال باطن کی نسبت ایک ذرہ ہوا کرتے ہیں۔ اعضا عبادت سے رک جاتے ہیں۔ دل نہیں رکتا۔ ظاہری آنکھ سو یا کرتی ہے۔ دل غافل نہیں ہوتا۔ اس کا قلب اپنا عمل اور ذکر کئے جاتا ہے حالانکہ وہ خود سوتا رہتا ہے۔ **حکایت** ایک صوفی ذکر کرتے کرتے ہاتھ میں تسبیح لے کر سو رہے۔ بیدار ہو کر دیکھا تو تسبیح ہاتھ میں اور زبان ذکر آلہی میں اُسی طرح گردش کر رہی ہے۔ اہل اللہ کے قلب و باطن کو یہی حکم دیا جاتا ہے اور وہ ہر وقت باطنی اعمال میں مشغول رہتے ہیں۔ اس کے سوا اُن کے عمل اور بھی ہیں جن کو وہ پابندی کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ ظاہری اعمال جو بذریعہ اعضا ادا ہوتے ہیں عام بندوں کے لئے ہیں۔ اور باطنی و قلبی اعمال خواص کا حصہ ہے۔ سیر الی اللہ کا راز ان میں اور خدا میں مخفی ہے۔ وہ باوجود قرب خائف رہتے اور تغیر احوال و زوال مقام کی بابت تقلیب اغیار کا خوف کیا کرتے ہیں ان کو دل کے مسخ اپنے چاند سورج کے گہن اور قدم پھسل جانے کا خوف ہر وقت رہتا ہے ہمیشہ دروازہ قرب کی زنجیر اور دامن رحمت آلہی پکڑ کر دعا کیا کرتے ہیں کہ آلہی ہم تجھ سے دنیا و آخرت کچھ نہیں چاہتے بلکہ عافیت دیں۔ اور بقائے ایمان و معرفت ہمارا مطلوب ہے۔ اسے بطور صدقہ ہمیں دے ڈال۔ ہم نے تیری رحمت کا دامن پکڑ لیا ہے ہمیں اپنے گمان میں محروم نہ رکھ۔ جو ہم چاہتے ہیں اسے کر دے۔ تو جب کچھ کرنا چاہتا ہے تو فقط امر کن سے موجود کر دیتا ہے۔ اے **قوم** اقوال و افعال میں اہل اللہ کا اتباع کرو۔ ان کے خادم بنو اپنی جان وہاں سے اُن کی قربت ڈھونڈو۔ جو کچھ تم اُن کو دو گے وہ تمہارے لئے ان کے پاس جمع رہے گا۔ کل تمہارے حوالے کر دیں گے۔ تو وسعت رزق کا طالب ہے حالانکہ قلم اسکی تنگی کے لئے چل چکا ہے اس لئے تو مبغوض ہے کیونکہ وہ چیز چاہتا ہے جو تیری تقدیر میں نہیں۔ طلب دنیا اور اُس کی حرص میں کہاں تک کوشش کرے گا حالانکہ تجھکو قسمت ہی کا لکھا ملے گا۔ اہل اللہ طاعت کرتے ہیں اور اُن کے دل ڈرتے رہتے ہیں۔ تم گناہ کرتے ہو اور بالکل بے خوف ہو۔ یہ سراسر دہوکا ہے۔ اس سے ڈرو۔ کہ وہ کہیں تم کو دہوکے میں نہ پکڑ لے۔ پیغمبر علیہ السلام

فرماتے ہین ہر کام کے متعلق انھین لوگون سے مدد لیا کرو جو اُس کے لائق ہون۔ عبادت بہت بڑا کام ہے اور اسکے لائق وہ لوگ ہین جو اعمال ہین خالص۔ احکام الٰہی کے عالم اور اسپر عامل۔ معرفت الٰہی کے بعد مخلوق کو رخصت کرنے والے۔ اپنی جان و مال و اولاد اور تمام مخلوق سے جدا ہو کر اپنے قلب و باطن کے قدم سے خدا کی طرف توجہ کرنے والے ہین۔ اُنکے اجسام آبادیون مین مخلوق کی مابین ہین اور دل جنگلون مین پڑے رہتے ہین اور اسی حالت مین رہتے ہین یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اُن کے قلوب کی تربیت کرتا۔ اُن کے پرون مین قوت دیتا اور انھین آسمان پر اڑا دیتا ہے۔ اُن کی ہمتین بلند ہوتین اور دل اُڑ کر قرب الٰہی مین جا پہنچتے ہین۔ پھر وہ اُن لوگون مین شامل ہو جاتے ہین۔ جن کی نسبت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے کہ وہ ہمارے نزدیک نہایت برگزیدہ و پسندیدہ بندون مین ہین۔ جب تیرا ایمان یقین کو اور یقین معرفت کے مرتبہ مین آجائیگا تو تو خدا کی طرف کا نقاد بنجائے گا۔ اغنیاء سے لے کر فقرا کو دے کرے گا۔ صاحب سطیخ ہوگا۔ تیرے قلب و باطن کے ہاتھ سے لوگون کو رزق ملا کرے گا۔ اے منافق جب تک یہ بات نہو تجھ مین ذرا بزرگی نہین۔ افسوس تو نے کسی پرہیزگار، زاہد اور احکام الٰہی کے جاننے والے مرشد سے تربیت نہین پائی۔ تو بلا قیمت کسی چیز کا خریدار بننا چاہتا ہے۔ اس سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا۔ دنیا بلا مشقت حاصل نہین ہوتی تو قرب و معرفت کیونکر ملجائے گی۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین کثرت عبادت کے متعلق جن لوگون کی تعریف کی ہے تجھے اُن سے کیا نسبت۔ اس کا تو یہ قول ہے کہ وہ رات کو کم سوتے اور پچھلی رات استغفار کیا کرتے ہین۔ چونکہ خدا نے عبادت مین ان کا صدق معلوم کر لیا ہے اس لیے اُن کو اہل و عیال اور بسترون سے الگ کر دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ کو حکم دیا کرتا ہے۔ آج رات فلان شخص کو اٹھاؤ۔ اور فلان کو سلادو۔ اس کے معنی دو طرح ہین۔ اول یہ کہ فلان کو اٹھاؤ کیونکہ وہ عبادت مین صادق اور گناہون سے بھاگنے والا ہے۔ اسکی تھکن اور نیند کو دفع کردو۔ اور فلان کو سلادو۔ کیونکہ وہ جھوٹا منافق باطل در باطل اور لعنت در لعنت ہے اُس پر اونگھ کو مسلط کردو۔ تاکہ مین قائمین مین اسکا منہ نہ دیکھون دوم یہ کہ فلان کو جگادو کیونکہ وہ محب اور ہمارا طالب ہے۔ اور تکلیف اٹھانا محبت کی شرط ہے۔ اور فلان شخص کو سلائے رکھو کیونکہ وہ محبوب ہے۔ محبوب راحت ہی کیا کرتے ہین۔ وہ سلایا جاتا اور آرام دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اُس نے عبادت مین دن کو رات اور رات کو دن کر دیا ہے۔ اس نے ازل کا اقرار پورا اور محبت الٰہی کو ثابت کر دکھایا ہے۔ پھر جب اُسنے خدا سے اپنا اقرار پورا کر دیا ہے اب یہ وقت ہے کہ خدا اپنا اقرار پورا کرے۔ اس لئے کہ وہ اپنے رستہ مین محنت اٹھانے والون کی راحت کا ضامن ہے۔ اہل اللہ کے قدم جب خدا کے رستہ مین منتہی ہوجاتے

ہین تو اُن کو خواب مین وہ جلوے نظر آیا کرتے ہین جو بیداری مین نہین آتے۔ قلوب و اسرار ایسی شے کا نظارہ کرتے ہین کہ بیداری مین نصیب نہین ہوتا۔ انھون نے روزہ نماز کیا بھوک اور آبروئی سے اپنے نفس کو مجاہدہ مین ڈالا۔ دن رات عبادت مین رہے۔ نتیجہ یہ کہ جنت مل گئی۔ اسکے بعد انھین خطاب ہوا کہ رستہ اور طرف ہے یعنی طلب الٰہی۔ اب اُن کے اعمال باطنی طور پر ہو گئے۔ اور قلوب واصل ہو کر اسی کے پاس قائم رہے اور وہین جم گئے۔ جو یہ جانتا ہے کہ مین کسی چیز کا طالب ہون۔ اُس پر طاعت الٰہی مین اپنی قوت و کوشش کا صرف کرنا آسان ہو جاتا ہے مؤمن خدا کی ملاقات تک تکلیف مین رہا کرتا ہے۔ افسوس تو میری ارادت کا مدعی ہے۔ اور اپنا مال مجھ سے مخفی رکھتا ہے۔ تو اپنے دعوے مین جھوٹا ہے۔ شیخ کی بہ نسبت مرید کے پاس کرتا۔ عمامہ۔ سونا چاندی۔ اور مال وغیرہ کچھ نہین ہوا کرتا۔ وہ تو حسب ارشاد شیخ اسی کے دسترخوان سے کھایا کرتا ہے۔ اپنی ذات سے فانی ہو کر اس کے امر و نہی کا منتظر رہتا ہے کیونکہ وہ اس کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ اُسکی مصلحتین شیخ کے ہاتھ مین ہین۔ اس کی رسی مین شیخ ہی بل دیا کرتا ہے۔ . . . . . اگر تو اپنے شیخ کو تہمت لگاتا ہے تو اس کے پاس نجا۔ تجکو اس کی صحبت اٹھانی جائز نہین۔ مریض جب طبیب کو متہم خیال کرتا ہے تو اسکی دوا سے اچھا نہین ہوا کرتا۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ جس کا زہد درست ہے مخلوق اسکی طرف راغب ہوتی ہے اُس کے کلام اور نظر سے فائدہ حاصل کرتی ہے۔ جب تو مخلوق کو خدا کے علم و معرفت سے جانے پہچانے گا تو اُنکی صفتین تجھ سے غائب ہو جائینگی۔ جن و انسان اور فرشتے سب معدوم ہون گے۔ تیرے قلب و سر کو کچھ اور صفت دیدیجائیگی۔ تیرے وجود یعنی عادات بنی آدم کا چھلکا تجھ سے دور ہوگا۔ حکم تیرے بدن کا کرتا بنجائے گا۔ تو اُسے زمین پر پہنے پھرے گا نفس اور مخلوق کو امر الٰہی بتائے گا۔ پھر علم الٰہی تیرے قلب و باطن کا پیراہن ہوگا پیغمبر علیہ السلام کے پیغام یعنی قرآن و حدیث کو لازم کرے۔ اُن کا چھوڑنے والا مرتد۔ اور قید اسلام سے خارج ہے۔ دوزخ اور عذاب ایسے کا انتہائی انجام ہے۔ اور غضب الٰہی ابتدائی حالت ہے۔ احکام بجالانے اور خدا کے دروازہ پر جا رہنے سے عارف کے قلب کو ایک اور چیز عنایت ہوتی ہے جس کے باعث وہ اس کا مستحق ہو جاتا ہے کہ اُس کا اتباع کیا جائے اور اس کی باتین سنی جائین۔ اسی لئے ان کے اتباع کی ممانعت ہے جو خود پابند احکام نہین ہین۔ یہ معرفت کی بنیاد ہے۔ جس نے معرفت کو عمل و اخلاص سے مضبوط کیا اور مخلوق کو تعلیم دی وہ خدا کے نزدیک بڑے رتبہ کا ہے لہذا پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جس نے علم پڑھکر عمل کیا اور لوگون کو سکھایا وہ فرشتون مین عظیم کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ جہل کے ساتھ عبادت خانہ مین خلوت گزین نہو۔ کیونکہ مخلوق کو دل مین رکھکر گوشہ مین بیٹھنا بہت بڑا فساد ہے۔ اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرما گئے ہین۔

پہلے علم و فقاہت حاصل کر پھر گوشہ مین بیٹھ۔ جب تک روئے زمین پر تجھے کسی کا خوف یا کسی سے امید ہو گوشہ نشینی جائز نہین۔ جس کا خوف اور جس سے امید ہو وہ ذات باری کے سوا اور کوئی نہو۔ خدا اور اُس کے دین کی اقامت کے سوا مین اور کسی چیز کو نہین جانتا مین اُس کو دین کو اور محض اسی کے لئے دین کی مدد کرتا ہون۔ صدیق کی دُعائی پکار کو سُن لیتا ہے۔ جب عوام دین کی حدود کو توڑتے۔ مناہی کا ارتکاب کرتے اوامر کو چھوڑتے اور دین کو پس پشت ڈالدیتے ہین تو وہ دین کی پکار اور خدا کی جانب اُس کی فریاد کو سن لیتا ہے۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے کمر باندھکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ دین کی خیر خواہی کرتا اور اسکی برائی دفع کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھہ خدا کی مدد سے کرتا ہے اپنے نفس و ہوا۔ طبیعت و رعونت اور جہالت و نفاق کے باعث ایسے فعل نہین کیا کرتا۔ ترک عادت عبادت ہے۔ جو عادت عبادت کی قائم مقام نہو وہ عادت ہی نہین ہوتی۔ اہل اللہ نے دنیا و آخرت اور مخلوق سے علاقہ چھوڑ کر صرف خدا سے تعلق کر لیا ہے۔ کھوٹا درم نہ چلاؤ۔ پرکھنے والا بینا ہے۔ وہ تمہارے درم کو کسوٹی پر لگا کر تم سے لے گا۔ اس کھوٹے سکہ کو پھینکدو۔ اور محض لاشے خیال کرو۔ تم سے وہی لیا جائے گا جس کا کھوٹ بھٹی مین جا کر الگ ہو چکا ہو گا۔ اس کام کو آسان نہ سمجھو۔ تم مین اکثر اخلاص کے مدعی اور فی الواقع منافق ہین۔ امتحان نہوتا تو دعوے بکثرت ہونے لگتے ہم علم کے مدعی کو غصہ دلا کر اور کرم کے مدعی کو کچھہ مانگ کر امتحان کرینگے علی ہذا القیاس ہر خصلت کے مدعی کو اُس کی ضد سے آزمائین گے۔ ہوس کو چھوڑ کر ہر حال مین تقوے کو لازم کر لو۔ خدا متقیون کا ہے اصل مین شرک سے اور فرع مین معاصی سے بچو۔ پھر قرآن وحدیث کی رسی کو مضبوط کر لو۔ انھین ہاتھ سے نچھوڑو۔ اللہ تعالے کریم ہے۔ بندہ پر دو خوف نہین جمع کرتا۔ اہل اللہ کا خوف کھاتے پیتے پہنتے۔ نکاح کرتے اور دیگر تصرفات کے وقت دنیا مین مقدم ہو چکا ہے۔ انھون نے حساب الٰہی اور عذاب کے خوف سے حرام و مشتبہات اور اکثر حلال چیزون کو چھوڑ دیا ہے کھانے پینے اور تمام احوال مین پرہیز گاری کو نگاہ رکھا ہے۔ زہد کے باعث اشیاء کو ترک کر دیا ہے پھر جب زہد طبیعت مین قرار پکڑ جاتا ہے تو معرفت بجاتا ہے اور معرفت متمکن ہو کر علم الٰہی آجاتا ہے اور یہ ان کے سر کا تاج ہوتا ہے۔ اس لئے حرام و مشتبہات و مباحات ان سے مخفی ہو جاتے ہین اور صرف وہ حلال باقی رہجاتا ہے جو صدیقین کا ہے جس کے باعث وہ متہم نہین ہوتے اور جو اُن کے دل مین خطرے نہین ڈالتا۔ بندہ جب دنیا و آخرت اور ماسوے اللہ سے جُدا ہو جاتا ہے اور اُس کا قلب خدا کے قرب و احسان و لطف سے تعلق کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالے اُسے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے حاصل کرنے کی تکلیف نہین دیا کرتا۔ اُس کا دل

ایسے شغلون سے پاک رہا کرتا ہے۔ مقربین کے دل ہمیشہ قرب اور علم خاص کے مکتب مین رہتے ہین۔ خدا اُن کے قلب و باطن کو اپنے ارادون سے الگ ہو جانا اور اپنے خدا کے سامنے پڑا رہنا سکھا دیتا ہے اور خود اُن کا متولی بنکر انھین غیرونکے حوالے نہین کرتا۔ مخلوق کی عقل۔ اور عالم ظاہر سے پرے لیجا کر اُن کو فنا کر دیتا ہے۔ پھر جب چاہتا ہے زندہ کرکے مخلوق کیجانب بھیجتا اور علم ثانی سے علم اول کی تائید کرتا ہے۔ اول جہل ہے پھر علم پھر عمل و اخلاص۔ پھر علم ثانی۔ پھر عمل ثانی۔ پہلے سکوت ہے۔ پھر گویائی۔ اول فنائے وجودی ہے پھر بقا باللہ۔ اے دل کے مُردو۔ تمہارا میرے پاس بیٹھنا کس کام کا؟ اے دنیا و سلاطین و اغنیا اور مہنگے سستے کے بندو۔ تم پر افسوس۔ اگر ایک گیہون کے دانے کی قیمت ایک دینار ہو جائے۔ تو مومن اس کی پروا نہین کیا کرتا۔ اُس کے یقین و توکل کی قوت رزق کے متعلق اُسے غمگین نہین رکھتی۔ تو اپنے آپ کو مومن نہ خیال کر۔ سب سے الگ ہو۔ ہر چیز خدا کا لشکر اور اس کا کنبہ ہے۔ مخلوق سے روگردانی حق اور خدا سے تعلق کرنا سب سے بڑا حق ہے۔ مین خیال نہین کرتا کہ تم میری باتین سمجھ سکو۔ توحید کے دلائل اور صدیقین و اولیاء اللہ کے کلمات سنا کرو۔ ان کا کلام وحی کی مانند ہوتا ہے۔ وہ اُسی کی طرف سے بولتے ہین۔ خدا ان کو فرمایہ عوام کے احکام سے الگ اپنا خاص حکم دیا کرتا ہے۔ تو سراپا بلہوس ہے۔ کتابون سے جمع کرکے کلام کیا کرتا ہے۔ اگر کتابین جاتی رہین یا ان مین آگ لگجائے یا جس چراغ سے تو دیکھ رہا ہے وہ گل ہو جائے تو کیا کرے گا۔ اگر تیرے گھر کی ٹھلیا ٹوٹجائے۔ اور اُس مین سے پانی رسنے لگے۔ تو تجھے انگیٹھی کوئلے گندھک اور چشمہ کہان سے ملے گا۔ جو علم پڑھ کر خالص عمل کیا کرتا ہے۔ انگیٹھی اور چشمہ اُس کے دل مین پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کا نور ہوتا ہے۔ جس سے وہ اور دیگر انسان منور ہو جاتے ہین اے بلند آواز والو۔ اے نفس و خواہش کے ہاتھ سے کتابین جمع کرنے والو۔ افسوس تم خاص باتون مین جھگڑتے۔ شکست دیتے اور ہلاک ہوتے ہو۔ اپنا واقعی حصہ نہین لیتے تمہاری کوشش سے سابقہ اور علم الٰہی متغیر نہوگا۔ پورے مومن مسلمان بنجاؤ۔ کیا تمنے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین سنا۔ اہل جنت وہ ہین جو ہماری آیتون پر ایمان لاتے اور سچے مسلمان ہین۔ اسلام کی حقیقت احکام کا مان لینا ہے۔ اہل اللہ نے اپنے آپ کو خدا کے آگے ڈالدیا ہے۔ چون و چرا اور اس فقرہ کو کہ الٰہی یہ کردہ نکر۔ بالکل بھول گئے ہین۔ خوف کے قدم پر کھڑے ہو کر طرح طرح کی طاعتین کرتے ہین۔ اسی لئے اللہ تعالے ان کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ کوئی کام کرین مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے ہین۔ امر الٰہی بجا لاتے مناہی سے بچتے۔ میری بلاؤن پر صبر اور عطاؤن پر شکر کرتے ہین۔ انھون نے اپنی جان و مال۔ اور اولاد و آبرو کو میرے سابقۂ ازل کے

سپرد کر دیا ہے۔ اُن کے قلب مجھ سے ڈرتے رہتے ہین۔ عارف آخرت کی بابت زہد حاصل کرنے کے بعد اُس سے کہدیا کرتا ہے کہ مجھ سے الگ ہو۔ مین خدا کے دروازہ کا طالب ہون۔ میرے نزدیک دنیا اور تو دونون یکسان ہین۔ دنیا مجکو تجھ سے محجوب رکھتی تھی۔ تو خدا سے محجوب رکھتی ہے۔ جو مجھے اُس سے محجوب رکھے اُس مین بزرگی نہین ہے۔ اس بات کو سنو۔ یہ خدا کے علم اور مخلوق مین اُس کے ارادہ کا خلاصہ ہے۔ اور یہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین کا واقعی حال ہے۔ اے دنیا و آخرت کے بندو۔ تم خدا سے ناواقف اور اُس کی دنیا و آخرت سے باخبر ہو۔ تم بمنزلہ دیوار ہو۔ دنیا و آخرت مخلوق اور شہوات ولذات۔ تعریف اور قبولیت خلق یہ سب تیرے بت ہین۔ ماسوے اللہ ہر چیز بت ہے۔ اہل اللہ خدا کی ذات کے طالب ہین۔ دنیا و آخرت خدا کے دروازہ پر یا طبیب کے گھر مین موجود ہین وہ جو چاہتا ہے۔ ان سے لے کر نفس کو کھلا دیتا ہے۔ منافقو۔ تمہین اس کی خبر نہین۔ منافق اس کلام کا ایک حرف نہین سُن سکتا۔ اس پر قیامت گزر جاتی ہے۔ کیونکہ وہ حق بات سننے کی قدرت نہین رکھتا۔ میرا کلام حق ہے اور مین حق پر ہون۔ میرا کلام خدا کی طرف سے ہے۔ میری جانب سے نہین۔ شرع کی جانب سے ہے ہوس کی طرف سے نہین۔ لیکن تیری ناکارہ سمجھ آفت ہے۔ افسوس تو نے اپنے علم پر عمل نکیا۔ علم کیا نفع دے گا۔ جوانی مین مشائخ کیخدمت نکی۔ بڑھاپے مین کیا کرے گا مرتے وقت ہر مومن کی آنکھ کھلجاتی ہے اور وہ جنت مین اپنے مقام کو دیکھ لیتا ہے۔ حور و غلمان اس کی طرف اشارہ کرتے ہین۔ جنت کی خوشبو اُس تک پہنچتی ہے۔ اسی لئے موت اور اس کی سختیان آسان ہو جاتی ہین۔ اور اللہ تعالےٰ اُس سے ایسا معاملہ کرتا ہے جیسا آسیہ سے کیا تھا۔ ہان بعض اہل اللہ کو یہ باتین موت سے پہلے معلوم ہو جاتی ہین۔ وہ مقرب دیکھتا ہین اور مرید سے مراد ہو گئے ہین۔ اے خدا پر معترض۔ بیہودہ باتین نکر۔ قضا و قدر کو رد کرنے یا روکنے والا کوئی نہین۔ تسلیم اختیار کر۔ راحت پائے گا۔ یہ دن رات تیرے سامنے موجود ہین۔ تو اُن کو رد نہین کر سکتا۔ رات اپنے وقت پر ضرور آئیگی۔ تو اس سے خوش ہو یا ناخوش یہی حال دن کا ہے۔ تیرے گمان کے خلاف یہ دونون ضرور آئین گے اسی طرح قضا و قدر تیرے نفع کے لیے ہو یا نقصان کے لئے آئے بغیر نہ رہیگی۔ جب فقر کی رات آئے تو اُسے تسلیم کر۔ اور غنا کے دن کو رخصت کر دے۔ مرض کی رات نمودار ہو تو عافیت کے دن کو الوداع کہہ۔ مکروہات کی رات آئے تو تسلیم کے بعد مرضیات کے دن کو وداع کر۔ امراض و اسقام۔ اور فقر و بے آبروئی کی راتون کا خوش دلی سے استقبال کر قضا و قدر مین کسی شئے کو رد نکر۔ ورنہ ہلاک ہو گا۔ ایمان جاتا رہے گا۔ قلب مکدر اور

باطن مردہ ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابون مین فرمایا ہے مین برحق معبود ہون میرے سوا کوئی معبود نہین۔ جو میری قضا و قدر کو تسلیم کرتا بلاؤن پر صبر اور نعمتون پر شکر بجالاتا ہے۔ مین اُس کا نام صدیقون مین لکھ لیتا ہون۔ اور جو ایسا نہین کرتا اُس سے کہدو کہ میرے سوا اور خدا ڈھونڈ لے جب تو قضاء آلٰہی پر رضامند۔ بلاؤن پر صابر اور نعمتون پر شاکر نہین ہے تو تیرا پروردگار ہی نہین اس کے سوا کوئی اور خدا ڈھونڈے حالانکہ اور خدا ہو ہی نہین سکتا۔ اگر تو خدا کو چاہتا ہے تو قضائے آلٰہی پر رضامند رہ۔ تقدیر کی خیر و شر اور اُس کی شیرینی و تلخی پر ایمان لے آ۔ اور یہہ سمجھ لے کہ جو مصیبت تجھے پہنچنے والی ہے وہ ہرگز نہ ٹلے گی۔ اور جو ٹلگئی ہے وہ کسی طرح پہنچنے والی نہتھی۔ جب ایمان درست ہوجائے گا تو تو ولایت کے دروازہ پر جا پہنچے گا۔ اور خدا کے اُن بندون مین ہوجائے گا۔ جن مین واقعی عبودیت کے معنے پائے جاتے ہین۔ ولی کی علامت یہ ہے کہ ہر حال مین بلاچون وچرا۔ مع ادائے اوامر و ترک نواہی سر بسر خدا سے موافقت کیا کرتا ہے۔ اس لئے اسکی صحبت دائمی ہوتی ہے۔ وہ اس کے قرب مین دہنے بائین اور پیچھے نہین ہوا کرتا بلکہ سامنے رہتا ہے۔ وہ سینہ بلا پشت۔ قرب بلا بُعد۔ صاف بلا کدورت۔ اور خیر بلا شر بنجاتا ہے۔ تو مخلوق سے امید و بیم رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ خدا کے ساتھ شرک ہے۔ دینے کے وقت تو خلقت کی مدح کرتا ہے۔ اور ندینے کے وقت مذمت حالانکہ یہ خدا کیساتھ شرک ہے۔ افسوس۔ مخلوق کے پاس کچھہ نہین۔ تو خیر سے جدا ہے تیرے پاس توحید نہین۔ کل چیزین مخلوق کیجانب سے نہین بلکہ خدا کی طرف سے موجود ہوتین اور اُسی سے ملجاتی ہین۔ اور رستہ قطع کرنے کے بعد اُس کے دروازہ کی طرف رجوع کرنے سے ملتی ہین۔ ابتدا مین سبب ہوا کرتا ہے اور انتہا مین مُسبّب۔ مبتدی پہلے سبب سے اشیاء حاصل کرلیا کرتا ہے جس طرح کسی پرند کا بچہ کہ اپنے مان باپ سے دانہ مانگتا ہے۔ اور وہ اُسے بھراتے رہتے ہین۔ پھر جب بچہ بڑا ہوجاتا ہے اور اُڑنا سیکھ لیتا ہے مان باپ سے بے پروا ہوجاتا ہے اور اپنے پرون کی طاقت سے خود اپنی روزی طلب کرتا ہے۔ تم مین کسی نے توکل کے ہاتھ سے کوئی ایسا نوالہ کھایا ہے جس مین اپنی طاقت اور مخلوق پر بھروسا نہو؟ افسوس تم ایسی صفت کے مدعی ہو جو تم مین نہین پائی جاتی۔ جبکہ تو اپنی طاقت و اسباب پر بھروسا کر رہا ہے تو اسلام و ایمان اور توحید و ایقان کا مدعی کیون بنتا ہے یہ بات دعوے سے حاصل نہین ہوا کرتی۔ افسوس تو اس مقام پر بیٹھکر لوگون کو واعظ سناتا اور پھر اس مین ہنستا اور مضحکہ انگیز حکایتین بیان کرتا ہے نہ تو فلاح پائے گا نہ سننے والے۔ وعظ علم و ادب ہوتا ہے۔ اور سننے والے گویا مکتب کے لڑکے ہین۔ بچے سختی و احتیاط اور ترش روئی سے کچھہ سیکھا کرتے ہین۔ بعض لوگ محض عطائے آلٰہی کے باعث بلا سختی علم حاصل کرلیتے ہین

بہت سے لوگ بظاہر اسلام کے مدعی ہین اور ان کا مقولہ وہ ہے جو کفار کہا کرتے ہین کہ ہماری دنیوی زندگی سب کچھ ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہین اور ہمین زمانہ ہلاک کر دیتا ہے۔ یہی قول اسلام کے اکثر مدعیون کا ہے اور اکثر اسے کہتے تو ہین مگر چھپا لیتے ہیں۔ یعنی اپنے افعال سے اس قول کو بزبان حال بیان کرتے ہین۔ میرے نزدیک ان کی قدر مچھر کی برابر نہین۔ خدا کے ہان سب حقیقت کھلجائے گی۔ ان کو اتنی عقل و تمیز نہین کہ ضرر و نفع دینے والی چیز مین فرق کر سکین۔ اللہ تعالےٰ نے یوسف علیہ السلام کے قصہ مین فرمایا ہے کہ ہم تو اُسے پکڑین گے جس کے پاس ہمارا اسباب نکلا ہے یعنی جس کے پاس ولایت و توحید و ایمان کا سامان موجود ہے۔ قلب جب خدا کیلئے درست ہو جاتا ہے تو خدا اُس کو مخلوق و اسباب بیع و شرا اور لین دین کے ساتھ نہین چھوڑا کرتا۔ اُسے ممتاز و خالص۔ پستی سے اٹھاتا اپنے دروازہ پہ بٹھاتا اور اپنے لطف کی گود مین سلاتا ہے۔ افسوس۔ تیرے اسلام کا قمیص پھٹا ہوا۔ اور ایمان کا کپڑا ناپاک ہے۔ تو ننگا ہے تیرا قلب نادان سر مکدر سینہ اسلام کے لئے غیر کشادہ باطن خراب اور ظاہر درست ہے۔ نامۂ اعمال سیاہ ہے۔ دنیا جسے تو محبوب جانتا ہے کوچ کرنے والی قبر و آخرت سامنے آنیوالی ہے۔ اپنے کام اور عنقریب انجام کے لئے بیدار ہو۔ کیا خبر تیری موت آج یا اسی گھڑی ہو۔ تجھ مین اور تیری امیدون مین پردہ پڑ جائے۔ دنیا سے تو جس چیز کا امیدوار ہے وہ نہ ملے گی۔ اور جس آخرت کو بھول گیا ہے وہ سامنے آجائے گی۔ غیر اللہ مین مشغول رہنا بلہوسی ہے۔ ماسوے سے امید و بیم رکھنا بلہوسی ہے۔ خدا کے سوا ہمین نہ کوئی نفع دیسکتا ہے نہ ضرر اُس نے ہر چیز کے لئے سبب مقرر کیا ہے۔ حکم سبب ہی پر وارد ہوا کرتا ہے۔ جب تو نے حکم با سبب پر عمل کیا تو گویا سبب پر عمل کیا۔ اس وقت تجھ سے اسباب اس طرح ساقط ہو جائین گے جس طرح درختون کے پتے۔ اسباب جا کر سبب اور چھلکا دور ہو کر صرف مغز باقی رہجائے گا سبب یعنی اصل کے ساتھ تعلق کرنا مغز ہے گویا درخت کا پھل۔ موحد اپنے حالات مین انتقال کرتا رہتا ہے یعنی مشک سے نالی۔ نالی سے نہر۔ نہر سے دریا۔ فرع سے اصل۔ ولد سے والد۔ عبد سے معبود۔ صنعت سے صانع۔ عاجز سے قادر۔ فقر سے غنا۔ ضعف سے قوت۔ اور قلیل سے کثیر کیجانب منتقل ہوتا ہے۔ میرے آگے طول کلامی نکرو۔ تم مین اکثر کے دل ایمان سے خالی ہین۔ جس کے نفس کو کوئی حاجت ہو وہ اُسے سکوت و حسن ادب کی لگام اور تقوی کی زرہ پہنائے۔ یہ اُس کے اطمینان اور وصول الی اللہ کا سبب ہے۔ وصول دو قسم ہے ایک وصول عام۔ دوسرا وصول خاص۔ مرنے کے بعد وصول الی اللہ عام طور کا وصول ہے۔ اور بعض اہل اللہ کا موت سے پہلے قلبی وصول دوسرے یعنی وصول خاص مین داخل ہے۔ یہ وہ لوگ،

ہین جو مخالفتون سے نفس کا مجاہدہ کرتے اور نفع وضرر کے متعلق مخلوق سے جدا رہتے ہین۔ اس پر مداومت کرنے سے یہ لوگ اسی طرح خدا تک پہنچ جاتے ہین جس طرح عوام موت کے بعد پہنچتے ہیں۔ جب یہ مرتبہ مل گیا اُسے مقام تمکن و بسط اور مرتبۂ ہمکلامی و موانست حاصل ہو جاتا ہے۔ اسوقت یہ واصل شخص کہدیتا ہے کہ اپنے تمام اہل کو میرے پاس لے آؤ۔ یوسف علیہ السلام جب کنوئین اور قید خانہ سے نکلے اور اُن سختیون پر صبر کرنے کے بعد صاحب اقتدار ہو گئے اور ہر چیز اُن کے قبضہ مین آگئی تو بھائیون کو حکم دیا کہ اپنے تمام اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔ جب آپ کو غنا و ملک عنایت ہوا تو قبض مرتفع ہو کر بسط حاصل ہو گیا۔ آپ کنوئین اور قید خانہ مین گنگ تھے وہان سے نکلکر فصاحت حاصل ہو گئی۔ اے قوم ہر چیز خالق کل سے طلب کرو۔ اپنی تمام ہمت اسکی طلب مین صرف کردو۔ اہل اللہ نے قرب الٰہی کی طلب مین اپنی جانین دے ڈالی ہین انھون نے اپنے مطلوب کو جان لیا تھا۔ اس لئے جان دینا ان پر آسان ہو گیا۔ جو مطلوب کو معلوم کر لیتا ہے اس پر جان و مال خرچ کر دینا آسان ہو جاتا ہے۔ **حکایت** ایک شخص نخاس کی طرف گذرا۔ وہان ایک خوبصورت لونڈی اس کے دل مین کُھب گئی۔ ایک قدم آگے نہ بڑھ سکا یہ شخص نہایت پر تکلف لباس پہنے ایک ایسے نفیس گھوڑے پر سوار تھا جو قیمت مین ایک ہزار دینار کا تھا۔ ہاتھ مین جڑاؤ تلوار۔ اور آگے آگے غلام غاشیہ بردار۔ چند قدم بڑھ کر مالک سے لونڈی کی خریداری کی بابت گفتگو کی۔ اُس نے کہا اس مین شک نہین تم میری لونڈی پر عاشق ہو گئے اور عاشق کا قاعدہ ہے کہ طلب محبوب مین اپنی ہر چیز دے ڈالتا ہے۔ جب تک اُن تمام چیزون کو اس کی قیمت مین ندو گے جو اس وقت تمہاری ملک مین ہین۔ مین اسے ہرگز تمہارے ہاتھ فروخت نہ کرون گا۔ وہ شخص یہ سنتے ہی گھوڑے سے اتر پڑا۔ اپنے تمام کپڑے اُتار دیئے۔ نخاص سے ایک کرتا مستعار مانگ کر تمام سامان مع غلام اسکے حوالے کر دیا۔ اور ننگے پانون ننگے سر لونڈی کو لے کر اپنے گھر چلا گیا۔ قیمت دی اور چیز لے لی۔ چونکہ مطلوب کو پہچان لیا تھا۔ یہ تمام صرف اُس پر آسان ہو گیا۔ جو شخص محبت مین صادق ہو وہ بجز محبوب اور کسی کے پاس ٹھیرا ہی نہین کرتا۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ مین نے جنت اور اسکی نعمتون کی خبر سن لی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جنت مین وہ تمام چیزین موجود ہین جنکو جی چاہتا اور آنکھین لطف اٹھاتی ہین۔ لیکن اُس کی قیمت کیا ہے۔ اسکا جواب ہم یہ دین گے کہ خدا خود فرما چکا ہو کہ اللہ نے جنت کے بدلے مؤمنین کی جان و مال کو خرید لیا ہے۔ جان و مال اُسے سونپ دے جنت تیری ہو گئی۔ ایک اور شخص نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ اُن مین ہو جاؤن جو ذات الٰہی کے طالب ہین۔ کیونکہ میرے دل نے باب قرب کو معلوم کر لیا ہے۔ مین محبین کو وہان خلعت پہنے

آتے جاتے دیکھتا ہون۔ اس دروازہ مین داخل ہونے کی قیمت کیا ہے؟ مینے جوابدیا کہ اُس کی طلب مین سر سے پانون تک اپنے آپ کو صرف کر۔ شہوات ولذات کو چھوڑ کر انمین فنا ہوجا۔ جنت ومافیہا چھوڑ۔ نفس وہوے وطبیعت اور خواہش دنیوی واخروی کو ترک کر۔ غرضیکہ ہر شئے کو دلکی پیٹھ کے پیچھے ڈالدے۔ پھر اس دروازہ مین داخل ہوجا۔ تجھے وہ جلوہ نظر آئے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ جس کو کامل طور پر یہ مرتبہ ملتا ہے اور جس کے دل کے قدم اس رستہ مین جم جاتے ہین دنیا وآخرت دونون اُسکے ہین کہ بلا رنج وتعب محض نعمت بنکر اُس کے آگے آجاتے ہین اے لڑکے اللہ کا نام لے اور باقی سب کو چھوڑ دے۔ اور یہ کہہ کہ جس نے پیدا کیا ہے وہی مجھے ہدایت کریگا۔ اے دنیا مین زہد اختیار کرنے والے جب تیرا دل اُس سے نکل کر طالب آخرت ہو تو یہ کہہ جس نے مجھے پیدا کیا ہو وہی سیدھا رستہ دکھائے گا۔ اور اے خدا کے طالب اس کی معرفت کے راغب۔ اور ماسوے سے الگ ہونے والے جب تیرا قلب جنت سے الگ ہوجائے اور مولا کا طالب ہو تو یہ کہہ کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہی ہدایت کرے گا۔ دشوار رستہ کے باعث اس سے ہدایت طلب کر اے ان دونون رستون مین چلنے کا ارادہ کرنے والے۔ ان لوگون سے رہبری کا طالب ہو جو ان رستون مین چلے اور خوفناک مقامات کو معلوم کر چکے ہین وہ کون ہین؟ علم پر عمل کرنے والے مشائخ۔ جو اپنے اعمال مین خالص ومخلص ہین اے لڑکے رہبر کا غلام بن۔ اس کے پیچھے پیچھے رہا کر۔ اس کے آگے اپنی سواری چھوڑ کر ہمرکابی مین چل۔ کبھی دہنے کبھی بائین کبھی پیچھے کبھی آگے رہ۔ اُس کی رائے سے باہر نہ ہو۔ اس کے قول کی مخالفت نکر۔ تو اپنے مقصود کو پہنچ جائے گا۔ اور سیدھے رستہ سے نہ بھٹکے گا۔ خدا کی توحید پر قائم رہ۔ تمام کام بنجائینگے اور ساری سختیان دور ہون گی۔ ابراہیمؑ جب ڈھیکلی مین بٹھاکر آگ مین پھینکے گئے تو آپ نے تمام وسیلے منقطع کر دئے اور خدا کے سوا اور کسی کی طرف متوجہ نہوئے۔ اس لئے اللہ تعالے نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیمؑ کے لئے سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہوجا۔ اے آگ اپنے فعل سے معزول ہو۔ بدل جا۔ اپنی حرارت وایذا کو روک لے۔ اپنی تیز تلوار اور سوزش وغضب کو موقوف رکھ۔ عاجز ہو کر سکڑ جا۔ بلا اذیت ٹھنڈی پڑجا۔ یہ سب توحید واخلاص کی برکت سے تھا۔ بندہ جب توحید واخلاص مین کامل ہوتا ہے تو کبھی خدا اُس کا ہوجاتا ہے۔ اور اس کی تکوین مین داخل رہتا ہے اور کبھی اللہ تعالے تکوین کو اُس کے سپرد کر دیتا ہو اور بندہ اپنے نفس کے لئے مختص ہوتا ہے۔ یہ مرتبہ مخلوق مین خواص کے لئے ہے۔ جنت مین جانے والا جب کسی چیز کو امر کُن سے مخاطب کرے گا۔ فوراً ہوجائے گی۔ تکوین کی شان

آج دنیا مین ہونی چاہیے نہ کہ کل جنت مین۔ ابراہیم لڑکپن سے لیکر بڑہاپے تک توکل پر ثابت
قدم رہے۔ مخلوق مین سے ہمسایون وغیرہ نے آزار دیے۔ فقر اور تنگی معاش کے ساتھ کثرت
عیال محط سالی۔ اور بھائی بندون کی نفرت کے رنج مین مبتلا رہے۔ جو کچھ مین کہتا ہون تم اُسے
عنقریب یاد کروگے۔ اور یاد کر کے پچھتاتے رہوگے۔ میری بات سنو۔ مین رسول اور اُسکے خدا کا
نائب ہوں۔ الٰہی مین اس دنیا مین تجھ سے عفو اور عافیت کا خواہان ہون یعنی جو کچھ کر رہا ہون
اس کی بابت عافیت چاہتا ہون۔ تو نے انبیا اور پیغمبرون کو اپنے پاس بلایا ہے اور مجھے پہلی
صف مین کھڑا کر دیا ہے۔ مین ہر مخلوق کا رنج اٹھاتا ہون۔ اس لئے عفو اور عافیت کا خواستگار
ہون۔ مجھے شیاطین انس وجن اور جمیع مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ۔ آمین۔ شیخ
رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا۔ اے زاہدو۔ عابدو۔ خالص عمل کرو۔ ورنہ تکلیف نہ اٹھاؤ۔
تم کو روزہ نماز اور موٹا کھانا پہننا بلانیت واخلاص اچھا معلوم ہوتا ہے بلکہ اس مین نفس وہوٰی
شامل ہے۔ اہل اللہ اس سے پرے قلبی حیثیت سے ہین۔ وہ حکم کی معیت مین قضا وقدر کیساتھ
گردش کرتے ہین۔ ظاہر وباطن اور سر وعلانیہ مین خالق ومخلوق کے ساتھ حدود الٰہی کی
محافظت رکھتے ہین۔ ہر بزرگ کو اس کی بزرگی اور ہر حقدار کو اُس کا حق دیتے ہین۔ قرآن کا
حق سنت پیغمبر علیہ السلام کا حق۔ اور اپنے باطنی علم الٰہی کا حق ادا کرتے رہتے ہین۔ اہل وعیال کو
ان کا نفس کو نفس کا۔ قلب کو قلب کا مخلوق کو مخلوق کا حق ادا کر دینا ان کا لازمی کام ہے
وہ تفویض وتمکین وحبس واطلاق اور اخذ وعطا کے مرتبے مین ہین قلوب واسرار ونفوس پر
حدود قائم کرتے ہیں۔ خلق کے محسن ہین۔ یہ چیز تمہارے کامون اور معلومات سے پرے ہے
مؤمن جب اپنے بھائی کو نصیحت کیا کرتا ہے اور وہ قبول نہین کرتا تو ناصح کہدیا کرتا ہے کہ
تو عنقریب میری بات کو یاد کرے گا۔ مین اپنا کام خدا کو سونپتا ہون۔ عارف توحید ومعرفت
کی تلوار لے کر مخلوق کے نفوس جہاد کرتا رہتا ہے اور جو اُن مین سے اُس کے دل مین کُھب
جاتا ہے اُسے بادشاہ حقیقی کے دروازہ پر لیجاتا ہے۔ وہ اپنے بندون کو دیکھ رہا ہے۔ مؤمن
کو عبادت بہت محبوب ہے۔ گھر مین بیٹھنے سے نماز کی طرف اُٹھکر چلا جانا اسے بہت پسند ہے
اس کا قلب موذن کا منتظر رہتا ہے۔ موذن خدا کا داعی ہے۔ جب وہ اذان سنتا ہے تو
اس کے دل کو فرحت ہوتی ہے اور وہ مسجدون کی طرف دوڑ جاتا ہے۔ سائل کی آنے
سے خوش ہوتا ہے۔ اور اگر اُس کے پاس کچھ ہوتا ہے تو دیڈالتا ہے۔ کیونکہ اُس نے پیغمبر علیہ
السلام کا یہ قول سُن رکھا ہے کہ سائل خدا کا بھیجا ہوا تحفہ ہے۔ اور خوش کیون نہو اُسے تو خدا نے
اس لئے بھیجا ہے کہ سائل کی معرفت اُس سے قرض مانگے۔ یہ مؤمن عابد کے اداب ہین۔

اور عارف کا یہ طریقہ ہے کہ وہ حدود شرع کی اور غیر کو جگہ دینے کی اپنے قلب کی حفاظت کیا کرتا ہے۔ اُسے خوف رہتا ہے کہیں اس کے قلب میں غیر کے خوف ورجا اور توکل کو دخل نہ ملجائے۔ وہ خلق اور اسباب کے میل کچیل سے اپنے دل کی حفاظت کیا کرتا ہے حالانکہ مخلوق بمنزلہ مریض اور وہ بمنزلہ طبیب ہے اور اُسے مردم آمیزی کی ضرورت ہے تاہم مخلوق سے ملنے کو بُرا جانتا ہے۔ وہ قرب الٰہی کی عزت کے سبب جو اُسکی دلی آرزو اور پسندیدہ چیز ہے۔ دنیا اور آخرت کی زندگانی کو مکروہ جانتا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمنین سے خطاب کرے گا۔ تم نے آخرت کو دنیا پر اور میری عبادت کو اپنی خواہشوں پر مقدم رکھا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم۔ میں نے جنت تمہارے ہی لئے پیدا کی ہے۔ یہ قول مؤمنین کے لئے ہوگا۔ لیکن محبین سے یہ ارشاد کیا جائے گا کہ تم نے دنیا وآخرت اور تمام مخلوق پر مجھے مقدم رکھا ہے۔ خلقت کو اپنے قلوب واسرار سے نکال ڈالا ہو اب میرا دیدار و قرب تمہارے لئے ہے تم میرے حقیقی بندے ہو بعض اولیاء اللہ جنت کا کھانا کھاتے اور وہیں کا پانی پیتے ہیں۔ اور اس کی تمام نعمتوں کا نظارہ کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض کھانے پینے سے الگ اور مخلوق سے محجوب ہو کر الیاسؑ وخضرؑ کی طرح بلاموت زمین پر بستے ہیں۔ ان کے علاوہ اللہ کے اکثر بندے ایسے بھی ہیں جو جہان میں مخفی ہیں کہ لوگ انھیں نہیں دیکھتے اور وہ سب کو دیکھتے ہیں لوگوں میں اولیاء اللہ بہت اور اعیان بہت کم ہیں۔ بعض اہل اللہ مفرد ہیں۔ لوگ ان کے پاس آتے اور ان کا تقرب ڈھونڈتے ہیں۔ زمین ان کے باعث اُگاتی۔ آسمان ان کے سبب مینہ برساتا ہے۔ اور مخلوق کی بلائیں ان کے طفیل دفع ہوتی ہیں ذکر الٰہی اور تسبیح وتہلیل فرشتوں کا کھانا پینا ہے۔ یہی حال بعض اولیاء اللہ کا ہے۔ تمہیں اس کلام کے سننے سے کیا حاصل۔ تم میں اکثر ابلیس کے فرزند اور اس کے غلام ہیں۔ نہ تمہیں بزرگی ہے نہ اُسے۔ اسے بدنصیبو اس کی اطاعت چھوڑو۔ اس سے جدا ہو جاؤ۔ اپنے باطنی قدموں سے خدا کے پاس آؤ۔ اور اس سے یہ چاہو کہ تمہیں اپنی مرضیات کا رستہ دکھائے۔ اپنی طاعت کرائے۔ دنیا کو مبغوض اور آخرت کو تمہارا مطلوب بنا دے۔ ایسے خزانے کی طرف رہبری کرے جو کبھی فنا نہیں ہوتا اور ایسا چشمہ دکھائے جس کا پانی خشک یا تلچھاڑ نہیں ہوا کرتا۔ پھر جب تم کو یہ سب دیدلے تو دعا کرو کہ آخرت کو تمہارا مبغوض بنا دے۔ اور خاص اپنے لئے اخلاص عمل۔ اپنی محبت۔ اور ترک ماسوئے نصیب کرے۔ تو مخلوق اور سبب کا بندہ ہے۔ اگر خدا کا بندہ ہوتا تو تیرے تمام کام اُس کے سپرد اور حاجتیں اس کی طرف منتقل ہو تیں۔ ایسی بات کیوں کہتے ہو جس میں تمہارا فعل قول کی تکذیب کرتا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا۔ اے مؤمنو۔ جو بات

نکر سکو وہ منہ سے کیون کہا کرتے ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ بیزاری کا باعث ہے کہ کہو اور کرنہ سکو
تمہاری بیحیائی ہر حال مین کثرت دروغ گوئی۔ اور توحید مین جھوٹ بولنے سو تمہارے فرشتے تعجب کرتے
ہین۔ تمہاری تمام باتین۔ گرانی وارزانی اور احوال سلاطین واغنیار اور اس سے متعلق ہین کہ فلان
شخص نے کھایا۔ اُس نے پہنا۔ اس نے نکاح کیا۔ فلان شخص مالدار ہوگیا۔ اور فلان مفلس قلاش
یہ سب بلہوسی ہے۔ خدا کی بیزاری اور عقوبت کا باعث ہے۔ توبہ کرو گناہون کو چھوڑدو۔ اور
محض خدا کی طرف رجوع ہوجاؤ۔ اُس کی یاد مین غیرون کو بھلا دو۔ میرا کلام سنکہ ثابت قدم رہنا
ایمان کی اور اُس سے بھاگنا نفاق کی علامت ہے۔ اے مجھ پر طعن کرنے والے۔ اِدھر آ۔ تاکہ
مین اپنی اور تیری حالت کو شرع کی کسوٹی پہ لگاؤن۔ پھر جس کی حالت مشتبہ اور کھوٹی نکلے وہ
طعنہ زنی وترک اور جیتے جی مرجانے کا مستحق ہے۔ بسم اللہ۔ ادھر آ۔ مین باہر نکلتا ہون۔ تو مخنثون
کی طرح سے مجھ سے منہ چھپا کرنہ بھاگ۔ یہ لاشئے۔ اور محض ہوس اور سستی ہے۔ افسوس
تیرا حال عنقریب ظاہر ہوگا۔ الٰہی ہم پر رحمت نازل کر۔ اور دنیا وآخرت کی رسوائی سے بچا۔
اے لڑکے تیرے کام بے بنیاد ہین۔ تیری دیوار گر پڑے گی۔ بدعت وگمراہی تیری بنیاد ہے
اور ریار ونفاق اُس کی دیوار۔ اب یہ دیوار کیونکر قائم رہے گی۔ یہ برابر ہوئے۔ اور بمقتضائے طبیعت
ہے توہوئے وطبیعت کے اشارے سے کھاتا پیتا اور نکاح وجماع کیا کرتا ہے۔ کسی بات مین
تیری نیت درست نہین۔ ہر حال اور تمام اعمال مین مؤمن کی نیت درست ہوا کرتی ہے۔ وہ خدا
ہی کے حکم سے کھاتا پیتا پہنتا اور نکاح کیا کرتا ہے۔ دنیا وآخرت کے متعلق اس کا حال یہی ہے
وہ دنیا مین بواسطۂ شرع خدا کے حکم سے ہر کام کیا کرتا ہے۔ اور آخرت مین بلا واسطہ کرے گا۔
وہ دنیا اور سرعت فنا کو دیکھکر اُس مین زہد اختیار کرتا اور اپنے حصۂ ازلی کو یاد کرتا ہے۔ اور شرع
وباطن کی شہادت سے اپنا حصہ لیا کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ مجھے اس کی حاجت نہین۔ مین اسے
نہین چاہتا۔ اس کا دل دہنے بائین ہوتا ہے مگر وہ اس کے لینے پر مجبور کردیا جاتا ہے۔ یہ اُسکا
دنیوی حال ہے۔ آخرت مین خدا کی ملاقات تک وہ جنت کو آنکھ بھر کر بھی نہ دیکھے گا۔ ایسا شخص
امر یقینی حکم مقدم اور اشارہ الٰہی سے کسی چیز کو لیا کرتا ہے۔ اس لئے وہ جنت وحور وغلمان
اور دیگر خواہشون کا حق ادا کرنے کے لئے۔ امر الٰہی کو قبول کرے گا اور اس مین وقتاً فوقتاً انبیار
ومرسلین وشہدار وصالحین کی موافقت کرتا رہے گا۔ ورنہ وہ بسا اوقات خدا ہی کے پاس
رہے گا۔ جب تو خدا سے ڈرے گا تو ہر حال مین کشادگی حاصل ہوگی۔ کیا تو نے اللہ تعالےٰ کا
یہ قول نہین سُنا کہ جو خدا سے ڈرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے کشائش اور ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے
کہ جہان سے گمان بھی نہین ہوتا۔ اس آیت نے اس بات پر توکل اور اغنیار وملوک پر اعتماد کا

دروازہ بند اور توکل کا دروازہ کھولدیا ہے۔ جو اُس سے ڈرتا ہے خدا اُسکے لیۓ کشادگی دیتا ہے
مین تمہارے ساتھ کیا کرون تم سے کہان تک کہون۔ اے ناصح اگر تو کسی زندہ کو پکارتا تو اپنا کلام
اُسے سنادیتا۔ لیکن تو جسے پکار رہا ہے اس مین حیات ہی نہین۔ تیرا . . . . قلب اسلام وایمان وایقان
سے خالی ہے۔ تجھے نہ علم ہے نہ معرفت۔ بلکہ سراسر ہوس ہے۔ اور تیرے ساتھ کلام کرنا اُسے
ضائع کردینا ہے۔ اے منافقو۔ تم توکل کے متعلق فقط زبان سے کلام کرنے پر قناعت کر چکے ہو
اور تمہارے دل مخلوق کے ساتھ کیا کرتے ہین۔ غیرت الٰہی کے باعث میرے دل مین تمہاری
طرف سے غصہ بھرا ہوا ہے۔ اگر تم خاموش رہے اور مجھ سے مزاحمت نہ کی تو فبہا۔ ورنہ مین تمہارے
گھر جلادون گا۔ اے کھاری اور میٹھے پانی میں حائل ہونے والے۔ ہم مین اور اس مین کہ ہم
تجھ پر غصہ کا اظہار کرین۔ اور قضا وقدر کی بابت تجھ سے جھگڑین۔ حائل ہوجا۔ اور اپنی رحمت کے
وسیلہ سے ہم مین اور ہمارے گناہون مین آڑ بنجا۔ آمین۔ اے لڑکے جب تو اپنے خدا سے
ڈرنیوالا ذاکر وموحد اور بلا سے پہلے اُس کیجانب اشارہ کرنے والا ہوگا۔ اور پھر کسی بلا مین گرفتار ہوجائے
گا تو اللہ تعالےٰ اُسے خطاب کرے گا کہ تو ٹھنڈک اور سلامتی بنجا۔ الٰہی ہمارے ساتھ ایسا ہی کر
گو ہم اس کے مستحق نہین ہین۔ ہمارے ساتھ اپنے کرم سے معاملہ کر۔ ہمین عذاب نہ دے۔ اپنے
سے دور نہ رکھ۔ ہمارے اعمال کے مطابق جزا نہ دے۔ آمین۔ جس طرح گنہگار کو توبہ کرنی فرض ہے
اسی طرح عارف کے لئے ادب کرنا واجب ہے۔ عارف متادّب کیونکر نہو گا۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق کی
نسبت خدا کا زیادہ مقرب ہے۔ جو جاہل ہوکر بادشاہون کا مصاحب بنے گا اس کا جہل اُسے
قتل کرادے گا علیٰ ہذا القیاس جس مین ادب نہین وہ خالق ومخلوق دونون کا مبغوض ہے جسوقت
مین ادب نہو وہ باعث بیزاری ہے۔ اللہ کے ساتھ حسن ادب چاہیۓ۔ ادب کرو۔ آخرت کیجانب
متوجہ ہو جاؤ۔ دنیا سے منہ پھیر لو۔ اور کفار کی طرح اُس پہ نہ جُھکو۔ چونکہ انھین دنیا کا حال
معلوم نہین اس لئے اُس سے پیار ومحبت رکھتے ہین۔ بندہ گناہون لغزشون اور خطاؤن
سے توبہ کرتا۔ دن کو روزہ رکھتا رات کو نماز پڑہتا۔ اور شرعاً حلال کی کمائی کھاتا ہے پھر ترقی
کرکے متورع بنجاتا ہے۔ اس وقت حرام کے خوف سے اُسکی کمائی کم ہو جاتی ہے اسکے
بعد ترقی پاکر منزہ۔ بعدہ زاہد اور پھر ترقی پاکر عارف اور صرف خدا کا محتاج ہوجاتا ہے۔ وہ
اُسے اپنا ہمنشین بناتا اور اس سے کلام کیا کرتا ہے۔ اُس کا دل مخلوق سے خالی ہوتا ہے
اور اُس سے بے پروا ہوکر خدا کا محتاج رہجاتا ہے۔ وہ اُسے ارواح انبیاء واصفیا کے ساتھ
بٹھاتا ہے۔ اور یہ اُس سے مستانس وقریب ہو جاتا ہے۔ یہ رتبہ چند درچند مراتب کے بعد
ملتا ہے۔ افسوس۔ تو ان حالات کو نہین جانتا۔ پھر ان مین کلام کیون کرتا ہے۔ خدا کو

نہین پہچانتا۔ پھر لوگون کو اُس کی طرف بلاتا کیون ہے؟ تو فلان دولتمند اور فلان بادشاہ کے سوا اور کسی کو نہین جانتا۔ تیرا نہ کوئی رسول ہے نہ خدا۔ تو پرہیزگاری سے نہین بلکہ وجہ حرام سے کھاتا ہے۔ کیونکہ دین کے بدلے دنیا کمانا حرام ہے۔ مین منافقون کو سنانے انھین ہموار کرنے اور اُن کی عقلون کو زائل کرنے والا ہون۔ میرے معاون اس منافق کے گھر کو اُجاڑین اور اُس کے ایسے ایمان کو کھوئین گے۔ جس کا وہ مدعی ہے۔ منافق کے پاس لڑنے کے لئے ہتھیار نہین ہین۔ اور نہ گھوڑا موجود ہے کہ جس پر سوار ہوکر خالق و مخلوق کے مابین آتا جاتا رہے۔ ظاہر و باطن سبب و مسبب اور حکم و علم کے مابین آمد و رفت کرتا رہے۔ اثر ایمان و عمل ایقان و قوت توحید اور خدا پر توکل و اعتماد آفت آنے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ ایمان اس دعوے پر گواہ ہے۔ مؤمن خدا سے ڈرتے اور اُسی سے امید رکھتے ہین۔ اپنی حاجتین اسی کے پاس لیجاتے ہین۔ اور سب کو چھوڑکر اُسی کے دروازہ کی طرف رجوع کرتے ہین۔ کیا ہوگیا تم اپنے خدا کو کیون نہین پہچانتے۔ جو دنیا کو پہچان لیتا ہے فوراً اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو آخرت کو پہچانتا ہے تو اُسے معدوم ہونے کے بعد موجود خیال کرتا ہے۔ اس لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور خدا سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ اس وقت اس کی چشم باطن مین دنیا و آخرت حقیر ہو جاتی ہین اور وہ اللہ تعالیٰ کو مکرم و معظم جان لیتا ہے۔ اس لئے غیر کو چھوڑکر اسی کا طالب ہو جاتا ہے۔ مخلوق اس کے آگے ذرہ کی مانند ہوتی ہے۔ وہ ان کو ایسا جانتا ہے گویا لڑکے مٹی سے کھیل رہے ہین۔ وہ بادشاہون کو معزول۔ اغنیار کو معزور۔ اور غیر اللہ سے مشغلہ کرنیوالون کو محجوب سمجھتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم قرآن و حدیث اور کلام صالحین کے ساتھ کھیل رہے ہو اور یہ کھیل تمہارے جہل کے سبب ہے۔ اگر تم کتاب اور سنت پر عمل کرتے تو عجب برکت دیکھتے وہ مرضیات الٰہی بجالانے پر صبر کرتے ہین۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے پسند کی چیزین عنایت کر دیتا ہے۔ صبر نہو تو فقر و بلا عقوبت ہے اور کے ساتھ کرامت۔ مؤمن قرب الٰہی اور مناجات کے باعث بلا مین نعمت حاصل کرتا ہے اور کبھی اپنی جگہہ سے نہین ٹلتا۔ میرے کلام کا بازار بہت مندہ ہے۔ کیونکہ نفسون اور خواہشون کو کچھہ نہین دیتا۔ یہ آخری زمانہ ہے جس مین نفاق کے بازار لگ گئے ہین اور مین اُس دین کے لئے کوشش کر رہا ہون جس پر ہمارے پیغمبر و صحابہ اور تابعین قائم تھے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ درم و دینار اکثر لوگون کے معبود بن گئے ہین۔ یہ اس قوم موسیٰؑ کی مانند ہین جن کے دلون مین بچھڑے کی محبت شربت کے گھونٹ کی طرح اُتر گئی تھی۔ اس زمانہ مین یہی حال درم و دینار کی محبت کا ہے۔ افسوس تو اس بادشاہ سے مال و جاہ کیون طلب کرتا ہے۔ اور مہمات مین

اس پر کیون اعتماد رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ عنقریب معزول ہونے یا مرنے والا ہے۔ اُسکا مال و ملک
وجاہ سب جاتا رہے گا اور وہ ایسی قبر مین جا رہے گا جو اندھیرے اور وحشت۔ تنہائی اور رنج
وغم اور کیڑون کا گھر ہے۔ وہ سلطنت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہوگا۔ ہان اگر اسکی نیت اور عمل
نیک ہین تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت مین ڈھانک لے گا۔ اور حساب مین تخفیف فرمائے گا۔ اُسپر بھروسا
نکر جو معزول ہونے یا مرنے والا ہے۔ اسوقت تیری امید اور مدد معاش سب منقطع ہو جائے گی۔
مؤمن کی ہمت دنیا اور اہل دنیا۔ آخرت اور اہل آخرت سب سے اونچی ہوتی ہے۔ اُسے معلوم ہے
کہ اللہ تعالیٰ عالی ہمتون کو محبوب رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کی ہمت عالی ہوکر خدا تک پہنچتی اور
اُس کے آگے سجدہ کرتی ہے۔ پھر جب تک وہ قلب و باطن سے مستدعی نہو اللہ تعالیٰ اسے سجدہ
سے سر اٹھانے کا حکم نہین دیتا اسکے بعد اُس کے قلب و باطن ریاست و نیابت اور مخلوق مین
عزت عطا ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا و آخرت مین رئیس اور دارین مین بادشاہ بنکر زندگی کرتا
ہے اے قوم نعمتون پر خدا کا شکر کرو اور اُنھین غیرون کی طرف نسبت ندو۔ کیا تم نے خدا
کا یہ قول نہین سُنا کہ تمہاری ہر نعمت خدا کی طرف سے ہے۔ فقرار کو تلاش کرکے دے
اور اس بات مین کوشش کر کہ کہین تجھ پر اُس جھوٹے منافق کا داؤ نہ چل جائے۔ جو مالدار
ہوکر فقر کا اظہار کرتا ہو۔ خلوت نشینی رونے اور ذلیل رہنے مین فقرار کی صورت بناتا
جب کوئی ایسا شخص تجھ سے کوئی چیز طلب کرے۔ تو تھوڑی دیر توقف کر۔ اور اپنے دل سے
پوچھ۔ کیا تعجب وہ غنی ہوکر درویشی کا اظہار کرتا ہو۔ سوچ کہ تیرا دل کیا کہتا ہے۔ اپنے قلب
سے فتوے لیا کر۔ خواہ مفتی کیسا ہی فتوے دین۔ مؤمن مخلوق کو پہچان لیتا ہے۔ اُن مین
علامتین ہوتی ہین۔ اُس کا قلب جو اشیار کا پہچاننے والا ہے خدا کے اُس نور سے دیکھا کرتا
ہے جو اُس کے باطن مین موجود ہے۔ افسوس تو کاہل ہے اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ لگیگا۔
تیرے ہمسایون۔ بھائیون اور اقارب نے سفر کیا۔ تلاش کرتے رہے۔ کاوشین کی۔ آخر
خزانون تک جا پہنچے۔ ایک درہم پر دس بلکہ بیس درہم کا نفع اٹھایا۔ اور بہت سا مال لے کر
گھر آئے۔ تو اپنے گھر بیٹھا ہے یہ تھوڑی سی پونجی جو تیرے پاس ہے عنقریب جاتی رہے گی
اور پھر تو لوگون سے بھیک مانگتا پھرے گا۔ خدا کی راہ مین کوشش کر۔ محض تقدیر پر اعتماد
نرکھ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہین سُنا کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم
ان کو اپنا رستہ دکھا دیتے ہین۔ جلدی کر۔ اگر لوگ آگئے ہین اور انھون نے اپنا کام
پورا کر لیا ہے۔ ہر چیز خدا کے قبضہ مین ہے۔ غیر سے کچھ نہ مانگ۔ کیا تو نے خدا کا یہ قول
نہین سنا کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہین۔ مگر ہم اُسے مقررہ اندازہ سے

نازل کرتے ہین۔اسی آیت کے بعد محل گفتگو باقی نہین رہا۔اے دینا و درم کے طالب یہ دونون ہی خدا
کے قبضہ مین ہین۔ان کو مخلوق سے نہ مانگ۔اور اُن کے ساتھ انکی طلب مین زبانی شرک نہ کر۔
اسباب پر اعتماد نرکھ۔اے مخلوق کے خالق اے مسبب الاسباب ہم کو مخلوق و اسباب کے ساتھ
شرک کی قید سے نجات دے دنیا و آخرت مین نیکی عنایت کر۔اور عذاب دوزخ سے بچالے۔شیخ رضی اللہ
تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔تم دار الحکمۃ مین ہو۔اس لئے واسطہ کی ضرورت ہے۔اپنے معبود سے ایسا
طبیب طلب کرو۔جو تمہاری باطنی بیماریون کا علاج کرے۔ایسا چارہ ساز۔اور رہبر چاہو جو تم کو دوا
دے۔اور سیدھا رستہ بتائے۔تمہارا دستگیر ہو۔اُسکے مقربون ادب دینے والون۔اُسکے دروازہ
کے دربانون کا تقرب ڈھونڈو۔تم اپنے نفسون۔خواہشون اور طبیعتون کی خدمت و متابعت پر
رضامند ہو۔یہین تمہارے اخلاق کو درست اور دین الٰہی کے متعلق تم کو بے شرم و بیباک بناتا
ہون۔اُن لوگونکی نہ سنو جو تمہارے نفسون کو خوش کرتے اور امرا کے آگے چیونٹی کی طرح ذلیل
ہوتے ہین۔نہ اُن کو خدا کا حکم سُناتے ہین اور نہ منہیات سے روکتے ہین۔اور اگر ایسا کرتے
بھی ہین تو محض نفاق و تکلف ہوتا ہے۔خدا اُن سے اور تمام منافقین سے زمین کو پاک کرے
یا اُنپر رحمت کرے اور اپنے دروازہ کا رستہ دکھائے۔جب مین کسی اللہ اللہ کرنے والے کو
یہ سنتا ہون کہ وہ غیر کی طرف متوجہ ہے۔تو مجھے بڑی غیرت آتی ہے۔اے ذاکر خدا کے پاس
رہکر اُس کو یاد کیا کر۔زبان یا قلب سے غیر کے پاس رہکر اُس کا ذکر نادرست ہی میرے نزدیک
دوست دشمن سب برابر ہین۔روئے زمین پر نہ میرا کوئی دوست ہے نہ دشمن۔یہ دعوی صحت
توحید۔اور مخلوق کو عاجز سمجھنے کے لحاظ سے ہے۔ورنہ تمام متقی میرے دوست اور خدا کے
سارے نافرمان میرے دشمن ہین۔وہ میرے ایمان کا دوست ہی اور یہ دشمن۔الٰہی اس مرتبہ
کو میرے لئے ثابت اور مجھے اُسپر مضبوط رکھ۔اسے اپنا دائمی عطیہ بنادے۔عاریت نکر۔یہ
چیز دعوے و آرائش اور آرزو و ناموری۔اور القاب و زبان درازی سے حاصل نہین ہوتی
بلکہ صدق و اخلاص۔اور ترک ریا۔و عداوت نفس و ہوئے و شیطان سے ملا کرتی ہے عاقل
بنو۔نہ تم اہل دل ہو۔اور نہ تمہارے پاس دلون کو پھیرنے والے کی معرفت ہے۔ہمارے
نفس ریاضت و تعلیم یافتہ نہین ہین۔بلکہ تکبر و عظمت سے پُر ہین۔خدا کے رستہ مین۔
انانیت و دعوے اور میرا اپنا کچھہ نہین ہے۔اسمین تو سراسر محو و فنا ہے۔ابتدا مین ضعف
ایمان کے وقت لا الہ الا اللہ ہی اور انتہا مین قوت ایمان کے وقت لا الہ الا انت۔کیونکہ وہ مخاطب
وحاضر اور موجود ہوجاتا ہے۔جو مخلوق سے طلب کیا کرتا ہے۔وہ خالق کے دروازہ سے اندھا
ہے۔اُس نے نہ خدا کی طاعت کی نہ اُس کے پاس رہا۔اگر جوانی مین طاعت کرتا۔تو اللہ تعالےٰ

بڑھاپے مین اُسے غنی کر دیتا۔ وہ خدمت نکرنے والون کو دیا کرتا ہے۔ تو کرنے والون کو کیون ندیگا مؤمن بوڑھا ہوکر قوی الایمان اور قرب الٰہی کے باعث مخلوق سے بے پروا ہوجاتا ہے خواہ وہ ایک ذرہ ایک لقمہ۔ ایک گدڑی اپنے پاس نرکھتا ہو۔ مگر سب سے مستغنے ہوتا ہے میرے قول سے آگہی حاصل کرو۔ اور اسے پس پشت نہ ڈالو۔ مین بالکل سچ سچ کہہ رہا ہون اور اپنے تجربہ سے بیان کر رہا ہون تم مین اکثر لوگون کو محجوب پاتا ہون۔ لوگ اسلام کے مدعی ہین۔ مگر اُسکی حقیقت سے واقف نہین افسوس مسلمان نام رکھوالینا تم کو نفع ندیگا۔ تم باطن کو چھوڑکر اسلام کی ظاہر شرطون پر عمل کرتے ہو۔ تمہارا عمل کسی کام کا نہین۔ صالحین کے نزدیک لیلۃ القدر کی ایک علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض بندون کی آنکھون سے پردہ اٹھالیتا ہے۔ جس سے وہ فرشتون کے علمون۔ اُن کے چہرون آسمان کے دروازون کا نور اور تجلی خاص دیکھ لیا کرتے ہین۔ کیونکہ اس رات زمین پر خاص تجلی ہوتی ہے۔ بندہ جب خدا کو پہچان لیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اُسے پورا قرب کامل عطا۔ پوری محبت اور کامل عزت عنایت فرما دیتا ہے۔ پھر جب وہ ان مراتب پر سکونت کرلیتا ہے تو اُسے اُسکی ذات سے جدا کرکے اپنا محتاج بناتا اپنی طرف پھیر لیتا اور اپنے اور اُس کے مابین پردہ ڈالدیتا ہے۔ اس سے اُسے آزماتا۔ اور اُسکے عمل کی کیفیت کو دیکھا کرتا ہے۔ کہ دیکھین بھاگتا ہے یا ثابت قدم رہتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہتا ہے تو اُس سے پردہ اُٹھاتا اور اُسے پہلے مرتبہ کیطرف لے آتا ہے۔ جنید رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے بندہ اور اُسکی مملوک چیزین سب خدا ہی کی ہین۔ چونکہ انھون نے اپنا نفس خدا کے سپرد فرماکر اپنے اختیار و مزاحمت کو زائل کر دیا تھا اور اسپر رضامند ہوگئے تھے کہ خدا اُن کے متعلق قضاً و قدر کا متولی رہے۔ اس لئے اُن کا دل درست اور نفس مطمئن ہوگیا تھا۔ انھون نے اِس قول پر عمل کیا۔ کہ میرا ولی وہ خدا ہی جسنے قرآن نازل کیا۔ اور وہ صالحین کا متولیّ ہے۔ فضیل بن عیاض سفیان سے ملکر کہا کرتے تھے کہ آؤ ہم بیٹھ سوچ سوچ کر روئین کہ خدا جانے علم الٰہی ہمارے متعلق کیا ہے۔ یہ نہایت اچھا قول ہے۔ یہ عارف باللہ اُسکے عالم اور اُسکے تصرفات سے واقف شخص کا کلام ہی جس علم الٰہی کی طرف فضیل نے اشارہ کیا ہے۔ وہ حدیث قدسی کا یہ فقرہ ہے۔ کہ یہ لوگ جنت کے لئے ہین اور یہ دوزخ کے مجھے نہ اِنکی پرواہے۔ نہ اُنکی۔ اُسنے سب کو ایک جگہہ مخلوط کر دیا ہے۔ اب یہ معلوم نہین کہ ہم کون سے فرقہ مین ہین۔ اہل اللہ اپنے ظاہری اعمال پر مغرور نہین ہوا کرتے۔ کیونکہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ بہت لوگون کے معبود اُن کے بادشاہ ہین۔ یا اُن کی دنیا اور غنا تندرستی اور قوت اُن کا معبود ہے۔ افسوس تم نے فرع کو اصل۔ مرزوق کو رازق۔ مملوک کو مالک۔ فقیر کو غنی۔ عاجز کو قوی۔ مردہ کو

زندہ سمجھ رکھا ہے۔ تمہارے لئے کوئی بزرگی نہین۔ ہم تمہارا اتباع نہ کرین گے۔ اور تمہارا مذہب نہ لینگے۔ بلکہ ہم سلامتی و سنت و ترک بدعت اور عمل توحید و اخلاص۔ اور ترک ریا و نفاق کے اونچے مقام پر تمسے الگ جا بیٹھین گے۔ ہم مخلوق کو عجز و ضعف اور ناچاری کی آنکھ سے دیکھینگے اگر تو دنیا کے جابرون۔ فرعونون۔ بادشاہون۔ اور مالدارون کی عظمت کریگا۔ اور خدا کو بھولے گا اُسکی تعظیم نکرے گا۔ تو تیرا حکم وہی ہے۔ جو بت پرستون کا۔ تو جسکی عظمت کریگا وہ تیرا بُت بنجائیگا بتون کے خالق کی پرستش کر۔ تمام بت تیرے آگے سرنگون ہو جائین گے۔ خدا کا مقرب بن مخلوق تیری مقرّب بنجائے گی۔ تو جسقدر خدا کی تعظیم کرے گا مخلوق اُسی قدر تیری عظمت کریگی اور جسقدر تو اُسے چاہے گا۔ اسیقدر خلقت تجھسے محبت رکھے گی۔ جتنا اُس سے خوف کریگا اُسیقدر مخلوق تجھسے ڈرے گی۔ جسقدر اُس کے اوامر و نواہی کا احترام کریگا اُسی قدر مخلوق تجھے محترم جانے گی۔ خلقت تیرے تقرب الٰہی کے مطابق تیری مقرب اور تیری طاعت کے مطابق تیرے مطیع ہو جائے گی۔ موت کا ذکر امراض نفسانی کی دوا۔ اور نفس کے سر پہ بمنزلہ گرز ہے۔ مین برسون رات دن موت کو یاد کرتا رہا آخر اُسکی یاد سے فلاح پائی۔ اور اپنے نفس پر غالب آگیا۔ مین بعض راتون مین سے صبح تک موت کو یاد کرکے رویا۔ اور یہ دعا کی۔ کہ الٰہی ملک الموت میری روح قبض نکرین۔ بلکہ تو قبض کرے۔ اس کے بعد میری آنکھ لگ گئی۔ خواب مین ایک ترو تازہ اور خوبصورت بوڑھے کو دروازہ سے آتے دیکھا مین نے کہا تم کون؟ جواب دیا۔ ملک الموت۔ مین نے کہا میری تو خدا سے یہ دعا تھی۔ کہ وہ خود میری جان لے۔ ملک الموت روح قبض نکرے۔ ملک الموت نے جواب دیا۔ کہ تم نے یہ سوال کیون کیا۔ اور مجھ مین کیا قصور دیکھا۔ مین تو ایک محکوم بندہ ہون۔ بعض لوگون پر نرمی کرتا ہون اور بعض پر سختی۔ پھر مجھے گلے لگالیا۔ اور میرے ساتھ رونا شروع کر دیا۔ بعدہ بیدار ہوکر مین نے اپنے آپ کو روتا پایا۔ امام احمد بن حنبل کا قول ہے۔ کہ وہ لوگ مجھپر نہایت گران گزرتے ہین۔ کہ جن کے سینون مین قرآن ہو۔ اور دلون کو حب دنیا نے پھونک دیا ہو ایسے دینی بھائی زیادہ پیدا کر جو نیک ہون۔ نماز مین قائم رہین۔ رکوع اور سجدہ کرنے والے ہون۔ لوگون کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرین جنکے ہاتھون کو پرہیزگاری نے کمائی سے روک رکھا ہو۔ اور جن کی ہمتین خدا کی طلب مین مقید ہون اپنا مال ایسون پر صرف کرو۔ کل کو خدا کے گھر سے انھین دولت ملے گی۔ ایک سائل نے پوچھا کہ خوف کی آگ سخت ہے یا شوق کی۔ فرمایا۔ مرید کے لئے خوف کی۔ اور مراد کے لئے شوق کی۔ یہ اور شئے ہے اور وہ اور شئے۔ اے سائل تیرے پاس کونسی آگ ہے۔ اے اسباب پر بھروسہ رکھنے

والو۔تمہین نفع وضرر دینے والا ایک ہے۔تمہارا بادشاہ۔حاکم اور معبود ایک ہے۔کیا تم نے اُس کا یہ قول نہین سُنا کہ جو اپنے پروردگار کی ملاقات کا اُمیدوار ہو۔اس کو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور اسکی عبادت مین کیکو شریک نہ ٹھیرائے۔تجھ مین اور تیرے خدا مین صرف اتنا فاصلہ ہے کہ تو اپنے آپ کو چھوڑنے ہی اُسے دیکھ لیگا۔سائل نے کہا مین اپنے آپ کو کیونکر چھوڑون؟ فرمایا مخالفت نفس ومجاہدہ اور اُسکی بات کا جواب نہ دینے سے تو اپنے نفس کو چھوڑ سکتا ہے اُسکی خواہشون۔لذتون اور رعونتون کو قبول نہ کر۔اس وقت ذلیل تیرے قلب کے آگے سے ہٹ جائے گا۔گوشت لوتھڑا بنکر بلاحس وحرکت آگے پڑا رہے گا۔اسوقت روح مین طمانیت سرایت کرے گی۔کیونکہ جب اُسکے وجود کی روح نکلجاتی ہے تو روح مین طمانیت آجاتی ہے اور اسیحال مین نفس روح اپنے پروردگار کو دیکھ لیتے ہین۔نفس جب مطمئنہ اور موافق ہو جاتا ہے۔تو اُسمین پہلی روح کے سوا ایک نئی روح پھونکی جاتی ہے۔یہ ربوبیّت کی روح عقل کی روح مخلوق مین زہد کی روح۔وجود مع اللہ کی روح۔اسکی طرف اطمینان رکھتے اور غیر سے نفرت کرنے کی روح ہے۔جو شخص عمل مین سچا ہے۔وہ مشایخ کو رخصت کرتا اور اُن سے تجاوز کر جاتا ہے۔اور اشارہ سے یہ کہتا ہے۔کہ تم اپنی جگہہ بیٹھے رہو۔تاکہ مین اُس مقام تک پہنچ جاؤن جسکی طرف تم نے رہنمائی کی ہے۔مشایخ گویا دروازے ہین۔پھر کیا یہ اچھی بات ہے کہ تو دروازہ کو پکڑلے اور گھر مین داخل نہو۔اللہ تعالےٰ نے لوگون کے لئے مثالین بیان کی ہین خدا اور رسول پر ایمان لے آؤ۔اُنکی خبرون کو سچا جانو۔خدا تک پہونچنے کی بنیاد ایمان ہے۔تمام بھلائیونکی بنیاد ایمان ہے۔اخلاص نبوت کی اور نبوت رسالت کی اصل ہے۔اور یہی اخلاص ولایت و ابدالیت اور غوثیت وقطبیت کی جڑ ہے۔علی بن فضیل بن عیاض کی وفات کے بعد اُن کو اُنکے باپ نے خواب مین دیکھکر یہ پوچھا کہ خدا نے کیا معاملہ کیا۔فرمایا کہ مین نے بندہ کے حق مین خدا سے بہتر کسی کو نہین پایا اے لڑکے خدا کے سوا اور کسی چیز مین مصروف نہو دُنیا اُسیکی ہے۔اور رزق اُسکی مخلوق ہے۔اُسنے روزی مقرر کردی ہے۔ملائکہ تیرے رزق کے موکّل ہین۔خیر وشر اُسی کی جانب سے ہے۔بندہ پر آفتون کے تیر برسائے جاتے ہین۔پھر جب وہ اپنی آنکھین بند کرلیتا ہے۔تو طبیب قرب اُسکے زخمون کا علاج کرتا طبیب محبت اُسے اُٹھاتا۔اور طبیب شوق اُسے ملا دیتا ہے۔ابتدا تکالیف کے ساتھ ہے جنت تکالیف سے ڈھانکی گئی ہے۔تو قرب الٰہی مین تکلیفین کیونکر نہونگی۔مؤمن قریۂ دنیا مین بادشاہ کا عامل ہے۔جب اُس کا باطن آسمان اور قلب زمین بنجاتا ہے۔تو اُس کا قلب آسمان باطن کی ضیافت کا کھانا کھایا کرتا ہے۔وہ جب چاہتا ہے۔اِن دونون کو جمع کرلیتا ہے

پھر وہ رحمت خداوندی کو اپنے قریب دیکھتا ہے۔ اور اس صورت سے ہاتھ پھیلاتا ہے گویا کسی کے گلے لگ رہا ہے۔ اسکے بعد فرمایا۔ اے اہل مجلس ہمین معذور سمجھو۔ مین حال اور حیات کی قیدین ہو مین آج گونگا بہرا ہون۔ ہین مے اپنے باپ آدم کو دیکھا یہ فرما رہے ہین کہ اے لڑکے تونے صحیح طور پر مجھسے اپنا نسب ملا دیا۔ وحشت ضروری امر ہے۔ جب موت آئے گی تو تمام ملنے جلنے والے اور یگانی تجھے چھوڑ دین گے۔ اُن کے چھوڑ جانے سے پہلے تو خود اُنھین چھوڑ دے۔ اس وقت تیری قبر خدا کی طرف کا رستہ اور دہلیز بنجائے گی۔ مرنے سے پہلے مر جا۔ اپنے نفس اور بیگانون کیطرف سے مردہ۔ زندہ ہوجائے گا۔ اور اس وقت تیرا حال اس مردہ کا سا ہوگا۔ کہ جس کو سابقہ ازلی کا ہاتھ لقمے دیتا الٹ پلٹ کرتا اور اُس کے ارادہ بغیر اُسے اُس کا حصہ عنایت کردیتا ہے جب یہ پورا ہوجاتا ہے تو قرب الٰہی اور اُسکے معرفت کے باعث حیات ملتی ہے۔ یہ پرندا الگ ہتا ہو اسکی پروا نہین کرتا کہ قیامت قائم ہوئی یا نہوئی۔ موت پیدا ہوئی یا نہوئی۔ اُس کے پاس وصل الٰہی کا مشغلہ ہے۔ اور احکام الٰہی اُسی طرح محفوظ ہین۔ وہ پاک ذات ہے۔ جس نے تم کو اپنے حکم سے سیر کرائی۔ اور علم کے باعث صحت دی۔ تم سے بعض لوگ مکر سے مکل کا لباس پہن کر صالحین کی صورت بناتے ہین۔ مگر وہ ہمارے نزدیک کافر ہین۔ گاہے گاہے بندہ اپنی کمائی مین سے کھاتا ہے اور اُس کا ایمان قوی ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد اپنی کمائی اُسپر حرام ہوجاتی ہو اور اُسے حکم ہوتا ہے۔ کہ تکوین کا خزانہ کھول۔ علم کے خزانے مین سے لے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جہان تک ہوسکے دُنیا کے غمون سے فارغ ہوجاؤ یعنی موت اور اُس کے ماسوا۔ پلصراط اور اُسکے ماسوا کو یاد کیا کرو۔ آخرت کو اُسکی نعمتون اور عذاب کے ساتھ یاد رکھو طہارت قلب و باطن۔ اور مجاہدۂ نفس و محاربۂ شیطان کے باعث دُنیا سے الگ ہوکر خدا سے مشغول ہوجاؤ۔ خالص خدا کے لئے ہوکر اُسکی طرف رجوع کرو۔ خلقت کو معدوم جاننا سب سے الگ ہونا اور طبیعت کا بدلکر فرشتون کی سی طبیعت بنجانا عین توحید ہے اسکے بعد فرشتون جیسی طبیعت سے الگ ہونے اور خدا سے ملنے کا مرتبہ ہے۔ اس وقت خدا جانے وہ تجھے کیا کچھہ پلا دے گا۔ اور تو اعمال ظاہرہ کے علاوہ دیگر اعمال کے ساتھ مخصوص کیا جائے گا۔ اسلام ظاہر ہے۔ اور ایمان اُسکی قوت۔ اس کے بعد معرفت الٰہی ہو پھر وجود باللہ۔ جب یہ مرتبہ مل گیا۔ تو تو سراسر اُسی کے لئے ہوجائے گا۔ مؤمن اپنے کسب وسبب سے کھاتا اور یہ جانتا ہے۔ کہ یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے۔ جب یہ مرتبہ قوی ہوتا ہے تو توکل سے کھاتا اور اُسے خدا کی طرف سے خیال کرتا ہی۔ اور نظر پہلی نظر سے متغیر نہین ہوتی۔ اگر وہ ہزار برس دجلہ مین بیٹھا رہے تو بھی اُس کا دل خدا ہی سے

علاقہ رکھے گا۔ نصیحت قبول کرے۔ خدا تجھپر رحم کرے گا جب تو قضا و قدر کے متعلق خدا سے معارضہ کرتا ہے۔ تو تو کونسا منہ لیکر اُس سے ملے گا۔ معارضہ اور مجادلہ چھوڑ دے۔ عزیر علیہ السلام نے پیدائش کی بابت اُس سے معارضہ کیا کہ وہ مخلوق کو پہلے پیدا کرتا اور پھر اُسے معدوم کر دیتا ہی اللہ تعالےٰ نے نبوت کے دفتر سے ان کا نام کاٹ دیا۔ اور سو برس تک مردہ رکھا۔ پھر زندہ فرماکر پہلا مرتبہ عنایت کیا۔ استغفار کو اپنی زبان کا۔ اعتراف کو قلب کا اور سکوت کو باطن کا شیوہ بنائے۔ ذکر پہلے زبان سے شروع ہوتا اور پھر قلب کی جانب متعدی ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دلی محبت و شوق زبان کی طرف متعدی ہوتے ہین۔ مین اکثر مشائخ کی صحبت مین رہا ہون۔ اُن مین کسی کے دانت کی سفیدی بھی نہین دیکھی۔ بعض انہین اچھے کھانے کھاتے مگر مجکو ایک نوالہ نہین چکھاتے تھے۔ لوگو۔ ادب حاصل کرو۔ غیر کو چھوڑ و۔ غیر کا پیٹ بھر اور خود بھوکا رہ غیر کو عزت دے خود ذلیل رہا کر۔ غیر کو بے نیاز کر۔ خود محتاج رہ۔ مین تم کو اس لئے تربیت و تہذیب سکھاتا اور تعلیم دیتا ہون۔ مین آج قطعاً کہتا ہون کہ تم مجکو نفع و ضرر نہین پہنچا سکتے۔ میرے رزق مین ایک ذرہ کمی بیشی نہین کر سکتے۔ مین نے اسکے بعد تم کو نصیحت شروع کی ہے مین نے جنگلون مین رہتے وقت اس خیال کو مضبوط کر لیا ہے۔ شہوات کا حاصل کرنا دل کو سخت سِر کو مقید۔ عقل کو زائل۔ نیند اور غفلت کو زیادہ۔ حرص کو قوی۔ اور امید کو دراز کر دیتا ہے اے زندان ہوا کے قیدی۔ اے مخلوق کے بندے۔ اے انجام سے ناواقف۔ اے خالق و مخلوق اور اپنے نفع و نقصان سے بے خبر۔ اگر تو عاقل نہین ہے تو عقل حاصل کر۔ موت کو یاد رکھ۔ اسکی یاد نیکی و سلامتی کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد کرے گا۔ تو تمام فضول باتین جاتی رہین گی۔ حرص اور امید کم ہوگی تو تو رجوع کرے گا۔ اور اپنے تمام کام خدا کو سونپ دیگا اے لڑکے جب تک تو اُسکی نعمتون کا اقرار نکرے اور وہ نعمتین تجکو توحید مین غرق نکر دین ہر گز نجات نہوگی۔ جو اُسکی شکایت کرے اُس سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے وہ اُس کا دوست نہین ہے۔ محبت اور شوق اور اُس کا قرب اس حال مین ثابت نہین ہوتا جب محبت ہوتی ہی تو قضا و قدر نازل ہوتے وقت الم نہین ہوتا۔ اور معارضہ و تہمت کچھہ نہین رہتا۔ تیرا ہر قدم قبر کی طرف بڑہتا ہے۔ تو قبر کی جانب سفر کر رہا ہے۔ بعض صوفیہ کا قول ہے عارف کو اُسکی نیکیان قبول و رد اور تعریف و مذمت کی طرف متوجہ نہین ہونے دیتین۔ جب نفس زائل ہوتا ہی تو اُس کا ٹھکانا امر الٰہی ہو جاتا ہے۔ پھر جب دنیا زائل ہوتی ہے۔ تو اُس کا ٹھکانا آخرت اور جب آخرت زائل ہوتی ہے۔ تو اُس کا ٹھکانا قرب الٰہی ہے وہ اس قرب سے مونس ہوتا اور راحت پاتا ہے۔ نماز آدہا رستہ طے کراتی ہے۔ روزہ دروازہ پر جا کھڑا کرتا ہی۔ اور صدقہ

منزل قرب مین داخل کر دیتا ہے۔ یہی قول بعض مشائخ کا ہے خدا کا رستہ طے کرنے کے لئے۔
صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اے وحدت وغربت۔ افسوس۔ اس رستہ پر کوئی چلنے والا ہی نہین
اگر حکمت کی حفاظت منظور ہوتی تو یوسف علیہ السلام کا پیمانہ تمہاری اسرار و اعمال سب بتا دیتا
لیکن حکمت علم کے دامن کی پناہ مین ہے۔ تاکہ ظاہر نہو۔ کبھی باوجود نعمت زہد منعم کا مشغلہ ہوجاتا ہے
پھر وہ نعمت اُس سے چھین لیجاتی ہے۔ تاکہ اُسمین مصروف نہوجائے۔ اسکے بعد وہ دائمی مشغلہ کے
باعث مقرب الٰہی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسے مرتبہ تکوین عنایت کرتا ہے۔ میرا کلام تمکو پس پشت
ڈالنے اور تمہین اپنی نظر سے گرا دینے کے بعد صادر ہوا ہے۔ اسی لئے مین نے تمہاری دنیا اور
آخرت سے تجاوز کیا ہے۔ مین نے تمہاری طرف دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ضرر و نفع اور دنیا ندنیا
تمہارے اختیار مین نہین۔ بلکہ تمام تصرفات خدا کے قبضہ مین ہین۔ تم خدا ہی کے حکم سے کسی کو
ضرر پہنچا سکتے ہو۔ اس لئے مین نے خدا کی طرف رجوع کر لیا۔ پھر مین نے دنیا کو دیکھا تو اُسے
فانیہ زائل ہونے اور جاتے رہنے والی۔ قاتلہ اور دہوکا دینے والی پایا۔ اس لئے اُس کے
پاس ٹھیرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ وہ بہت جلد کوچ کرنے والی ہے۔ البتہ مین آخرت کے
پاس تھوڑی دیر ٹھیرا تھا مگر نظر تامل سے دیکھا تو مجھے اُس کا عیب معلوم ہوگیا۔ یعنی وہ مخلوق
و مشترک ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُسمین نفس کی خواہشین اور آنکھون مین لطف پیدا کرنیوالی چیزین
تیار کی ہین کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔ کہ جنت مین وہ تمام سامان موجود ہین جنکی نفس خواہش کرتے
اور جن سے آنکھین کیفیت اٹھاتی ہین۔ مین نے سوچا کہ اسمین قلب کی خواہش کہان ہے۔ اسلئے
اُس سے مُنہ پھیر کر اُسکے مولا اور خالق کی طرف متوجہ ہوگیا۔ جب بندہ خدا سے ڈرنے لگتا ہے
تو اللہ تعالیٰ اُسے جہل کے بدلے علم۔ بُعد کے بدلے قرب۔ خاموشی کی جگہ ذکر۔ وحشت کیجگہہ
اُنس۔ اور ظلمت کی جگہہ نور عنایت کر دیتا ہے۔ اے نفس و ہوائے۔ اور ای طبیعت و قصد
اگر تم توحید۔ اور مخلوق سے الگ ہو کر خدا کی طرف قرار پکڑنے۔ اور ترک ملاقات خلق پر قناعت
کروگے تو مین بلا رویت خداوندی کسی سے ایک لقمہ بھی نہ لون گا۔ اور اگر ایسا نہوا تو مین
کھانے پینے کی قسم کھالون گا۔ اور جب تم فنا ہوجاؤ گے۔ تو اپنے باطن کیساتھ خدا کی طرف
اُڑ جاؤنگا۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیوارین گر پڑی ہین۔ اور بنانے والون سے فریاد
کر رہی ہین۔ آپکی نہر کا پانی خشک ہوگیا ہے۔ خدا کی عبادت اول تو ہوتی ہی نہین اور ہوتی
ہے تو ریا و نفاق کے ساتھ۔ اس دیوار چُننے۔ نہر کھودنے اور اہل نفاق کو شکست دینے مین
کون معاون ہے۔ ہا مین اُس علم سے کلام کر رہا ہون جسکے بیان کی تجکو طاقت نہین۔ تو اُسکی
تعلیم کسی فرشتہ کو نہین دے سکتا اور نہ کسی پر اُس کا اظہار کر سکتا ہے۔ تیرا قلب بمنزلہ

طور ہی کہین شیطان اُسے نہ دیکھ لے۔ ورنہ خراب کردے گا۔ اور بادشاہ اُسپر نظر نہ ڈالدے ورنہ مغلوب کردیگا۔ اپنے دوست اور کلیم کی مناجات و تجلی کے باعث اللہ تعالےٰ نے طور کی قسم کھائی ہے۔ قلب جب خدا کو پہچان لیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اُسے اسقدر وسعت دیتا ہے کہ جن و انسان اور فرشتے سب اُسمین سما جاتے ہین۔ پھر جب کوئی شئے اُسے روکنے والی نہین ہوتی اور وہ کسی چیز کو نہین دیکھتا تو اللہ تعالےٰ اسے اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ کیا تو نے عصائے موسیٰ کا حال نہین سُنا کہ وہ لکڑیون اور رسیون کے انبار کے انبار نگل گیا۔ مگر متغیر نہین ہوا۔

سوال کامل ملاح نے کہا حسن بصری کا قول ہے کہ جو عالم زاہد نہین ہوتا وہ اہل زمانہ کیلئے باعث عذاب ہو جاتا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا۔ یہ سبب ہے کہ وہ بلا اخلاص و عمل کلام کرتا ہے۔ ایسا کلام لوگون کے دلون مین جگہہ نہین پکڑتا۔ اس لئے وہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے۔ قلب صحیح اور منور ہو کر مخلوق کے گناہون کی آگ اسطرح بجھا دیتا ہے جسطرح مومن کا نور پلصراط سے گذرتے وقت دوزخ کی آگ بجھا دیگا۔ بعض کا قول ہے کہ نفس و شہوت اور مخلوق کی مخالفت اور اچھے رفیق کی صحبت خلوت نشینی ہے۔ پھر اُسکے بعد مرتبہ قعود ہے۔ خلوت آخرت کا رستہ ہے اور نفس و ہوا رفیق طریق ہو نہین سکتے اس لئے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے۔ شیطان خود دشمن ہے اس لئے لائق صحبت نہین۔ خواہشین آفات ہین جو رستہ مین دانائی کی آنکھہ پھوڑ دینگی مخلوق رہزن ہے۔ اس لئے خواہش کو خلوت کے دروازے پر چھوڑ دے۔ پھر اکیلا آگے بڑھ خلوت مین اپنے مونس کو دیکھہ لے گا۔ حواریون نے حضرت عیسےٰؑ سے کہا۔ کہ ہمین سب سے بڑا علم سکھایئے فرمایا۔ خوف آلہی۔ رضا بالقضاء۔ اور خدا کے لئے دوستی سب سے بڑا علم ہے۔ تو زندیق ہے کہ خلوت مین گناہ کرتا ہے۔ اور ظاہر مین عبادت۔ وزہد جتاتا ہے شاید انجام سے نڈرہے قسمتین اللہ تعالےٰ کے قبضہ مین ہین۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص خراسان مین رہتا ہے اُسکے رشتہ کا ایک ایسا مالدار شخص جس کا وارث اُس خراسانی کے سوا اور کوئی نہین عراق مین مرگیا۔ اس کا مال اُسی خراسانی کو ملے گا حالانکہ اُسے اس مال کی پہلے سے خبر بھی نہ ہوگی تم عوام مین داخل ہو۔ تم سے کھانے پینے پہننے کے متعلق کلام کرنا چاہیئے ہمپر امر آلہی غالب ہے اس لئے ہم کچھہ اور کہہ رہے ہین۔ قلب نفس کا کھانا قے کے رستہ نکالدیتا ہے۔ تاکہ وہ خدا کی طرف رجوع کرے۔ تیرے دل مین جب کسی کی محبت اور کسی کا بغض پیدا ہوتا ہے تو تو کیا کرتا ہے؟ اپنی طبیعت کے کہنے سے محبت پیدا کرلیتا ہے۔ اور اُسی کے اشارے سے دشمنی باندھہ لیتا ہے۔ یہ اچھی بات نہین۔ تمام اشیاء کو قرآن و حدیث کے روبرو پیش کر۔ اگر اُن کے مطابق نکلے فبہا۔ ورنہ اس سے رجوع کرے پس اگر وہ صحت کا فتوے دین تو قلب کی جانب رجوع کر

جب قلب قرآن وحدیث پر عمل کرے گا تو مقرب ہو جائے گا۔ اور جب مقرب ہو گا تو اُسے علم حاصل ہو جائے گا۔ اور جب علم حاصل ہو گا تو اپنے نفع و نقصان کو دیکھے گا حق و باطل اور شیطان و رحمان کا حصہ الگ الگ معلوم ہو گا۔ اسے اپنا قرب خدا سے اور خدا کا قرب اپنے سے ضرور نظر آئیگا وہ ہمیشہ خدا کے ساتھ خوش رہے گا ملک انتجار بنکر خریدے گا۔ اور مخلوق میں پھیلائیگا۔ جب تو یہاں آئے تو اپنے علم و زہد و اتقا اور تمام احوال کو چھوڑ کر تنہا داخل ہو۔ کپڑے پہنکر میری پاس آئے گا۔ تو میری نظروں سے اوجھل رہے گا۔ ان کپڑوں کو اُتار دے اور یہاں آکر جو کچھ موجود ہے لیجا۔ تیرا حصہ ضائع نہو گا۔ میں بعض مشائخ کے پاس گیا جبکہ وہ واردات کی بابت کلام کر رہے تھے۔ فرمایا کیا تو میری حالت کو پسند کرتا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ جواب دیا میں ہمیشہ روزے رکھتا اور سحری کے وقت افطار کیا کرتا ہوں۔ اس شہر کا کھانا پاک نہیں ہے اس سے پرہیز کر۔ سری سقطی لوگوں سے باتیں کرتے ہیں جنید کی طرف اشارہ کیا کرتے تھے ایک بار جنید نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب میں انہیں باتوں کا حکم کرتے دیکھا سری سقطی نے ملاقات کے وقت جنید سے فرمایا تم نے ہماری بات نہ مانی۔ یہانتک کہ پیغمبر علیہ السلام کو ارشاد کرنا پڑا۔ افسوس تو لوگوں کو سمجھاتا ہے۔ حالانکہ تیرے عمل ابتک سخت ہیں۔ تمام روئے زمین و آسمان اور دنیا و آخرت میں خدا کے سوا میں کسی سے امید و بیم نہیں رکھتا۔ بعض صالحین سے پوچھا گیا۔ کیا تم اپنے خدا کو دیکھتے ہو فرمایا۔ اگر نہ دیکھتا۔ تو اس جگہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑتا۔ پھر پوچھا تم کیونکر دیکھتے ہو فرمایا۔ اس کا وجود میری آنکھیں بند کر دیتا ہے۔ عارف اُسے اسطرح دیکھتا ہے جسطرح اہل جنت دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے قلب پر تجلی کرتا ہے۔ انھیں اپنے صفات و احسان اور لطف و کرم کے جلوے دکھاتا ہے۔ ابوالقاسم جنید کا قول ہے۔ کہ مجھپر میرا کیا احسان ہے۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وجود سے پاک و صاف ہو۔ اُس کا قلب امین اور خدا امین ایلچی ہے۔ جب تک کوئی شخص پیغمبر علیہ السلام کو خواب میں ادب دیتے اور امر و نہی کرتے نہیں دیکھ لیتا ہرگز صوفی نہیں ہوتا اس وقت اُس کا قلب ترقی کرتا باطن صاف ہوتا۔ اور اس حالت میں بادشاہ حقیقی کے دروازے پر پہنچتا ہے۔ کہ اُس کا ہاتھ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آدمؑ نے سریانی زبان میں کلام کیا۔ اور قیامت کے دن حساب بھی سریانی ہی زبان میں ہو گا۔ پھر جنت میں داخل ہونے کے بعد لوگوں کی زبان عربی ہو جائے گی۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لغت میں کلام ہوا کریگا۔ بعض صوفیہ کا قول ہے کہ جب بندہ خدا کا مطیع ہوتا ہے۔ تو اُسے معرفت عطا ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد نافرمانی کے باعث چھینی

نہین جاتی۔ تاکہ قیامت کے دن اُسپر حجت قائم کیجائے۔ مومن کے دل مین جب فرشتے کا الہام آتاہے تو وہ یہ کہتاہے کہ تو کون ہی۔؟ اور کہان سے آیاہے۔ وہ جواب دیتاہے۔ کہ مین تیرے حق کا حصہ ثبوت ہون۔ حق کیطرف سے آیاہون اور خود حق ہون۔ مین حبیب اور نگہبان کیجانب سے ہون۔ یہ الہام اُسکے باطن اور چشم وگوش کو پُر کردیتاہے۔ پھر وہ خلوت کو پسند کرتا اور اپنے وطن سے ہجرت کرجاتاہے۔ بعدہ ایک اور حکم آتا اور اُسے کسیقدر جھڑ جھڑا دیتاہی پھر ایک اور حکم نازل ہوتاہے۔ اور اُسے اسقدر الکھیڑ بتاتاہے کہ چُپ لگجاتی ہے۔ اس سکوت کی ہمیشہ باتین ہواکرتی ہین۔ تم ایسے شخص کو دیکھوگے کہ گویا کان جھکاکر ایک کونے مین کسی کی باتین سُن رہاہے۔ اسوقت ایک سائل کچھہ مانگنے کے لئے کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اُسے بٹھاکر یہ فرمایاکہ مین تم سے یہ کہتاہون پہلے دنیا مین زہد اختیار کرو۔ پھر آخرت مین پھر خدا سے مانگو یہان تک زہد کرکہ خدا تجھے دے اور نہ دے سکے حضرت عیسےٰؑ پر وحی آئی اے عیسےٰؑ اس سے ڈرتے رہو۔ کہ مین تم کو چھوڑ دون۔ موسےٰؑ نے عرض کیا الٰہی مجھے کوئی تاکیدی حکم دیجئے۔ فرمایا مین اپنی محبت کا حکم دیتاہون۔ اُسیطرح حضرت موسیٰؑ نے چار بار سوال کیا اور ہر مرتبہ یہی جواب ملا۔ جب تک بیضۂ وجود یکسو نہو جائے اور بازوئے شرع تجکو اپنی پناہ مین نہ لے اور شہد نہ دے۔ اور تو اُسکے فضل کا دانہ نہ چُنے اور برگزیدہ نہو۔ کلام نکر۔ مراد یہ ہے کہ لوگونکو نصیحت کرنا اور اُن کو خدا کی طرف بُلانا چھوڑ دے۔ جب تک جذب کامل اور خدا کی طرف سے اس منصب کی لیاقت نہو۔ عمل کے ساتھ احکام ظاہر کو مضبوط تھامو۔ پھر دیکھو کہ اُسکے قرب دنیابت کا لطف کیونکر حاصل ہوتاہے۔ عوام کھانے پینے کے عاشق ہین۔ مین بول رہاہون اور تو میرے نزدیک معدوم ہے۔ بلکہ زمین وآسمان سب معدوم ہین مجھے خدا کے سوا اور کوئی نفع ونقصان نہین دیسکتا۔ سوال بعض مشائخ کا یہ قول کیا معنے رکھتاہے کہ مرید کو سمجھہ لینے سے پہلے پکڑ لو۔ فرمایا اس کا یہ مطلب ہی کہ اُسے قرب اور لطف الٰہی کی حالت سمجھہ لینے سے پہلے عبادت اور روزہ نماز کے متعلق کوشش کرنے مین لگاؤ۔ کیونکہ خدا جب اُسے اپنا مقرب بنائے گا اور اُسپر مہربان ہوگا۔ تو وہ عمل مین کوتاہی کرنے لگے گا۔ وہ تیرے شرک اور مواد شرک معلوم کرنے سے پہلے اُس رستہ کو طلب کریگا۔ اور تجھے چھوڑ دے گا۔ ہر شخص اپنے کام مین مشغول ہے۔ یہ اپنے درہم وجاہ کا بندہ ہے۔ وہ اپنے بادشاہ نفس اور لباس کا کوئی روزہ مین مشغول ہے کوئی نماز مین اور کوئی خلوت کدہ مین۔ یہ دوزخ کے ڈر سے گوشہ نشین ہی۔ وہ جنت کے شوق سے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جس کا دل خدا سے متعلق اور مخلوق سے جدا ہوا اور وہ دین الٰہی کی مدد کے لئے اُٹھا ہو۔ تو اُس کو روئے زمین پر تلاش کرو

ملجائے تو اُس کا دامن پکڑلو۔ مؤمن کے چہرہ پر روشنی اور دل مین ملال ہوا کرتا ہے۔ پھر اُسکے
برعکس چہرہ پر ملال ہوتا ہے اور خوشی دلمین آجاتی ہے۔ چہرہ کا ربخ تادیب مخلوق کے لئے
ہوتا ہے اور دل کی خوشی محض قضاوقدر کے باعث ہوتی ہے۔ کہ وہ اُسسے خوش ہوا کرتا ہے
دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے۔ جب تک کوئی شخص مؤمن ہے دنیا اسکے حق مین قید خانہ بنی رہیگی
پھر تقوےٰ اگر دوامی طور پر رہے گا۔ تو وہ اس قید خانہ اور ضیق سے رہائی حاصل کرے گا جو
خدا سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسکے لیئے کشادگی کرتا اور ایسی جگہہ سے روزی دیتا ہے۔ کہ
اُسے گمان بھی نہین ہوتا۔ بیضۂ وجود اُس سے الگ ہوجاتا ہے۔ وہ حکمت کا دانہ کھاتا ہی
قربِ الٰہی کے بازو اسکی پرورش کرتے اور اپنے سے ملا لیتے ہین۔ یہ شخص طبقون اور دسترخوان
کا مالک بنجاتا ہے۔ اے احمق تیرے ساتھ بجلی ہے جس کو قرار نہین۔ تیرے ساتھ موت ہے
کہ اِدہر آئی اُدہر تو چلا۔ تو محتاج ہے۔ ہزار بار فنا ہوگا۔ ہزار بار مرے گا۔ پھر آخر مین درخت
کی طرح اُگے گا۔ رات دن پھل دے گا۔ اپنے قاعدہ سے نہ ٹلے گا۔ تو بڑھ کر عالیشان اور
سایہ دار درخت بنے گا۔ بشرطیکہ پہلے ساتون زمینونکی میخ بن چکے گا۔ تو دعوےٰ نہ کر۔
یہ دعوےٰ ٹھیک نہین ہے ایک مچھر کاٹ کھائے یا تیرے کھانے مین سے ایک نوالہ کم ہوجائے
تو تیرے حصہ کی قیامت برپا ہوجاتی ہے۔ اپنی حالت کو اجازت دے، کہ تجھ مین داخل ہو
اور تیرے قلب سے نکاح کرے پھر ایسا بچہؔ پیدا ہوگا۔ جو ہوا مین اڑے گا اور تیرے باطن کی بلندی
پر جا بیٹھے گا مشرق و مغرب اور بحر و بر کی سیر کرے گا۔ تو سو رہا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہین لوگ خواب غفلت مین ہین۔ جب مرین گے آنکھ کھل جائے گی۔ موت کے بعد
بیدار ہونے والا بہت بُرا آدمی ہے۔ درویش کو چاہیئے کہ قناعت کا تہبند اور عفت کی چادر
پہنے۔ تاکہ واصل بخدا ہو جائے۔ اور طالب دروازۂ قرب کے لئے قدم صدق سے دوڑے
دنیا و آخرت اور مخلوق و وجود سے بھاگتا رہے۔ عنایت خداوندی۔ اُسکی رافت و رحمت اُسکا
شوق اور جذبات اُسکی نظر و مباہات اور ارداح انبیاؑ و ملائکہ کا لشکر اس کا استقبال کرینگے
فرشتے اور ارواح انبیاء و مرسلین اُسکے مصاحب ہون گے اور اُسے خدا سے ملادین گے
اے مُردہ دلو۔ تمہارا جنت کو طلب کرنا۔ خدا کی طرف سے باز رکھتا ہے۔ اس سے الگ ہو جاؤ
اور اُسکی طرف رجوع کرو۔ اُمیدین کم کردے۔ تاکہ تیرا قلب مقرب اور باطن صاف ہو کر خدا سے
نزدیک ہو جائے۔ اور تو اپنی سابقہ تقدیر کو پڑھکر اپنی اوقات و ساعات اور زمانہ اور
ایک ایک لمحہ کے متعلق ایک ایک سطر ایک ایک کلمہ ایک ایک حرف سے واقف ہو جائے۔
اور تجھپر تیرا انجام ظاہر ہو۔ جب خوف الٰہی تجکو خدا کی طرف کھینچے گا۔ تو قرب اُسے تیری طرف

ے آئے گا۔ اِس وقت تجھے قرار و ثبات حاصل ہوگا۔ تیری عمر زیادہ ہو یا کم۔ قیامت قائم ہو یا نہو۔ مخلوق تجھے دوست رکھے یا دشمن۔ لوگ کچھہ دین یا ندین۔ تجھے کسی بات کی پروا نہوگی پھر شیخ رضی اللہ تعالے عنہ چیخ مار کر کھڑے ہو گئے۔ اور مُنہ ڈہانک لیا۔ پھر کھولکر یہ فرمایا اے آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا۔ الٰہی ہماری خبرین ظاہر نکر۔ پھر بیٹھ گئے۔ اور یہ کہا کہ سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض سے فرمایا۔ آؤ۔ ہم اپنی حالت کے متعلق علم الٰہی پر روئین۔ یہ لوگ خائف تھے۔ خواہ کچھہ ہی کرتے ہون۔ مگر اُن کے دل ڈرتے رہتے تھے۔ اُن کو اپنے عمل قبول نہونے اور سوء خاتمہ کا خوف تھا۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہین وہ لباس اس لباس سے الگ اور وہ کھانا اِس کھانے سے جدا ہے۔ اور دن بہت کم ہین مخلوق کے احسان کا دروازہ بند کرلے خدا کے احسان کا دروازہ کھل جائیگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ پھر کھڑے ہوئے۔ اور اپنے ہاتھون کو سینہ پر رکھکر دہنے بائین ٹہلتے رہے پھر بیٹھ گئے اور یہ فرمایا کہ اے اندھے اس کھُلے دروازہ مین داخل ہو۔ کیونکہ دروازے دو ہین۔ ایک بند دوسرا کشادہ کھلے دروازہ مین آ شریعت پیغمبر علیہ السلام کو زندہ رکھنے کے لئے سبب کے ساتھ رہ پھر اتباع حالت پیغمبر علیہ السلام کے باعث سبب کی طرف چل کسب آپکی سنت اور توکل آپکی حالت ہے۔ پھر تو اگر اپنے سے فنا ہونے پر قادر ہے تو گزر۔ نہ سبب کے ساتھ رہ نہ حال کیساتھ اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دے۔ وہ کفایت کرے گا۔ بلند مرتبہ اور مقرب بنائے گا۔ اور ایسا کچھہ دے گا۔ کہ جسے تو پہچان نہ سکے گا۔ خدا جانتا ہے۔ تم کچھہ نہین جانتے۔ اپنا نفس تقدیر کی موجون کو سونپ دے۔ جہان گرے گا۔ اس کا فضل تجھے اُٹھائے گا۔ جدہر توجہ کرے گا اُدہر خدا کی توجہ ہوگی۔ تو اُسکے قرب انس اور رافت و رحمت کو دیکھے گا۔ غنی کی مثال اندھے کی سی ہے جسکے پاس کھانے کا طباق آتا ہے۔ اور وہ یہ نہین جانتا کہ کہان سے آیا پھر جب اُسے معلوم ہو جاتا ہے تو اُجہت کی طلب مین دیگر جہات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح بندہ جب یہ جان لیتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آسان کرنے والا دینے والا۔ اور اُسکی طرف متوجہ کرنیوالا ہے تو اِس کا قلب خدا سے متعلق ہو جاتا ہے نفس تیرا معشوق ہے اگر تو اُسے قاتل دشمن جانتا تو اُسکی مخالفت کرتا اور ضروری کھانے پینے کے سوا جو اُس کا حق ہے۔ اور کچھہ نہ دیتا تجھے گوشہ نشینی سزاوار نہین۔ بلکہ بازار سزاوار ہے۔ تو اسرار الٰہی پر مطلع ہونے کی لیاقت نہین رکھتا۔ اِن اسرار سے واقف گونگا ہوتا ہے جو اسرار پر قادر نہو اُسے چاہیئے مخلوق سے الگ رہکر غارون دریا کے کنارون اور جنگلون مین اپنا ٹھکانا بنائے۔ جو شخص حکم علم جمع کرنے پر قادر نہو اُس کو چاہیئے مخلوق سے جُدا رہے گرائی بادشاہ حقیقی کا کوڑا ہی

جس سے وہ ادب دیا کرتا ہے۔ یہ قول آپ نے سخت قحط کے زمانہ مین کہا تھا۔ تو دنیا و آخرت کا طالب ہو کر محبت کا مدعی ہے۔ او احمق محبت کا دعوے۔ اور دفع ضرر و حصول نفع کی طلب۔ پرے ہٹ تو اللہ کے نیک بندون مین داخل نہین ہے۔ بلکہ مخلوق اور نفس و ہوائے اور خواہشون کا بندہ ہے۔ ہمارے پاس تمہاری کسوٹی تمہاری پرکھ اور پرکھنے والا موجود ہے۔ اے مدعی یہ کیا؟ تو بے موقع بات کیون کہا کرتا ہے۔ دعا کا ایک موقع اور وقت ہے۔ کلام کا محل اور ہے سکوت کا اور دیکھنے کا موقع دوسرا ہے اور آنکھین بند کر لینے کا دوسرا عمل کرنے والا کہان ہے۔ تاکہ تو اسکی صحبت مین رہے صدیق لوگ شکر منعم ادا کرنے کے لئے ہر زمانہ مین عبادت کو واجب جانتے ہین۔ طاعت و شکر سے نعمت کا مقابلہ کیا کرتے ہین۔ ہم تجکو تھوڑا سا حلال مال لینے کا حکم دیتے ہین۔ اسی تھوڑے سے حلال پر قناعت کر۔ اگر تو نے زیادہ ستانی کی تو یہ زیادتی اُس مباح کیطرف لیجائے گی جو مسلمانون مین مشترک ہے۔ پھر جب تو مباح کو لینے لگے گا تو شبہ کیطرف پھر شبہ سے حرام کیجانب اور حرام سے دوزخ کی سمت چلا جائے گا۔ زاہد وہی ہے جو حلال سے پرہیز کرے۔ کیونکہ حرام سے بچنا تو عموماً ہر شخص پر واجب ہے۔ قلب مین کبھی ایسی چیز وارد ہوتی ہے کہ برداشت نہین ہو سکتی۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مان نے بیٹے کے مرنے کی خبر سُنی۔ چیخی چلائی کپڑے پھاڑے۔ اور عقل اس صدمہ کی برداشت سے عاجز رہگئی۔ اس سے سماع وجد مراد ہے ہم دعا مین لوگون کی موافقت کرتے اُن کا ساتھ دیتے اور اُن سے معاشرت رکھتے ہین مگر ہمارے دل سرد ہو کر خدا کے وعدے رفضل کے طعام اور منزل اُنس کو دیکھا کرتے ہین اپنی خواہشون مین زہد اختیار کر تاکہ تجکو خدا کی مشیت سے فتحمندی حاصل ہو۔ ترک مشیت و ارادہ محبت کی شرط ہے۔ اس حالت مین تیری زبان گویا۔ آنکھین بینا۔ اور کان شنوا ہو جائین گے۔ الطاف و اکرام ملے گا۔ اور صفائی باطن کے پھل۔ اور جواہرات حاصل ہون گے۔ خدم و حشم ملینگے۔ ہر چیز تیری خدمت کریگی۔ اللہ تعالےٰ تیرے باعث سب پر فخر کا اظہار کرے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کچھ رسول تمہین دے اُسے لے لو اور جس سے منع کرے باز رہو۔ خدا اور رسول کا حکم بجا لاؤ۔ اُنکے فرمان پر عمل کرو۔ اس رستہ مین توئی توئی کے سوا۔ مین اور هم کچھ نہین ہے۔ اول و آخر اور ظاہر و باطن وہی ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے والسماء والطارق کی تفسیر مین فرمایا خدا نے آسمان اور اُسپر چلنے والے کی قسم کھائی ہے۔ آسمان پر چلنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ پہلے آپکی ہمت نے آسمان کا رستہ طے کیا پھر جسم نے آپ کو معراج مین ساتوین آسمان پر لے گئے اللہ تعالےٰ نے کلام کیا۔ اور آپ نے ظاہری و باطنی آنکھون سے اس کا جلوہ دیکھا۔ زمین مین چشم باطن سے

بلاحظہ فرمایا اور آسمان ہین چشم ظاہر سے۔ اسی طرح جب کسی کا قلب درست ہوجاتا ہے وہ دل کی آنکھ سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اُسکے اور آسمان واسرار کے درمیان پردے قطع ہوجاتے ہین ہمتین آگے بڑھا کرتی ہین۔ اور نور آلہی کے باعث اسرار صدیقین کے دلون ہین سیر کیا کرتے ہین ان کے دل روشن ہین مومن کی دانائی سے ڈرتے رہو۔ قلب منور ہوکر آسمان بنجاتا ہے جسمین علم کے ستارے ہوتے ہین۔ اور معرفت کا سورج چمکا کرتا ہے۔ فرشتے اس نور سے روشنی حاصل کرتے ہین۔ ہر شخص پر خدا کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے کہ شیطان کی دستبرد سے حفاظت کرتا ہے اور بعض اہل اللہ ایسے بھی ہین جن کے نگہبان صفین باندھکر اُنکی حفاظت کرتے ہین اور اللہ پس پشت محافظ ہے۔ تو محض فصاحت و بلاغت ہی۔ تو نے اپنا گھر اُجاڑ لیا۔ تو اپنے مکان ہین چکر کھا رہا ہے خراس کے اونٹ کی طرح آگے نہین بڑہتا۔ یہ شاید کسی فقیر کی بددعا ہے کہ تیری باطنی آنکھین پھوٹ گئی ہین۔ تو نے خدا کو چھوڑا۔ خدا نے تجکو چھوڑ دیا۔ تیری نگاہ ہین بہت سے رستے جم گئے۔ ارادے بکثرت ہوگئے۔ تیرے قصد کے پر کٹ گئے۔ اور تو دنیا و آخرت ہین گوشت کے لوتھڑے کی طرح پڑا رہگیا اب تو ایسے دوست کا محتاج ہی جو افلاس کا اقرار لیکر تیری دعا کرے۔ حق کے ساتھ اہل اللہ سے۔ اور پھر فرشتون سے اُنس حاصل کر۔ جب تو ان لوگون سے محبت کرے گا تو تیرے لئے ایک اور دروازہ کہل جائیگا۔ جب انسانی مخلوق سے ملکر پھر اس دروازہ کو بند کر دے گا۔ تو تیرے لئے جنات کی محبت کا دروازہ کھلے گا اور جب اسے بند کرے گا۔ تو فرشتون کی محبت کا۔ اشیاء اپنی ذات سے کچھ نہین کرسکتین آگ اپنی طبیعت سے نہین جلاتی۔ پانی اپنی ذات سے پیاس نہین بجھاتا۔ نمرود کی آگ ابراہیمؑ کو نہ جلاسکی۔ ابومسلم خولانی آگ ہین ڈالے گئے۔ مگر جلنے سے محفوظ رہے۔ سمندر کو آگ نہین جلاتی اگر تو خالص اعمال کرے گا۔ تو مخلوق سے الگ ہوجائے گا۔ اور ان کے جھتے سے نکلکر خدا سے جاملیگا اُسے طلب کرتا رہا کر اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک مسافر کسی کوچہ ہین داخل ہوکر اپنے دوست کو ڈھونڈنے لگا ابتدا سے انتہا تک بار بار کوچہ کے چکر کاٹے۔ مگر دوست کا دروازہ معلوم نہوا۔ اُس کا دوست چھپا ہوا سے اس حالت کو دیکھ رہا تھا۔ اس مسافر کی حیرانی اور محبت دیکھکر باہر نکلا۔ ملاقات کی اور گلے سے لگالیا۔ جیساکہ یوسفؑ نے بنیامین کے ساتھ کیا اور یہ کہدیا تھا کہ ہین تمہارا بھائی ہون۔ خدا نے قلب کی زمین کو معرفت و علم کا ٹھکانا بنادیا ہے۔ رات دن ہین خدا کی تین سو ساٹھ نظرین قلب پر پڑتی ہین۔ اگر اللہ تعالیٰ اُسے قرار نہ دیتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔ قلب جب درست ہوتا اور قرب حق سے قرار پکڑ لیتا ہے۔ تو خدا نفع مخلوق کے لئے اُسمین حکمتون کی نہرین جاری کردیتا ہی ایسون کو دین کا ستون بناتا ہے۔ اُن ہین بڑا نبیؑ کا۔ چھوٹا صحابہ کا۔ اور سب سے ادنےٰ تابعین کا قائم مقام ہے

وہ قول وفعل اور ظاہر وباطن سے امر الٰہی بجالانے کیلئے جو کچھہ کہتے ہین اسپر عمل کیا کرتے ہین۔ اُن سے
پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہین۔ خدا ملائکہ پر اُن کے باعث فخر کرتا ہے۔ وہ مبارک شخص ہی جو اُنکا
تابع ہو اور اُن سے دنیا اور اہل وعیال کا بوجھ ہلکا کرے۔ اہل اللہ کا مشغلہ اُن کو کمائی سے روکتا ہے
وہ مصلحت خلق کے لئے قائم ہین۔ تمام مخلوق اُنکے نزدیک اولاد کی مانند ہی۔ وہ دنیا مین مصروف
نہین ہوتے۔ حالانکہ دنیا اپنے آپ کو اُنکے سامنے پیش کرتی ہے مگر وہ مُنہ موڑ لیتے ہین۔ یہ جو کچھہ
تیرے قبضہ مین ہی تیری ملک نہین بلکہ مشترک ہی۔ ہمسائے اس مین شریک ہین۔ تیری کمائی
مواخذہ اور اجر کے لئے تیرے ہاتھ مین دی گئی ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ ہم نے تمکو جس چیز کا خلیفہ
بنایا ہے اُسمین سے خرچ کرتے رہو۔ تاکہ خدا معلوم کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ہمسایون پر مہربانی
کر۔ فقیرون کو کھلا۔ کیونکہ دوست کا گھر تنگ اور اُسمین آنے والا صاحب کشایش ہی۔ وہ کہان
ہے جسنے مخلوق کا دروازہ بند کیا۔ اور خدا کے دروازہ پر کھڑا ہو کر اپنی حاجتین بیان کین اسباب
دار باب کو چھوڑ۔ پھر دیکھ کہ کیا کچھہ نظر آتا ہے اُسکے دروازے پر ٹھیر۔ اور آلام پر صبر کا تکیہ لگا
قضا وقدر یقینی امر ہے رنج نکر۔ اسوقت تجکو عجیب عالم نظر آئے گا۔ تو دیکھے گا کہ تکوین تیرا
حال کیونکر درست کرتی ہے۔ رحمت کسطرح پالتی ہے۔ محبت کیونکر ترقی دیتی ہے۔ سارا دارومدار
حاجت کے بعد سکوت پر ہے۔ خدا اسی حالت مین بندہ پر فخر کرتا اُسپر مخلوق واسباب کے منافع
حرام فرماتا اور اُسے اپنے قرب کی طرف پھیرتا ہے۔ جب اُسکے لطف کے آغوش مین باطنی خوشبو
ملے گی تو مان کی خوشبو اور اسکی مہربانی سب فراموش ہو جائے گی۔ ایسا کون ہے جو مضطر کی
دعا قبول کرے۔ وہ اسی لئے مضطر کرتا ہے کہ تو اُس سے دعا کرے۔ وہ دعا مین عاجزی کو
پسند کرتا ہے۔ اور تمام دروازے اس لئے بند کر دیتا ہے۔ کہ تو اُسکے دروازہ پر جا کھڑا ہو
احباب دروازۂ قرب کو کشادہ دیکھتے ہین۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مان بچہ کو باہر نکالکر دروازہ
بند کرے اور ہمسایون پر تاکید کرے۔ کہ تم بھی اسکے لئے اپنے دروازے نہ کھولنا (مان کا یہ فعل
کسی خاص غرض کے لئے ہوتا ہے) پھر بچہ باہر بیٹھکر رونے لگے اور جس دروازے پر جائے
اُسے بند پائے۔ مجبوراً بچہ مان ہی کے دروازے کی طرف چلا آئے گا۔ اللہ تعالی بندہ پر اسلیئے
تنگی ڈالا کرتا ہے کہ اسے اپنی طرف بلائے۔ اور اُس کا قلب مخلوق سے متعلق نہو۔ سچے فقیر کو
یہ چاہیئے کہ اپنے لئے آسانی نہ ڈھونڈے۔ اور اگر ضرورت پڑے تو بقدر کفایت لے۔ اگر وہ
مقرب بنا کر تجھے بلا مین مبتلا کرے گا۔ تو اس بلا سے تو خوش ہو گا۔ اور اگر ایسا نہوا تو تجھے تیری
بلا مین ڈالدے گا۔ اشیار کی رغبت تیرے قرب الٰہی اور صبر کو پریشان کر دے گی جو خدا سے
نہین ڈرتا اُسمین عقل نہین جس شہر مین کوتوال نہوا اُجڑ جائے گا جس ریوڑ مین چرواہا نہو

بھیڑیئے دکھا جائین گے۔ دین خوف کا نام ہے خوف کرنے والا رات کو چلایا کرتا ہے۔ ایک جگہ نہین ٹھیرتا۔ چلتا رہتا ہے۔ اہل اللہ کی انتہائی سیر قرب الٰہی ہے۔ دل اور اسرار کی سیر واقعی سیر ہے۔ جب وہ دروازہ تک پہنچ جاتے ہین تو سِر اذن مانگتا ہے۔ چنانچہ اجازت ہوجاتی ہی پھر انس قلب کے لئے اجازت چاہتا ہے پیغمبر علیہ السلام کے قلب کا ستارہ پہلے چاند بنا پھر چاند سے سورج ہوگیا۔ خلوت جلوت ہوئی۔ اور باطن بن گیا۔ بندہ جب تک مدو جزر کی حالتین ہے۔ اُسنے اپنی گردن گریبان مین ڈال رکھی ہے۔ باطن کا خیمہ پشت پر لاد لیا ہے۔ اور دریا کی تہ مین موتیون کو دیکھتا ہے۔ مگر اُن کی طرف ہاتھ نہین بڑھاتا۔ پاس و لیے سے کہتا ہے کہ ای فلان! سے سے۔ اہل اللہ خدا کے نزدیک بطور نیابت و خلافت آسمان و زمین کے بادشاہ ہین مین بادشاہ کے دروازہ پر اُن کا منتظر ہون۔ اور تمہارے نفع کے لئے حالت بیداری و خواب مین تمہارا نگران ہون اس شہر کی اذیت جھیلتا اور آفتون پر صبر کرتا ہون۔ رنج و غم اور فکر و ہلاکت مین صبح سے شام کر دیتا ہون ایک قدم آگے رکھتا ہون تو ہٹا دیا جاتا ہون۔ ابراہیم بن ادہم دُعا کے متعلق حیران رہے۔ آنکھ لگ گئی۔ اللہ تعالےٰ کو یہ فرماتے سُنا کہ اے ابراہیم اسطرح دعا کیا کر۔ الٰہی مجھے اپنے قضا و قدر پر رضامند رکھ۔ بلاؤن پر صبر دے۔ نعمتون پر شکر کی توفیق عطا فرما مین تجھسے پوری نعمت و دوام عافیت اور ثبات محبت کا خواہان ہون ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مین ایک آواز آئی۔ اہل و عیال سے دل مُڑ گیا۔ غار حرا کیطرف جو طور کا ایک ٹکڑہ ہے تشریف لے گئے۔ وہان باد نسیم وحی کی خوشبو ے آئی۔ اِس غار مین ابو کبشہ نامی ایک عابد رہ چکا تھا۔ آپ اس کی جگہ بیٹھکر عبادت کرنے لگے۔ اس حالت مین آپ جو خواب دیکھتے تھے صبح صادق کیطرح سچ ہوکر رہتا تھا۔ یہانتک کہ ایک دن غیب سے ندا آئی۔ اے محمدؐ اے محمدؐ۔ آپ اس سے ڈر کر اپنے گھر آئے اور یہ فرمایا کہ مجھے کملی اُڑھا دو۔ مین ایک آواز سنتا ہون کہ کوئی یا محمدؐ کہکر پکارتا ہے۔ کملی مین لپٹنے سے یہ بات مخفی نرہے گی۔ اللہ تعالےٰ اپنے حکم پر غالب ہے۔ ایسے دل کی مثال اُس گٹھلی کی سی ہے جو ایسے گھر کے صحن مین گری پڑی ہو جسکی چار دیواری تو قائم ہے مگر چھت نہین۔ اُسپر جاڑون کا مینہ پڑا اور گرمیون کی دہوپ آتی رہی۔ کسی نے اُسے ندیکھا اور وہ اُگ آئی۔ پھر جب اُسمین شاخین نکلین اور ایک اونچا درخت بنکر پھل آنے لگے۔ تو لوگون نے اُکھاڑنے شروع کر دیئے۔ حالانکہ کوئی اس تک پہنچ نہین سکتا۔ یہی حالت قلب کی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے۔ اُسے زندہ کر دیتا ہے۔ ولایت باطنی امر ہے۔ اُسکی مثال بادشاہی داستان گو۔ فراش اور باطنی رازدار کی سی ہے کہ سواری تک بادشاہ کے ساتھ رہتا ہے۔ تو کھانے پینے پہننے کے سوا خدا سے اور کچھ نہین مانگتا۔ اُس سے نہ بھاگ ان اشیاء کی طلب کے لئے اُسکی عبادت نکر۔ رحمت کے مقابلہ مین تو کیا عمل کر سکے گا۔ پھر فرمایا

الٰہی ہمین غیر سے بے پرواکردے۔ ماسوے مین مصروف نرکھ۔ یہ کیا بات ہی ؟(آپ نے اس فقرے کو
غضبناک لہجہ مین فرمایا اسوقت چہرہ پر غصہ کے آثار نمایان تھے۔ پھر چیخ مار کر کھڑے ہوگئے۔ پھر بیٹھے
اور یہ فرمایا) تم تھوڑی دیر مین اسکی خبر معلوم کر لوگے۔ اہل اللہ خدا سے مانگنے کو اس لئے مکروہ جانتے
ہین کہ کہین حرص اور شرک تفویض و تسلیم انکی طرف منسوب نہو جائے۔ شوق اُنکے قدم آگے بڑہاتا ہی
جب تو دنیا مین زاہد ہوگا تو دنیا صرف کر ڈالنا تجھپر آسان ہوجائے گا۔ اولیاء اللہ کے بعض حالات
مخصوص ہین۔ ابدال جب تک مخلوق کا بوجھ نہ اُٹھالین اور اُنکی حضوری کے باعث خدا اُن کا
بوجھ اپنے ذمہ نہ لے لے ابدال ہو ہی نہین سکتے۔ بظاہر سارا بوجھ اُن پر ہوتا ہے۔ اور باطن مین
رحمت الٰہی کے ہاتھو پر۔ تصدیق اور دلون سے ازالہ تہمت کو لازم کر لو۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے آیت اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ کی تفسیر مین فرمایا۔ یہ نماز مخلوق اور نفس و طبیعت
اور خواہش و ارادہ کے سو جانے کے بعد ہے۔ قلب اس حالت مین باقی رہے کہ اس کا کہانا پینا
خدا کی مناجات اور قیام اور رکوع و سجود ہو۔ کیا تو نہین جانتا کہ جو دنیا مین اسلئے زہد کرتا ہے کہ یہ
اُسے طلب خداوندی سے نہ روکدے وہ اسی طرح آخرت مین زہد اختیار کیا کرتا ہے۔ تاکہ آخرت
اُس سے باز نہ رکھے۔ اُسکی تمنا یہ ہوتی ہے کہ آخرت پیدا ہی نہوتی۔ کیونکہ یہ شیرین اور اس کا ظاہر تمام
سراسر رحمت ہے۔ قلب و سِرِّ زاہد کا چہرہ بنجاتا ہے۔ جو کچھ دل مین ہوتا ہے بظاہر نظر آنے لگتا ہے
زاہد وو ام دنیا کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اسمین مخفی طور پر عبادت اور اُس سے معاملہ کیا کرتا ہے
تو خدا سے وحشت رکھتا ہے۔ یہ تو بتا کہ تیرا دل دنیا سے کیسا اُکھڑے گا اور خدا سے اُنس کب پیدا
کرے گا۔ وہ ایک دروازہ سے دوسرے دروازے ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کیطرف جاتا ہے۔ یہان تک کہ کوئی دروازہ کوئی شہر اور کوئی آسمان باقی نہین رہتا۔
وہ اپنے نفس پر قیامت قائم کر لیتا ہے اور خدا کے سامنے کھڑا ہوکر اپنی نیکی بدی کے اعمالنامے
پڑہکر دوزخ کا متوقع ہو جاتا ہے۔ پھر اس امید و بیم کی حالت اور دوزخ مین گرنے یا اُس سے
گزر جانے کی دھکڑ پکڑ مین لطف خداوندی اُس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ اور اپنی رحمت کے پانی سے
دوزخ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اُس سے آواز آتی ہے۔ کہ اے مومن آگے بڑھ۔ تیرے نور نے
میری آگ بجھا دی ہے۔ تین ہزار برس کا رستہ ایک لحظہ مین طے کر لیتا ہے۔ پھر جب بادشاہ کے
گھر سے قریب ہو جاتا ہے۔ تو اپنے عقل و ارادہ۔ خدا کی محبت اور اُسکے شوق کیطرف رجوع
کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ مین تو محبوب کو ساتھ لیکر داخل ہون گا۔ تجھے نہین معلوم کہ کچا بچہ
جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوکر یہ کہے گا۔ کہ جب تک میرے مان باپ ساتھ نہونگے مین جنت مین
نجاؤن گا۔ ہمسایہ اور گواہ کہان ہے۔ اسیطرح جب تک پیغمبر علیہ السلام اپنے ہاتھ سے سپرد

نہین کرتے اور اُسے محبوب تک نہین پہنچا دیتے زاہد وہان داخل نہین ہوتا۔ یہ مرتبہ پورا ہوجاتا ہے تو وہ اپنا حصہ لینے کے لئے دنیا مین بھیجا جاتا ہے تاکہ علم الٰہی متغیر اور منسوخ یا محو نہوجائے تیرا پروردگار مخلوق سے فارغ ہو چکا ہے۔ اپنا پورا حصہ لئے بغیر کوئی شخص دنیا سے نہین جاتا خدا سے ڈرو۔ اور مخلوق سے نہین بلکہ خالق سے نیکی چاہو۔ اسباب حجاب ہین بادشاہ کے دروازے بند ہین۔ جب تو لوگون سے اعراض کرے گا تو ایسا دروازہ کھُلجائے گا کہ تو اُسے پہچان لے گا۔ اسرار کا دروازہ جو نہایت مستحکم ہے تیری زور آزمائی بغیر کشادہ ہوگا۔ مؤمن اپنی طبیعت سے نکلکر خدا کا قصد کرتا ہے۔ اس رستہ مین جان و مال کی بابت آفتین اُسے پکڑ لیتی ہین۔ اپنے گناہون بے ادبیون۔ اور ترک حدود شرع کی طرف رجوع کرتا ہے۔ دُعا سے نہین بلکہ صرف خدا سے مدد مانگتا ہے۔ اپنے گناہون کو یاد کرکے نفس کو ملامت کرتا ہے پھر اس سے فارغ ہوکر باطنی طور پر قضا و قدر اور تفویض و تسلیم کیجانب متوجہ ہوتا ہے۔ اسوقت ایک کھُلا دروازہ اُسے نظر آجاتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسکے لئے وسعت کردیتا ہے۔ وہ آزمایا کرتا ہے کہ دیکھین بندہ کیسے عمل کرے۔ خود فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو بُرائی بھلائی سے آزمایا۔ خیر و شر۔ عزت و ذلت اور فقر و غنا سے آدمی کا دل درست ہوجاتا ہے یہان تک کہ جب وہ خدا کی نعمتون کا اقرار یعنی شکر و طاعت کرتا رہتا ہے۔ تو انجام مین زبان و اعضا کو حرکت دینے کی ضرورت نہین ہوتی۔ وہ بلا پر صبر اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا رہتا ہی پھر نیکی بدی کے قدم برابر ہوجاتے ہین۔ تو وہ شکر و صبر کے قدم سے بادشاہ کے دروازہ کیطرف چلتا ہے۔ اور توفیق کھینچ لیجاتی ہے۔ وہ بادشاہ کا دروازہ اور وہان ایسا جلوہ دیکھتا ہی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دلپر اس کا خیال گذرا۔ نیکی بدی کی توبہ منقطع ہوکر ہمکلامی و ہمنشینی کی نوبت آجاتی ہے۔ اے عراقی۔ اے بیوقوف۔ ای خراس کے اونٹ تو بلا اخلاص قیام و قعود مین ہے۔ لوگون کے لئے نماز روزہ کرتا ہے۔ تیری آنکھین اُنکے طباق اور سامانو نکی طرف لگی ہوئی ہین۔ اے مخلوق سے خارج۔ صدیقین اور اللہ والون کی صفت سے جُدا۔ تم جانتے نہین۔ مین تمہارا برادہ۔ تمہارا آرہ۔ اور تمہاری کسوٹی ہون کوشش کرکے اپنا طباق مجھسے چھین لے۔ مجھپر تلوار نکال۔ تو کسی بات پر قائم نہین۔ ای جاہل مین تیری سستی مین بلد بیتا خیر خواہی اور تجھپر رحم کرتا ہون مجھے خوف ہے کہ تو زندیق۔ ریاکار۔ دجّال ہوکر نہ مرے۔ اور تجھے قبر مین منافقون کا سا عذاب نہو۔ اپنے طریقہ کو چھوڑ۔ تو ننگا ہے۔ تقوےٰ کا لباس پہن۔ عنقریب تجھے موت آئے گی مجھہ مین تجھہ مین عداوت نہین ہے۔ تو عنقریب میری باتون کو یاد کرے گا۔ نیک آدمی کی ملاقات اُس کی حالت کا آئینہ ہوا کرتی ہے۔ خدا

کو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہوجاتی ہے۔ وہ اُسکی مدد سے بولتا بے پروا رہتا اور اُسی کا محتاج ہوتا ہے۔ مین اپنے شہر مین بعالم طفولیت اپنی نسبت غیب سے یا مبارک یا مبارک کی ندا سُنتا اور اُس سے ڈر کر بھاگا کرتا تھا۔ اب خلوت مین یہ سُنا کرتا ہون کہ اِنِّی لَا رَاکَ بِخَیْرٍ (مین تجکو نیکیو نپر مضبوط پاتا ہون) نجات کا ارادہ ہے تو میرے ساتھ رہا کر۔ جو مجھسے بھاگ گیا مین اُسے منافق جانتا ہون۔ مومن جب ظاہری آنکھین بند کرلیتا ہے تو دلکی آنکھین کھل جاتی ہین اور وہ تمام باطنی جلوے دیکھ لیتا ہے پھر دل کی آنکھین بند ہوکر اسرار کی آنکھین کھلتی ہین۔ اس سے وہ مقام الٰہی اور مخلوق مین اُسکے تصرف کی کیفیت معلوم کرلیتا ہے۔ ایکبار موسٰےؑ کو خطاب ہوا کہ ہم نے تمکو اپنی رسالت و کلام کے ساتھ لوگونپر برگزیدہ فرمایا اپنا مقرب بنایا۔ ایک دن تم بکریان چرا رہے تھے ایک بکری بھاگ گئی۔ تم نے دور تک پیچھا کیا۔ تھک گئے اور اُسے پکڑ لیا اور پھر گلے لگا کر یہ کہا کہ تو خود بھی تھکی اور مجھے بھی تھکایا۔ محجوب کی دوا یہ ہے کہ سبب حجاب پر نظر ڈالے۔ اُس سے توبہ کرے۔ اور اُسپر یقین رکھے۔ جو لوگ ہر وجہ سے معصوم و محفوظ ہین۔ اُنکے لئے اس رستہ مین تلون نہین ہے۔ تو جب تک جنگلون اور میدانون کو قطع نکرے کلام نکر۔ پہلے دو دریا اور دو جنگل طے کرنے لازم ہین۔ ایک جنگل مخلوق کا دوسرا نفس کا۔ اور ایک دریا حکم کا دوسرا علم کا۔ اسکے بعد کنارہ آئے گا۔ اہل اللہ کے لئے نہ دن ہے نہ رات۔ اُن کا کھانا۔ بیمارون کا سا ہے اور سونا ڈوبنے والون کا سا۔ اور کلام اہل ضرورت کی طرح کا۔ خدا کو پہچاننے والے کی زبان گنگ ہوجاتی ہے۔ مگر خدا جب چاہتا ہے اُسے زندہ کردیتا ہے۔ اور وہ بلا آلات و حروف۔ بلا ترتیب و مہلت اور بلا علت بولنے لگتا ہے اُسکی زبان اور اُنگلی مین کچھ فرق نہین رہتا۔ کیونکہ اسوقت حجاب و قید۔ دروازہ و دربان اذن و طلب اذن۔ بحالی۔ و موقوفی۔ شیطان و سلطان۔ دل اور بیان وغیرہ کچھ نہین رہتا پھر فرمایا۔ جو آج غائب رہا وہ محروم رہگیا۔ تو نہ پہلا قدم رکھتا ہے نہ دوسرا خانہ وجود سے نکلنا پہلا قدم ہے۔ اور اُسکی نعمت یعنے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن دوسرا قدم پھر ایک لخبد اُسکے دروازہ پر کھڑا ہوجاتا ہے۔ ایاک نستعین دیدار کے موقع پر ہے اور وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بعد دیدار نعمتون کو غیر کی طرف منسوب نکر ورنہ مشرک ہوجائے گا۔ نعمتون کا بدلنے والا بنے گا۔ اور اسوقت اللہ تعالٰے اپنی نعمتون کو بدلدے گا۔ اپنا زنار توڑ۔ اور خدا کی طرف رجوع کر۔ جب تک باطنی توبہ اور خدا کے ساتھ سری خلوص نہو۔ ظاہر کا اعتبار نہین اے لڑکے میرے پیارے صاحبزادے پیغمبر علیہ السلام نے نبوت کو برسون چھپایا یہان تک کہ تبلیغ کی آیت نازل ہوئی۔ تو ذرا سی بات معلوم کرکے اس کا اظہار کرتا پھرتا ہے

تیرے گھر مین کپڑون کی گٹھری آپڑی۔ اور تو نے گھر کا دروازہ کھولکر انھین بیچنا شروع کردیا تجھے کیا خبر وہ کسی ہمسایہ کی عاریت یا ودیعت ہو۔ قلب کی اصلاح چار چیزون سے ہوتی ہے (۱) لقمونکی نگرانی (۲) طاعت کے لئے فراغ دل۔ (۳) حفظ کرامت (۴) ترک غیر اللہ۔ مگر تجکو تو لقمون ہی کی خبر نہین۔ یہ بات پوری پرہیزگاری اور حفظ دین کی تاکید سے حاصل ہوتی ہے۔ مومن کہاتے پینے مین توقف کرتا۔ اور قرآن وحدیث سے اجازت چاہا کرتا ہے۔ پھر جب مقرب الٰہی بنجاتا ہے۔ تو اُسکے اَمر سے مامور ہوتا۔ اُسکی نہی سے رُکتا۔ اُسکے علم سے عالم بنتا۔ اور اُسکی مدد سے منصور ہوجاتا ہے۔ موت سے پہلے خدا کے ساتھ عہد و پیمان کی تجدید کرو۔ غبار ہٹنے دو۔ ساری حقیقت کھُل جائے گی۔ اے باطل پرستو۔ جاہلو۔ غفلت شعارو۔ تھوڑی دیر کے بعد تم کو اس کی خبر معلوم ہوجائے گی **سوال** مین نفس خائن کے فتوے پر کیونکر قناعت کرسکتا ہون۔ **جواب** اتنا مجاہدہ کر کہ نفس مرجائے۔ اس کے بعد وہ فقیہ وعالم اور مطمئن ہوکر زندہ ہوگا۔ شہوات ولذات کے دروازے بند کر۔ جب وہ تیرا تابع ہوگا تو خواہشین جاتی رہین گی۔ اور وہ مجاہدہ کے باعث بمنزلہ قلب ہوجائے گا۔ اہل اللہ رات کے آتے اور اہل وعیال کے سوجانے کی تمنا کیا کرتے ہین کیونکہ وہ مکلف ہین اور اہل وعیال کا بوجھ اُٹھاتے ہین۔ اُن کا دل خدا سے لگا رہتا ہے اعضا اسباب اور کاروبار مین مصروف ہوتے ہین۔ تو اگر بلا سے پہلے متقی تھا تو بلا کے بعد بھی اُسی کیطرف رجوع کر۔ اُسکے سوا کوئی دفع کرنے والا نہین۔ ضرر ونفع خیر وشر۔ عزت ودولت اور فقر وغنا سب اُسی کے حکم سے وارد ہوتے ہین۔ **سوال** صوفیہ کے اس قول کے کیا معنے ہین کہ جس کا دیکھنا نفع نہین دیتا اس کا وعظ بھی نفع نہ دیگا۔ آپنے جواب دیا۔ اہل اللہ کی آنکھون اور دلون سے دنیا وآخرت غائب ہے اور جلوۂ حق سامنے رہتا ہے۔ وہ جب تجھپر نظر ڈالینگے۔ نفع پہنچائین گے۔ ولی خشک زمین پر نظر ڈالکر اُسے سرسبز کردیتا ہے۔ اور یہودی ونصرانی کو دیکھکر ہدایت پر لے آتا ہے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ آپ ممبر کے پایہ کو بار بار کیون گلے لگاتے ہین۔ فرمایا یہ مجھسے قریب ہے اشیا کو دیکھتا سُنتا ہے۔ مگر چغلخوری نہین کرتا۔ مین اسلیئے اسے گلے لگایا کرتا ہون۔ اُسنے کہا کہ ہم آپکے دل سے قریب ہین جواب دیا اے میری دایہ کے بیٹے تم اگر خدا سے ڈرنے اُس سے مراقبہ کرنے لگوگے اور اُسکے طالب بنوگے تو ضرور میرے قلب سے قریب ہوجاؤ گے۔ اور مین تمہارا خادم ومحب بنجاؤن گا۔ بندہ جب ہدر جوع الی اللہ اور مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسے کشائش دیتا۔ اور مقرب بنالیتا ہے اور جب وہ علم پر مطلع ہونے سے آنکھین بند کرلیتا ہے تو اُسے ہر قسم کا علم اور اطلاع عنایت فرماتا ہے۔ گمنامی واتباع اور

مجاہدہ حسن ادب مین داخل ہی۔ اہل اللہ مکارم الٰہی کو اعضار وقلب۔ اور سرائر وخلوت سی ظاہر کیا کرتے ہین۔ وہ خدا کے نزدیک متقی اور مکرم ہین۔ تمہارا معبود درہم و دینار ہے جسکے جانے سی تم پر قیامت آجاتی ہے۔ ترک نماز جمعہ اور جماعت کی پروا نہین ہوتی کسی کا فاسق و فاجر بیٹا مرجائے تو بکثرت جزع فزع کرنا اور دل بہلانے کے لئے لوگون کے پاس بیٹھنا پھرتا ہی۔ حالانکہ فرشتے اسکی پاس ہین۔ اُنسے اُنس نہین کرتا جب دل صاف ہوجاتا ہے۔ تو فرشتے مونس بنتے اور خلوت مین اُس سے باتین کیا کرتے ہین اے حق اور شریعت و دین سے غائب رہنے والے۔ اے دنیا اور نفس و طبیعت پر قائم رہنے والے۔ اے مخلوق کے عابد اور حق کو بھولجانے والے۔ خدا کی ملاقات ضروری بات ہے۔ اسیوقت ملافات کرے۔ مخلوق و نفس کو چھوڑ مومن ہوجائے گا حق یہ ہی کہ اسکے ذکر اور علم کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ اور ماسوے سے معاملہ کرنا نقصان اُٹھانا ہے دنیا کے طالب کثیر ہین عقبےٰ کے طالب قلیل۔ اور مولا کے طالب بہت کم۔ تو رات دن دنیا کے ساتھ ہے۔ وہ تجھسے خدمت لیتی اور الگ ہوجاتی ہے۔ ہم اُس سے خدمت لیتے ہین اور اُس مین توجہ نہین کرتے۔ اے بدنصیب تیرا کیا حال ہے۔ دنیا مین شریعت اور علم کے ہاتھ سے اپنا حصّہ لینا ضروری امر ہے۔ وہ جس چیز کا فتوے دین اُسے لے لے۔ اور جس کا فتوے اے ندین باز رہ۔ تو خدا کے سامنے مناجات کیا کرتا ہے۔ یہ اچھا نہین۔ اپنی خرید و فروخت کھانے پینے۔ لینے دینے اور کلام کے وقت توقف کیا کر۔ ان مین جو بات خدا کے لئے ہو اُسے قائم کر۔ اور جو غیر کے لئے ہو اُس سے باز رہ۔ غلبۂ محبت کے وقت۔ دنیا و آخرت۔ عطا و منع اور قبول و رد کی تمیز ساقط ہوجاتی ہے دل محبت سے لبریز ہوکر محبوب کی جانب سے بُرائی بھلائی ایک ہوجاتی ہے۔ دروازے اور اطراف یکسان نظر آتے ہین۔ ان سب کا جمع ہوجانا محبت ہے۔ نجبر اور معائنۂ ضرر اور نفع ایک ہوتا ہے۔ اُس کا قلب وجد مین رہا کرتا ہے۔ کبھی ذکر جلالی سے وجد ہوتا ہے۔ کبھی ذکر جمالی سے۔ وہ ہر وقت متحیر رہتا ہے۔ موسے علیہ السلام جس قدر آگ کے پاس جاتے تھے وہ دور بھاگتی تھی یہان تک کہ اِنِّیْ اَنَا اللہُ کی صدا آنے لگی۔ یہی قلب کا حال ہے۔ انوار قرب دیکھکر آگے بڑھتا ہے اور جب قریب پہنچتا ہے تو وہ اور بعید ہوجاتے ہین۔ یہان تک کہ تحریری میعاد پوری ہوجاتی ہے۔ قدم کی انتہا اسکی میعاد ہے۔ اس وقت معاملہ برعکس ہوجاتا ہے۔ یعنی طالب مطلوب ہوجاتا ہے۔ قاصد مقصود بنجاتا ہے۔ اور مرید مرتبۂ مراد حاصل کرلیتا ہے جذبات الٰہی مین کا ایک جذبہ دوجہان کے اعمال سے بہتر ہے۔ وہ اپنے بندہ کو طبیعت و ہوئے کے گھر سے خارج۔ مخلوق و شہوات کا تارک اور محض خدا کا طالب پاتا ہے۔ عارف اسحال مین اُٹھتا بیٹھتا ہے کہ اُسکے پاس زاد و راحلہ اور رفیق وغیرہ نہین ہوتا۔ دن رات

روزہ نماز اور مجاہدہ مین مصروف رہتا ہے۔ پھر اسیحالت مین وہ قرب کے دروازہ پر پہونچتا۔ لطف الٰہی سے ہم آغوش ہوتا۔ اُسکے فضل کے دستر خوان پر بیٹھتا اور اُسکے سابقۂ ازلی کو دیکھتا ہے تو زمین پر گرکے بلندی کا خواہان اور بلا عمل جنت کا طالب ہی۔ بعض صوفیہ کا قول ہی۔ اپنے نفس کو پسندیدہ چیزون سے روک دے طبیعت کے اقتضا سے نہ کہا۔ اور بلا حکم الٰہی ایک لقمہ نہ اٹھا اور بلا امر کسی دوا کا استعمال نکر نفس کا مزاج طب کی کتابون اور اُن کے جوابون کے خلاف ہوجائے گا۔ خدا نیکون کو دوست رکھتا ہے۔ اُس کا طبیب وہ محبوب بنجائے گا جو اُسکے گھر مین ہے اور وہی اُسکے کھانے پینے کا نگران رہے گا۔ پھر آپنے ایک چیخ ماری۔ اور اُٹھکر اِدہر اُدہر ٹہلنے لگے۔ اور تسلیم کی جانب اشارہ کرکے دونون ہاتھ آسمان کیطرف اُٹھائے۔ آخر مجلس تک یہی حال رہا۔ پھر فرمایا افسوس تم پر آگ اور بہت بڑی مصیبت آنے والی ہے۔ پھر دونون ہاتھ اُٹھاکر دعا کے لئے بیٹھ گئے اور خاموش رہے پھر اسیحالت مین کھڑے ہوئے کہ چہرہ بار بار متغیر ہوتا تھا کبھی زرد ہوگیا۔ کبھی سُرخ۔ قلب جب دنیا سے اُٹھکر قرب حق کا مہمان بنجاتا ہی۔ تو مخلوق کی جانب سے عصمت حاصل ہوتی ہے۔ وہ عرش سے فرش تک ہر چیز سے بے خبر رہتا ہی۔ اُسکے حساب گویا مخلوق پیدا ہی نہین ہوئی۔ اور گویا اللہ تعالےٰ نے اُسکے سوا کسی کو مخلوق ہی نہین فرمایا۔ مطلب یہ کہ ایسے قلب یکتا کا یکتا۔ محب اور محبوب طالب اور مطلوب۔ ذاکر اور مذکور ہوجاتا ہی۔ خدا کے سوا اور کسیکو نہین دیکھتا شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اُس بلا کی خبر ملگئی جو اس شہر مین آیگی پھر شہر والون کیلئے رفع بلا کی بابت دعا مانگی اسکے بعد مغلوب الحال کی طرح فرمایا کہ اس شہر مین بعض آدمی قتل اور سُولی کے مستحق ہین۔ مگر یہ جلوہ اُسی آنکھ کو نظر آرہا ہے جو ہزار آنکھون سے زیادہ مکرم ہے آلہی تو اِن کے سبب ہمین ہلاک کرتا ہے۔ اِن کے گناہون مین ہمین پکڑتا ہے۔ ہم نے کیا کیا؟ آپ نے یہ کلمات نہایت غضبناک لہجہ مین فرمائے۔ مین نے دوست دشمن کو تقدیر کی بھٹی مین رکھکر گلادیا۔ ایک ڈال چاندی بن گئی۔ تو کرامات و معجزات کا طالب نہ بن۔ ابنیاء سے معجزات اور اولیاء سے کرامات کی بابت مزاحمت نکر۔ اگر خدا کا قرب چاہتا ہے۔ تو اس سے باز رہ۔ جب تو دائمی صحبت رکھے گا تو وہ خود تجھے نوا لے کھلائے گا۔ کھا پیجو۔ کپڑے پہنائیگا پہن لیجو۔ ان چیزون کی تمنا حجاب ہے۔ اور آنے کے بعد رو گردینا بھی حجاب ہے۔ اولیاء کو جب خدا کے رستہ پر چلایا جاتا ہے۔ تو جن وانس اور فرشتے اِنکے خادم ہوجاتے ہین۔ جہان گرتے ہین اُٹھا لیئے جاتے ہین۔ یہان تک کہ واصل ہوجاتے ہین۔ اور اُن سے دنیا اور وجود کی حرص جاتی رہتی ہے۔ لطف و کرم اُنکی خدمت کرتا ہے۔ پھر جب منزل قرب مین داخل ہونے کا حکم ملتا ہے تو آفتین نازل ہوتی ہین۔ جلال کی آفتین اُنکے نفس اور بقیۂ وجود کو فنا کرنے

کے لئے آتی ہین۔ فتوح ظاہری اور کھانا پینا پہننا اور تندرستی سب روک لیا جاتا ہے۔ اور وہ محض قلب مع باطن صاف رہجاتا ہے۔ جن کو طعام فضل اور شراب اُنس ملا کرتی ہے کرامت اُن کا تاج ہے اور احسان اُن کا لباس۔ اُن کو علم لدُنی اور حکمت کے لقمے دیئے جاتے ہین۔ پھر بادشاہ حقیقی اُنکو نام بتاتا اور اپنی سالقہ ولاحقہ نعمتین جتاتا ہے۔ اور بطور مجموعہ یہ سب اُن کو دیدیتا ہے۔ پھر اُنکو اصلاح وہدایت اور رہبری وسفارت کے لئے وجود کی طرف لے آتا ہے۔ بعدہ اُن کے دلون کو تکوین اور زبانون کو سوال ودعا مع اجابت کی طاقت عنایت فرماتا ہے۔ یہ آخری زمانہ نفاق کا زمانہ ہے۔ اسمین عجب اور کفر دائمی ہے۔ عُجب کا حجاب تجکو خدا کی نظر سے گرادے گا۔ یہ دونون رستہ کے مخالف اور قلب کے حاجب ہین۔ اگر کوئی پوچھے کہ نفاق کی تعریف بتاؤ۔ تاکہ ہم اُس سے اجتناب کرین۔ اُس سے کہدو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ منافق جب وعدہ کرتا ہے۔ خلاف کرتا ہے جب بات کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ جب اُسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے مومن جب تک اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے اور اپنا القب نہ سُن لے۔ لباس وطعام اور نکاح وسرور اور امن وقرار سے کچھ تعلق نہین رکھتا۔ وہ خلوت مین اپنا سالقہ ازلی اور نام سن لیتا ہے وہ تقدیر پر معتمد ہوکر جنگلون اور میدانون مین سورہتا ہے۔ ملائکہ اُسکی حالت دیکھتے اُس کا لقب سُنتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ یہ کون ہے؟ دیگر ملائکہ جواب دیتے ہین کہ یہ فلان محبوب ہے۔ صدیق ہے چالیس یا سات باتون مین ایک ہوا کرتا ہے۔ اُسکے لئے فلان فلان مراتب ہین۔ تقدیر اُسے دہنے بائین پلٹا دیتی اور لقمے کھلاتی رہتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ پس پشت نگہبان ہے۔ دل کی جانب سے اُسکو الہام ہوتا ہے کہ اپنے گھر کی طرف چل۔ اپنا خزانہ محفوظ رکھ۔ اپنی ذات کو چھپا اپنے نفس کو یہ سمجھ کہ گویا خواب مین ہے۔ تیرا قلب وسر بلند ہوگا۔ کتاب حلم مین بیٹھ۔ اور کتاب علم مین سویا کر۔ تاکہ بالغ ہو جائے اور تیرا لڑکپن جاتا رہے۔ اسوقت وہ تجھے کھلائے پہنائے گا۔ کیا تو طبیعت وہوا وشہوات سے لبریز ہوکر اس مرتبہ کا ارادہ رکھتا ہے؟ نماز مین کھڑا ہوکر تو خرید وفروخت کیا کرتا ہے۔ اور اپنے قلب اور وسوسہ کے باعث کھاتا پیتا اور نکاح کرتا رہتا ہے۔ کسی نے پوچھا اس کا کیا علاج ہے؟ فرمایا حرام اور شُبہ سے لقمون کو بچانا پہلا علاج ہے اور ارتکاب منہی کے متعلق مخالفت نفس دوسرا علاج۔ بندہ جب اس وسوسہ اور خلق سے جو اُسکے دلمین ڈالا جاتا ہے۔ الگ ہونے اور اُکھڑنے لگتا ہے تو اُس کا قلق کم ہوتا اور تردد جاتا رہتا ہے اور ایک اور چیز یعنے سکون وآرام حاصل ہوتا ہے۔ خلق باقی نہین رہتا اُسکی تسکین وقرار کے لئے رستہ مین ڈھیلے پتھر اس سے مخاطب ہوتے اور یہ کہا کرتے ہین کہ اے خدا کے دوست اُسکی مراد اور اُسکے حبیب۔ اے مقرب الٰہی۔ ایک شخص نے کہا میرے لئے دعا کیجئے۔ فرمایا۔ الٰہی مجھے اپنی طرف

لگاکر مخلوق سے بے پرواکر دے۔ اور اس سائل کو اپنے ذکر کے باعث سوال سے بے نیاز فرمادے
آدمی مخلوق سے بے نیاز ہوکر خدا کے دروازہ کو پکڑتا ہے اور خدا اپنے قرب سے اُسے بے نیاز کردیتا ہی
اور اسحالت مین وہ اُسکے ذکر و شکر مین مشغول ہوکر سوال سے بے نیاز رہتا ہے۔ اگر تو جنگلو نمین کھانے
پینے سے باز رہے گا تو تیرے گھر مین چشمہ پیدا ہو جائے گا۔ مخلوق تیری ہلاکت کے لئے شیطان کا
زبردست ہتھیار ہے۔ مخلوق کے پاس رہنا پوری روک ہے۔ محب طلب محبوب مین نکلجایا کرتا ہی
یوسفؑ یعقوبؑ کی طلب مین نِکلے رستہ مین جسنے اُن کو دیکھا عاشق ہوگیا۔ آخر چہرہ پر نقاب
ڈال لی۔ اور گوشۂ زندان مین جا رہے۔ کیونکہ آپ کا مقصود یعقوبؑ کا دیدار تھا نہ کہ اغیار کا ٭
لیت الذی بینی وبینک عامر ٭ وبینی وبین العالمین خراب ٭ یعنی کاش میرا تمہارا معاملہ بنجاتا اور
دیگر تمام عالم سے بگڑجاتا۔ حق کا منادی آگیا ہے۔ اپنی طرف سے مخلوق کی بنیاد اُکھاڑ دو یہانتک
کہ تحریری حکم اپنی میعاد کو پہنچ جائے۔ جبتک مینڈکیون سے الگ ہوکر پانی خشک ہو جائے اور
جب تک اُنکی عبادت کے لئے تو کسی کنوئین کو خالی نکرے کلام نکر۔ تیرا باطن اُسکے سفینۂ قدرت
مین ہے۔ اُسکو دریائے علم مین بسم اللہ مجریہا ومرسٰہا کی تلقین کر۔ اہل اللہ کی صحبت اُس خوفناک
شیر کی سی ہے جو کسی غیر جنس سے پیٹ بھر رہا ہو اور اُسکے شغل کے باعث تیری طرف متوجہ نہو۔ اگر
اُدہر سے رجوع ہونے کے بعد تیری جانب ملتفت ہوگا تو تجکو پھاڑ ڈالے گا۔ اور اِسی طرح صدیق کی
صحبت ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حقیقی بادشاہ کی صحبت مین اسیطرح رہتے ہین۔ جنیدؒ کے دوستونمین
ایک شخص واردات قلبی پر حریص تھا۔ جنیدؓ کو اس کا علم ہوگیا۔ پوچھا کہ تمہاری نسبت لوگونمین
جو بات مشہور ہے کیا وہ سچ ہے۔ جواب دیا۔ ہان سچ ہے۔ فرمایا کیا تم اپنے قلب سے کلام کرسکتے ہو
کہا ہان۔ جنیدؓ نے کہا اسوقت تم نے کیا کلام کیا ہے۔ جواب دیا فلان فلان بات کہی ہی آپنے
فرمایا نہین۔ اُسنے دوبارہ پھر کلام کیا۔ مگر جنیدؓ ہر بار انکار کرتے رہے۔ اُسنے کہا جو کچھ میرے
پاس ہے وہ بالکل حق ہے۔ آپ فرمائین آپکے پاس کیا ہے۔ فرمایا تمہاری تمام باتین سچی ہین
مین تمہاری قلبی صفائی اور ثبات کا امتحان لیتا تھا۔ اہل اللہ کے دل اُسکے ارادے کے رستے
علم کے خزانے۔ اسرار کے سینے ہین۔ قضا و قدر کے جنگل مین تقدیر کے مخزن ہین اُنکے اسرار
خانہ تقدیر کے رستونمین چکر لگاتے وقت علوم و معرفت کو بطور نقطہ اُٹھا لیتے ہین اونچی لکڑیون
اور صورت بلا معنے کو کیا کیا جائے۔ دونون بہرے گونگے اور اندھے ہین۔ جو کسیطرح نہین سمجھتے
ایک شخص نے تین سو ساٹھ قصے تصنیف کئے حاکم شہر کو ہر روز ایک نیا قصہ سُنادیا کرتا تھا
چونکہ وہ اِس سے گھبرایا نہ تھا انجام کار مراد کو پہنچ گیا۔ تو چند دن اور چند رات دعا کرکے گھبرا جاتا ہے
اور مخلوق کی طرف رجوع کرلیتا ہے۔ اس مصنف قصہ کا حال کیون نہین یاد کرتا تو جب تک

مخلوق کے ساتھ رہے گا فلاح نہ پائے گا۔مخلوق سے خالق کی طرف رجوع کر۔اُس کے قرب کی دلہیز پر جا پڑ۔محبت کا ہاتھ تجکو کھینچ لے گا۔اور تو اُس گھر کا جلیس بنجائے گا۔پھر جب تو وہان کے آرام و مکانات کو دیکھے گا۔تو ہر جانب سے فراخی حاصل ہوگی۔تیرے بازو مضبوط ہونگے۔اور تو اُس گھر کے کنگرون تک اڑ جائے گا۔یہ کنگورے تیرے لئے عالیشان محل بنجائین گے۔پھر اگر تو گر گیا تو اُسی گھر کے صحن مین گرے گا۔اور صاحبخانہ کے ہاتھون مین رہے گا۔تیری دُعا قبول ہوگی۔اگر مخلوق کو نفع دینا چاہتا ہے تو ایسا کیا کر۔ورنہ محض بیہودہ باتین نہ بنا۔اس سے مراد وہ کلام ہے جو بدعمل واعظ لوگون کو سُنایا کرتے ہین نماز غیر سے انقطاع کے بعد خدا سے مل جانے کا نام ہے۔ایک جسم دو مکانون مین متحیز نہین ہو سکتا۔خلق سے انفصال اور خدا کا اتصال اہل اللہ کی نماز ہے۔اور نیک بندونکی نماز یہ ہے کہ جنت کو قلب کے دہنی طرف رکھتے ہین۔دوزخ کو بائین طرف۔پلصراط کو آگے۔اور اللہ تعالےٰ کو ان تمام اسرار پر خبیر جانتے ہین صدیقین کی نماز خلق سے انفصال اور خالق کا اتصال ہے نفس جب کھانا مانگتا ہے تو صدق طلب کی علامت یہ ہے کہ باطن سے پرندے کے بچون کے چیخنے کی سی آواز آنے لگی۔اسوقت اُسے بقدر سدّ رمق دینا چاہیئے۔اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا نے نفس کو اُس کا گناہ اور تقویٰ الہام کیا ہے۔وہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔بادشاہ حقیقی کے پاس قلب۔کی رسائی کے بعد اِن دونون آیتون پر عمل کرنا چاہیئے۔اسوقت فعل اور الہام کا مرتبہ ملے گا۔اس سے پہلے واردات مین تفریق کیجائے گی۔کیونکہ الہام شیطان۔الہام طبیعت۔الہام نفس اور الہام فرشتہ جُدا جُدا ہے۔جب تو فی سبیل اللہ کسی کا مصاحب بننا چاہئے تو کامون کے موقوف ہونے اور لوگونکی سو جانے کے وقت کامل وضو کر۔پھر نماز پڑھ۔نماز کا دروازہ وضو سے اور خدا کا دروازہ نماز سے کھول۔پھر بعد فراغ یہ دعا کر کہ الٰہی مین کس کی صحبت مین رہون۔واقعی رہبر۔تیرے دین کی خبر دینے والا سب سے الگ۔تیرا خلیفہ اور نائب کون ہے۔اللہ تعالےٰ کریم ہے۔تجھے محروم نرکھے گا۔تیرے قلب مین الہام کردے گا۔باطن کیطرف وحی بھیجکر بیان فرماویگا۔دروازے کشادہ اور رستے واضح ہو جائین گے۔جو طلب مین کوشش کرتا ہے۔اُسے مطلوب ملجاتا ہے خدا خود فرماتا ہے۔کہ جو لوگ ہماری راہ مین کوشش کرین گے ہم اُن کو اپنے رستے دکھا دین گے علت تجھ مین ہے اُسکے کلام مین نہین پھر جب تیرے قلب کے نزدیک جہتین متحد ہو جائین اور تعیین واحد غالب آجائے تو اپنے آپ کو چھوڑ اور اُس کا قصد کر۔اُسکی صحبت زندون اور سانپون کی مانند ہے۔اُسکے فقر۔نقصان۔نسب۔اختلال حال۔بیابانی اور قصور عبادت کو ندیکھ کیونکہ معنے اُسکے باطن مین موجود ہین۔ظاہر اور جسم اور چہرے پر نہین ہین

اُس سے کلام کی ابتدا نکر۔ اور اسکی حالت کو نہ بدل۔ خدا کی طرف سے اُسی کے فائدے کا منتظر رہ۔ وہ کاتب ہے۔ اور مضمون غیر کا ہے۔ وہ سفیر اور دعوت کرنے والا ہے۔ طبق کسی اور کا ہے۔ وہ بیان کرنے والا ہے۔ مگر بیان غیر کا ہے۔ خدا جو کچھہ اُسکی زبان سے نکلوائے اُسے قبول کرلے اُسکے اشارون کو دیکھتا رہ۔ اُسکی حد کبھی نہ توڑ۔ اُسکے آگے سرنگون اور خائف رہا کر۔ اُسکے حال وقال اور افعال مین اُسے تہمت نہ لگا۔ اُسے ہر عاقل پر فضیلت دے۔ وہ تجکو اپنے پاس سے خدا کی پاس پہنچا دیگا۔ اُس کا بچا ہوا کھانا نہ کھا۔ اسکی بات کا جواب ندے۔ ہماری اور جانورون کی طبیعت ایک ہے لیکن عقل و شرع۔ علم و قرب۔ اور معرفت و طاعت دونون کو جدا کررہی ہے۔ ورنہ فی الواقع اصل دونو کی ایک ہے۔ علم پر عمل کرنے والے میت کے پاس سے گذر کر اُسے زندہ کردیتے ہین اور گنہگار کے پاس جاکر اُسے ذاکر بنادیتے ہین عارف کے گھر مین غیر کیلئے طبق آیا کرتے ہین۔ وہ خراج تحصیل کرنیمین کوشش کیا کرتا ہے اور جب حاصل ہوتا ہے خدا کے سپرد کردیتا ہے۔ اور وہ اپنی مزدوری مخلوق سے نہین بلکہ خدا ہی سے لیتا ہے۔ اللہ تعالی جب تیری بہتری چاہتا ہے۔ تو تجھے آگاہ اور عیوب نفس سے خبردار کردیتا ہے۔ تمہارے عالم جاہل اور جاہل مفتری۔ اور زاہد حریص ہین دین کے بدلے دنیا نہ کما۔ اس سے تو آخرت حاصل ہوتی ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالے عنہ نے آیت اُدعُوا رَبَّکُم تَضَرُّعاً الی آخرہا کو ظاہر پر محمول فرماکر یہ کہا ہے۔ کہ غیر اللہ سے سوال کرنیوالا حد سے متجاوز ہونے والا ہے۔ عبد اللہ بن مسعود اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ تم میرے قلب کی روشنی ہو۔ جو اللہ کے لئے میرا کلام سُنکر اُس سے نفع اُٹھائے وہ بیشک دلکی روشنی ہے ورنہ اسکی حاضری باعث کدورت ہوگی۔ ابراہیم جب آگ سے نکلے۔ اور آپکے غلام اور مویشی وغیرہ بکثرت ہوگئے تو ملک شام مین بہت سے دروازون کا ایک گھر بنایا۔ اُسکی قیمت بیٹے اور قوم کے گھر بنادینے کے بعد وہین رہ پڑے۔ اور مخلوق کی تربیت کو پسند فرمایا۔ خلت محبت کا نام ہے۔ اور محبت وخلت کا سوال حال کی اقتدا کرنی چاہیئے یا مقال کی شیخ نے جواب دیا عوام کے مقال کی اقتدا چاہیئے اور خواص کے حال کی۔ اے مسائل تو کن لوگون کے لائق ہے۔ مجھے اپنی نبض دکھا۔ تاکہ تجکو تیری حالت کے مطابق جگہہ دون اور مرض کی شدت جتاکر اُس کا علاج کرون۔ پیغمبر علیہ السلام بیمارون کی عیادت کیا کرتے تھے۔ ہم اس سے منع کیئے گئے ہین۔ مگر تندرستونکی عیادت اپنی ہمت سے کرتے ہین ہماری باتون تمہارے گھرون کی طرف چلتے۔ اور ہمارے ہاتھ تمہارا مال لینے سے روکے گئے ہین ہم تو حال اور تقدیر کی حیثیت سے مامور ہین۔ شیخ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا یہ بات ممکن ہی کہ ایک مرنے والا دنی بیٹے چھوڑے اور وہ سب کے سب یکسان نیکبخت ہون۔ باپکے

بعد سب نے برابر ترکہ بانٹ لیا۔ اُن میں سے باپ کا گوشۂ دل ایک کی جانب زیادہ تھا۔ اور وہ سارا مال اُسی کو دنیا چاہتا تقسیم ترکہ کے بعد تقدیر الٰہی سے ایک ایک کرکے سب مر گئے۔ اور سارا اسی ایک کے پاس آگیا۔ کیا اسمین کوئی عیب ہے والسلام۔ الٰہی مخلوق اور نفس و ہوٰے کو ہم سے روک دے تو اسموقع پر یہ کہہ سکتا ہے کہ تم جس دریا مین تیرتے ہو اُسی سے ڈرتے ہو۔ اُس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا سے جاننے والے ہی ڈرا کرتے ہین۔ اُن کا علم باعث خوف ہے جب تو نے کسی چیز کی مضرت کو جان لیا تو اُس سے ڈر اور پرہیز کر۔ موت ضروری امر ہے۔ اسکے لئے عمل کرتا رہ۔ اے شخص نہ تیرے گھر کے لئے چھت ہے نہ بچون کے لئے آٹا۔ اہل و عیال کے پاس نیچے اوپر کے کپڑے۔ جاڑا آگیا ہے۔ سامان کرے۔ بادشاہ آرہا ہے۔ استقبال کر شیر قریب ہے اس سے بچ۔ اس شیر کا دوسرا نام موت ہے۔ نماز مین ایاک نعبد وایاک نستعین کے یہ معنی ہین کہ ہم تیرے مطیع ہین اور تجھے معبود یگانہ جانتے ہین۔ تو خدا کو کب پائے گا۔ خالص عمل کس دن کرے گا۔ مخلوق دریار و نفاق و عجب اور دوستون کے متعلق زہد کب اختیار کرے گا۔ خدا کے آگے کس دن جھکے گا۔ جھکنا دل اور خلوت کے اعتبار سے ہوتا ہے شہوت نفس رویت حق کے ساتھ مزاحم ہوتی ہے۔ تو بندہ اُسکی رویت سے شرما کر شہوت کو ترک کر دیتا ہے۔ تو شدت شہوت کے وقت اپنی خلوت مین یعقوبؑ کو دانتون مین اُنگلی دبائے کب دیکھے گا۔ تجھے اپنی عصمت کب نظر آئے گی۔ یہ عصمت خدا کی غیرت ہے۔ یوسفؑ زلیخا کے ساتھ خلوت مین گئے۔ غیرت آگئی۔ اُلٹے بھاگے۔ خدا خود فرماتا ہے۔ یہ اس لئے تھا کہ یوسفؑ سے بُرائیون اور بیحیائیون کو دفع کردین۔ وہ ہمارے خالص بندونمین سے تھے تیری حالت یوسفؑ کی طرح کس دن بدلے گی۔ یوسفؑ جب خدا کے گھر مین عصمت کے پابند رہے تو خدا نے قید خانہ مین اُنسے موافقت کی اور خلوت مین عصمت عطا فرمائی۔ لوگو اسیطرح خدا کے بندے بنجاؤ۔ یوسفؑ صدیق کی حالت خدا سے طلب کرو۔ قطع اسباب اور ترک کل کا نام توکل ہے۔ دل بدلکر فرشتہ بنجاتا ہے۔ پھر فرشتے جس چیز کو سُنتے پہچانتے ہین دل بھی سُنتا اور پہچان لیتا ہے۔ بعدہ ترقی پاکر فرشتے پر حاکم ہوجاتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت موسےٰؑ کے قصہ مین فرمایا۔ واقعی سیر باطن کی سیر ہے۔ موسےٰؑ نے طور کیجانب آگ دیکھکر اپنی اہلیہ کو چھوڑا۔ ایسی کیا چیز دیکھ لی تھی ؟ ظاہری آنکھ سے آگ۔ اور باطنی سے نور ظاہری آنکھ سے مخلوق کو ملاحظہ کیا تھا۔ اور باطنی سے خالق کو۔ اپنی اہلیہ سے فرمایا تم یہین ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے۔ اس آگ نے اُن کے دل کو کھینچ لیا اور بیوی بچہ سے بے پروا کردیا۔ اس لئے فرمایا کہ تم ٹھیر جاؤ۔ میرے سامنے اونچے ہاتھ اور تقدیر کے ایسے زبردست

آنکڑے آگئے ہین جو اہل اللہ کو اُنکے اہل و عیال سے جدا کر دیا کرتے ہین۔ اے حلم ٹھیر۔ اور اے علم۔ بسم اللہ آگے بڑھ۔ اے نفس ثابت قدم رہ۔ اے قلب و باطن قبول کر۔ اُس شخص کی بد نصیبی ہو اسے پناہ۔ اسپر ایمان نہ لاوے اسے محبوب نہ رکھے۔ وہ محجوب اور مغضوب ہے۔ موسےٰ نے اہلیہ سے کہا۔ ٹھیر جاؤ تاکہ مین تمہارے پاس خبر لاؤن یعنی راہ حق کی خبر دون۔ اس لئے کہ اس سے پہلے آپ کو رستہ معلوم نہ تھا۔ اسوقت شیخ رحمہ کے پاس نقیب النقبار ابن الاتقے تشریف لائے۔ جو پہلے کبھی نہ آئے تھے۔ آپنے اُن کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کاش تو پیدا نہوتا۔ اور اگر پیدا ہوا تھا تو اس حکمت کو معلوم کرتا جسکے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اے سونے والے بیدار ہو۔ تیرا رستہ آگے سے گھیر گیا ہے۔

قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ تیرا عمل کیا ہے۔ معلم کون ہے اور داعی و نبی کون ہے تیرا نسب صحیح نہین ہے۔ کیونکہ خدا اور رسول کے نزدیک صرف اہل تقوی صحیح نسب ہین۔ پیغمبر علیہ السلام سے پوچھا گیا آپکی آل کون ہے۔ فرمایا ہر متقی محمد صلعم کی آل ہے۔ خاموش۔ تجھ مین عقل نہین تو دجلہ پر جھونپڑی ڈالکر پیاسا مر رہا ہے۔ دو قدم رکھنے سے خدا سے جا ملے گا۔ پہلا قدم مخلوق پر رکھ۔ دوسرا نفس پر۔ مگر اے مرید تو بہت سے قدم رکھکر دنیا و آخرت سے واصل ہوا ہے نجات کا ارادہ ہے۔ تو میری سخت کلامی پر صبر کر۔ مجھپر جب جنون سوار ہوتا ہے۔ تو مین تجکو نہین دیکھا کرتا جب میرے باطن و اخلاص کی طبیعت پُر جوش ہوتی ہی تو مین تیرا چہرہ نہین دیکھتا۔ ہان نیکی۔ ازالۂ خبث باطنی اور تیرے گھر کی آگ بجھا کر اہل و عیال کی حفاظت کا ارادہ کیا کرتا ہون۔ آنکھین کھول۔ اور اپنے آگے نظر ڈال۔ عذاب اور مواخذہ کا لشکر تیری طرف بڑھا آرہا ہے۔ اے بیوقوف افسوس۔ تو چند روز مین مر جائے گا۔ اہل و عیال اور اسباب و مال سب زائل و متفرق ہوگا۔ پھر اپنے گھر اور جورو بچون کو چھوڑکر قبر اور مٹی۔ اور عذاب یا رحمت کے فرشتون سے رفاقت کرنی پڑے گی سارے کوچ کرنے۔ انتقال کر جانے اور زائل ہونے والے۔ اے عاریت وہ پاکذات ہے جس نے عالمون کو بھیجکر تم پر احسان کیا مگر اُن کو پہچانتے نہین۔ اے بدنصیب۔ کیا تو ہر برس۔ یا ہر مہینے۔ یا ہر ہفتے خالی ہاتھون میرے پاس نہین آتا۔ اچھا ہم سے بلا قیمت ایک چیز لے کل اس ایک کی لاکھ چیزین ملجائین گی۔ مین تیرا بوجھ اٹھانا چاہتا ہون اور تو اس سے ڈرتا ہے۔ کہ کہین مین اپنا بوجھ تجھپر نہ ڈالدون۔ اس سے نڈر رہ مجھے اللہ تعالےٰ کفایت کریگا۔ مجھے ایک کلمہ سننے کیلئے ہزار برس کا سفر اختیار کرنا چاہیئے حالانکہ مجھمین تجھمین صرف چند قدم کا فاصلہ ہے تو نہایت سُست جاہل اور نادان ہے۔ تیرے گمان مین یہ ہے۔ کہ تو کچھہ دے رہا ہے دنیا نے تجھ جیسے ہزارون کو فربہ کیا اور کھا گئی۔ جاہ و ثروت دیکر موٹا تازہ کیا۔ اور لقمہ

گرگئی۔ اگر دنیا میں خیر ہوتی تو ہم سے پہلے اُس کا طالب بن سکتا۔ تمام کام خدا ہی کی طرف راجع ہیں۔ اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں اُسی کی جانب سے ہے۔ پھر آپ جب چوکی سے نیچے اُتر آئے تو ایک شاگرد نے عرض کیا۔ کہ آپ نے وعظ میں مبالغہ اور نصیحت میں سختی فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میرا کلام اثر کر گیا ہے تو ابن تقی پھر آجائے گا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ہر مجلس میں آتا تھا۔ اور اکثر غیر اوقات میں حاضر ہو کر آپکے سامنے نہایت تواضع و ادب سے بیٹھتا تھا۔ اس کے بعد شیخ نے فرمایا الٰہی میں صبر و معافی کا خواہاں ہوں۔ الٰہی سب سے بے نیازی کا طالب ہوں۔ اگر تو مخلوق کے پاس اپنے کچھ لینے کے لئے جائیگا تو خدا ناراض ہوگا۔ جو شخص کچھ مال حاصل کرنے کے لئے کسی دولت مند کے آگے جھک جاتا ہے۔ اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے۔ تو مخلوق سے مانگنے کا خوگر ہے۔ اسی حالت میں خدا سے ملے گا۔ میں نے مقام رحبہ میں ایک سائل شخص کو دیکھا کہ جس نے ایک ریشمی جُبّہ پچیس دینار کو بیچا تھا۔ میں اُسکے پیچھے ہولیا۔ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جا کھڑا ہوا جو کھانا کھا رہا تھا اور اُس سے ایک نوالہ لیکر ٹلا۔ میں نے کہا کہ تو نے تو ابھی جُبّہ فروخت کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ میں تمہارے سبب سے اپنا پیشہ نہیں چھوڑ سکتا۔ جو تمہارے ولایت تک پہنچ جاتا ہے قطب زمانہ بنجاتا ہے۔ اور تمام مخلوق کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ مگر اُس اکیلے کو تمام مخلوق کی برابر ایمان عطا کیا جاتا ہے۔ تاکہ اور دن کا بوجھ اُٹھانے پر قادر ہو۔ تو میرے کُرتے اور چادر کو نہ دیکھ۔ یہ موت کے بعد کا لباس ہے۔ یہ کفن ہے اور میّت کا کفن اچھا ہوا کرتا ہے۔ یہ لباس کملی پہننے موٹا کھانے پینے اور بھوکا رہنے کے بعد نصیب ہوا ہے۔ تمہارے سوا میرا مشغلہ ایک اور سے رہتا ہے۔ اے اہل بغداد۔ اے زمین آسمان والو۔ عاقل بنو۔ خدا اُس چیز کو پیدا کرتا ہے جسے تم نہیں جانتے۔ یہ مرتبہ بناوٹ اور آرائش سے نہیں ملتا۔ بلکہ باطن ظاہر کی اور ظاہر باطن کی تصدیق کر رہا ہے۔ جب تک تیرا پروردگار۔ اور جہت۔ اور محبوب ایک نہو جائے کلام نکر۔ قرب تیرے دل میں کب خیمہ لگائے گا۔ قلب و باطن مجذوب اور مقرب کس دن ہوگا۔ تو مخلوق سے الگ ہو کر خدا سے کس دن ملاقات کرے گا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو خدا کی طرف منقطع ہوگیا۔ خدا اُسے تمام کاموں میں کفایت کرتا ہے۔ اور جو دنیا کی طرف متوجہ رہا۔ خدا اُسے دنیا ہی کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس میں خرق عادت کا مادّہ ہو جاتا ہے خدا کا قرب اُس وقت حاصل ہوتا ہے۔ کہ بندہ اپنے قلب کی توجہ سے بالکل اُسی کا ہو رہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص غیر کے ارادہ سے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ میرے لئے نہیں بلکہ میری شریک کے لئے ہے۔ میں شریکوں سے بے نیاز ہوں۔ اخلاص مومن کی زمین اور اعمال اسکی دیواریں ہیں۔ دیواریں بدل جاتی ہیں۔ زمین نہیں بدلا کرتی۔ اِس کام کی

بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مین خدا کی طرف منقطع ہو چکا ہون۔ مگر میرے کام نہین ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی خواہش سے کلام نہین کرتے تھے معاذ اللہ رسول مین خلل نہین بلکہ تیری ہی ذات مین کچھ خلل ہے۔ تم کو خدا کی ذرا خبر نہین۔ کیونکہ تم دنیا اور اُسکی زینت کے عاشق ہو۔ اگر تو اپنے دعوے مین سچا ہوتا تو ایک ذرہ کی طلب کے لئے حیلہ نکرتا۔ اپنے نفس کو تقدیر کے میدان مین ڈال دے۔ بڑھتے بڑھتے تیرا درجہ باب قُرب تک پہنچ جائے گا۔ اور ایک ایسا خوبصورت چہرہ نظر آئے گا جو دنیا و آخرت کی زینت سے بدرجہا بڑھا ہوا ہوگا۔ تم دونون مین محبت کامل ہوکر حجاب اور وسائط مرتفع ہونگے۔ تقدیر کے میدان سے تو نفس کی فریاد سُنے گا۔ یعنی وہ یہ کہے گا کہ اپنی امانت سونپ دے۔ اور مجھے پوری خدمت دے۔ مین یہان مقید ہون۔ اور اس کا کہا ماننے کی بابت قُرب تیرے پاس سفارش لائے گا۔ اس وقت علم کا ہاتھ نفس کیطرف دراز ہوگا۔ اور حکم کا ہاتھ اُسکی موافقت کرے گا۔ لیکن مخالفت طبیعت وہوٰا وارادہ سے پہلے ابتدا امر مین اسبات پر غور کرنا۔ اور اپنے آپ کو مقصرین مین سمجھنا یہ دائمی حسرت اور دہوکا دینے والی محرومی کا باعث ہے اگر تو یہ جانتا کہ دنیا تجھے چھوڑ دیگی تو ہرگز اُسے نہ مانگتا۔ جب تیرا باطن درست ہوجائے گا تو ساری دنیا درست ہوجائے گی۔ اس کا شربت زہر ہے۔ یہ پہلے حلوا دیتی ہے۔ پھر زہر۔ یہان تک کہ جب وہ تیرے دل تک پہنچتی۔ اور تجھے اپنے قابو مین کر لیتی ہے۔ تو زہر دیکر قتل کر دیتی ہے۔ متقدمین گوشہ نشینی سے پہلے واردات قلبی مین تمیز حاصل کر لیا کرتے تھے۔ اے وسوسۂ نفس وشیطان اور واردات قلبی مین تمیز نکرنے والے۔ تو معاصی وزلات وکفر کے متعلق ۔۔ شیطان کے وسوسہ کو فرشتے کے اُنس الہام سے جو طاعات اور اعمال صالحہ سے تعلق رکھتا ہے کیونکر جُدا کر سکے گا منصور حلاج سے کسی نے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ جواب دیا کہ وصیت کے قابل نفس ہی۔ اگر تو اُسپر سوار ہو گیا۔ تو تیرا فرمانبردار ہے ورنہ وہ تجھپر سوار ہو جائے گا۔ اگر تو نے بادشاہ کے ساتھ شراب پی ہے تو نشہ اُترنے اور ہوش آنے کے وقت تک جنگل مین نکلجا۔ تاکہ تیری زبان سے کوئی شاہی راز ظاہر نہو جائے۔ اور تو ہلاک نکر دیا جائے۔ اسی لئے بادشاہونکا کوچ اُنکے ٹھیرنے سے بہتر ہے۔ اگر تو خدا سے ملنا چاہتا ہے تو دنیا اس کے لئے سواری ہے احکام شرع کے بعد خلوت نشینی خدا کا دروازہ ہے۔ جس شئے کا سبب معلوم ہوا اسکا ارادہ ضروری بات ہے۔ علم کا دروازہ حکم کے رستے مین ہے۔ حکم اوامر اور نواہی ہین۔ حکم جو کچھ بتائے گا ہم اُسے سنین گے۔ قبول کر لین گے۔ اور مطیع ہون گے۔ اس وقت ہمپر آفتین آئین گی

لہذا ضروری ہے کہ آدمی عالم ہو بعض لوگ کہدیا کرتے ہین کہ باوجود طاعت اگر ہم مبتلائے مصیبت ہین تو کیا پرواہے۔ اُس سے کہدو کہ تو کسی قدر علم کا محتاج ہے اہل حلم ذخیرہ کرتے ہین اور اہل علم خرچ کرتے رہتے ہین۔ حلم زہاد کے ساتھ ہے اور علم صدیقین و محبوبین اور اُنس رکھنے والونکے ساتھ۔ زہد حلم کے ہمراہ ہے اور محبت علم کے ہمرکاب۔ یہ اُس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر تکلف سے زہد کرنے والا گویا مبتلائے بخار ہے۔ اور واقعی زاہد مبتلائے سِل ہے۔ اور عارف گویا مرنے کے بعد زندہ ہو گیا ہے۔ تکلف سے زاہد بننے والا خواہش کو چھوڑتا اور روزے رکھتا ہے اس لئے اُسمین حرارت بڑھجاتی ہے۔ اور زاہد دائمی طور پر خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے اس کا مرض دائمی ہوتا ہے یعنی سِل ہو جاتی ہے اور اُسکے حساب دنیا مرجاتی ہے وہ اُسی حالمین لطف الٰہی کے چھوٹے پر بیٹھا رہتا ہے۔ پھر اسکے زہد کے دروازہ پر اُس کا حصہ آتا ہے کھانا افراط کے باعث رکھا رکھا سڑ جاتا ہے۔ اور کپڑے کھونٹی پر پڑے پڑے گلجاتے ہین کفار اور گناہگارون نے دنیا کو اچھی طرح طلب نہین کیا کہ حرام کھانے لگے اللہ تعالےٰ اُس بندہ کو دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ عارف کا گوشت معدوم ہو جاتا ہے۔ ہڈیان کمزور اور کھال بودی ہوتی ہے۔ غدود تک گھلجاتے ہین۔ خواہش معزول اور طبیعت مغلوب ہوتی ہے۔ مگر قلب مین روح و معنے اور توحید و معرفت باقی رہتی ہے۔ یہان دل کے سوا اور کوئی فرشتہ نہین ہوتا خدا اُس کا متولی ہے۔ اُسے موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اگلی خواہشین اور لذتین معنوی طور پر مرجاتی ہین اُن کو علمی اور صدیقی موت آتی ہے معنوی نظارہ دکھا کر خدا اسے زندہ کر دیتا ہے جسکو وہ اپنے دروازہ پر میت بنا کر ڈالدیتا ہے حلم و اسرار۔ اور لشکر و رعایا اُسکی پرورش کیا کرتے ہین۔ پھر خدا اپنا ملک دکھانے اور اسرار پر اطلاع دینے کے بعد اُسکے جسم و روح اور ظاہر و باطن کو اپنا حصہ لینے کے لئے ایک جگہہ جمع کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے مشرق و مغرب اسکے سامنے کر دیئے جائین تو قدرت اور ارادہ الٰہی کے باعث اُنمین سے ایک ذرہ نہین لیتا۔ وہ اپنے انبیاء و اولیاء اور خواص کی خواہشون مین حائل ہو کر انہین اُنسے جُدا کر دیتا ہے۔ تاکہ اُن کے باطن صاف رہین پھر جب اُن کو اُن کا حصّہ دینا چاہتا ہے۔ تو دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ جیسے علیہ السلام نے نہ کبھی نکاح کیا۔ نہ لونڈی خریدی۔ آخر زمانہ مین خدا اُن کو زمین پر اُتارے گا۔ اور وہ قریش مین ایک لڑکی سے نکاح کرینگے جس سے لڑکا پیدا ہو گا۔ عارف علم و زہد کی مضبوطی اور شک کے موقع پر زہد اختیار کرنے کے بعد اپنے حصون اور خواہشون کو لیا کرتا ہے۔ ٹھنڈا پانی اور گرم روٹی زاہدون کے نزدیک شراب پینے اور خنزیر کھانے کی برابر ہے بہت سے زاہد و عارف اپنے زہد و نظر معرفت کے باعث حق سے محجوب رہتے ہین۔ مگر

ایسے بہت کم ہین۔ اکثر اس مصیبت سے سالم رہتے ہین۔ حاصل کلام یہ ہو کہ اہل دنیا کا قرب تجکو خدا سے دور کر دیگا۔ راہ صواب یہ ہے کہ تو آخرت وطاعت کی طرف متوجہ ہو۔ نجات پائے گا۔ تیرا حصہ زبردستی تجکو ملے گا۔ اور یہ حکم کرے گا کہ اپنی طبیعت سے جُدا ہو کر شرعی رخصت پر عمل کر پھر رفتہ رفتہ شرعی رخصتون کو چھوڑنے کا حکم دیگا۔ اور تیرے تمام افعال عزیمت ہو جائین گے۔ اور جب تو اسپر صبر کریگا تو دلمین خدا کی محبت اور اسکے بعد ولایت حاصل ہوگی۔ اگر تو عاقل ہی تو اپنے نفس کو دوزخی سمجھ۔ اس خیال سے تیری عمل نیک ہوتے جائینگے پھر اگر تو جنتی نکلا تو نیک اعمال اُس کا شکریہ ہو جائین گے جب تو گھر سے نکلے تو یہ سمجھ کہ لڑائی پر جا رہا ہون۔ واپس نہ آؤن گا۔ یہ جان رکھ کہ تو کسب کے ساتھ آزمایا گیا ہی۔ اور اسپر یقین کر کہ اللہ تعالیٰ بلا کسب و کوشش رزق دینے پر قادر ہے۔ مؤمن کبھی پہاڑ کی مانند ہی۔ کبھی گہانس کی مانند۔ بلاؤن کے وقت پہاڑ ہے۔ اور صحبت الٰہی کے وقت گھانس کا تنکا جسے ہوائین ادہر اُدہر جُھکاتی رہتی ہین اے قوم رسالت و نبوّت تو جاتی رہی مگر ولایت نہین گئی۔ اپنے وجود کے ساتھ بادشاہ کی مصاحبت نہین ہوا کرتی۔ اس کے سامنے اندہا اور بہرا سا بنجا۔ اور بلا حس و حرکت مردے کی طرح رہا کر۔ اُن محجوبو نپر افسوس جو اپنی محجوبی سے ناواقف ہین تو نہ تو خود بھلائی کرتا ہے۔ اور نہ اہل خیر کا مددگار بنتا ہے۔ بلکہ سراپا شر ہو کر۔ دُنیا بلا آخرت اور ظاہر بلا باطن کو پسند کر رہا ہے۔ تجکو تیری ولایت دولتمندی اور دوست نفع نہ دینگے عنقریب مر کر ذلیل ہوگا۔ جو عزت کا طالب ہو اُس سے کہدو کہ عزت خدا و رسول اور اولیاء و صدیقین کے لئے ہے۔ دنیا دریا۔ شریعت کشتی اور لطف خداوندی ملاّح ہے جو شخص متابعت شرع سے جُدا ہو جاتا ہے وہ غرق ہوتا ہے اور جو شریعت کی کشتی مین سوار ہو کر وہین رہجاتا ہی ملاح اُس کو اپنا نائب بنا کر کشتی وغیرہ سب اُسکے سپرد کر دیتا ہے اور اس سے تعلق کر لیتا ہے اسیطرح جو دنیا کو چھوڑ کر علم مین مشغول ہوتا اور ایذا پر صبر کرتا ہے شریعت کا محبوب بنجاتا ہے اور اسحالت مین اُسے لطف الٰہی و معرفت اور خاص خلقت عطا ہوتے ہین۔ ولایت پر ولایت ملتی ہی۔ اگر غیر نہ ملے تو تیرے لئے ملاقات الٰہی مین بہت کچھ وسعت ہی۔ کوئی چیز جاتی رہے تو غم نکر۔ بادشاہ اپنے مال مین تصرف کیا کرتا ہے۔ بندہ اور اُس کا مال سب خدا کا ہے وہ جو چیز آج تجھسے لے گا۔ کل دیدے گا۔ مؤمن سے آگ یہ کہے گی کہ اے مؤمن آگے بڑھ۔ تیرے نور نے میری لپٹ کو بجھا دیا ہے۔ اسی طرح دنیا مین جب ایمان قوی ہوتا اور باطن قرب الٰہی تک پہنچتا ہے تو آفتون کی آگ آتی اور دلکی رستو نمین بھڑک جاتی ہے۔ اور مجاہدہ کی آگ مرید کی راہ مین ٹھیر جاتی ہے۔ کیونکہ مرید کے پاس بقیۂ دنیا اور ملاقات خلق کا سامان

ہوتا ہے اس لئے یہ آگ اُسے پکڑ لیتی ہے۔ پھر ایمان کامل یہ کہتا ہے کہ اے مؤمن آگے چل تیری نور نے آگ کو بجھا دیا ہے۔ لہذا جو تیر قلعہ کی دیوار پر لگتا ہے اُن کو ضرر نہین دیسکتا۔ اور یہ ندا ہوتی ہے کہ جو چاہو کرو۔ تم کو دنیا و آخرت کی آگ ضرر نہ دیگی۔ اللہ تعالیٰ کے اکثر بندے ایسے ہین جن کا نام اُسنے طبیب رکھدیا ہے۔ اُن کو عافیت سے جلاتا مارتا اور آرام سے جنت مین داخل کر دیتا ہے۔ خدا کو پہچاننے والا شہوات و لذات سے الگ ہوتا ہے۔ البتہ وہ اپنا ازلی حصہ لینے پر مجبور کیا جاتا ہے گھر سے پہلے ہمسایہ کا خیال کرنا لازم ہے۔ اُسے اچھا ہمسایہ مِل گیا تھا۔ اس لئے گھر ہاتھ لگ گیا اُسنے بادشاہ کیطرف سے مرتبہ پایا اس لئے بادشاہ نے کہدیا کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ خدا کو پہچاننے والا کسی شئے پر آنکھ اور ہاتھ نہین ڈالتا۔ وہ ایسی دولہن کی مانند ہے جو بادشاہ کی خدمت مین بھیجی گئی ہو۔ اس کا کھانا پینا اور دیگر تمام خواہشین محض قرب ہے۔ نفس مطیع ہو کر قلب کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اور قلب قید سے نکلکر اُس کا نگہبان بنتا ہے۔ پھر بادشاہ کہتا ہے کہ اُسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ نجابت حُسن اخلاق۔ اور ظہور ادب کے بعد اُسے بادشاہ کے پاس پہنچا دیتے ہین۔ بادشاہ اُسے عزت اور قرب دیتا اُس پر احسان کرتا اور خلعت عطا فرماتا ہے اور بلا واسطہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہے۔ اُسے اپنے سوا کسی اور مشغلہ مین نہین ڈالتا۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے چلا چلا کر یا اللہ یا اللہ یا اللہ کہا اور یہ فرمایا کہ غائب شدہ حبیب آگیا ہے اور اس لئے محبوب کے ساتھ مشغول ہے کہ کسی اور چیز مین مشغول ہو جائے۔ جب صحبت زیادہ تر ہو گی اور سفر کی تکان جاتی رہے گی تو گوشت پیدا ہو گا۔ ہڈیاں مضبوط ہو جائین گی عیش نصیب ہو گا۔ خوف جاتا رہے گا۔ اور اس وقت وہ بادشاہ محرم راز ہو جائے گا۔ اور بادشاہ اُسے رعایا و اقالیم کا حاکم بنائے گا۔ ڈھونڈنے کو بچانے کے لئے دریا کی طرف بھیجے گا۔ اور مردوں۔ اور بچوں کو درندوں کے مُنہ سے چھڑانے کیلئے جنگل کی جانب روانہ کرے گا۔ جب وہ اپنی طبیعت کے گھر سے نکلے گا۔ تو خدا اُسے امانت اور نیابت کے لائق بنادے گا۔ عارفین کے دلوں کو وہی خلعت ملتے ہین۔ جو نبیوں اور پیغمبروں کے دلوں کو مل چکے ہین۔ اور وہی القاب انعامات عنایت ہوتے ہین جو اولیا و ابدال کو دیئے گئے ہین اے بازاری آدمی یہان بادشاہوں کے محرم اسرار اور صاحبان اخبار موجود ہین۔ یہ اُن اولیاء اللہ اور ملائکہ کی طرف اشارہ ہے جو آپ کی مجلس مین حاضر۔ اور دیگر حاضرین کی نگاہوں سے مخفی تھے سوال بسط کس زمانہ مین قبض۔ اور نزول کس وقت امر واقعی ہو جاتا ہے؟ جواب یا کہ اللہ تعالےٰ جب بسط عنایت کرے گا تو تو خود منبسط ہو جائے گا۔ اس وقت رخصت عزیمت بنے گی اور عزیمت راہبر ہو جائے گی۔ پھر جب تو سراپا عزیمت ہو گیا تو وہ تجھکو فضل و اُنس کے

گھر مین داخل کر دے گا۔ اور تو بلا رخصت وعزیمت فعل مجرد ہو کر رہجائے گا۔ اور تیری مثال ایسی ہوگی جیسا کسی کے آگے طبق رکھا ہے۔ ابھی وہ دو چار نوالے کھانے پایا تھا کہ حکم دیا گیا دوسرے گھر مین چلو۔ اور ما حضر تناول کرو۔ رخصت ناقص العمل کے لئے ہے عزیمت کامل الایمان کے لئے۔ اور حقیقی بادشاہت فنا ہونے والے کے لئے۔ اس سے پہلے تو ہمیشہ خلوت نشین رہا۔ مگر اب اسکے خلاف کر۔ ہین اُن لوگون مین ہون جو اپنے تذکرہ سے نہین شرماتے۔ دو مقام ہین جن ادب کرتے ہین نے کسی کو نہین دیکھا (۱) ترک دنیا ہین (۲) تحصیل دنیا مین جاہل رہکر خلوت مین بیٹھ مہذب ہو نیسے گوشہ گیر نہو۔ پہلے علم وفہم حاصل کر۔ پھر یکسو ہو۔ تو اکثر مجلسون مین حاضر ہوتا ہے مگر عمل کسی بات پر نہین کرتا۔ بہت لوگ ایسے ہین کہ اُنہون نے صرف ایک ولی کو دیکھا۔ اور انکی وصیت پر عمل کیا اُسے آخرت کا توشہ بنالیا۔ تو اخبار وآثار سے واقف۔ اور اذکار کی محفلو مین حاضر رہتا ہے۔ مگر تیرا کوئی قدم آگے کی طرف نہین بڑھتا۔ اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تیرے پاؤ بھی نہ اُٹھتے۔ اور جب ایسی مجلسو مین آنے کا ارادہ کرتا پیچھے رہجاتا۔ جسکے دو دن یکسان ہون وہ نقصان مین ہے۔ بیدار ہو خدا تجھپر رحم کرے گا۔ دنیا ایک ساعت ہے۔ اُسپر مائل نہو اہل اللہ کو ہیبت نے ضعیف کر دیا ہے۔ اُن کے اعضا مقید ہین۔ مخلوق کی جانب سے ان کے دلونپر نفرت چھا گئی ہے۔ لزوم وقعود اُن کے احوال کو لازم ہو گیا ہے جب حصہ لینے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالے اُن کے مُنہ مین لقمہ دینے والے کو بھیجدیتا ہے۔ متقدمین یا متاخرین کا کوئی اعتراض مجھپر نہین ہے۔ اپنے دین کے سر کی حفاظت کر۔ ورنہ مین اپنی نسبت اور طریقہ کو کاٹ دون گا۔ جاہل نہو۔ اور گھر مین بیٹھکر بیہودہ باتین نہ بنا۔ ہم نے بہت سی دوائین پی رکھی ہین۔ آؤ تم کو بھی ایک مجرب دوا بتائین۔ اُس دن سے ڈرو کہ جب نہ مال نفع دے گا نہ اولاد۔ کونسا مال؟ وہ مال جو تو نے حلال کی وجہ سے کمایا اور جمع کیا ہو۔ اور اہل عرب کیطرح تجھے یہ گمان ہو کہ وہ اولاد کے ساتھ ملکر نفع دے گا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اُس دن مال و اولاد سے نفع نہو گا مگر ہان جو اللہ تعالے کے پاس قلب سالم لیکر گیا۔ وہ نفع مین رہے گا ایسا شخص نہ دل سے مال واولاد کو نہین دیکھا کرتا۔ اور نہ اُن کو قلب مین جگہہ دیا کرتا ہے بلکہ اپنے آپ کو اُن کا وکیل جانتا اور موافقت حکم الٰہی کے لئے اُن سے مصاحبت رکھتا ہے اس لئے اُس کا دل مال واولاد کی آفتون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص کو خبر ملی کہ بادشاہ ایک لونڈی سے تیرا نکاح اور اُسی کے ہاتھ سے تیرا قتل کرا دینا چاہتا ہے۔ اُسنے دلمین سوچا کہ اگر بھاگتا ہون تو سپاہی پکڑ لائین گے۔ اور اگر شاہی حکم نہین مانتا تو ہلاک کر دیا جاؤن گا۔ اور اگر موافقت کرتا ہون تو لونڈی کے ہاتھ سے مارا

جاؤن گا۔ مجبوراً حکم شاہی کو منظور کر لیا چنانچہ بادشاہ نے ایک لونڈی سے نکاح کر دیا۔ اور اسے یہ ادب
سکھایا کہ اسے زہر دیدے یا سوتے ہین ذبح کر ڈالے (اُسپر افسوس جو آج مجھسے الگ ہے حسن ادب
اور اظہار موافقت دلی خوف کے ساتھ بہت بہتر خصلت ہی) اس شخص نے زفاف کی رات خوف
کا لباس پہنا آنکھون ہین بیداری کا سرمہ لگایا۔ اور لونڈی کی حرکات وسکنات کو دیکھتا رہا
شاہی ملازم اُسپر حسد کرتے رہے۔ یہان تک کہ دن نکل آیا اور لونڈی کو اسکے ہلاک کر دینے کا
موقع نملا۔ ایسا آدمی صاحب قلب سلیم ہے۔ وہ اپنی جورو یعنی دنیا کے ساتھ نہ سویا آخرۃ کیطرف
متوجہ رہا۔ اس لئے دنیا اس کا تقوےٰ نہ چھین سکی اور دین کو متغیر نکر سکی۔ سلامتی اس کا نام
ہے۔ عارف باللہ اور زاہد کا یہی حال ہے۔ صفائی باطن کے وقت قاصد علم اُسکے پاس آکر
یہ کہا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تجھے کسی قدر دنیا عطا فرمانی چاہتا ہے تاکہ تو صد تکین کے دلونکو
زندہ کر سکے مگر چونکہ اس ہین تعب وکدورت ہے اس لئے یہ تاکہ تیرا قلب اور باطن کس طرح
سالم رہے گا۔ اس وقت قلب وسِر دونون بادشاہ حقیقی کے دروازہ پر جاکر یہ عرض کرتے
ہین الٰہی حضور کا کیا ارادہ ہے؟ کیا آپ ہمین محبوب اور اپنے دروازہ سے منقطع فرما کر ہمارا عیش
مکدر کر دنیا منظور کرتے ہین۔ ہم بلا عہد وپیمان ہرگز نہ ٹلین گے۔ چنانچہ وہ جب تک یہ مضمون
نہین سن لیتے کہ خوف نکرو۔ مین تمہارے ساتھ ہون سنتا اور دیکھتا ہون۔ وہان سے نہین ٹلتے
پھر دونون حفظ وامن کے ساتھ دنیا کی طرف رجوع کرتے ہین۔ نفع اُسی کو ہوگا جو ریا ونفاق
وملاقات مخلوق کی آفتون سے سالم دل لیکر خدا سے ملے گا۔ اے مرید متحیر۔ اے تقدیر کے
میدان ہین حیران رہنے والے۔ اگر تو اپنے باطن کو پاک کرنا چاہتا ہے تو اسمین درم ودینار وجواہر
اور جیب ہین انکی گنجیان نرکھ۔ اور اگر دل کو دنیا اور شہوات ولذات اور دیگر مکروہات سے
فارغ کرنے کا طالب ہے تو اسمین ذکر وفکر موت اور اُسکے مابعد کے حالات کو جگہہ دے اور
اس سے کیمیا بنا ہے۔ اُمیدین کوتاہ کر یہ سمجھہ کہ اب مرنے والا ہون۔ اعمال کوتاہی اُمید سے
درست ہوجاتے ہین۔ اور اگر تو اُمیدون کو دراز کرے گا تو کسی چیز کو دیکھے گا اور کسی کو
خرچ کر دیگا۔ اُمیدون کو کوتاہ کرنے والا سب سے الگ ہوکر پہلے زہد کا لباس پہنتا ہے پھر فنا
کا پھر معرفت کا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے تم مجھے چھہ چیزون کی ضمانت دو۔ مین تمہاری
لئے جنت کا ضامن ہون۔ تم ہین جب کوئی بات کرے جھوٹ نہ بولے اور جب امانت رکھے
تو خیانت نکرے۔ اور جب وعدہ کرے پورا کر دے۔ اپنے ہاتھون کو روکو نگاہونکو پست
رکھو۔ شرمگاہون کو بچاؤ۔ اس حدیث کو طبرانی نے اسطرح روایت کیا ہے کہ تم چھہ چیزونکے
کفیل ہوجاؤ۔ مین تمہارے لئے جنت کا کفیل ہون۔ بات کرو تو جھوٹ نبولو۔ امانت رکھو

تو خیانت نکرو۔ وعدہ کرو تو خلاف نکرو۔ ہاتھوں نگاہوں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہو جب تیرا باطن صاف اور متحد ہو جائے گا تو تو بلاواسطہ خدا کی پکار سُنے گا۔ خوف ورجاء اگر متحد ہو گیا تو تجکو خطاب الٰہی آئے گا۔ اے لڑکے اسکے اسپ قدرت کے سموں مین پڑا رہ خواہ وہ تجھے پیس ڈالے۔ یا گزر جائے۔ جو خدا کی راہ مین تلف ہوتا ہے۔ اس کا بدلہ خدا کے ذمہ ہے اور وہ تجھسے تجاوز کر گیا تو تیرا تعلق قائم ہو جائے گا۔ تقدیر کے تیر کا نشانہ بنجا۔ یہ تیر تجکو زخم پہنچائے گا قتل نکرے گا۔ اے سراپا عار۔ مہتاب بن۔ آگے بڑھ۔ نئے سرے سے عمل کر سب پر لات مار۔ اور جب مین نصیحت کرنے بیٹھوں تو اپنے گھر بیٹھنے سے توبہ کرلے یہان ولایت اور درجے ملتے ہین۔ اے گرفتار اہل وعیال۔ کمائی عیال کیلئے رکھ اور دل فضل الٰہی کے لئے بعض لوگون کو حلال کمائی سے ملتا ہے بعض کو دعا سے بعض کو بلافکر وسوال اور بعض کو لوگون کے ہاتھ سے یہ حالت ریاضت ہے جو دائمی نہین رہتی۔ پہلی حالت یعنی کسب سنت ہے۔ دوسری حالت یعنی دُعا ضعف کی علامت ہے۔ تیسری حالت عزیمت ہے اور ضرورت کے لئے گداگری رخصت ہے۔ کبھی ایسا شخص بھی بھیک مانگتا ہے جو کھانا نہین چاہتا وہ مسئول کے حق مین امتحان ہے۔ اور اُس کا سوال رات کے وقت سوال کرنے کی مانند ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ رات کے وقت سوال کو رد نکیا کرو۔ کیونکہ کبھی سائل تمہاری نعمتون کے شکریہ کا امتحان لینے آیا کرتا ہے۔ اور وہ نہ جن ہوتا ہے۔ نہ انسان۔ اسی طرح یہ شخص سوال پر مامور ہے تاکہ اللہ تعالےٰ معلوم کرلے کہ تم اُسکی نعمت کا شکریہ کیونکر ادا کرتے ہو۔ علماء کے پاس اکثر بیٹھو۔ قبرون اور صالحین کی زیارت زیادہ کیا کرو۔ قلب زندہ ہو جائے گا۔ اگر وہ مضبوطی کے ساتھ اوامر ونواہی بجالاتے رہے تو تقدیر اُنسے موافقت کریگی۔ عبداللہ بن زبیر ہفتہ بھر مین چند لقمے کھایا کرتے تھے۔ تو جب تک ٹوٹے برتن یا مسکینونکی اُس کشتی کی مانند نہو جائے گا۔ جسکو خضر نے عیب دار کردیا تھا۔ تیری حالت درست نہوگی۔ پھر تجھپر جمع اور تفرقہ۔ اور قلت وکثرت کیحالت طاری ہو گی۔ جو میرے ہاتھ سے نکلکر دوزخ کیطرف چلا گیا خدا اسپر رحم نکرے گا الٰہی مین عفو اور باطنی ثبات اور رضا کا خواہان ہون۔ اگر تو واصل حق ہو جائے گا۔ تو وہ صرف ادائے فرائض پر قناعت کرے گا۔ شاہی باورچی بوڑھا ہو گیا ہے عقل۔ نطق۔ سماعت واشارہ۔ باقی نہین رہا۔ لہذا اُس کا وہی وظیفہ جاری رکہا گیا۔ جو پہلے عمل کی حالت مین تھا۔ اے اپنے گمان مین مرید صادق۔ تو اپنی روزی ہمسایہ کو کس دن دے گا۔ اپنا کرتہ عمامہ۔ مُصلا اور مال کب خیرات کرے گا۔ اہل اللہ اپنے نفوس وطبیعت وخواہش اور کہانے پینے کو چھوڑ کر جیتے جی مر گئے ہین۔ معنوی طور پر فنا

ہو چکے ہین۔ قدرت کا ہاتھ اُن کا متولی ہے۔ نہلانے والے کی طرح قدرت اُن کو دہنے بائین
کروٹین دلاتی ہے۔ اور اُن کا کُتا دونون ہاتھ پھیلائے دہلیز پر بیٹھا رہتا ہے۔ یعنی لقبیہ نفس
آستانہ قدرت ہاتھ پھیلائے ہوئے موجود ہے۔ گناہ وارتکاب خواہش و معصیت وخطا سے
رُکجانا اعضاء کی دوا ہے۔ ہات کو چوری اور مارپیٹ سے پاؤن کو گناہون اور بادشاہون کی طرف
چلنے سے روک لے۔ تو آدمیون سے لیتا ہے اور یہ بات آنکھہ کو نیکیون پر پڑنے سے روکتی ہے
نفس جب فنا ہو جاتا ہے۔ تو حکم امر کرتا ہے اور دل صحبت محبوب کی طرف اُڑجاتا ہے۔ علی
آداب بجالانے کے باعث پیغمبرونکی صفتین حاصل کرتا ہے۔ حکم طبیعت و علم کے مابین
متحیر رہتا ہے۔ کبھی طبیعت کو رد کرتا ہے کبھی علم کو۔ اور یہ کہتا ہے کہ جو کچھہ رسول عنایت
کرین اُسے لے لو۔ اور حکم قلب سے یہ کہتا ہے کیا یہ کافی نہین کہ مین تیرا خادم اور نگہبان ہون
اور بادشاہ کے ساتھ ہے۔ رات اُن کے بادشاہ کا تخت اور خلوت اُنکی دولہن کا چبوترہ ہے
دن لعض سامان کی تلاش مین اُن کو اجنبی کر دیتا ہے عیبتین چھپانے کے قابل ہوتی ہین
اے لڑکے اپنا خواب بھائیون سے بیان نکر۔ عزت پائے گا۔ تو گو قسمت کا لکھا پورا ہونے
تک گونگے اور خاموش بنجاؤ۔ میرا حال منکر نکیر سے قبر مین پوچھ لینا۔ وہ تیرے پاس
آئین گے اور میرا حال بتا دین گے۔ تیرا نام گنہگار ہے۔ محشر مین تجھسے حساب مناقشہ
ہوگا۔ قبر مین تیری حالت موہوم ہوگی۔ خدا جانے دوزخیون مین ہو یا جنتیون مین تیرا انجام
مبہم ہے۔ درستی حال پر مغرور نہو تجھے کیا خبر کل تیرا نام کیا ہوگا اے لڑکے صبح کو شام
تک اور شام کو صبح تک جینے کا خیال نکیا کر۔ گذشتہ دن تیری بھلائی بُرائی کا گواہ بن کر
چلا گیا۔ آئیندہ کل کی خبر نہین کہ آئے یا نہ آئے۔ تیرے لئے فقط آج کا دن ہے۔ تو کس قدر
غافل ہے۔ اور غافلون کی مصاحبت تیری غفلت کی علامت ہے۔ اے بیوقوف جسپر
حق کی علامت ظاہر نہو اُسکی صحبت مین کیون رہتا ہے۔ اُسکی مصاحبت کیون کرتا ہے جسکی
بنیاد ضعیف ہے ظاہر آراستہ اور باطن سختی اور خدا کے آگے بیحیائی سے لبریز ہے۔ یہ چیز
شانے ہلانے۔ اور آنکھون مین سرمہ لگانے سے نہین ملتی۔ بیداری سے ملتی ہے۔ مخلوق۔
اور اُن کے تکلفات کا کچھہ اعتبار نہین۔ اے بیوقوف تو دروازہ دروازہ پھر کر اسلیے سوال
کرتا ہے کہ مال بکثرت جمع ہو جائے۔ تیرے لئے فلاح کی اُمید کیونکر ہو۔ تو دربان کیطرح
بادشاہ کے دروازہ پر کیون نرہا کہ بادشاہ کو اُسکے آنے کی خبر دیتا۔ آنے والے کا حال
سنتا۔ اور تنہائی مین اُس کا مونس بنجاتا۔ مخلوق کو اپنا کُنبہ بنا کر اُنسے الگ کیون نرہا۔
تو اپنے گھر مین اپنا کام کیون نکرتا رہا تاکہ آنے والے اپنے قابل چیزین تجھسے لیتے تیری

خلوت اور قلب و سِر اور تیرا باطن تیرا گھر ہے۔ خدا کے اوامر و نواہی کو بجالانا اور تقدیر کے معاملہ میں اُس سے موافقت رکھنا خدا کی مصاجبت ہے۔ مخلوق کے دوزیان تیری ہمت و دعا میں موجود ہیں۔ ایک آنکھ کے باعث ہزار آنکھوں کو عزت ملتی ہے۔ اگر تو خلوت میں کراماً کاتبین کا اعزاز کرے گا۔ مولا کا مطیع رہے گا۔ اہل اللہ کی عزت نگاہ رکھے گا۔ اور اُنکے آگے اپنی رسوائی ہونے دے گا تو تیرا نام کریم رکھا جائے گا۔ پھر جب تو کریم ہوگیا تو تیرے باعث ہزار آنکھیں عزت پائیں گی۔ تیرے گھر والوں ہمسایوں اور شہر والوں کی بلائیں دفع ہونگی۔ تو ہمیشہ گدائی کرتا اور دروازوں پر جاتا ہے۔ تیرے پاس گدا کس دن آئیگا۔ تجھسے کب کھانا طلب ہوگا۔ تیرے دروازہ پر سائل کس دن آئیں گے۔ تو اپنی حالت سے کب فارغ ہوگا اور اپنے گرد کس دن خیمہ لگائے گا۔ بادشاہ کے پاس دلہن بنکر کب جائے گا۔ قرب کے لئے اہلیت ولیاقت و صلاحیت کس دن ظاہر کرے گا۔ اپنے القاب و فخر کو کب ظاہر کرے گا۔ اور پیغمبر علیہ السلام کے برگزیدہ لوگوں میں کس دن شامل ہوگا۔ تاکہ وہ اپنی برکت تیرے حوالے کریں۔ علماء کو قول و فعل اور حال و مقال میں پیغمبروں کا وارث ہونا چاہئیے نہ کہ فقط نام اور لقب میں۔ نبوت نام ہے اور رسالت لقب۔ ادجاہل۔ نبوت و رسالت باقی نہیں ہے۔ ولایت و غوثیت و قطبیت باقی ہے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی سے رضامند ہو۔ دنیوی زندگی تیرا نفس و ہوے اور طبیعت ہے۔ اس کا نام دُنیا ہے اور جو خواہش سے الگ ہے وہ تیرا ازلی حصہ ہے جسے تو ہمت و اعضا سے حاصل کرے وہ دنیا ہے اور جو بادشاہ عنایت کردے یا ضروری چیز ہو وہ دنیا نہیں ہے۔ رہنے کا گھر بدن ڈھانکنے کا لباس۔ پیٹ بھراور روٹی۔ اور آرام کے لئے گھر والی دنیا نہیں ہے۔ مخلوق کی جانب متوجہ ہونا اور حق سے مُنہ موڑنا دنیوی زندگی ہے ہوائے نفسانی کفر اور عبادت کی ضد ہے۔ سبب مسبب کی اور ظاہر باطن کی ضد ہے تو نے اگر ظاہر کو درست کرلیا تو اب باطن کی درستی کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب تو حکم کو عمل سے مضبوط کرے گا تو اُس کا غلام و تابع اور مصاحب اور اپنی طبیعت سے جُدا ہو جائے گا۔ علم تجھے دیکھکر عاشق ہوگا اسوقت تو دوجوروؤں میں ایک خاوند اور بادشاہ وزیر کے مابین ایک دربان کی مانند ہو جائیگا دنیا و آخرت۔ مخلوق و خالق اور ملائکہ کے نزدیک محبوب اور دلوں کے لئے باعث فرحت ہوگا۔ ہمارے لئے ایک حالت ہے جو ہمیں تمہارے پاس سے غائب کردیتی ہے داؤد علیہ السلام نے اپنے فرزند سلیمان سے کہا کہ فقیری کے بعد گناہ کرنا نہایت قبیح ہے۔ اور عابد ہو کر ترک عبادت اس سے زیادہ بُرا ہے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہو

دنیوی زندگی تیرا وجود اور آخرت اُسکی فنا ہے۔ ہمتین اور اسرار عوام اور خواص ان سب کے
لئے تغیر ہے۔ تو دنیا کو تو خود دیکھہ رہا ہے مگر تجھپر آخرت کا حال نہین کھلا تیرے سامنے ایسی
چیز آئے گی جسے تو سمجھہ نسکے گا حیران رہجائے گا۔ اسوقت آخرت کی حقیقت معلوم ہوگی جو
چیز عقل مشترک کے باعث حاصل ہو وہ دنیا ہی کی جانب ہے اور جو چیز عقل العقول کے
ذریعہ سے ملے وہ آخرت کیطرف سے تیرا باطن آخرت ہے اور ظاہر دنیا۔ دنیا کے حالات خدا سے
الگ ہین۔ سوائے سے تعلق کرنا قیل و قال چھوڑ دینا۔ تعریف و مذمت اور رنج و غم سے الگ رہنا
آخرت ہے۔ جو چیز تجھے غمگین رکھے وہی تیرا مطلوب ہے۔ جب تو اپنے ارادے مین صادق
ہوگا تو خدا ہاتھ پکڑ کے تجکو اپنی قدرت کی صحبت مین کھینچ لے گا۔ اور تیرے دو قدمون کا فاصلہ
آدمؑ کے قدمون سے بہت زیادہ ہوگا۔ یہ صدق ارادت۔ حسن ادب اور ہمسایون کے قول
سے بہرہ ابجانے کی برکت ہے۔ اے جاہل تیرے لئے ہلاکت ہے۔ کیونکہ حق اور اُس کے
فضل اور اُسکے بندون سے ناواقف ہے۔ اُنہون نے سُنا اور مان لیا۔ نیک بندہ پہلے
اپنا حصہ لوح محفوظ مین دیکھتا ہے پھر اپنے اہل و عیال کا۔ اسکے بعد جب اُسے تعجب ہوتا ہے
تو اُسکے باطن مین ندا آتی ہے کہ وہ ہمارا ایک بندہ ہے جسپر ہم نے احسان کیا ہے۔ اور وہ
ہمارے نزدیک نیک لوگون مین ہے۔ یہ مرتبہ سابقہ ازلی سے ملتا اور مشائخ کی پیروی سے صاف
طور پر حاصل ہوتا ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ سماع و وجد کی حالت مین تھے۔ کہ ایک کاغذ جسپر
فقہ کا ایک مسئلہ درج تھا۔ آپکے سامنے آیا۔ فرمایا کہ مین اسکے جواب دینے کے لئے اذن
طلب کرون گا اور کچھہ سوچونگا۔ پھر ارشاد کیا کہ نکاح واجب ہے یا نہین۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے
بعض نے سنت کہا ہے اور بعض کا قول ہے کہ نفس غالب ہو تو شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک
عبادت مین مشغول رہنا اولےٰ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے نکاح کو افضل فرمایا ہے۔ تو اگر مرید
ہے تو شغل عبادت افضل ہے اور اگر مُراد ہے تو اپنے لئے خود تدبیر نکر وہ چاہے تیرا نکاح
کرادے چاہے کسی اور کام مین لگادے۔ اگر تیری قسمت مین نکاح ہے تو قسمت تیرا دامن
پکڑے گی اور خدا سے فریاد کرے گی کہ اس شخص سے میرا حق دلوائیے۔ کیونکہ یہ مجھسے بھاگتا
ہے۔ اور آپنے مجھے اس کا حصہ کر دیا ہے۔ اب مین کیا کرون یہ مجھسے روگردان ہوگیا ہے
قسمت تجھے خدا کی طرف متوجہ کر دے گی۔ البتہ مرید کو باطنی اعتبار سے نکاح کرنا حرام
ہے۔ مگر اس شرط سے حلال ہوسکتا ہے کہ اُسکے پاس ایک کُرتا زیادہ ہو۔ یا چار رانگ مین
ہو۔ مرید تو سیاح ہوتا ہے۔ کہ جس کو نہ قرار میسر ہے نہ کپڑے۔ اور نہ اثاث البیت
وہ تو کپڑون کے اعتبار سے بالکل ننگا ہوتا ہے۔ پھر جب مطلب کو پہونچتا ہے اور اُسکی

سیاحت منقطع ہوتی ہے۔ تو اُس کا بادشاہ اگر نکاح کرانا چاہتا ہے کرا دیتا ہے۔ وہی اُسے موجود کرتا ہے۔ وہی مفقود۔ جو احمق کے ساتھ رہے۔ وہ احمق کا احمق ہے۔ جو خدا کو نہ پہچانے وہ آخرت کے بدلے دنیوی زندگی پر رضامند ہے۔ اے لڑکے تیرا حصہ غیر نہین کہا سکتا۔ اقتضاء طبیعت و ہوا کے باعث شیطان کے ہاتھ سے نہ کھا۔ تھوڑی دیر صبر کر تا کہ تو منزل جنت یا قرب الہی مین پہنچ جائے۔ ایک شخص نے کہا کہ مین نے لڑکپن سے آج تک اپنے لئے ایک وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ اب دو رکعتین پڑھ کر بچھڑ جاتا ہون۔ آپنے جواب دیا۔ اس شخص مین کوئی تغیر اور سستی نہین ہے بلکہ یہ سابقہ رحمت کی نظر ہے۔ تجھپر کسی صدیق کی نگاہ پڑی ہے جسنے خدا تک پہنچا دیا اور تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ پھر اُس کے ساتھیون سے کہا کہ اسے اپنے ساتھ رکھو۔ تمہارے زمانہ کے بعض ایام مین اللہ تعالےٰ کی بخشش عام ہوتی ہے اُسکی بخشش کے درپے رہا کرو۔ تیرا قلب بوڑھا نہین ہوا۔ بلکہ بادشاہ نے اُسے دروازہ قرب پر بٹھا لیا ہے۔ وہ ظاہر مین ضعیف اور باطن مین قوی نہین ہوتا بلکہ ہر حال مین یکسان رہتا ہے۔ ہڈیون کا ضعف قلب کے سبب سے نہین ہوتا۔ اُسکی جلد کمزور ہو گئی ہے۔ غیرت اور احسان نے اُسکے باطن کو اُچک لیا ہے۔ تیرا قلب خدا کا دروازہ دیکھتا ہے۔ اس لئے قرب کی ہیبت اُسے پچھاڑ دیتی ہے۔ قلب کی سپردگی مین ایک اور شغل ہے جو ہر چیز سے روکتا ہے قلبی اعمال کا ایک ذرہ ظاہری اعمال سے ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ جب تک ادائے فرض وسنت باقی رہے گا کوئی چیز ضرر نہ کرے گی۔ جنیدؒ سے کسی نے کہا کہ خراس کا ایک بیمار اونٹ دردسے چلاتا ہے۔ اور اُسنے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا۔ نماز کے وقت مین اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ جواب ملا کہ اذان سُنکر خاموش ہو جاتا ہے۔ فرمایا وہ بیمار نہین ہے بعض لوگ لڑکپن سے لیکر موت تک اعمال پر قادر رہتے ہین۔ اور بعض بڑھاپے تک۔ اگر یہ قرب علم اور مشاہدہ کے اعتبار سے ہے۔ تو کچھ خوف نہین۔ اور اگر اسکے سوا کوئی اور بات ہے۔ تو یہ شیطان ہے کہ تجھے بہکاتا ہے اور نفس ہے کہ ایذا پہونچاتا ہے۔ حکم کی پابندی علم و سُر پیدا کرتی ہے کیا تجکو اس کی خبر ہے؟ سب سے الگ ہو اور پھر اُس سے مل۔ اتصال حاصل کر اور پھر واصل ہو جا حرص و اُمید و عزت کی دو کانون پر بیٹھنے والا محروم ہے۔ اس سے سر کو موت اور قلب کو سیاہی حاصل ہوتی ہے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دلون پر زنگ آجاتا ہے قرآن پڑھنا اُسکی جلا ہے۔ الہی ہمین ہدایت دے اور ہمارے باعث اورون کو سیدھا رستہ دکھا۔ ہمپر اور ہمارے سبب اورون پر رحم کر۔ ہمین اور ہمارے سبب اورون کو اپنی معرفت دے جہان کہین رہون تجھے مبارک کرے۔ ل۔ پھر جدا ہو۔ پھر حاصل ہو جا۔ سمجھ پیدا کر پھر خلوت

نشین بن۔ جاہل عابد کا بگاڑ اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ حلم کے ساتھ خدا کی شریعت کا چراغ ہاتھ
میں لے علم حاصل ہوگا۔ اسباب کو منقطع کر۔ بھائیوں اور ہمسایوں کو چھوڑ۔ ازلی حصوں میں نہ جھک
نہیں ہوا کرتا۔ تیری جورو تیری سواری ہے۔ اپنی سواری کو اُس کا حصہ دے۔ زاہد بن۔ اور
تکلیف اُٹھا۔ زہد زبردستی اعراض کرنے کا نام ہے۔ حرص چھوڑ۔ حسن ادب سیکھ۔ ماسوی اللہ سے
قطع تعلق کر۔ اغیار و اسباب سے جدا ہو۔ اس سے ڈر کہ کہیں چراغ گل ہوکر ہمیشہ کیلئے اندھیرا
نہو جائے۔ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نامعلوم چیزیں بتا دیتا ہے۔ جو خالص اللہ
کے لئے چالیس روز تک صبح کو عبادت کرتا ہے۔ اُسکے دل سے حکمت کے دریا اُبلتے اور زبان پر
آجاتے ہیں۔ پھر وہ موسےٰ کیطرح حق کی روشنی دیکھتا ہے۔ موسیٰ نے آگ دیکھکر اپنی اہلیہ
سے کہا تھا کہ تم یہاں ٹھیرو۔ میں نے آگ دیکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کو آگ کے رستہ
سے پکارا۔ اور اُس کا دیکھنا خدا کی طرف رہبر ہوگیا۔ عارف شجر قلب سے آگ دیکھکر اپنے نفس و
ہوا اور اسباب و وجود سے یہ کہا کرتا ہے کہ تم ٹھیر جاؤ۔ میں نے آگ معلوم کرلی ہے۔ سر قلب
کو آواز دیتا ہے۔ کہ میں تیرا خدا ہوں۔ صرف میری عبادت کر۔ غیر کے آگے نہ جُھک۔ مجھے
پہچان۔ مجھسے مِل۔ غیر سے جدا ہو۔ میرا طالب بن۔ غیر سے مُنہ موڑ۔ میرے علم و قرب اور
سلطنت کی طرف آ۔ جب یہ مرتبہ ملتا ہے۔ تو پوری ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور خدا اپنے بندہ
کو عجیب و غریب اسرار معلوم کرا دیتا ہے۔ حجاب و کدورت زائل ہوکر نفس کو اطمینان حاصل ہوتا
ہے الطاف الٰہی مبذول حال ہوتے ہیں۔ اور یہ حکم ملتا ہے کہ فرعون کیطرف جا۔ یعنی شیطان
و نفس و ہوی کو ہمارا رستہ دکھا۔ اور یہ کہہ کہ میری پیروی کرو۔ میں تم کو سیدھی راہ بتاؤں گا
مل۔ پھر منقطع ہو۔ پھر مل اور واصل ہو جا۔ اے مسکین تیرے قوائے عنقریب زائل ہوں گے
تیرے دوست تجکو چھوڑ دیں گے اور تیرے فقر دنیوی کے ساتھ عذاب اُخروی جمع ہو جائیگا
قبر اس قدر بھیچے گی کہ تیری پسلیاں ادہر سے اُدہر نکلجائیں گی۔ اور تو منکر نکیر کو جواب ندیگا۔
قبر میں تجھپر عذاب ہوگا۔ اور دوزخ کی طرف سے دروازہ کھولدیا جائے گا۔ اسکی گرم ہوائیں
اور عذاب آتے رہیں گے۔ لوگو دنیا میں ادب کو نگاہ رکھو کہ تمہارا دین اور ظاہر و باطن سلامت
رہے اور تو خدا کے آگے کھڑا کر دیا جائے۔ اس وقت تیری آنکھوں کانوں۔ اور مُنہ سے
حجاب زائل ہوگا۔ وہ تجکو لقمے دے گا۔ قوت پر قوت۔ بصیرت پر بصیرت زائد کریگا۔ عمر اور
بقار کو بڑہائے گا۔ رزق میں ترقی دے گا۔ تیری سعی کی قدر اور حُسن ادب کی تعریف کریگا
اور صابر و عاقل و متدین نام رکھنے کے بعد تیرا نام شاکر رکھے گا۔ تیری حالت بدلدیگا۔ اللہ تعالیٰ
کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں۔ اہل اللہ متابعت شرع

اور علم و قدر کے ذریعے سے اپنے بُرے اخلاق بدل ڈالتے ہین۔ گویا وہ اپنے ہاتھ پانون اور قطع اعضائے خبیثہ کا جن مین کیڑے پڑ گئے ہین مشورہ دیئے جاتے ہین۔ اُنہین حرکت اور چون وچرا کچھ نہین رہتا۔ انکی بشری عقلین جاتی رہتی ہین۔ پھر جب بیہوشی کا زمانہ جاتا رہتا ہے اور عقل آجاتی ہے تو الطاف الٰہی تغیر پیدا کر دیتے ہین۔ بھوک کے بعد کھانا۔ پیاس کے بعد پانی۔ ننگا رہنے کے بعد کپڑا ملتا ہے۔ تو جب تک مرتبہ سلوک مین رہتا ہے تو یہ تجکو ہر بات مین کمی کا حکم دیتا ہے تاکہ خواہش کی آگ بجھ جائے۔ اور تو اپنے حق کے مطابق اپنا حصہ لے سکے شرع کے امر و نہی پر عمل کرتا رہے پھر جس قدر زمانہ ایسی حالت مین گذرتا رہتا ہے تیری قدم قربِ الٰہی کیطرف بڑھتے رہتے ہین۔ اہل اللہ چند قسم ہین۔ بعض کا ایک دن مین تمام ہوتا ہی بعض کا ایک مہینے مین اور بعض کا برسون مین۔ اپنا وقت چون وچرا مین نہ کھُو۔ بلکہ کمر باندھکر عمل کر۔ تو جب اسکے گھر مین عمل کرے گا تو کیا عجب کوئی نوجوان عورت تجھے پکڑے۔ اور اُسکی لونڈیون مین سے کوئی لونڈی تجھپر عاشق ہو۔ تیری صورت بدلجائے۔ اور تیری ٹوکری پھاوڑا بیچدیا جائے۔ تو نگہبان یا بادشاہ۔ نائب یا وزیر بنایا جائے۔ جو خدا کو پہچان لیتا ہے یہ حالات اُسکے لئے کچھ زیادہ نہین ہین۔ جب تو واصل ہو گا تو وہ تجکو چاہے گا۔ زہد اور ترک خدا کے معرفت اور وصول الی اللہ سے پہلے۔ اور اس سے بیشتر ہے کہ تو اپنی ذات اور لقب و نام کو پہچانے بندہ اپنے مزے۔ سامان اور کپڑے اہل وعیال۔ گھر اور ہمسائے جورو اور تمام دوستون کو چھوڑ کر ایک پانون آگے رکھتا ہے۔ اور ایک پیچھے اور پھر اُمید و بیم کے قدمون سے آگے بڑھتا ہی وہ سب سے بیخبر ہو کر سب کو چھوڑتا اور اپنے نفع نقصان سے بیخبر رہتا ہے۔ اور ترک کل کے بعد بادشاہ کے دروازہ پر آکر اُسکے غلامون اور چارپایون کے پاس اُمید و بیم کیحالت مین کھڑا رہتا ہے اُسے معلوم نہین کہ مجھسے کیا کام لیا جائے گا۔ بادشاہ اُس کو دیکھتا اور اُسکے حال سے واقف ہوتا ہے۔ اس لئے غلامون کو حکم دیتا ہے۔ کہ اس کو سب سے برگزیدہ کرلو۔ پھر وہ ایک کام سے دوسرے کام کی طرف بدلتا رہتا ہے۔ یہان تک کہ اُسکے آگے دربان۔ اور یکتا مقرب ہو جاتا ہے۔ اور خلعت وطوق۔ ٹیکا اور تاج لیکر اُسکے اسرار پر مطلع ہوتا اور اہل اللہ کے نام پروانے لکھتا ہے کہ تم مع اہل وعیال میرے پاس چلے آؤ۔ اللہ تعالےٰ نے قسم کھالیتا ہی کہ مین تیرا حال متغیر نکرون گا۔ بلکہ اُس کو صحبت اور دائمی ولایت کا متوقع کر دیتا ہی اسوقت معرفت کے ساتھ زہد نہین رہتا۔ اور ایسا عارف لاکھون مین ایک ہوتا ہے۔ یہ بات تقدیر وسابقہ وعلم کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔ تو اُن مین شامل نہین ہوتا جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ مین نفس لوامہ کی قسم کھاتا ہون۔ مؤمن سوچا کرتا ہے۔ کہ مین نے فلان

کلمہ کیوں کہا۔ فلاں جگہہ قدم کیوں رکھا۔ فلاں کھانا کیوں کھایا۔ وہ اپنے نفس سے حساب لیتا
اسے ادب دیتا اور پوچھتا رہتا ہے۔ کہ تو نے فلاں کام کیوں کیا؟ کیا یہ قرآن وحدیث کے مطابق
ہے یا نہیں۔ محاسبہ کے بعد یقین کو لازم کر لو کیونکہ وہ ایمان کا خلاصہ ہے۔ ادائے فرائض اور
دنیا میں زہد یقین ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اجابت دعا کے وقت سکون وقرار ہوتا ہے۔ تیری
دعا قبول نہیں ہوتی۔ تو تو اعتراض کرنے لگتا ہے۔ ہر شے میں رجوع اے اللہ صدیقین کی
علامت ہے۔ پھر جب وہ اپنا حال چھپانا چاہتے ہیں تو کچھہ حاصل کرنے کیلئے مخلوق کیطرف
رجوع کرتے ہیں۔ ان کا دل خدا کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم مخلوق کے پاس۔ طبیعت بدلنے
کے لئے آدمی دنیا میں عمل کا محتاج ہے۔ وہ اپنے نفس وہوا و شیطان سے مجاہدہ کرکے صفات
بہائم سے اخلاق انسانی کیطرف منتقل ہوتا ہے۔ کیا تو اس پروردگار کا منکر ہے جسنے تجکو اول
مٹی سے بنایا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر پورا مرد بنا کر کھڑا کر دیا۔ کیا اس کا بدلہ یہ ہے کہ تو اس کا انکار
کرے۔ لوگوں کی آنکھوں سے شرمائے۔ اور اسکی نگاہ سے حیا نکرے۔ اے ظاہر میں ولایت
کے مدعی۔ اور کھلم کھلا گناہ کرنے والے تجھے شرم نہیں آتی کہ دنیا کے بدلے دین بیچ رہا ہے
تمہاری ہر نعمت خدا کی طرف سے ہے۔ اس کا شکریہ کہاں ہے اے لڑکے خالق کے بارہ
میں کسی کو تہمت نہ لگا۔ کیونکہ تو خطا وصواب دونوں کر سکتا ہے جب تک تیرے عمل درست
نہو جائیں دوسروں کو برا نہ کہہ۔ برائی بھلائی شرع کے سپرد ہے نہ کہ عقل کے یہ بات
ظاہر کے اعتبار سے ہے۔ کسی کی باطنی تحسین یا برائی سے اپنے احوال کو محفوظ رکھو قلب کا
فتوے فقیہ کے فتوے پر غالب ہے کیونکہ فقیہ اجتہاد سے فتوے دیتا ہے اور قلب اپنی عزیمت
سے وہ بات بتاتا ہے جو خدا کو خوش لگے اور حق کے مطابق ہو۔ یہ حلم پر علم کا فتوےٰ ہے
حلم کے بندے بنجاؤ۔ پھر حلم کے ساتھ علم کی غلامی کرو یعنی اس سے موافقت کرو۔ اسکے
آگے جھک جاؤ۔ علم کے ساتھ حلم کی صحبت اختیار کرو۔ شریعت جس بات کی شہادت ندے
وہ ارتداد ہے۔ اگر تو اہل حق کے پاس رہے گا۔ تو جہاں وہ ٹھیر گئے ہیں وہیں تو ٹھیریگا
اور جو کچھہ وہ کھاتے ہیں وہی تو کھائے گا۔ ظاہر وباطن خدا کا شکر کرو۔ اے شہر والو
جو کچھہ تم کر رہے ہو وہ میرے نزدیک برا ہے۔ اور جو میں کر رہا ہوں وہ تمہارے نزدیک قابل
انکار ہے۔ ضدین متفق نہیں ہوا کرتے۔ میں تم میں آسمان والے کی قوت سے زندہ ہوں
ہمارے قلوب کے پہلو کو قرار نہیں۔ تیری جوانی خدا کے غصہ میں تمام ہو گئی۔ تو جورو بچوں
ہمسایوں اور بادشاہ کو خوش کرتا رہا۔ اور حقیقی بادشاہ اور فرشتوں کو ناراض۔ حالانکہ
اسی طرف رجوع کرنا اور انجام کار مرجانا پڑے گا۔ ماں باپ بھائی دوست اور بادشاہ سب

چھوٹ جائین گے کوئی یہ پوچھا کرے کہ قیامت آگے آئے گی۔ کیونکہ جو مر گیا اُس کے حساب مین قیامت قائم ہو گئی۔ وہان اولیاء اللہ خدا کے قرب مین ہین جو خدا کی طرف منسوب ہونے کے باعث زندہ ہین۔ وہ کئی بار مر چکے ہین (۱) حرام سے انتقال کر گئے ہین (۲) شبہ سے (۳) مباح سے (۴) مطلق حلال سے (۵) خدا کے سوا ہر چیز سے وہ ان چیزون سے مردہ ہین۔ نہ ان کے طالب ہین نہ قریب جائین۔ وہ گویا مسخ ہو کر معانی بلا صورت رہ گئے ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو زندہ کر دیتا ہے۔ اِن کا جاری ہونا اور ٹھیرنا خدا کے نام کی برکت سے ہے۔ قلوب جب تقدیر کے دریا مین تیرتے ہین تو اُن کا ٹھیراؤ خدا کے علم و قرب کے دروازہ پر ہے۔ بیداری خدمت ہے اور خواب اُس کا وصال۔ بندہ جب نماز مین سو رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتون کے سامنے فخر کیا کرتا ہے۔ جسم قفس ہے۔ اور روح طائر۔ اہل معرفت کے نزدیک مخلوق مکھی۔ بھڑ اور ریشم کے کیڑے کی مانند ہے۔ تم اُن کے حالات کو ضبط نہین کر سکتے۔ عاقل بنو۔ کیونکہ احمق اور ہلاک ہونے والا ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ جو بخشش و عطا کا حکم دے وہ تیرا دوست ہے اور جو فقراء کے مال سے غنی ہونا چاہے وہ اور زیادہ فقیر ہو گا۔ تجھسے صرف اسلام پر اکتفا نکیا جائے گا۔ تو خدا کے لئے کب عمل کرے گا تاکہ حق تجکو نفع دے۔ جب میرے اعضا حرکت کرنے لگین تو سمجھہ لو کہ میرا قلب جل گیا ہے۔ اے دنیا میرے دوستو نپر ابتدا مین تلخ ہو جا تاکہ وہ تجکو دوست نرکھین اور انتہا مین اُنکی خادمہ بن تاکہ وہ تجھ مین مشغول نہون عیسےٰ علیہ السلام قیامت کا ذکر سنکر ایسا روتے اور چیختے چلاتے تھے جیسا مان کسی مردہ بیٹے پر اور یہ فرماتے تھے کہ انسان کو یہ سزاوار نہین کہ قیامت کا ذکر سُنے اور آرام سے بیٹھا رہے۔ تو مردہ ہی جسمین حسّ و حرکت نہین۔ تو کبھی عاشق نہین ہوا۔ عارف بہت دنون تک دنیا مین رہنے سے غمگین رہتا ہی کیونکہ اُسے اغیار کے پاس جانے۔ مخلوق کیطرف حاجت لیجانے اور غلبۂ ہوا و نفس و طبیعت و شیطان کے باعث خدا سے محجوب رہجانے کا خوف ہوتا ہے۔ جو دنیا مین بیخوف ہو وہ بہت بڑا نادان ہے اے لڑکے تو جسقدر خوف کرے گا اُسی قدر امن مین رہے گا۔ خدا تجکو مقرب بنائے گا۔ تجھسے ہمکلام ہو گا۔ اسرار دکھائے گا۔ اپنے دروازے کھولے گا۔ فضل و قرب کے دستر خوان پر بٹھائے گا۔ تجھسے خوش ہو گا مگر خوف اور رنج و غم کا مطالبہ کرے گا۔ اسوقت ایک سائل کچھہ پوچھنے کھڑا ہوا۔ آپنے اسکی بات نہ سُنی اور فرمایا کہ رنج و غم کا موقع ہے۔ بجلی ایک چمک ہے۔ اور مینہ ہفتہ بھر تک برستا رہتا ہے۔ بندہ خدا کا مقرب بنتا ہی مگر قرب احکام کی مضبوطی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہاتھ مین یقین کی کتاب رکھنے اور اسرار پر مطلع ہونے سے ملتا ہے۔ نبی عقیل کا ایک شخص جو ذاری و فقیہ تھا نصرانی ہو گیا۔ بعض لوگون نے بلاد کفار

مین اُسے صلیب پہنے دیکھا۔ اور یہ کہا کہ وہ قرأت اور دینداری کیا ہوئی؟ جواب دیا مجھے قرآن مین سے
بجز اس ایک آیت کے اور کچھ یاد نہین رہا۔ وقدمنا الی ما عملوا الآیۃ یعنے ہم کفار کے اعمال کیطرف متوجہ
ہوئے اور اُن کو نیست و نابود کر دیا پہلے سِر مرتد ہوتا ہے پھر قلب۔ اس کے بعد نفس اور پھر اعضائ
سِر جب مرتد ہو جاتا ہے تو اُس کا ظہور ضرور ہوتا ہے۔ منافق مسجد مین ایسا رہتا ہے جیسا طائر
قفس مین۔ ظاہر شرع اُس کا قفس ہے۔ اگر ہمین علم ظاہر اجازت دیتا تو ہم تیرے گناہ بیان کر دیتے
اور تجھے۔ او کافر۔ او منافق۔ کہکر پکارتے لیکن شرع نے ہمارا ہاتھ پکڑ لیا ہے۔ حکم کے خادم اور علم
کے طالب بنو۔ تم پر تمام علوم کھل جائین گے۔ شرع کو سیکھکر سب سے الگ ہو جا۔ پھر اگر تو خواص
مین ہو گا تو خدا تجکو اپنے علم پر مطلع کر دے گا۔ تیرا نفس جب تجکو مولا تک پہنچا دے گا تو تو اُسکے
دروازہ پر جا کھڑا ہو گا۔ اور بادشاہون کیطرح داخل ہو گا۔ اور جب تو دروازہ کھلا پائے گا
تو تجکو حکم ملے گا کہ تنہا نہ آ۔ تجھپر تیرے اہل کا حق ہے۔ تم اپنے تمام اہل کو لیکر میرے پاس آجاؤ۔
اے سِر۔ اپنے قلب و اعضاء وغیرہ کے ساتھ یہان ٹھہر۔ اس وقت خرید فروخت اور معاوضہ
وغیرہ کچھ نہین ہے۔ اے نہ کھلانے والے کھا۔ اور اے نہ پینے والے پی۔ کنوئین نے جب کھودی
جانے کے وقت کُدال پھاوڑون کو برداشت کر لیا تو اس سے پانی کا چشمہ نکل آیا اور اسکے قریب
مسافر اور قافلے ٹھہرنے لگے۔ اگر تو مجاہدات اور بلا پر صابر نہو گا عارف نہو سکے گا۔ اے فقیر صبر
کر عنقریب خدا تجھپر نظر ڈالے گا بلند مرتبہ دے گا عظمت اور ملک و جلال کا تاج اور خلعت
عنایت کرے گا۔ الٰہی مخلوق سے بعد اور اپنا قرب عطا کر۔ الٰہی مخلوق سے بے پروائی دے
اور اپنا محتاج رکھ۔ ماسوائے سے بے پروا ہو کر خدا کو یاد رکھا کر۔ ظلمت وجود مین رہکر جب تیرا
قلب قرب کے دروازہ سے تعلق کرے گا تو علم کی صبح طلوع کرے گی۔ اور دل کی آنکھ اسرار کا سرمہ
لگائے گی۔ اور تو اس وقت تقدیر کی فہرستین پڑھے گا۔ اگلی مخلوق کے بادشاہون اور برگزیدہ
اولیاء کے لئے دخول جنت کے بعد کھانا پینا موجود ہو گا۔ تو دنیا مین بہت دیر تک کھاتا پیتا
اور سوتا رہتا ہے۔ اور دوبارہ آواز دیکر کہتا ہے کہ مین اولیاء اللہ مین شامل ہون مین ابدال
مین داخل ہون۔ یہ بات صرف تمنا سے حاصل نہین ہوتی۔ خلق اللہ مین نجباء خدا کی مُراد
کو دیکھا کرتے ہین کیا تم کو اُسکی خبر ہے۔ اے اہل مجالس۔ اے قیل و قال والو۔ اسوقت
شیخ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اپنے ہاتھون مین دم کیا۔ اور ہر طرف توجہ فرمائی (جو شخص خلوت
مین پرہیزگار نہو اور محبت الٰہی کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔ جو مال و اسباب خرچے اور جنت
کی محبت کا مدعی بنے وہ جھوٹا ہے جو پیغمبر علیہ السلام کی محبت کا مدعی ہو۔ اور فقیرون یا فقیرونکو
دوست نہ رکھے وہ کذاب ہے تو سِر کی آنکھ سے دنیا کو۔ قلب کی آنکھ سے آخرت کو اور باطن کی

آنکھ سے مولا کو دیکھ سکتا ہے۔ مخلوق کے ساتھ اس ادب سے رہ کہ تیری آواز کسی کی آواز سے بلند
نہ ہو۔ گناہوں کے ساتھ خدا کا مقابلہ نہ کر۔ اسکے افعال کی بابت معارض نہ بن۔ آفتاب صرف
جاہل پر طلوع ہوا کرتا ہے اور جسنے خواہش وطبیعت ونفس پر خدا کو پسند کر لیا ہے اسپر نہیں ہوتا
یہ چیز عقل سے پرے ہے۔ روح اور قالب موافقت سے خوش ہوتے ہیں۔ جبر و تعدی سے
خوش نہیں ہوتے۔ مگر جسپر ایسی حالت میں جبر کیا جائے کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ وہ
ہر حال میں خوش ہے۔ مرید صادق کو جب کوئی معاملہ پیش آتا ہے تو اپنے ظاہری اعمال کو
حکم کے آئینہ میں اور باطنی اعمال کو علم کے آئینہ میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر اسکے اعمال دونوں
آئینوں میں ٹھیک نظر آتے ہیں تو اُن کو خدا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اور ایک آئینہ میں
ٹھیک اور ایک میں نہیں ہوتا تو وہ ایسے عمل کو پیش کرتا ہے۔ بلکہ دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے
اور اُسے ارشاد ہوتا ہے کہ اپنے کام درست کر۔ تاکہ تیری سعی مشکور ہو اور تیرے عمل کی تعریف
کیجائے۔ کیونکہ اس دروازہ میں حکم اور علم ہی کے ذریعہ سے داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر جب ایسا
ہو گیا تو تیرے لیئے ایسے اعمال آسان کئے جائینگے جو پہلے اعمال سے ممتاز ہونگے وہ اعمال
تجھ میں اور تیرے پروردگار میں پوشیدہ ہیں۔ اُس عمل کی نہ کسی مقرب فرشتے کو خبر ہے۔ نہ کسی
نبی مرسل کو انکی شرعی عقل غائب ہو کر اُسکی جگہہ عقل عقول عنایت کیجاتی ہے۔ تسبیح کے
دن جب ختم ہو جاتے ہیں تو وہ بھوک کے کھانے۔ پیاس کے بعد پینے اور بیداری کے سونے
کی طرف پھیر دیئے جاتے ہیں۔ رنج کے بعد راحت ملتی ہے۔ پھر اُن کو ایک ایسا شغل ملتا ہے جو اور
چیزوں سے روک لیتا ہے۔ کیونکہ وہ اسرار کے خزانوں سے مطلع ہوتا ہے۔ پھر یہ بندہ اہل شہر
اور اہل اقلیم کے افعال سے اپنے ارادے کے متعلق مطلع ہو جاتا ہے۔ اور جب قطب کا مرتبہ ملگیا تو تمام
دنیا کے اعمال۔ اُن کی قسمتوں۔ اور انجام کار کی خبر بمعلوم کر لیتا ہے۔ اور اسرار کے خزانوں سے
واقف کر دیا جاتا ہے۔ دنیا کی کوئی بھلی بُری چیز اُس سے مخفی نہیں رہتی۔ اس لئے کہ وہ ملک
میں یکتا۔ خدا کا رازدار۔ انبیاء کا نائب اور سلطنت کا امین ہے۔ قطب زمانہ اسی کو کہتے ہیں۔
قلب فرشتوں کے اُترنے کی جگہہ اور سر خدا کا منظر ہے۔ اللہ تعالےٰ جب کسی بندہ کو الگ کرنا
چاہتا ہے تو سب سے پہلے اسکو آدمیوں سے نفرت دیتا ہے۔ پھر درندوں۔ وحشیوں اور جنات سے مانوس کرتا
ہے پھر جب جنات اور درندوں میں رہنے سے اُسکی انسانی وحشت جاتی رہتی ہے۔ تو ملائکہ کو اُس کا
مونس بنا دیتا ہے۔ جو مختلف صورتوں میں ہوتی ہیں۔ وہ جنگلوں میدانوں اور دریاؤں میں انکا کلام
سنتا ہے۔ اے انقطاع کا ارادہ کرنے والے سُن لے پہلے کلام ہے پھر رویت۔ اس کے بعد
جب وہ فرشتوں کے کلام سے خوگر ہو جاتا ہے تو اُنکی صورت دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے اسوقت

اسمین اور فرشتون مین پردہ اُٹھا دیا جاتا ہے۔ مخلوق الٰہی مین فرشتون سے زیادہ کسی کے کلام مین لطف نہین ہے۔ فرشتے سب سے زیادہ حسین ہین اور ان کا کلام نہایت لطیف ہے۔ اسکے بعد پردہ پڑجاتا ہے اور اللہ تعالےٰ اُسکو اپنے دروازہ پر بلا لیتا ہے۔ پھر اپنا اُنس عطا فرما کر اُسے مقرب بنا لیتا ہے۔ پھر جو کچھہ ہوتا ہے وہ ہو رہتا ہے۔ سکوت کے بعد قلب کی طرف وحی کی جاتی ہے چنانچہ حضرت موسےٰؑ کی والدہ کیطرف خوف کے وقت وحی کی گئی۔ اے قلب اگر تو اُس سِر کی بابت خوف رکھتا ہے جو تجھہ مین پنہان ہے تو جسم کو تنہائی کے دریا اور وحدت کے جنگلون مین ڈالدے۔ اہل وعیال اور دوستون کو چھوڑ دے۔ تجھسے تو حضرت موسےٰؑ کی والدہ ہی بہتر ہین جنہون نے اپنے بچہ کو دریا مین ڈالدیا۔ دو قدم باہر نکلنا اور ڈرتا رہتا ہے۔ یہ تیر النقصان ایمان کے باعث ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم موسےٰ کی والدہ کا دل مضبوط نکردیتے تو وہ ہلاک ہوجاتین۔ اسیطرح جب تو انقطاع مراد و مطالب کے وقت تنہائی کے جنگل مین گھبرائیگا اور مخلوق وسامان کیطرف رجوع کرنا چاہے گا تو اللہ تعالےٰ تیرا دل مضبوط کردیگا۔ اے توحید وعلم وتقوےٰ مین ناقص رہنے والو۔ تم کہان ہو۔ ہر حال مین توبہ لازم ہے۔ اے بدنصیب دین بیچکر کھانا نفاق اور کسب سے کھانا سنت ہے۔ اس سنت کو لے تاکہ ایمان حاصل ہو۔ کوئی پیشہ ہات مین لیکر قلب کی طرف سے مخلوق کے دروازے بند کرلے۔ پھر نکل۔ یا بیٹھا رہ۔ اندہا بہرا ہوکر اُسکے دار العلم مین ادہر اُدہر پھرا کر۔ حق کے سوا کچھہ نہ سُن۔ اور فضل خداوندی کے سوا کسیکو نہ دیکھہ۔ پھر احتیاط کے ساتھہ جہان کے جس گوشہ مین چاہے سیر کیا کر۔ اے عوام کیا یہ بات نہین ہے کہ تم مین جب کسی کو کوئی چیز ملتی ہے تو اُسے مخلوق کے ہاتھہ سے لیکر چل دیتا ہے یہی حال ہمارا ہے۔ جب کوئی چیز ملتی ہے۔ تو ہم اُسے خدا کے ہاتھہ سے لیکر چلدیتے ہین جب عارف کا درجہ اونچا ہوتا اور اُسکی ولایت متحقق ہوجاتی ہے تو اُسکے دل مین لینے دینے کا خیال ہی نہین آتا۔ اشیاء اُسکے پاس آتی ہین اور وہ اُن سے الگ رہتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اشیاء کا لینا اُسکی قسمت مین ہے۔ اللہ تعالےٰ نے خطاب کیا کہ اے موسےٰ کی ماں۔ جب تم کو اپنے بچہ کا خوف ہو تو اُسے دریا مین ڈالدو۔ اسی طرح اگر تجکو اپنے دین کا خوف ہوا کرے تو قلب کو خدا کی طرف ڈالدیا کر۔ اُسے اور اپنے اہل وعیال کو اُسی کے سپرد کردیا کر۔ اور یہ کہا کر کہ الٰہی سفر مین تو ہمارا مصاحب ہے اور اہل وعیال مین ہمارا نائب۔ خدا کی معرفت ومحبت روبیون کی ہمیانی کے مانند ہے جو ہر وقت کمر سے بندھی رہتی ہے۔ جہان جائے گا۔ تیرے ساتھہ ہے تو اس وقت قدرت کے ساتھہ سوئے گا۔ اور قدرت وقادر سے کلام سُنے گا۔ قسم اور پھر خدا کی قسم۔ اولیا کا حال وہی ہے۔ جو انبیاء کا۔ مگر ان کا لقب اور ہے۔ اُن کا لقب اور۔ انبیاء کے

پاس منکر نکیر نہین آتے۔ کیونکہ وہ مخلوق کے شافع ہین۔ اسیطرح ادلیا رسے حساب نہین لیاجاتا کیونکہ خواص مین داخل ہین۔ اے ہوئے وطبیعت اور تعریف وثنا کے بندے۔ جس بات پر قلم چل گیا ہے اور علم الٰہی سبقت کر چکا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی۔ قسمت کا لکھا ضرور پورا ہوگا لیکن بات اتنی ہے کہ دیکھین تو اُسے اپنے ہاتھ سے لیتا ہے یا خدا کے ہاتھ سے۔ اپنے آپ کو موجود سمجھتا ہے یا مفقود۔ توحید کے ساتھ بندے کے قلب مین اسرار الٰہی ہوا کرتے ہین جنکی اطلاع شیطان و عقول اور فرشتون کو بھی نہین ہوتی۔ اُس کا قرب اپنی فنا کے دروازے سے ڈھونڈ جب تو اسپر رضامند ہوگا تو وہ تجکو محبوب رکھے گا۔ خبردار کرے گا مصاحب بنائیگا اور علم کیساتھ تو ہمیشہ اسکی صحبت مین رہے گا۔ عابد عبادت کے باعث اس کا مصاحب ہوجاتا ہی لیکن اسبات کو کہ مرید کون ہے عارف ہی جانتا ہے۔ تو اس کا تابع رہا کر۔ اگر اس بات مین تو نے خدا سے موافقت کی تو خیر اور نہ اس دروازے سے ہنکا دیا جائے گا۔ ہم مشائخ کے پیچھے ذرہ کیطرح چلا کرتے تھے تاکہ اُن سے داخل ہونے کے بابت کلمات سیکھ لین جو اپنی رائے پر بے نیاز رہا۔ گمراہ ہوگیا پھر آپنے قدرے کلام کے بعد فرمایا۔ نائب رسول متابعت کیا کرتا ہی۔ رسول کے متروکات کو چھوڑتا اور معمولات کو لے لیتا ہے۔ یہ امر تجھپر صبح کیطرح ظاہر ہو جائے گا بندہ پر وجود وفنا کے دو کپڑے نئے ہوتے رہتے ہین۔ کبھی فنا ہوجاتا ہے اور حق اُسپر متوجہ ہوتا ہی اور کبھی موجود ہوتا ہے۔ اس وقت حق کی خبرین دیا کرتا ہے میرا قلب میرے حق سے روایت کیا کرتا ہے۔ اپنے خلوت کے دروازے بنا۔ ایک مخلوق کیطرف۔ دوسرا خالق کیطرف۔ خالق و مخلوق دونون کے حق ادا کر۔ حق کے لئے مخلوق کے ساتھ رہ۔ مخلوق کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور قرب حق عطا کیا جائے گا۔ حق کے ماسوا سب خلق ہی۔ اور یہ معنی عام طور پر سب کو شامل ہین۔ مخلوق کے ساتھ صحبت کے یہ معنے ہین کہ صحبت حق کی اُن کو نصیحت کیا کر۔ جب تو صحبت حق کے بعد مخلوق سے صحبت رکھے گا تو مخلوق کیساتھ نہین بلکہ خدا ہی کے ساتھ ہوگا۔ صحبت حق کی علامت یہ ہی کہ تو نفع وضرر کو مخلوق کیطرف سے خیال نکری بلکہ تمام مخلوق اسکی تابع ہے۔ اکثر اولیا رکے قلوب نے اُسکے فضل کا کھانا کھایا ہے اسکی باتین سنین۔ اور اُسکے قرب کی فرقت دیکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے موت سے پہلے دنیا مین اُنکے دلون کو خطاب کیا ہے۔ اس کے بعد قیامت مین خطاب ہوگا۔ بعض اہل اللہ کو دنیا مین خطاب ہوتا ہے۔ ابو القاسم جنیدؒ فرماتے ہین کہ مین نے چالیس ابدال کی شہادت کے بعد کلام کرنا شروع کیا ہے اُن مین ایک سری سقطیؒ ہین آخر اُن کے قول پر عمل نکیا یہانتک کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جنیدؒ اب تمہارے بولنے کا وقت آگیا ہی اگر تو حق اور

زیادتی مراتب اور ثبات کا طالب ہے تو جو کچھ منہ سے کہتا ہے اُسپر عمل کر۔ ورنہ تجھپر افسوس ہم جسطرح نماز مین استقبال قبلہ کرتے ہین۔ اسیطرح بلا مین استقبال قبلہ چاہیے۔ یعنی جیساکہ تو نماز مین کعبہ کیطرف منہ کرتا ہے مصیبت کے وقت ولی توجہ کیا کر۔ اگر آفتون کے وقت مخلوق کیجانب توجہ کریگا تو تیرا ایمان باطل ہو جائے گا۔ کیونکہ ایمان کا ظہور آفات ہی کے وقت ہوا کرتا ہے۔ اسمین دل کا ٹوٹجانا کبیرہ گناہ ہے۔ عوام کے دل دنیا کے لئے ٹوٹتے ہین۔ خواص کے دل آخرت کے لیئے اور اخص الخواص کے دل مولا سے غافل رہنے یا کشف کے بعد حجاب حائل ہو جانے سے ٹوٹ جاتے ہین۔ ہر شخص کی دل شکستگی جدا جدا ہے۔ ایسے بہت کم ہین جنکے دل صرف خدا کے لئے ٹوٹے ہون سوال کسی نے پوچھا پیغمبر علیہ السلام کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالے اس دعا کو قبول نہین کرتا جو خوش آوازی کے ساتھ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دعا قبول نہین ہوتی جس مین تکلیف کے ساتھ مسجع یا مقفےٰ الفاظ کی رعایت رکھی گئی ہو۔ مین اور میری امت والے تکلف اور بناوٹ سے بری ہین مومن پر کبھی امید غالب ہوتی ہے اور وہ اپنے گناہون کے دفتر مین کوئی گناہ نہین دیکھتا اُسے لڑکپن سے ہدایت کی تلقین ہوتی ہے وہ کتاب سے منتقل ہو کر پڑھانیوالے کیطرف جاتا ہے اور وہان سے محراب کی جانب انتقال کرتا ہے یہ بات شاذ و نادر ہے ایسے شخص کو اوامر کے دفتر مین اپنا کوئی گناہ نظر نہین آیا کرتا۔ اس لئے اُسپر ایک قسم کی معصیت کو مقدر کر دیا جاتا ہے تاکہ خود بینی کے باعث ہلاک نہو جائے۔ یہ معصیت اُسکے لئے بطور سابقہ ازلی ہوتی ہے جیساکہ اہل و عیال کا نفقہ پہلے ہی سے لازم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ بات بہت ہی کم ہے اس لیئے قابل اعتبار نہین نفس کیلئے دو ارادے ہین۔ اور دونون ایک دوسرے کی ضد ہین۔ ایک ماسوے کا اور دوسرا حق کا۔ یہ دونون چالیس برس کی عمر تک کبھی لڑتے ہین کبھی صلح کر لیتے ہین پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول کہ جس شخص کی عمر چالیس برس ہو گئی اور اُسکی نیکیان بدیون پر غالب آئین وہ دوزخ کے لئے تیار رہے اے ولایت کے طالبو۔ طریق ظاہر رویت باطن کیلئے دایہ ہے تو جب تک ماسواے کو پہچانے گا اور وہ تجھے جانین گے تو تو بلہوس رہے گا کبھی تو اُن کا تابع رہیگا۔ اور کبھی وہ تیرے تابع ہو جائین گے۔ اس گھر کے دو رستے ہین ولی کی تین علامتین ہین (۱) ہر چیز مین خدا کے بھروسہ پر کل سے استغنار (۲) قناعت (۳) رجوع الی اللہ پھر اگر تو ولایت ہی کا مدعی ہے تو ان خصلتون کو حاصل کرے ورنہ ہرگز ولی نہین ہو سکتا جب تک ایمان و تقوی قوۃ علم و زہد معرفت اور محبت الہی پورے طور پر حاصل ہو عالم کو بادشاہون کے پاس جانا درست نہین۔ اسکے بعد اگر علماء امراء کے پاس جائین گے تو قوت لیکر جائینگے اور قوی ہو کر نکلین گے مین ایک شخص کی صحبت مین تھا جو لبا اوقات میرے گذشتہ و آیندہ حالات بتا دیا کرتے تھے

اُن کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہتا تھا۔ اور وہ اُمراء کے پاس جایا کرتے تھے۔ اس سے میرے دلمین خطرہ پیدا ہوا۔ اُنہون نے فرمایا کہ یہ لڑکا سراپا ٹھیرا ہوا ہے۔ مین اسکو وہان اس لئے نہین چھوڑتا کہ لوگ اسکے سبب ہلاک نہو جائین۔ رہا اُمراء کے پاس جانا۔ یہ فقط اس غرض سے ہے کہ مین اُن کو نصیحت کرتا اور عدل کا رستہ بتاتا ہون۔ لوگو تمہاری صحبت مین خلل ہے ہم مشائخ کی خدمت مین ادب سے رہے ہین۔ سوال ایک شخص نے پوچھا کھانے مین جب حرام و حلال ملا ہوا ہو تو روزہ نماز کیونکر درست ہوگا۔ فرمایا۔ شرع نے حرام و حلال الگ الگ ظاہر کردیا ہے۔ اور نازل کا حکم بھی دیا ہے۔ جس چیز پر تیرا دل انکار کرے وہ حرام ہے۔ اور جس پر اقرار کرے وہ حلال۔ اور خاموش رہے لا و نعم کچھ نہ کہے وہ مشتبہ ہے۔ اگر رغبت کی چیزین کم لین اور تیرا نفس صابر رہے اس کا نام قناعت ہے۔ تو جانتا ہے کہ خدا کے پاس بہت سی طاعتین۔ روزہ اور نمازین جاتی ہین مگر وہ اُنکی پروا نہین کرتا۔ اُسے تو تیرا وہ دل مطلوب ہے جو کدورت اور اغیار سے پاک ہو۔ زاہد منافق کا ظاہر پاک ہوتا ہے اور باطن مکدر۔ اُسکے چہرہ پر صفائی۔ کندھون مین اور بدن پر کمل کا جُبّہ ہوتا ہے۔ بظاہر اُس کا ہاتھ رُکا رہتا ہے۔ مگر باطن مین گدائی کرتا ہے۔ اس کا نفس تعریف و مذمت کیطرف راغب اور آنکھ لوگون کے مال کیجانب طامع ہوتی ہے عارف باعتبار ظاہر اپنے اور اپنے متعلقین کا دنیوی حصہ لینے میں ملوث ہوتا ہے مگر وہ بادشاہ کا سفیر اور گویا اُسکے گھر کا معمار۔ اور باوجود حضور و سلامت باطن و صفائی قلب اُسکے لشکر کا بخشی ہوتا ہے اُسکے دل سے علم کی موجین اُٹھتی ہین۔ دنیا کے دریا اُس کو سیراب نہین کرسکتے۔ اُسکے قلب کے لحاظ سے آسمان و زمین اور جو کچھ اُن مین ہے بالکل معدوم ہے۔ یہ عارف کی صورت ہے اور وہ زاہد کی تجکو اسکا حال معلوم نہین۔ پس تو مخلوق کی نسبت بدگمانی سے اپنی زبان کاٹکر کیون نہین بیٹھتا۔ اے ارباب دنیا سے دینی طور پر اُن کا مال کھانے والو۔ اے ناحق شناسو۔ تم عوام کی نسبت توبہ کرنے کے زیادہ مستحق ہو۔ تم کو بہت کچھ اپنے گناہون کا اقرار کرنا چاہیئے تمہارے پاس نہ خیر ہے نہ کشائش۔ نہ نجات ہے نہ نور۔ اور نہ تم دیندار ہو۔ وہی تمہاری دنیا وہ عنقریب فنا ہوجائیگی تم اپنی طبیعتون اور خواہشون سے لیتے ہو۔ دنیا کو آخرت کے لئے نہین بلکہ دنیا ہی کے لئے حاصل کرتے ہو۔ میرا مشغلہ تمہارے ساتھ ہے اور میرا کلام تمپر حجت ہے۔ (اس سے اپنے زمانے اور اپنے شہر کے واعظون کیطرف اشارہ تھا) خاموش رہو اور سیکھو۔ تم مین کوئی کلام نکیا کرے۔ وعظ اورون کا حق ہے۔ مین آج اپنی زبان اور اپنا قلب مستعار لیتا ہون۔ اُنس تنہائی سے حاصل ہوتا ہے اور خلوت قرب کی کنجی ہے۔ اے خلوت مین خاموش رہنے والے جلوت مین خاموش رہنا بہت بڑی شان ہے۔ اے لڑکے پہلے خلوت ہے پھر جلوت پہلے خاموشی ہے

بعض صدیقین کا قول ہے پھر گویائی۔ پہلے حقیقی بادشاہ کیطرف چل۔ پھر مجازی بادشاہونکی طرف
کہ مطلق حلال ریحانیون مین ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ پہلے روحانیون مین شامل ہو۔ آخر کار
ریحانیون مین جا ملے گا۔ پاک ناپاک مین تمیز حاصل ہوگی۔ یہ حالت تیرے سِر کے چراغ معرفت
کے سورج اور قربِ حق کے لئے بمنزلہ قمر ہے۔ حرام نفس کے وجود سے ہے۔ حلال قلب کے وجود سے
اور محض حلال صفائی باطن کے وقت ملتا ہے۔ یہ باتین عقل سے بڑے کی ہین۔ جب تک نفس موجود
ہے گویا تو حرام کھا رہا ہے۔ اور جب تک قلب موجود ہے مشتبہ لقمے اُٹھا رہا ہے۔ پھر صفائی سِر کا
مرتبہ مل گیا تو تیرا کھانا پینا خالص حلال ہے۔ شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ کیون کہا گیا
کہ نفس بُری باتون کا حکم دیا کرتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ نفس کو حرام و حلال کے کچھ پروا نہین ہوتی
اُسکی مثال بُری جورو کی سی ہے جو خاوند کو حکم دیا کرتی ہے کہ چوری کرا در ہمین کھلا۔ اسلیئے حلال
و حرام کی تمیز نہین رہتی۔ اسلیئے حضور نے فرمایا ہے کہ دیندار عورت سے نکاح کیا کرو۔ دیندار
عورت آخرت کے کامون مین مدد دے گی۔ نفس اس بُری جورو کی مانند ہے۔ تو اگر حلال و حرام
مین تمیز کرنا چاہتا ہے تو جب خالص حلال تیرے سامنے آئے خواہ وہ تیری ہی کمائی کا
کیون نہو ذرا توقف کیا کر۔ اور حساب لے کہ روٹی سالن کہان سے پکا ہے؟ اسوقت تیرا قلب
سِر کیطرف اور سِر خدا کی طرف توجہ کرے گا پھر اللہ تعالیٰ تیرے قلب کیطرف ایک فرشتہ بھیجے گا
جو حلال کھانے کی بابت اشارہ کرے گا۔ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُم۔ ہمارا دیا ہوا پاک رزق کھایا کرو
اسوقت کھالے۔ اور وہ کھانا حرام یا مشتبہ ہوگا تو فرشتہ ندا کرے گا وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ
یعنی جسپر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ۔ ایسا کھانا حرام ہے۔ اسکے قریب نجا۔ اللہ تعالےٰ
اس سے بہتر عطا کرے گا۔ قضا و قدر کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھ جا۔ اُسکے فضل کا ہاتھ آئیگا
اور تجھے تیرے حصہ کی طرف کھینچ لیجائے گا۔ زہد ایک ساعت کا عمل ہے تقوے دو ساعت کا
البتہ معرفت دائمی عمل ہے۔ ہم تیرے حال کو متقدمین کے حال سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہین
تو تجکو اس طریقہ پر نہین پاتے۔ تو نے اپنے نفس کو کھلایا اُسنے دیکھ لیا کہ تو اُسکی خواہشین
پوری کر رہا ہے اس لئے وہ تجھپر غالب آگیا۔ اگر تو اُسکے مادہ کو قطع کرنا چاہتا تو اُسکی تو ڑنے
مین مشغول رہتا۔ تو نے تو اُسکی خواہشین پوری کین۔ اور شیطان کے لئے دروازہ کھولدیا
کیونکہ شیطان نفس مین آرزوئین ڈالتا رہتا ہے۔ اُسکے لئے زبان نہین بلکہ شیطان ہی القا
کرتا ہے۔ شیطان الجن تجھپر اسیوقت قدرت پائے گا جبکہ شیطان الانس غالب آئے گا۔ اور
جبکہ فضول باتو نپر سبقت کرے گا۔ اگر تو اُس کا مادہ قطع کردے گا اور اسے حرام و مشتبہات
سے روکے گا تو اُسکی آگ بجھ جائے گی۔ اُنمین اُمید و بیم کے درخت اُگ آئینگے۔ باطنی ظلمت پر نور

اور نفس قلب کی طرف مطمئن ہوجائے گا۔ اسوقت ندا ہوگی یَآ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ الآیہ یعنی اے
نفس مطمئنہ اپنے خدا کی طرف چلا آ۔ تو اُس سے خوش اور وہ تجھسے رضامند۔ عام آدمی کو موت کی
وقت ندا کیجاتی ہے کہ تو قرب کے دسترخوان اور حضوری کے تکیہ سے دور رہا۔ مقربین ہماری نزدیک
برگزیدہ اور پسندیدہ لوگوں میں شامل ہیں جب تک نفس پاک ہو قلب ہرگز پاک نہیں ہوسکتا تو
سگ اصحاب کہف کیطرح تابع بنجا۔ باب قرب کی چوکھٹ پر بیٹھا رہ تاکہ قلب کی حضوری دیکر نفس کے
نکلنے کا منتظر رہے۔ ضعف ایمان کے وقت ظاہر شرع اور قرآن و حدیث کی رخصت پر عمل کر پھر
جب ایمان قوی ہوجائے تو عزیمت اور مشکل کام اختیار کر۔ اگر تو اپنے نفس پر سوار ہوگیا تو تقدیر اور
اُسکی موافقت میں سیر کرتا پھرے گا۔ منصور حلاج سے سولی دیئے جانے کے وقت کسی نے کہا
کہ کچھ وصیت کرو۔ جواب دیا اپنے نفس کی احتیاط کر یعنے اُسکی خدمت میں مشغول نہو۔ اگر احتیاط
نکرے گا تو وہ تجکو اپنے کام میں لگائے گا۔ میرے پاس ابتدا میں ایک اچھا کرتا تھا۔ بارہا بازار میں
لے گیا کسی نے نہ خریدا۔ آخر ایک شخص کے پاس ایک دینار کے بدلے رہن رکھدیا۔ اتفاقاً عید آگئی
وہ شخص کرتا لیکر آیا۔ اور یہ کہا کہ میں نے دینار معاف کیا۔ میں انکار کرتا رہا مگر اُسنے زبردستی
پہنادیا۔ میں نے اس واقعہ سے معلوم کرلیا کہ وہ کرتا میری قسمت کا تھا جسکے متعلق میرا زہد کام
ندیتا۔ کسی نے بعض علماء کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ ہم نے غیر اللہ کے لئے علم سیکھا
تھا مگر انجام میں وہ علم اللہ ہی کے لئے ہوگیا۔ جوابدیا کہ اولیاء اللہ کے حق میں یہ قول بمنزلہ موت کے
ہے کیونکہ غیر اللہ کے لئے علم پڑھنا شرک ہے۔ اور اس کا محمل ایک اور بھی ہے۔ یعنی غیر اللہ سے مراد آخرت
ہے مگر آخرت کے لئے علم سیکھنا بھی ایک قسم کا نقص ہے تاہم وہ لوگ اُخروی علم پر عمل کرتے رہے
یہانتک کہ اسنے اُن کو قرب الٰہی تک پہنچادیا۔ اُنہوں نے ظاہر کو باطن سے اور فرع کو اصل
سے حاصل کیا۔ عوام کے دسترخوان پر بیٹھے پھر فضل کے خاص کھانے کھائے۔ ایک حالت
میں وہ لقمے تناول کئے اور جو کچھ اُن کو ملا تھا اُسمیں عوام کو شریک کرلیا۔ خدا جب کوئی کام
لینا چاہے گا تجھے اُسپر آمادہ کردے گا جسنے میرا ابتدائی حال سُن لیا اور مجھسے الگ ہو کر بیٹھ رہا
وہ فی الواقع گنہگار رہا ہے۔ جب کسی عارف کے ہاتھ سے کوئی شخص کسی کرامت کا نظارہ کرلیتا تھا
تو وہ دیکھنے والے کو قسم دیدیتے تھے کہ مرتے دم تک اس کا اظہار نکرنا۔ اب یہ حال ہے ایک شخص
برسوں خدا کے لئے کوئی عمل کرتا ہے اور اُسسے کوئی راز رات کو معلوم ہوجاتا ہے تو علی الصباح
اُسسے بیان کرنے لگتا ہے۔ انجام یہ ہے کہ ایسا آدمی اور اُس کا علم سلب کرلیا جاتا ہے۔ جب تک
قضا و قدر اظہار کا حکم ندے صاحب کرامت کا فرض ہے کہ حفاظت قلب و سر کے ساتھ
اپنی کرامت کو مخفی رکھے۔ دنیا اور اُسکی زینت جب تیرے قلب میں جگہ پکڑنے لگے تو اُس سے

گریز کر۔ وہ تیرے پیچھے پیچھے ہووے گی سوال کسی نے پوچھا ترک تعلق دنیا بہت مشکل بات ہی
فرمایا تجھپر مشکل ہے۔ کیونکہ دودھ چھوڑنا اسی بچہ پر مشکل ہوتا ہے جو مان کے سوا اور کسی کو نہین
پہچانتا۔ مگر جو کہانا پینا سیکھہ لے وہ اُس دودہ سے بچتا ہے جو اس چھاتی یا تھن سے نکلے جسمین
سُوئی کے سے چھید ہین۔ اللہ تعالیٰ کیطرف چل۔ اور اسکے دروازہ کا قصد کر۔ کیا تعجب تو اسکے
اولیا مین شامل ہو جائے۔ وہ دنیا کو تجھسے روکے گا یہان تک کہ تیرا قلب صاف ہو جائے گا
اور تیرے دلسے اُسکی یاد جاتی رہے گی۔ اور اُسسے تیرے الگ ہو جانے کے باعث حسرت رہیگی
اور اُسکی جگہہ خدا کی محبت آجائے گی۔ پھر جب قلب اُسکی محبت سے پُر ہوگا اور ظاہری اسباب
منقطع ہو جائینگے تو دنیا کو خادمہ بنا کر تیرے سامنے لایا جائے گا اس حال مین بھی تیرے بدن
پر زرہ ہوگی۔ اور خدا کی طرف کے نگہبان رہینگے۔ دنیا کا زہر نکال لیا جائے گا۔ دنیا میٹھی
زبان سے کہے گی کہ تیرا حصہ فلان فلان مقام مین ہے۔ فلان شخص کی بیٹی تیری قسمت مین
ہے وہ ہر لحظہ تیری خوشامد کرے گی۔ اے اہل عراق۔ اے دنیا کی سلطنت والو۔ بادشاہو۔
اے لباس والو۔ اے والیان مُلک۔ میرے گھر مین بہت سے کپڑے لٹکے ہی ہین۔ جو لباس چاہتا
ہون پہن لیتا ہون۔ میرے معاملہ مین سلامت روی اختیار کرو۔ ورنہ مین ایسا لشکر لے آؤنگا
کہ تم اُسکی طرف متوجہ نہو سکوگے۔ والسلام چھوڑنا زاہد ہے اور لینا معرفت۔ پہلو کی باتین
چھوڑ۔ ہر زمان مین ہر شخص اپنے وقت کا شیخ ہے۔ زاہد عارف کا غلام ہوتا ہے۔ زاہد مین کسی قدر بقیہ
طبیعت و خواہش کے ساتھ دنیا و آخرت کی خوبی ہوا کرتی ہے۔ آخر مین ترک ہوتا ہے اسوقت
اُسکا دل اسرار حاصل کرتا ہے یہان تک کہ قلب سے ہر چیز جاتی رہتی ہے اور زہد کی انتہا ہو جاتی
ہے پھر معرفت و صفائی حاصل ہوتی ہے۔ کدورت زائل ہوتی ہے۔ قرب حق اور مسبب آتا ہے
سبب منقطع ہوتا ہے۔ اسوقت ثبات رجوع کرتا ہے اور وہ اسکے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔ مخلوق
کو امر و نہی کیا کرتا ہے۔ تیرے گناہ تجھسے متعلق ہین۔ دشمن تاک لگا رہے ہین۔ اگر اُن کو ذلیل
کرنا چاہتا ہے تو جلد توبہ کر اور آخرت مین مشغول ہو جا۔ خدا تجھپر گواہ ہے اور وہ ہر جگہ تیرے ساتھ
ہے۔ ابن عطا یہ دعا کیا کرتے تھے الٰہی دنیا مین میری غربت پر رحم کر۔ موت دو قسم کی ہے
ایک عوام کی موت۔ جو معمولی ہے۔ دوسری خواص کی موت۔ یہ خواہشون نفسون طبیعتون
اور عادتون کی موت ہے۔ اسوقت دل زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر زندہ دلی سے قرب اور قرب سے
حیات ابدی ملتی ہے۔ انمین اور موت کے ذکر مین پردہ پڑ جاتا ہے۔ ایک باطنی چیز اُسے
مخصوص کر لیتی ہے۔ اور وہ ظاہر مین لوگون کو موت یاد دلایا کرتا ہے۔ اور ظاہری حکم بتاتا
رہتا ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم ظاہر مین وحدانیت کی گواہی دیتے ہو۔ مگر تمہارے باطن

برعکس ہین۔ تمہارے منہ کعبے کیطرف ہین اور دل درم و دینار کیطرف۔ خوف کرنے والا اندھیرے
سے چلد بناہے۔ مگر خوف کہان ہے۔ الٰہی مین نجات کا طالب ہون۔ جو شخص مخلوق مین یکتا ہو
شیطان مطیع ہو کر اور نہ ہکڑ بان پر کر اُسکے قلب کے سامنے آتا ہے۔ تو جب تک خدا کو یاد کریگا محب
رہیگا اور جب یہ سن لے گا کہ وہ تجکو یاد کر رہا ہے تو محبوب بنجائے گا۔ جبتک اُسکو زبان سے یاد کریگا
تائب ہوگا اور جب قلب سے یاد کرے گا سالک بنے گا۔ پھر جب سِر سے اُسکو یاد رکھے گا۔ عارف ہوجائیگا
جب تک تیرے بُرے اخلاق درست ہوجائین صالحین کے پاس نہ بیٹھ۔ ورنہ لقمہ و خرقہ تجکو
ہمیشہ متغیر کرتا رہے گا۔ اور اسحالت مین تیرا بگاڑ درستی کی نسبت بہت زیادہ ہوگا۔ رعونتین
چھوڑ۔ اور اسکے سوا کسی سے دوستی نکر۔ کسی کا مصاحب نہ بن۔ اپنی حالت پر نظر ڈال۔ اے
ناپاک تر۔ اے احمق۔ تجکو یہودی و نصرانی مجھسے زیادہ پیارے ہین۔ دجّال خراسان سے آئے گا
اُس کا ظاہر حال درست ہوگا۔ میری نسبت وہ تیرا زیادہ محبوب ہے۔ اللہ کے بندو۔ حیات
ابدی۔ اور ایسے پانی کیطرف آؤ۔ جو کبھی خشک نہین ہوتا۔ اُس دروازہ کی جانب متوجہ ہوجاؤ
جو کبھی بند نہین ہوتا۔ لازوال سائے اور کم نہونے والے پھل کیطرف توجہ کرو۔ اسکے معنے خدا ہی
کو معلوم ہین۔ اے شہوات و لذات و ہوس کے تربیت کرنے والو۔ خیر کسی اور چیز مین ہے۔
ہماری صدق ارادت کی آگ مین جل جا۔ تمام پردون اور دروازون کو طے کرلیگا ہم مین تجھمین
کوئی حجاب نرہے گا اور تو ہماری طرح اُسے دیکھ لے گا سب کچھ قسمت سے متعلق ہے۔ ای
مدعی ولایت کا دعوے نکر۔ یہ علم خود تیرے سر چڑھکر بولے گا۔ ولایت اعمال سے متعلق ہے نہ کہ
اقوال سے یہ باطنی بنیاد ہے۔ اور اتصال قلب اسکی عمارت ہے۔ ایمان اور اسکی حقیقت اسکی
کنجی ہے۔ تجھے اسکی ذرا خبر نہین۔ بعض یکتا اور مطمئن بندون کا دامن پکڑ لے اور اُن سے لقمہ
نمانگ۔ تاکہ وہ تجھے اپنے کپڑے پہنائین اور اپنے آگے کھڑا رہنے دین۔ اسکی مداومت سے
وہ تجکو اپنا بنا لے گا۔ اپنے کلمات کی گدڑی پہنائے گا اور اپنے بعض احوال پر مطلع کریگا۔ تیری
زخم کو درست اور مقام کو پاکیزہ کر دے گا۔ پھر تو اگر اپنے دلمین واردات حق کا نظارہ کرے
تو آنکھین بند کرلے اور خاموش رہ۔ اُس کا بھید ظاہر نکر۔ واردات الٰہی اختلاف احوال
و مقامات کے لحاظ سے اُن کے قلوب کیطرف آیا کرتے ہین۔ اِن کا ظاہر تغیر باطن کے
سبب متغیر ہوتا رہتا ہے۔ وہ مرید جو اُن کے اسرار سے واقف ہو۔ اس بات کا محتاج ہے
کہ اندھا بہرا اور بیہوش ہو رہے۔ شیخ کو جب اُسکی نجات معلوم ہوگی اور اخفائے اسرار
کے متعلق اُسکا ادب ثابت ہوگا تو کیا عجب اُسکے قلب کو اپنے بعض کپڑے پہنا دے۔ اور
طہارت قلب کے ساتھ خدا سے دعا کرے جسطرح یوشع بن نون موسیٰ کے ساتھ تھے

اے لڑکے جو چیز تیری مِلک نہین وہ تیرے قبضہ سے خارج ہے۔ آیندہ تیری قسمت کی ہے
تو تجھے ملجائے گی اور جو کسی اور کی ہے اُسسے ہاتھ لگے گی۔ پھر اگر تیری قسمت کی ہی تو تو سوتا رہیگا
اور وہ تیرے پاس آجائے گی۔ اب یہ رنج و تعب جو نقصان دین کا باعث ہے کس لئے ہے؟ اگر تو
ہمیشہ علم کی باتین سُنے گا اہل علم کی صحبت اختیار کرے گا معرفت اور آیندہ کی بابت سوچتا
رہیگا تو تجھپر ترک اسباب وارباب آسان ہوجائیگا۔ اخلاص کے بعد مخلوق کیلئے ترک عمل ریاکاری
ہے۔ لیکن رویت مخلوق کے وقت حصول اخلاص کے لئے عمل چھوڑدینا قابل اُمید بات ہی
توجب تک مرید رہے حکم کی پابندی کر۔ کیا عجب تیرا عمل تجکو علم تک پہونچادے۔ علم تیرے قلب
واعضاء و سِر سے عمل کا طالب ہے۔ اور تجکو امر و نہی کرتا ہے۔ الٰہی ہم مین ہر شخص تیرا طالب ہے
لیکن آفتین ہم کو تجھسے روک رہی ہین۔ خدا کے احکام تجھپر بمنزلہ دَین ہین۔ پھر اگر تونے باوجود
قدرت اُنھین موخر کیا تو تو ظالم ہے۔ اور اگر چھوڑ دیا تو کافر۔ دنیا کو کھیل اور جمع کرنے کی نیت سے نہ لے
بلکہ بقدر ضرورت اپنا حصہ لے لے۔ جب مرتبہ تسلیم کے باعث تیرا اسلام ثابت ہوگا اور تو اپنے
نفس کو قضا و قدر کے حوالے کردیگا تو اللہ تعالےٰ اول تیرے قلب کو خلعت پہنائیگا پھر ظاہر و
باطن کو آراستہ کرے گا۔ اور تو ایک دن مین چند بار مرجائے گا۔ پھر وہ تجھے زندہ اور ناپاکی کدورت
سے پاک کرے گا۔ وہ مخلوق کو دیکھکر مرتا ہے اور خالق کو دیکھکر جی اُٹھتا ہے۔ حرکت کرتا اور اُٹھ
بیٹھتا ہے۔ مخلوق اور اپنے وجود سے غائب ہوجاتا ہے وہ حق کے ساتھ زندہ اور مخلوق کیطرف سے
مردہ ہوجاتا ہے وہ صادق مریدونکی کتاب کی مانند ہے جب کوئی مرید آتا ہے سارے مرید اُسے مثانی
کا حکم دیتے ہین۔ وہ پہلے نفس وخلق کو اور پھر دنیا اور آخرت کو مٹا دیتا ہے اسکے تمام ہوجانیکے
بعد اللہ تعالےٰ جسطرح چاہتا ہے اُسے پلٹ دیتا ہے جب تو اسمقام پر ترقی کرجائے تو حرام اور
شبہ کو چھوڑ دے۔ اسکے بعد مباح کو چھوڑ کر خالص حلال کو لے۔ اس کا نام اجماع حکم و علم
اور اجماع ظاہر و باطن ہے خالص حلال وہ ہے جو کسی کی مِلک مین نہو مثلاً جنگل اور دریا کی چیزین
اسوقت بلا انتظار و اہتمام حلال روزی تیرے پاس آجائے گی سوتے مین کوئی شخص لقمے کھلا
جائے گا۔ اور تو آنکھ کھولکر فرشتون اور ارواح انبیاء کو اپنے چارونطرف دیکھے گا۔ علم تجھے اسکے
لینے کا فتوےٰ دیگا۔ اور سلامت قرب ضامن بنے گی۔ مخلوق کے اُمید و بیم۔ تعریف و مذمت۔ اور
صورت و معنے سے فارغ ہو کر بیٹھ۔ اللہ تعالےٰ کیطرف سے بجالی۔ اسکے بعد قرب و غناء دوام صحبت
مخلوق سے نفرت۔ اور فناء عن الوجود کا مرتبہ ملے گا۔ اثبات کے بعد محو۔ عدم کے بعد وجود۔
بُعد کے بعد قرب۔ کدورت کے بعد صفائی۔ قطع کے بعد وصل اور گم ہونیکے بعد ملاقات کے
طالب بنو صحبت قلب بلا لسان ہے اور صحبت سِر با قلب۔ و بلا وجود۔ یہان صرف خدا ہی کی

ولایت ہے۔ جب چاہے گا اُسے زندہ کر دے گا۔ اور اُسکے باعث بندونکی اصلاح کریگا اور اُنہین مقرب بنائے گا۔ اے باطل۔ اے بلہوس۔ اسباب وارباب کو چھوڑ۔ واصل ہو جائے گا۔ اور جس چیز کو چھوڑے گا۔ سامنے آجائے گی۔ یہان ہر قسم کا کھانا طبق مین چنا ہوا ہے۔ طبیب محبوب اور قرب کے گھر مین موجود ہے۔ اسوقت ایک شخص کوئی مسئلہ پوچھنے کھڑا ہوا۔ آپنے فرمایا خاموش مین تیرے سوال کو نفس وطبیعت کیطرف سے نکلتا دیکھتا ہون۔ میرے ساتھ خطرہ مین نہ پڑ۔ مین صاحب شمشیر اور قتال ہون۔ اللہ تعالے تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ مگر اے عامی تجکو خدا اپنے عذاب سے خوف دلاتا ہے۔ اور اے خاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور اے خاص الخاص تجکو اپنے تقلیبات یعنی حال کے بدل دینے سے ڈراتا ہے۔ اے عامی تجکو تیری سماعت وبصارت قوے اور مال واہل چھین لینے اور پھر دار آخرت کیطرف انتقال کے بعد مواخذہ مین آجانے سے ڈراتا ہے۔ اور اے خاص الخاص تجکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ حتی الامکان خوف کے قدم پر جما رہا کر۔ غافل نہو۔ حق تیرے سر سے باتین کیا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مین خدا ہون۔ کسی سے خوف نکر۔ جب یہ مرتبہ ملتا ہے تو جب کبھی تو خوف کیطرف قدم بڑہائیگا وہ تجکو روکے گا۔ اور جب حالت امن مکدر ہوگی وہ صاف کر دے گا۔ جب قلب صاف ہو جاتا ہے تو آسمان وزمین کی سلطنت ضرر نہین پہنچا سکتی۔ یہ بات آرائش ظاہری۔ تمنا اور تکلیف سے حاصل نہین ہوتی۔ بلکہ یہ لیاقت آسمان سے آتی ہے۔ عمل بشرطیکہ دل مین زہد ہو تجکو ترقی دیسکتا ہے۔ اسوقت تجپر اور تیری مجلس والونپر رحمت نازل ہوتی ہے۔ مباہات اور افضال الٰہی پے درپے آتے ہین۔ ایک مرید نے کسی حکیم سے کہا کہ مین جنت مین تھوڑی سی جگہہ چاہتا ہون جواب دیا جسطرح تم نے آخرت کی بابت قناعت کرلی ہے دُنیا کی بابت بھی اسیطرح قناعت کرے۔ موت ضروری امر ہے۔ پھر اُسیوقت مرجا۔ میت کسی سے میل جول نہین رکھا کرتا۔ اسے دینے ندینے۔ اُمید وبیم۔ اور دشمنی ودوستی سے کچہہ علاقہ نہین رہتا۔ وہ تو ساکن وساکت ہے۔ نفع حاصل کرنے اور ضرر دفع کرنے مین میت کیطرح رہا کر۔ میت کلام نہین کیا کرتا۔ وہ جب چاہے گا تجھے گویائی عنایت کر دیگا۔ اگر تو مخلوق اور اپنے نفس کیطرف سے مرجائے گا تو ایسے کلام کے ساتھ ناطق ہوگا۔ جو بالکل حق ہے۔ کیونکہ میت اسی بات کی خبر دیا کرتی ہے حضرت شیخ کے پاس ایک رقعہ آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ ایک صوفی آدمی آپسے کچہہ حاصل کرنا چاہتا ہے فرمایا۔ یہ باطل ہے۔ کیونکہ صوفی مخلوق کی نگاہ سے الگ ہتا ہے۔ صوفی مطلوب ہوا کرتا ہے نہ کہ طالب۔ ایک شخص نے سوال کیا گدڑی جب حد سے زیادہ پھٹجائے تو کیا کرے۔ فرمایا خاموش بیٹھا رہے۔ یہان تک کہ تقدیر اُسے بقدر پیوند کوئی کپڑا عنایت کرے یا نئی گدڑی دے ڈالے

نیچی گر پڑے تو دروازہ پر سو جا یا چوکھٹ پر بیٹھا رہ۔ تو مخلوق کا بندہ ہے وہ توجہ کرتے ہیں تو موٹا ہوتا
ہے اور پشت پھیرتے ہیں تو دُبلا پڑ جاتا ہے۔ تو ہالک اور مشرک ہے۔ تیرا دل توحید سے خالی ہے تو خلقت کا
غلام ہے نیکیوں سے بے بہرہ ہے۔ شمار سے خارج ہے۔ تیری گنتی علماء و مریدین و مرادین و صالحین میں سے
کیسکے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ اگر تجھے خدا سے شرم نہ آئی تو تمہارے مکانوں پر اگر مہمان بنتا اور ایک ایک کے کان مروڑ
کر اُسے تہذیب و ادب سکھاتا۔ ہائے رے۔ پیسے کی محبت یہ دیکھنے والی کو اپنی طرف کیوں کھینچتی ہے۔ تجھ پر افسوس
تجھسے دنیا کا طالب ہے۔ حالانکہ وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں۔ میں دنیا سے توحید کے باعث اپنا حصہ
لے چکا ہوں۔ مجھسے آخرت و قرب الٰہی طلب کر۔ پیغمبر علیہ السلام کے دین کی دیواریں گر پڑی ہیں۔ بنیاد
کھل گئی ہے۔ اے اہل زمین آؤ۔ ہم گری ہوئی چیزوں کو درست کریں۔ اور اس دیوار کو کھڑا کریں۔ اے
شمس و قمر۔ اور اے لیل و نہار۔ یہ چیز تو پوری ہو کر رہے گی۔ لوگوں نے جواب دیا۔ ہاں بیشک۔ بعض
حال مخفی رکھا جاتا ہے۔ اب ہم حکم الٰہی آنے تک سوتے ہیں۔ بسم اللہ۔ یہ فرما کر شیخ علیہ الرحمۃ نے
چوکی سے کمر لگائی۔ اور ہاتھ سر کے نیچے رکھکر آنکھیں بند کر لیں۔ اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اٹھ بیٹھے۔ اور یہ
فرمایا۔ تم بیوقوف اور دیوانے ہو۔ مجھسے الگ رہنا تمہارے لئے بلا عذر راس المال کے خسارہ کا باعث
ہے۔ ہاں ہوس نکر۔ اسوقت آپکی مجلس میں استاد دار الامام عز الدین بن رئیس الرؤسا مع خدم و حشم حاضر
ہوا۔ یہ شخص اس سے پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ اسکے آنے وقت آپنے فرمایا۔ تم میں بعض لوگ بعض کی
خادم ہیں۔ اللہ کا خادم کون ہے۔ تم سب مخلوق اور وجود ہو۔ اے میت۔ اے مٹی۔ تو مٹی ہو جائیگا
تیری قبر روندی جائیگی۔ ایک مٹی سے دوسری مٹی کی طرف اور مہد سے لحد کیجانب منتقل ہوگا۔ تجھے
کچھ خبر نہیں۔ بڑھاپا آگیا۔ تو بہرا ہے۔ تجھے خبط اور جنون ہے۔ موت کے بیدار کرنے سے پہلے بیدار ہو جا
اپنے نفس کو نصیحت دے۔ اُسے وصیت کر۔ مال کو تقسیم کر دے۔ تو قبر کا مسافر ہے۔ جب لوگوں کی
اجل آتی ہے تو ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ تو جس چیز کا مالک ہے یا جسکی تعظیم و تکریم کرتا ہے
اُس کا بوجھ تیرے ذمہ ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجکو ڈرائے اور دشمن وہ ہے جو بہکائے۔ الٰہی ہمکو
غافلوں کی خواب سے بیدار کر۔ اور بعض کو بعض سے نفع دے۔ ہم کو ہماری اور اپنی ذات سے مشغول
رکھ۔ تاکہ ہمارے نفس درست ہوں۔ اور ہم اُن کو تیرے حوالے کریں اور تمام عمر مشغول رہیں
غیر کو نصیحت کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ تو مومن ہو۔ بندہ کو وصول الی اللہ کے بعد دعوت مخلوق
کرنی چاہیئے۔ تیرو نکی پیروی نکر۔ اُس خائن پر افسوس ہے جسنے خدا اور اپنے نفس اور غیر کی خیانت کی
امر کرتا ہے عمل نہیں کرتا منع کرتا ہے خود باز نہیں رہتا۔ اس کا فعل قول کے خلاف ہے۔ شکر ٹنے
مونچھیں منڈوانے اور چہرہ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ ایمان اسجگہہ ہے۔ یہ اشارہ اُن لوگونکیطرف
تھا جو اُستاد دار الامام کو گھیرے ہوئے تھے۔ ایمان اُنکی صفت ہے۔ اُنمیں ہر شخص اپنے قلب کا

کوتوال ہے۔ وہ نفس و ہوائے طبیعت اور رہزنون سے لڑتے ہین۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین مین نے بعض لوگون کو دیکھا جنکے ہونٹ مقراضون سے کاٹے جاتے ہین۔ مینے پوچھا یہ کون۔ جواب ملا۔ آپکی اُمت کے علمار۔ الٰہی سبکو درست کردے۔ الٰہی ہمین نیک بنادے۔ اور ہمارے ساتھ نیکی کر۔ ہماری حاجتین اور توجہ اپنی طرف کرلے کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھ (یہ اشارہ اُستاد دارالامام کیطرف تھا) تاکہ ہم اس اُجاڑ گھر اور مال و اولاد سے الگ ہوکر اپنے خدا کی طرف چلین۔ اور اللہ تعالےٰ کی پناہ اور عمل کیجانب رغبت کرین۔ تو عنقریب خدا کی طرف جائیگا اور وہ تیرے اعمال کا سوال کریگا۔ اسنے تجکو توحید کے لئے پیدا کیا ہے۔ دنیا و آخرت کے لئے نہین بنایا۔ دنیا تجکو شکم پُر اور سیراب نکر سکے گی۔ یہ تو بیوفا۔ اور مکّار ہے۔ تیرا اپنے نفس کو دیکھنا اور اپنی تدبیر سے دنیا کی جانب متوجہ ہونا۔ اور اُسے وزیر بنالینا بہت بڑی مصیبت ہے۔ مومن مدبّر ہونا ہی بدنصیب نہین ہوتا جب تو نفس سے الگ ہوجائیگا تو تیرا قلب تجھسے کلام کریگا۔ پھر سِر کی مخاطبت میسر ہوگی بابعدہ تم دونون کو خدا دوست رکھے گا۔ اسوقت تو بندون اور شہرون کا کوتوال ہوجائے گا نفس کو الگ کردے۔ اگر تو کسی بڈھے کو دیکھے تو یہ کہا کر کہ یہ خدا کا بندہ مجھسے پہلے کا ہے۔ اسیطرح نیک و بد۔ جوان اور بچہ کیجانب حسن ظن رکھا کر اس سے تیرا نفس الگ ہوگا اور دنیا دلسے نکلجائیگی ملکی آنکھ آخرت کو لیکر تجھے دروازہ قرب تک پہنچادیگی۔ اُسکی سلطنت اور عظمت و جلال کا دروازہ کھلجائیگی۔ آخر تیری نظر و نمین ہی چھوٹی ہوجائیگی تو اُسکا مشتاق ہوگا۔ اُسکی ملاقات کو محبوب رکھے گا۔ دنیا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے گا اور وہ تیرے دلسے نکلکر اُس مطلقہ عورت کی مانند ہوجائیگی جسکو ظہور عیب کے بعد طلاق دیگئی ہو۔ تو نفس کو اس سے بچائیگا۔ پھر آخرت مزین ہوکر آئیگی۔ اور سابقہ ازلی اُسکے عیب بتاکر یہ کہیگا کہ یہ حادث و مخلوق ہے اسمین اسلام لانیکے بعد یہود و نصاریٰ سب تیرے شریک ہین۔ البتہ نقد وصلت جنت قرب الٰہی اُسکی محبت اور وصول الی اللہ ہے۔ اُن بلہوسونمین مصروف ہو جنہون نے دنیا کو نہ سمجھا۔ اُسکے طالب بنے آخرت کو نسمجھا اُسکے طالب ہوئے۔ مخلوق کو نسمجھا اُسکے پاس ٹھیر گئے۔ اے قوم۔ خدا سے ڈرو۔ اللہ تعالےٰ نے بعض انبیاء کیطرف وحی بھیجی کہ میری بیخبری کے عالم مین مواخذہ سے ڈرو۔ یعقوبؑ پہلے یوسفؑ پر روتے تھے پھر اُنکے نفس پر رونے لگے فراست سے اُنکا نبی ہونا معلوم کرلیا تھا عصمت کے خوف سے روتے تھے۔ کیونکہ اُن مین حسن و جمال تھا تم اندھے بہرے اور گونگے ہو تمہارے ظاہری کان موجود ہین مگر قلوب بہرے ہین۔ ای دوزخ کی لکڑیو۔ اے عوام۔ ای کمینو۔ تم سراپا ہوس ہو۔ تمام امور خدا کیطرف رجوع کرینگے۔ مین تمہارا چرواہا۔ ہانکنے والا اور نگہبان ہون۔ اگر توحید کی تلوار سے سبکو کاٹنے کے بعد ضرر و نفع کی بابت مین تمہارا وجود خیال مین لاتا تو مین اسمقام پر ترقی نہ پاتا۔ مین نے اسمقام کو لازم کرلیا ہے۔ تمہاری تعریف و مذمت۔ اقبال و ادبار میرے نزدیک برابر ہے۔ بہت سے لوگ مجھے بُرا کہتے ہین مگر اُنکی مذمت آخر مین تعریف سے بدلجاتی ہے۔ یہ دونون باتین خدا کیطرف سے ہین۔ میری تمپر توجہ اور تم سے لینا اللہ کے لئے ہے اگر ممکن ہوتا۔ تو مین ہر کسی

کے ساتھ اسکی قبر میں جاتا۔ اور بحرین کو اس کی طرف سے جواب دینا۔ اللہ تعالےٰ جب کسی بندہ سے محبت رکھتا ہے تو اسکے قلب میں وجد اور اپنا شوق ڈالدیتا ہے۔ بایزید بسطامیؒ اسلئے تو مرتبہ جلاوطن کئے گئے کہ انکی زبان سے عجیب کلام سُنے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اہل محبت کے قلوب پر قرب کو دروازہ کھولدیتا ہے اور انکو پانچ نمازوں اور لقب السابقیت کے سوا اور کسی چیز میں مخلوق کے ساتھ جمع نہیں کرتا۔ انکی صورتیں آدمیونکی سی ہیں۔ دل تقدیر کے ساتھ ہیں۔ اور اسرار خدا کے ساتھ تیری طاعتیں تیرے چہرہ اور کپڑے اور ظاہر تک ہیں حالانکہ ارتداد و کفر تیری خلوت و باطن میں موجود ہے۔ تیرا قلب نفاق و عجب اور مخلوق کی بدظنی سے پُر ہے۔ اگر توبہ نکی تو تجھکو تلوار ہی پاک کرسکتی ہے شرع نے ہمکو سکوت و اخفا کا حکم دیا ہے ورنہ میں تیری گرفتاری کا اشارہ کرتا اور آستین پکڑ کے تجھے نکالدیتا۔ ہمارا کلام تمہارے ظاہر میں اور ہمارے قلوب تمہارے باطن میں اثر ڈالتے ہیں۔ جو مجھپر تہمت لگائے اور جھٹلائے خدا اُسے جھوٹا کردے۔ اللہ تعالیٰ اُسمیں اور اسکے عیال و مال اور شہر میں تفرقہ ڈالدے۔ میں ہر نماز کے وقت یہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے کسیکو خلیفہ کرجاؤں مگر جب نماز کا وقت آتا ہے میں نماز ہی کیطرف واپس کردیا جاتا ہوں۔ اور یہی حال ہر مجلس کیوقت ہے۔ الٰہی جسکی ہم میں طاقت نہو وہ ہمپر نہ لاد۔ خوش ہونے والوں کے ساتھ خوش نہو۔ بلکہ غم کرنے والونکے ساتھ غم کیا کر۔ ہنسنے والونکے ساتھ نہ ہنس بلکہ رونے والوں کے ساتھ رویا کر۔ عالی ہمتی کے ساتھ چلو۔ اور اسکے دروازہ اسکے قرب کی چوکھٹ پر اپنا حصہ کھایا کر۔ و تیرے پاس عقل نہیں حصول دنیا سے اعراض کر۔ اور اگر اہل و عیال تیرے متعلق ہوں تو اُنکے لئے لے۔ نہ کہ اپنے لئے پیغمبر علیہ السلام صدقات لیتے اور فقیروں مسکینوں اور مجاہدین کو دیدیا کرتے تھے۔ پھر ازواج مطہرات کے پاس آکر فرمایا کرتے تھے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اگر کچھ نہ ہوتا تو فرمادیتے کہ میں نے اسوقت سے روزہ کی نیت کرلی ہے۔ آپکے رُکجانے سے یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ آپ روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسیطرح عارف کبھی کبھی گرمی میں سونے کے لئے کوٹھے پر چڑھتا ہے اور اوپر ایک کھڑکی دیکھکر اُسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے گھر میں سوتے وقت ہوا آنا مقصود ہے لیکن وہ کھڑکی کا دروازہ کھلا دیکھکر یہ معلوم کرتا ہے کہ اس جنگل کیطرف بھاگجانا مدنظر ہے چنانچہ وہ نکل بھاگتا ہے۔ مخلوق میں نبوت کے آثار۔ اُس کا فائدہ اور معنے باقی ہیں۔ اور وہ اولیاء کے قلوب پر منقسم ہے نبوت ایک عمدہ کھانا پینا تھا۔ اب اہل اللہ کا جھوٹا باقی رہگیا ہے۔ اے حرام اور سود کھانے والو میرے پاس سے چلے جاؤ۔ میں قصہ گو نہیں ہوں بلکہ توحید و اخلاص کا مربی ہوں۔ میں تمہاری بھیڑ کو کیا کروں تم میں منفعت نہیں ہے۔ تمہارے اعمال بُرے ہوں یا بھلے تمہارے مُنہ پر پکار پکار کر اپنا حال کہہ رہے ہیں۔ سکوت ایسی بہتری ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ کیا عجب یہ بات تیرے چہرے سے سمجھ جائے۔ تیری خلوت متغیر ہو۔ اور

چہرہ کی سیاہی جاتی رہے۔ ایک آدمی حج کرکے آیا میں نے کہا خدا کے آگے توبہ کر۔ جواب دیا میں تو حج میں تھا میں نے کہا یہ تو میں جانتا ہوں۔ لیکن زنا اور فسق و فجور تو وہاں بھی ہے۔ اُسنے توبہ کی۔ آخر مرگیا میں نے اُسپر نماز پڑھی تو یہ معلوم ہوا کہ گویا تابوت سے نکلکر میرا دامن پکڑ لیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں تجکو اسی سے ڈراتا تھا۔ تمہارے دعووں میں کسقدر جھوٹ اور مکر ہے۔ تیرے لئے شیخ ہے۔ اور تو اسکے لئے ہو جائیگا۔ اسے اُسکے حوالے کرتا کہ وہ تجکو آزادی کا پروانہ دیدے اور تیری سیاہی مٹا ڈالے اور تو طاعت و خیر سے تھک نجائے۔ تو اُس پروانہ کو موت اور فراق کے وقت پڑھ لیگا۔ میں اُسدن تمہاری شفاعت کی اُمید رکھوں تو یہ شرک ہے۔ میں نے توحید کو لڑکپن سے پالا۔ آج اُسے ضائع کردوں کھلے دروازے کو تمہارے سبب بند کردوں۔ میں ایسی دوستی تم سے نہیں رکھتا اور نہ اسمیں کوئی خوبی ہے۔ اسوقت ایک شخص چیخ اُٹھا اور اللہ کہا۔ آپنے فرمایا تجھسے اسکا حساب بہت جلد لیا جائیگا کہ یہ لفظ ریا سے کہا ہے یا نفاق سے۔ اخلاص سے یا شرک سے۔ یہ دن تھوڑا لیکر آیا ہے۔ جسکا جی چاہے بیٹھے اور جو چاہے چلا جائے۔ پھر آپ چیخے اور بہت لوگ چیختے چلاتے توبہ کرتے آپکی طرف گئے اتفاقاً ایک چڑیا آپکے سر پر آبیٹھی۔ آپ دیر تک سر جھکائے رہے اور چڑیا اسی طرح سر پر بیٹھی رہی آدمی چوکی پر چڑھ آئے چار طرف سے چیخنے چلانے لگے۔ آپ اسی حال میں رہے یہانتک کہ بعض اصحاب نے ہات بڑھایا چڑیا اُڑ گئی۔ پھر آپنے دعا کی۔ لوگ چیختے چلاتے دعا اور توبہ میں مشغول رہے۔ آپ چوکی سے اُترے اور اسی حالت میں جامع مسجد رصافہ کی طرف تشریف لیگئے اور بہت سے لوگ روتے چلاتے وجد کرتے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر آپکے ساتھ ہو لیے۔ پھر آپنے فرمایا یہ آخری زمانہ ہے۔ الٰہی ہم اسکے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔ اپنی آبرو نگاہ رکھ۔ ضروری سامان جمع کرنے کے لئے کمائی کر۔ یہ اللہ تعالےٰ سے لینے کا دروازہ ہے۔ اسکے باعث مخلوق سے مستغنی ہو جا۔ مُسبّب سبب کو اور باطن ظاہر کو خطاب کر رہا ہے۔ یہ تو بتا کہ تکلیف سے فراغت حاصل ہے یا ہمیشہ نئی بات کے متعلق جدید تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ظاہر اپنے باطن سے یہ کہا کرتا ہے کہ ہمارے ساتھ چل۔ تاکہ ہم مسبب و معین اور اصل کے پاس جائیں۔ قضا و قدر کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ علم کے دروازہ اور فضل کے سرے پر کھڑے ہوں۔ بھری نہر پر چلیں۔ اور اسکی اصل تک جا پہنچیں پھر جب وہ دونوں اصل تک پہنچتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہر فضل کے پہاڑ سے نکلی ہے۔ دونوں وہاں بیٹھتے اور خیمہ لگا دیتے ہیں۔ اسوقت کفایت عنایت اور ہدایت و معرفت حاصل ہوتی ہے علم آتا ہے ہمارے لئے مختلف دروازے ہیں جنسے ہم داخل ہو جاتے ہیں۔ تو ادب حاصل کر۔ ابراہیم خواص کا قول ہے میں ایک جنگل میں عرصہ تک رہا۔ مگر وہاں کسیکو نہ پایا۔ آخر ایک ایسی جگہہ جا نکلا کہ جس سے اور زیادہ وحشت ہوئی۔ دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں ایک جوان کھڑا ہے میں نے تعجب کے بعد

پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ جواب دیا اللہ کی طرف سے۔ مینے کہا۔ کہان جاؤ گے۔ فرمایا۔ اللہ کیطرف میری
زبان سے یہ نکلگیا کہ اگر تم سچے ہو تو اُسپر اپنی جان فدا کر دو۔ اُسنے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر پڑا۔ مینے آگے
بڑہکر دیکھا تو جان نکل چکی تھی مین اسخیال سے کہ انکو دفن کر دونگا پرے جا کر تیاری جمع کرنے لگا جب واپس آیا تو
لاش ندارد تھی۔ اسوقت ہاتف نے آواز دی اے ابراہیم اُسکو ملک الموت نے ڈھونڈا۔ جنت و دوزخ نے تلاش کیا مگر
کہین نہ پایا۔ مینے کہا اچھا پھر کہان گیا جواب ملا جنتون اور نہرون مین اچھے مقام پر قدرت والے بادشاہ کے پاس پہنچے۔ اے
بلبلو غافل نہو۔ گھرونمین اُنکے دروازون سے آؤ۔ ان مشائخ کے دروازے سے داخل ہو اگر وجہ اللہ ہی مین فنا
ہوگئی ہین بس معنی اور منزل قرب کے جلیس اور بادشاہ کے مہمان بنگئے ہین صبح شام اُنکے پاس طبق آتے اور طرح
طرح کے خلعت ملتے ہین۔ خدا کی مخلوق زمین و آسمان اُسکی معرفت اسرار اُس کا طواف کرتے ہین تو اُس دیوار کے
پیچھے ہی جسکا عرض تین میل کا ہے اور رات دن سوئی لیکر اسے توڑنا چاہتا ہے کسطرح توڑ سکیگا اہل اللہ جب دیوار کے
پاس پہنچتے ہین تو اُنکے لئے ہزار دروازے کھلجاتے ہین اور ہر دروازہ اپنی طرف بلاتا ہے۔ نعمت لیکر مولا کیطرف چل
کہین وہ نعمت تجکو قید نکرے۔ اُسے اور قید کرنیوالے کو چھوڑ دے نعمت کو دیکھ کہ فی الواقع نعمت ہے یا نقمت۔ یا رحمت
اُسکے ظاہر پر فریفتہ ہو منعم کو نہ بھول۔ دہنے بائین نہ دیکھ منعم سے آنکھین پھیر دینا کے ہاتھ سے نکلجانا شاید تمہین زہر ہو
جب کہانا آگے آئے تو اپنے دو وزیر یعنی قرآن و کتاب کیطرف دیکھ۔ انکا مشورہ لے لے۔ اگر وہ حکم دیدین تو جلدی نکر
ذرا ٹھہر خوش نہو بلکہ اپنے نفس سے فتوے لے۔ خواہ مفتی کیسا ہی فتویٰ دیا کرین۔ اگر تو نفس سے مجاہدہ اور اُسکی مخالفت
کریگا تو وہ قلب کے ساتھ ملکر ایک چیز ہو جائیگا۔ اُسوقت یہ خطاب ہوگا کہ اے نفس مطمئنہ اپنے خدا کیطرف آجا۔ نفس نے دل کی
دلکو سِر کی۔ اور سِر کو خدا کی خبر ملجائیگی۔ پرہیزگاری و تقویٰ کا حق ادا کر بے پروائی کو کہا یا کر۔ شیخ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ الٰہی ہم تیرے قرب کا ارادہ کرنیوالے تیرے طالب محب اور تیرے مرید ہین ہمسے ہمارے اہل و
عیال اور گھر بار چھٹ گئے ہین۔ ہمین رسوا نکر۔ غیر اللہ مین مشغول ہونا کھیل نفس کے ساتھ شغل رکھنا گناہ
مخلوق مین مشہور رہنا اُسکے دروازہ سے الگ ہو جانا ہے اولیا وہ ہین کہ فرشتے پیچھے ہاتھ باندھکر انہین
سجدہ کرتے ہین بعض اولیاء اللہ فرشتون کو اسحالت مین دیکھتے ہین۔ ایک بزرگ ملک شام کی مسجد مین بیٹھے ہوئے
دلمین سوچ رہے تھے کہ کاش مجھے اسم اعظم معلوم ہوتا اسوقت دو شخص نازل ہوئے اور اُسکے پہلو مین بیٹھے۔ ایک نے
دوسرے سے کہا کیا تم اسم اعظم سیکھنا چاہتے ہو؟ اُسنے کہا ہان پہلے نے جواب دیا اللہ اللہ کہا کر۔ اُس بزرگ
نے دلمین کہا کہ مین آج سے اللہ اللہ کہا کرونگا۔ دوسرا بول اُٹھا کہ فقط زبان سے اللہ کہنا ہمارا مقصود نہین ہے بلکہ
اسطرح اللہ اللہ کہو کہ دلمین اُسکے سوا اور کچھ نہو وہ بزرگ کہتے ہین کہ اسکے بعد وہ دونون میرے سامنے آسمان پر چڑھ
گئے اپنے ظاہر کو مخلوق کے اور قلب کو آخرت کے لئے کر لے اور اگر قدرت ہو تو دنیا آخرت سے الگ ہو کر سِر کو مطیع
الٰہی بنا دے۔ ورنہ مسلمان رہیگا جنگلون بیابانون کی خلوتون اور صحراؤن مین ایمان حاصل کر پھر مخلوق کیطرف
آ اور انکی جانب چلنے سے پہلے خلوت کا رفیق طلب کرلے پھر قدرے کلام کے بعد فرمایا اہل اللہ تقصیر کے اور

کام کر دیتے ہیں۔ وہ معنی کیساتھ قائم ہیں۔ تجھسے لیکر تجھی پر صدقہ کر دیتے ہیں۔ مرید اللہ تعالیٰ سے لیا کرتا ہی اور عارف
مخلوق سے۔ کیونکہ عارف قاصد اور بادشاہ کا نائب ہوتا ہی مخلوق سے غیر کیلئے لیتا ہی۔ اُسکا طبق بادشاہ کے ساتھ
دروازوں اور پردوں سے پرے ہی۔ اُسکی خواہشیں اور تمام مخلوق اُسکے قدموں کے نیچے ہوتی ہی عصائے موسیٰ تمام اشیاء کو
نگل کر سیر نہیں ہوتا تھا۔ اگر میری بات پر بیعت ہوگا تو تجھے کبھی فلاح ہوگی میں تجھکو تیری طبق کیلئے تعلیم نہیں دیا کرتا
اور نہ اپنا عصا تجھسے جدا کرتا ہوں کیونکہ مجھے تیری سطوت حکومت کا ذرا خوف نہیں۔ جو شغل تجھکو میرے پاس آنے سے
روک رہا ہی وہ تیرے حق میں بُرا ہی تیری بُرائی تیرے اہل و عیال کو لاحق ہوگی اور وہ عنقریب بھیک مانگنے لگینگے
صالح آدمی اپنے کنبے سمیت خدا کی طرف رجوع کرتا اور سبکو اُسکے حوالے کر دیتا ہی اور فاجر انہیں درہم و دینار
اور ترکہ اور زمین۔ اور اپنے پیشے سپرد کرتا ہی اسلئے انکا انجام فقیری ہی۔ تو جاہل ہے خدا کا مبغوض اسکی رحمت
سے دور اور ملعون ہی۔ دنیا کی محبت یہودیوں کے بچھڑے کی طرح تیرے دلمیں اُتاری گئی ہی۔ آہی جو طاعت دین کیلئے
دنیا کا طالب ہو اُسے روزی دیگا اور جو تیری آخرت کا طالب ہو اُسے رزق پہنچا اور جو آخرت کو ریاکاری سے
طلب کرے یا دنیا کو دنیا کے لئے چاہے اُسے روزی کے تنگ۔ کیونکہ یہ دونوں تجھسے باعث حجاب ہیں۔ کاش تمہیں
ایکشخص فلاح حاصل کرتا تاکہ کل ہم اُس کا دامن پکڑ لیتے۔ جب کوئی نیک آدمی میرے پاس آتا ہی تو میں کہدیتا
ہوں کہ اگر تمہارے پاس کل صبح کا کھانا ہو تو ہمیں اپنے ساتھ بٹھا لینا ہماری دعوت کر دینا۔ اور اگر ہمارے
پاس کچھ ہوا تو ہم تمہارا حصہ پہنچا دینگے جیسے بغرض کلام کو لیلو۔ فلاح پاؤ گے اگر یہ صحیح ہی تو مجھے تمہیں
دونوںکو نجات ملی۔ اور اگر خلاف ہی تو تم کو نجات حاصل ہوگی اور میں خسارہ اُٹھاؤنگا مخلوق تین قسم کی ہی فرشتے
شیطان۔ اور انسان۔ فرشتے خیر محض ہیں۔ اور شیطان شر محض۔ انسان ملا جلا ہی خیر بھی ہے۔ شر بھی۔
خیر غالب ہوتی ہے تو فرشتوں سے جا ملتا ہے۔ اور شر کا غلبہ ہوتا ہی۔ تو شیطان سے۔ ای قوم اسلام روتا ہی اور
فجار و فساق و اہل بدعت و ضلال۔ اور ظالموں۔ مکر کے کپڑے پہننے والوں جھوٹے مدعیوں کے ظلم سے سر پر
ہاتھ رکھکر فریاد کر رہا ہے۔ متقدمین اور اپنے معاصرین کو دیکھ کہ امر و نہی کرتے اور کھاتے پیتے رہتے ہیں مگر
تیری طرح نہیں ہیں۔ تیرا دل کسقدر سخت ہی۔ کاشتکار کرنے اور کھیتی مویشی کی نگہبانی میں مالک کا خیر خواہ ہوتا ہے
اُسے دیکھکر خوش ہو جاتا ہی۔ مالک شام کے وقت اُسے بہت تھوڑا سا کھانا دیتا ہے اور تو دن رات پیٹ بھر کر اُسکی
نعمتیں کھاتا ہی۔ اور اُسکا حق ادا نہیں کرتا اُسکا حکم رد کرتا ہی اُسکی حدوںکو نگاہ نہیں رکھتا ای لڑکے فقر و صبر و
سلامتی کی برابر کسیکو نسمجھ۔ فقر میں خدا کے قرب سے غنی بن۔ کیونکہ غنی سرکشی کرتا اور خدا کو بُھلا دیتا ہی وہ دنیوی
زندگی و خواہش۔ اور نفس و طبیعت کو خدا کے حکم پر ترجیح دیتا ہی۔ روزہ پر افطار کو۔ حلال پر حرام کو۔ بیداری پر
غفلت کو۔ اور توبہ پر معصیت کو اختیار کر لیتا ہے۔ افسوس تیری شرمگاہ کھلی ہوئی ہی۔ کچھ تو شرم کر۔
پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کسی شخص کا حال سن لینا اُسکے پاس آنے سے اور اُسکے پاس آنا اُسکی حالت کی خبر
دیئے جانے سے بہتر ہے۔ کیونکہ جب تو اُس کا حال معلوم کرلے گا تو اُسے اور اُسکے عمل کو بُرا سمجھے گا۔ تو

اس زمانہ مین اکثر لوگونکو اسحالت مین پائیگا کہ وہ تجھپر لعنت کرتے ہون گے۔ اُنکے خرقے ظاہری ہین باطنی نہین
اُجاڑ مکان مین قفل لگا ہوا ہے وہ گھن کھائی اور پُرانی لکڑیونکی مانند ہین۔ جو جلانے کے سوا اور کسی لائق نہین
مؤمن دنیا اور آخرت مین بادشاہ ہے۔ وہ خدا کی طاعت بجالاتا اور گناہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ خلوت و جلوت مین خدا کو
پالیتا ہے اُسنے ناراض ہوکر دنیا کو طلاق دیدی ہے اور دُنیا اُسکے پیچھے پیچھے قسمین لاتی چلی آتی ہے کہ اپنے حصہ کا کہانا
پینا لیتا جا۔ وہ جواب دیا کرتا ہے کہ تاوقتیکہ آخرت کے دروازے پر نہ پہنچ جاؤنگا کچھ نہ کہاؤن گا۔ کیا خبر اُسمین
زہر ہو۔ تو جب تک آخرت کی حکومت مین نہ پُہنچ لے میرا حصہ تیرے پاس کچھ نہین ہے آخرت جب تلاشی لیگی
اور تیرے کھانیکو الٹ پلٹ کر چکھ لیگی۔ سُونگھ چکے گی۔ اسوقت کھاؤن گا۔ اسحالتمین آخرت تجکو اُسکی طرف
لیجائیگی۔ کھانا پینا کھلائے پلائے گی۔ پھر دُنیا تجھ مین اور اُسمین دروازہ بند کردیگی۔ پھر تجکو غیرت الٰہی کا
ہات پکڑلے گا۔ اور یہ کہے گا کہ غیر کی طرف قرار پکڑنے کے کیا معنے؟ آخرت تو مخلوق و حادث ہے۔ تو اس سے
پہلے ہمارے پاس کیون نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ جب تجکو تعلیم دیگا پہنائیگا تجھسے اُنس کریگا۔ تجکو تریاق کھلائیگا اور
توفیق و القار و حفاظت کی زرہ عنایت کریگا تو تو اُس کا مصاحب بنکر دنیا کی طرف آئیگا۔ اور تیرے لئے
ایکجگہہ بنادیگا۔ جہان سے تو اہل دنیا و آخرت سے خطاب کیا کریگا۔ تو دنیا لیکر کیا کریگا۔ کیا وہ تجھسے گھڑی
بھر کے لئے بخار کو دفع کرسکتی ہے۔ موت آکر خود تجکو دنیا سے الگ کردیگی۔ اور یہ واقعہ بسا اوقات ایکساعت
کے بعد ہو جاتا ہے۔ مردانِ خدا کا دامن تھام لے۔ اِنکے پاس بہت سے دیوانے دریائے دنیا کے غریق ہوتے ہین
وہ مریضون کا علاج کرتے۔ ڈوبے ہوؤن کو بچاتے اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہین۔ اگر تو پہچان لے تو ایسے کے
پاس رہ پڑ۔ اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رُویا کر۔ قضا پر رضامند رہنے والونکے آگے تقدیر تبسم کیا کرتی ہے
اور اُنکا ہات پکڑکے بادشاہ تک پہنچاتی اُنکے لئے دروازہ کھلواتی۔ اور اُن کو شاہی مقرب بنادیتی ہے۔ اسوقت
وہ خدا کی جماعت مین داخل ہوجاتے ہین۔ یہ بُلہوسی نہین ہے بلکہ اصل کا اہل ہے۔ تقدیر سے موافقت رکھو
اُس سے جھگڑا نکرو۔ نرمی اور موافقت کو لازم کرلو یحییٰ بن معاذ کا قول ہے کہ اُن صدیقین کا کلام جو پیغمبر و سکے
قائمقام اور اسرار کے متعلق اُنکے نعم البدل ہین وحی الٰہی کے قائم مقام ہے۔ انکا کلام خدا کی طرف سے۔ اُسکی مدد سے
اور اُسیکے عشق و محبت کے متعلق ہوا کرتا ہے۔ کسی مقبرہ مین بیٹھکر موتے سے خطاب کر کہ تمہین کیا ملا۔ تمہارا
انجام کیا ہوا۔ اہل و اولاد۔ حویلیان اور مال۔ جوانی اور قوت۔ امر و نہی۔ لینا دینا۔ دوستی اور خواہشین
کیا ہوئین۔ وہ تجھسے جواب دینگے کہ ہم جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے ہین اُسپر نادم ہین اور جو آگے روانہ کردیا تھا اُس
سے خوش ہین۔ جب تو رفیقون اور عورتون مردون سے الگ ہوکر قبرونپر جایا کرے تو ضرور اُسپر عمل کیا کر۔ عاقل بنو
تم عنقریب مرنیوالے ہو۔ ایکدن آپکی مجلس مین جنازہ لایا گیا حضور نے فرمایا۔ اس میت پر نگاہ ڈالو۔ جب
موت قریب آئی تو اُسنے اسے بیہوش کردیا۔ اسکی عقل اور ہوش و حواس سب جاتے رہے اپنے اقارب مین سے کسیکو نہ پہچان سکا
یہی حال معرفتِ الٰہی کا ہے معرفت جب قلب پر وارد ہوتی ہے تو بیہوش کردیتی ہے ہوش و حواس کہو دیتی ہے اسوقت بندہ خدا کے سوا کسیکو نہین پہچانتا

JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY LIBRARY SRINAGAR

حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعض حالات

حضرت شیخ عارف ربانی جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب ہذا کی وفات کیوقت آپکے صاحبزادہ سید عبد الوہاب نے حضور سے کچھ وصیت چاہی۔ فرمایا خدا کے خوف و طاعت کو لازم کر لو۔ اور اُسکے سوا کسی سے اُمید و بیم نہ رکھو تمام حاجتین خدا کے سپرد کرو۔ اور اُسی سے مانگو۔ اسکے سوا کسی پر بھروسا نکرو۔ صرف حق سبحانہ تعالیٰ پر اعتماد کرو۔ توحید توحید توحید سبکا خلاصہ توحید ہی مرض موت مین فرمایا۔ قلب جب اللہ تعالیٰ سے تعلق کر لیتا ہی تو کوئی شئے اُس سے خالی اور کوئی چیز اُس سے باہر نہین ہوتی۔ مین سراپا مغز ہون جسمین چھلکا نہین ہی پھر اپنی اولاد فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ مین بظاہر تمہارے ساتھ ہون اور باطن مین کسی اور کے ہمراہ ہون مجھمین تم مین اور تمام مخلوق مین زمین و آسمان کا فاصلہ ہی مجکو کسی پر اور کسی کو مجھپر قیاس نکرو پھر فرمایا تمہارے پاس ہمارے سوا اور لوگ یعنی فرشتے ہین انکو جگہ دو انکے ساتھ ادب سے رہو۔ اسجگہ بڑی رحمت ہی انپر جگہ تنگ نکرو مجکو آپکے ایک صاحبزادے نے خبر دی ہی کہ آپ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم وتاب علی وعلیکم فرماتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ بسم اللہ تم رخصت کئے گئے نہین ہو۔ اس قول کو آپ ایکدن رات تک فرماتے رہے پھر یہ کہا کہ مین کسی چیز کی پروا نہین رکھتا نہ فرشتے کی نہ ملک الموت کی اے ملک الموت الگ ہو ہمارا تو وہ ہی جو مین تیری سوا دوست رکھتا ہی اسوقت آپ زور سے چلائے یہ اُسدن کا ذکر ہی جسکی شام کو وفات پائی۔ آپکے ایک صاحبزادے نے اسوقت کی حالت پوچھی۔ جوابدیا کہ اسوقت مجھسے کوئی شخص کسی قسم کا سوال نکرے مین وہی ہون اللہ تعالیٰ کے علم مین پلٹیان کہا رہا ہون آپنے اپنے صاحبزادے سید عبد الجبار سے کہا تم سوتے ہو یا بیدار ہو مجھمین فنا ہو جاؤ بیدار ہو جاؤ گے مین آپکے پاس ایسی حالت مین گیا کہ آپکی اولاد کی ایک عورت موجود تھی اور آپکے صاحبزادہ سید عبد العزیز آپکے ملفوظات لکہتے جاتے تھے۔ ارشاد فرمایا۔ کاغذ عفیف کو دیدو بیٹے نے لیا اور یہ لکھا سیجعل اللہ بعد عسر یسرا یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ مشکل کے بعد آسانی کریگا۔ اخبار و صفات کو جسطرح آچکے ہین جاری کرو حکم متغیر ہوتا ہی علم نہین بدلتا حکم منسوخ ہوتا ہی علم منسوخ نہین ہوتا۔ اور نہ کم ہوتا ہی واللہ کا علم اسکے حکم کیسا ہی۔ آپکے دو صاحبزادون سید عبد الرزاق اور سید موسے نے مجھے خبر دی کہ آپ دونون ہات دراز فرما کر یہ کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آؤ اور اس صف مین داخل ہو جاؤ مین تمہارے پاس آتا ہون۔ اور یہ بھی فرماتے تھے کہ نرمی اور مہربانی کرو پھر آپکے پاس حق کے ساتھ موت کی بیہوشی آگئی اسوقت آپ یہ فرماتے تھے کہ مین اُس خدا کی مدد چاہتا ہون جو زندہ اور قائم رہنے والا ہی کبھی نہ مریگا۔ اور نہ اُسسے فوت ہونیکا خوف ہی سبحان من تعزز بالقدرۃ وقہر عبادہ بالموت (یعنے وہ پاکذات ہی جو اپنے قدرت کے باعث غالب اور موت کے سبب اپنے بندون پر قاہر ہی) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مجکو آپکے صاحبزادے سید موسے نے خبر دی کہ لفظ تعزز آپکی زبان سے اچھی طرح ادا نہوا بار بار اسے کہتے رہے یہانتک کہ ادا کر دیا آواز بڑہائی اور تشدید اچھے طور پر نکالا۔ اور یہ لفظ آپکی زبان سے درست ہو کر نکلا پھر فرمایا اللہ اللہ اللہ اسکے بعد آپکی آواز پست ہو گئی زبان تالو کو لگ گئی۔ اور انتقال فرمایا۔ خدا اُنسے رضامند ہو اور اُنکو اپنے سے رضامند رکھے پھر ہمین اور انہین قدرت والے بادشاہ کے پاس اچھے ٹھکانے مین جمع کر دے۔ والحمد للہ رب العالمین وصلوات اللہ علی سید الانبیاء ومقدم الشفعاء محمد خیر البریۃ صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ اجمعین تمام شد

فیض سبحانی ترجمہ اردو فتح الرّبانی

حمد و صلوٰۃ کے بعد ناظرین باتمکین کی خدمت اقدس مین عرض ہی کہ مخدومنا و قدوتنا امام الدنیا
شیخ الاسلام سید السند حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جسقدر دنیائے اسلام مین شہرت
رکھتے ہین اور لوگونکی زبان پر جستہ جستہ آپکا نام مبارک جاری ہی اس سے زیادہ اور بہت زیادہ آپکی تصانیف مقبولہ
روئے زمین کی اکثر شاخونمین نہایت قدر و وقعت اور عقیدتمندانہ نظروں سے دیکھی جاتی ہین اور نہ صرف دیکھی
جاتی ہین بلکہ دنیا بھر کے مسلمان کم و بیش اوراد تعظیماً تعویذ بازو اور حرز جان سمجھتے ہین اسلامی دنیا مین اسوقت
تک جسقدر آپکے سلسلہ تصانیف کی فہرستین اشاعت پاچکی ہین انمین فتح الرّبانی جو آپ کے نصیحت خیز وعظ
کا مجموعہ یا بہ تبدیل الفاظ اصلاح قوم کے متعلق ایک بڑا زبردست اور نہایت مفید لکچر ہے بلحاظ چند خصوصیتو نکے
اوّل نمبر کی کتاب ہے۔ اسمین باسٹھ مجلسین ہین اور ہر مجلس سچ مچ آپ کا ایک بڑا بھاری وعظ ہی جسمین مختلف
مضامین کا عالیشان سلسلہ دور تک پھیلتا چلا گیا ہی فقرے فقرے سے حقایق و معارف کا موجزن دریا ابل کر
بہ رہا ہے اور کلمہ کلمہ سے نکات و دقایق کے آبدار موتیونکا ڈھیر بکھرتا چلا جارہا ہے ہر مجلس کے تمام مضامین
من وعن الہامی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا روح القدس آپکی زبان پر پڑا بول رہا ہے۔ چونکہ
کتاب مذکور عربی زبان مین تھی اوراسوجہ سے ہندوستان کے عام مسلمان اس سے مستفید و متمتع
ہو نہین سکتے تھے اسلئے خاکسار نے سلیس عام فہم اردو مین ترجمہ کر کے نہایت احتیاط سے چھپایا گو
اس سے پیشتر بھی اردو زبان مین اس کا ترجمہ چھپ چکا ہے مگر نفس الامری اور واقعی بات یہ ہے
کہ اسمین اور اسمین آسمان و زمین کا فرق ہی خوشخطی و کاغذ کی عمدگی چھاپے کی صفائی کے علاوہ ترجمہ نہایت
سلیس عام فہم بامحاورہ ہی لفظون مین مطلق کمی بیشی جائز نہین رکھی گئی۔ زواید و مکررات کو دخل نہین دیا
گیا۔ لفظون کا نہایت صحیح اور بعینہ وہی ترجمہ کیا گیا جو واقع مین ہونا چاہیئے تھا ترتیب مضامین مین
کسی طرح کا فرق نہین کیا گیا۔ غرضکہ اسکے دلچسپ اور سلیس بنانے مین تا مقدور کوئی دقیقہ اٹھا نہین
رکھا گیا۔ جسکا اندازہ قدر شناس ناظرین خود کر سکتے ہین۔ واللہ شہید و علی ما نقول وکیل۔

المشتہر

محمد عبد الاحد عفی عنہ پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی

سنہ ۱۳۴۵ ہجری